DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226043

UNIVERSAL
LIBRARY

کلیہ جامعہ عثمانیہ

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

من تصنیف عالم باعمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول واتقیاء ارجلی دہنی جناب مولانا
مولوی حضرت برہان الدین صاحب دام فیضہ خلیفہ جناب فیض انتساب مرشد دوران فخر اہل عرفان

فلاح المؤمنین
فی
احوال
اہل البیت الشریفین

بنور ذات پاک دان محبوب سبحان قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ
عبد الرزاق صاحب قادری قدس سرہ العزیز الباری عرف زردعلیشاہ صاحب قبلہ باہتمام ملا مراد
(تا جر کتب حیدرآباد)
مطبع نامی منشی محبوب واقع حیدرآباد طبع شد

* تکملہ فہرست صفحہ ۱۴ *

جسکے ساتھہ دولت عثمانیہ کے نسبت ہے ۔
۵۳۰ کھڑا ہونا سلاطین عثمانیہ کا وقت نقارہ ماری جانیکے
ذکر سلطان اورخان کا
ذکر انتقلال از بنی سلطان کا
ذکر سلطان مراد خان
۵۳۱ ذکر سلطان بایزید خان
ذکر مقابلہ سلطان موصوف کا تیمور لنگ کے ساتھہ
ذکر زینبول کرنا قاضی دمشق کا سلطان کی شہادت کو
بسبب عدم ادائی صلوٰۃ باجماعت کے پہر الشتراع
کرنا سلطان کا صلوٰۃ باجماعت کو ۔
ذکر سلطان محمد خان
کیسہ منصرکرنا اون کا
حرمین الشریفین کا ۔
ذکر سلطان مراد خان ثانی کا ۔
۵۳۳ ذکر سلطان محمد خان ثانی کا
ذکر فتح قسطنطنیہ کا
ذکر سلطان بایزید خان ثانی کا ۔
۵۳۴ ذکر سلطان سلیم خانکا
کیفیت اون کی مصر کو فتح کیجانیکی
حال اسمعیل شاہ شیعی کا ۔
حال جنگ سلطان سلیم خان کا اسمعیل شاہ شیعی سے ۔
۵۳۵ کیفیت اول ملقب ہونا سلطان سلیم خان کا لقب خادم حرمین شریفین کے
ذکر سلطان سلیمان خان کا ۔
لینا سلطان موصوف کا بغداد کو ہاتھہ سے اہل عجم کے
ذکر بنا تکفیر پر ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ۔
ذکر سلطان سلیم خان ثانی کا
ذکر سلطان مراد خان ثالث کا
ذکر سلطان محمد خان ثانی کا ۔
ذکر سلطان احمد خان کا ۔
۵۳۶ بنا مسجد جامع بے نظیر کا شہر قسطنطنیہ مین
ذکر سلطان مصطفے خان کا
ذکر سلطان عثمان خان ثانی کا
ارادہ شہر کی فتح و نصرت سلطان وقت کے اقتدار اون مین کے وقت سے ہوئی
ذکر سلطان مراد خان رابع کا
۵۳۷ ذکر سلطان ابراہیم خانکا
ذکر سلطان محمد خان ثالث کا
ذکر سلطان سلیمان خان ثانی کا ۔
ذکر سلطان عثمان خان ثالث کا
ذکر سلطان عبد المجید خان کا
ذکر سلطان مصطفے خان ثالث کا ۔
ذکر سلطان عبد الحمید خان کا
ذکر سلطان سلیم خان ثالث کا
ذکر سلطان مصطفے خان رابع کا
ذکر سلطان محمود خان کا ۔
۵۴۸ ذکر سلطان عبد المجید خان ثانی کا ۔
ذکر جنگ روس
ذکر بنا دار الحسد نبو کل
ذکر سلطان عبد العزیز خان کا
ذکر سلطان مراد خان کا
۵۴۹ ذکر سلطان عبد الحمید خان سلطان حال کا ۔
کیفیت اوقات کا رد و لی سلطنت حال کا ۔ بیان اوقات عبادت سلطان حال کی
بیان اوراد اذکار حضرت سلطان حال کے ۔
کیفیت خوش عقیدتی اکثر اہل سلطان حال کا بہ نسبت اہل حرمین الشریفین کے ۔
۵۵۱ ذکر تمکنت مزاج سلطان حال کے ۔
ذکر دو بنا سلطان حال کا
۵۴۲ ذکر مراتب اور القاب علما کا سلطنت عثمانیہ مین
کیفیت سلام کرنا حاضرین کا خدمت سلطانی مین ۔
کیفیت دربار عید سلطان کے
کیفیت رعایت کرنا سلطان کا مراتب اہل خدمات کو ۔
۵۴۳ حال تواضع اور انطلاق سلطان کا
۵۴۵ کیفیت دستخط سلطان کے جو فرمان پر جاری ہے ۔
کیسے خلعت سلطان کو ہاتھہ سے اولاد مولانا روم علیہ الرحمہ کے پہنائی جاتی ہے ۔
۵۴۶ حال باشا تر کی کہ مظہمہ کا ۔

فہرست کتاب فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین

صفحہ	خلاصہ مضمون
۱	سبب تالیف کتاب
۵ و ۶	اسماء اون کتابون کے جن سے مضمون اس کتاب کا اخذ کیا گیا
۶ و ۷	بیان اجمالی ابواب و فصول اس کتاب کا۔
۷	فصل اول بنا رابراہیمی کعبہ کے بیان مین۔
۸	قبل بنا رابراہیمی آدم علیہ السلام نے جب ارشاد الٰہی کعبہ کو بنایا
۸	کیفیت بنا رابراہیم علیہ السلام کعبہ کعبۃ اللہ کن پتھارڈیون سے بنا ہوا۔
۸ و ۹	بیان مقام ابراہیم کا۔
۹	کعبۃ اللہ ابتدا سے آجتک کتنے بار بنا رہوا اور کون کون بنایا اور جو کعبۃ اللہ موجود بنا کیا ہوا کس کا ہے۔
۱۰	کیفیت بنا مسجد الحرام کے جو اطراف مین کعبۃ اللہ کے ہے۔
۱۰ و ۱۱	بیان اس امر کا کہ مسجد الحرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کسقدر تھی اور پھر کن کن صاحبون کے وقت مسجد الحرام مین

صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۱ و ۱۶	وسعت کی گئی سنہ سن وتاریخ
۱۲	اور بنا رحال کس کی ہی اور اس مین کیا صرف ہوا۔
۱۳	بنا رابراہیمی کو آجتک کتنے سال ہوئے حطیم کعبہ سے کیون جدا ہوگئے۔
۱۳	ارتفاع کعبہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسقدر تھا اور پھر بسبب سیلون کے ارتفاع کیا زیادہ ہوتا گیا اور اب ارتفاع کعبہ کسقدر ہے
۱۳	موجودہ پیمایش ارتفاع کعبہ کے۔
۱۴	حلیہ اندرون خانہ کعبہ۔
۱۴	پیمایش مطاف کعبہ۔
۱۶	بنا رابراہیمی مین کعبہ بلا سقف
۱۶	بنا رہوا پر سقف کیسا اور کسوجہ سے
۱۶	بنا رہوا اور دروازہ کیطرف نشیب مین سے بلند ہوا۔
۱۶	طول وعرض مقام ابراہیم کا اور کسقدر انگشت ابراہیم علیہ کا نشان اوس پتھر پر جسپر بانی نے کاریگر کعبہ کے جاری ہوا۔
۱۵	پیمایش مسجد الحرام۔
۱۶	تعداد ستونہای مسجد الحرام۔
۲۰	تعداد دہنہای مسجد الحرام۔

صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۷	تعداد دریچہای مسجد الحرام۔
۱۸	تعداد دروازہای مسجد الحرام
	اسماء دروازہای مسجد الحرام
	تعداد منارہای اذان مسجد الحرام
	کعبہ کا دروازہ پہلے کون تھا اور کون تھا اور کب
	بیان اسماء منارہای اذان مسجد الحرام
	بیان اس امر کا کہ تولیت کعبہ ابراہیم علیہ السلام کے کن کن کو رہی اور اب کون کون کہے۔
	کعبہ مین تبت پرستی کا طریقہ کب سے شروع ہوا
۱۹	بیان اس امر کا کہ جب کلید دار کعبہ انتقال کرین تو خدمت کلیدداری اوس کے ورثہ کو تفویض کیجاتی یا نہین
۲۰	آمدنی کعبۃ اللہ کی کن کن مدون مین تقسیم ہوتی تھی اور اب کعبہ کی کن کن لوگون کی تنخواہ مقرر ہے
″	تعداد خوجون کا اور بیان اون کے مناس کا جو محافظین کعبۃ اللہ ہین
۲۱	پہلے پردہ کعبۃ اللہ کا کونسا تھا
۲۱	خلیفہ اول کے وقت مین پردہ کعبۃ اللہ کا کس قسم کا کپڑا تھا۔
″	خلیفہ دوم کے وقت مین پردہ کعبۃ اللہ کا

صفحہ	خلاصہ مضمون
	کس قسم کے کپڑا کا تھا اور پردہ بدلنے کا کیا طریقہ جاری تھا اور حضرت
	دو ہلال طلائی کعبہ پر اون زمانے
	خلیفہ سوم کے وقت مین پردہ کعبۃ اللہ کا کس قسم کا کپڑا تھا۔
	اب پردہ کعبۃ اللہ کا کس قسم کا ہی اور کب آتا ہے اور اوس کا کیا حلیہ ہی اور کب بدل ہوتا ہی۔
	زمانہ اسلام مین پہلے خدمت کعبۃ اللہ کے لئے غلام کون خریدے کئے اور خوشبوی اور عودین کون گذرانے
۲۰	حجر اسود کو روپا کون باندہے۔
″	کار طلائی باب کعبہ پر کس نے کی۔
″	اب باب کعبہ کیسا ہے۔
″	آب زر یعنے پرنالہ کعبۃ اللہ کیسا ہے
″	کیفیت اذان وصلوۃ حرم مکہ معظمہ
	فہا بین حرم مکہ اور حرم نبوی کے کیا فرق ہے
	حرم مکہ معظمہ مین کسقدر روشنی ہوتی ہے
۲۱	کس ایام مین اوس کی روشنی حرم مکہ معظمہ مین سے زیادہ ہوتی ہے۔
″	کیفیت حضر کہ طلبہ حوض کوثر سے کعبہ آتا ہے۔
۲۱	مسجد جبل عرفات کس نے بنائے

۲۱	کیفیت انتقال آدم علیہ السلام اور ادائی نماز جنازہ۔	۴۳	ذکر تعداد حجاج کا موسم حج میں	۴۹	حکم سکونت دوامی مکہ معظمہ کا
〃	اب نماز جنازہ کیلئے مکہ معظمہ میں ادا ہوتا ہے۔	〃	دیکھنا ابو اب جمال کا گنا ہو نکلو	۵۰	فضایل حضوری مکہ معظمہ کے
〃	کیفیت غسل کعبۃ اللہ۔	〃	حجاج کے بصورت عبد	〃	ذکر فضایل کعبۃ اللہ پڑھ کر لے
۲۲	کیفیت غسل مسجد الحرام کا	۴۴	ذکر حج اکبر کا۔	〃	ذکر آداب حضوری کعبۃ اللہ کے
〃	دوسری فصل فضایل کعبۃ اللہ میں	〃	ذکر اسرار مناسک حج کا	۵۱	ذکر اصل کعبہ یمانی کا۔
〃	فضایل حجر اسود کے۔	۴۴	ایام تشریق کے روزے	〃	ذکر اس امر کا جبکہ کوئی فتنہ شامل
۲۳	فضایل طواف کے۔	۴۵	کیوں حرام ہوئے۔	〃	اجرای کار خلایق کے لئے زمین ہموار
۲۴	شکوہ کرنا کعبۃ اللہ کا آبادانی کا	〃	طواف چاہنا کعبۃ اللہ کا اور	〃	آتا ہے پہلے کیا کام کرتا ہے
〃	حق تعالیٰ اور جبرئیل علیہ السلام کے	〃	پانی پینا چاہنا چاہ زمزم کا	〃	بیان خطبہ طایف کا۔
۲۶	فضایل رکن یمانی۔	〃	شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ سے	۵۲	ذکر علامات تبولیت حج کے۔
۲۷	فضایل مقام ابراہیم۔	〃	بیان مقامات غوث والد اس	〃	نہ اثر کرنا آگ کا استخوان تہتیر
۲۸	فضایل ملتزم شریف کے	〃	وغیرہ کا۔	〃	بباعث حج کرنے کے۔
۲۹	فضایل آب زمزم کے۔	۴۶	دیکھنا بعضے اولیاء اللہ کا طواف کعبہ معظمہ میں	۵۳	سال میں کتنے بار دخلی کعبۃ اللہ کی
〃	بیان عمق چاہ زمزم کا۔	〃	بیان اذان آنحضرت علیہ السلام کا	〃	ہوتی ہے۔
	بیان فضایل اہل تعبہ مکہ معظمہ	〃	فضایل ادای صوم وصلوٰۃ	〃	آداب داخلی کعبۃ اللہ کے
۳۰	فضایل افضل ہونا کعبۃ اللہ کا۔	〃	بمکہ معظمہ۔	〃	وہ مواضع جنمیں دعا مستجاب ہے
〃	فضایل حلیے کے۔	۴۷	حکم حج وشرائط مکہ معظمہ کا	۵۴	بیان قبلون کا۔
۳۱	فضایل بلدہ مکہ معظمہ کے۔	〃	حد حرم مکہ معظمہ میں کیوں مقرر ہوئی	۵۷	فصل سوم بیان تین توبیت کعبہ اور
۳۷	فضایل جامعین مسجد الحرام کے	〃	ذکر نہایت حد حرم جانب مکہ معظمہ کے		خدمتگذاری حرم مکہ معظمہ و متعلقین
۳۸	فضائل حج کے۔	۴۸	ستون جو نشان حد حرم کہ معظمہ	〃	بعد فتح مکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
۴۰	فضایل اگر کے۔		میں کیسے نصب ہوئے۔		جانب سے کون متولی کعبہ ہے۔
۴۱	اصل کیفیت جمرات کی۔	〃	دورہ زمین حرم کا اطراف	〃	خلیفہ وقت کے جانب سے کون متولی کعبہ تھے
〃	ذکر ملاقات خضر و الیاس علیہ السلام	۴۹	فضایل زمین حرم مکہ معظمہ کے	۵۸	بعد فضائی خلافت زمانہ کے کس
	کے ہر سال موسم حج میں۔		ذکر اختلاف اقوال اسباب میں	〃	دولت خدمت حرمین شریفین کی کے
			کہ مسجد الحرام کتنا قدر ہے۔	〃	روانگی محمل اور پردہ کعبہ معظمہ سے
					کس کے عہد ابتدا جاری ہوا۔

۵۹	ذکر خیرات ملک اشرف قانصوہ	۶۰	خدمت گذاری از جانب سلطان
	کے حرمین شریفین میں۔		مراد خان اول حرم مکہ معظمہ کے لئے
	ذکر اوقاف سلطان روم کے حرمین	〃	ذکر خدمت گذاری سلطان بایزید خان
	شریفین میں۔	〃	ذکر خدمت گذاری سلطان سلیمان خان
〃	خدمت گذاری سلطان سلیم خان	〃	خدمت گذاری سلطان مراد خان ثانی
〃	خدمت گذاری سلطان احمد خان	〃	خدمت گذاری سلطان احمد خان
۶۱	اوقاف سلطان محمود خان کے	〃	اوقاف سلطان عبد الحمید خان کے
〃	اوقاف سلطان عبد الحمید خان کے		اوقاف سلطان عبد الحمید خان کے
	خدمت سلطان عبد الحمید خان		خدمت سلطان عبد الحمید خان
	حال کے۔		
۶۲	ذکر سندان قرباتے کے جو ملک صالح		
	ابن ملک ناصر نے خرید کر کے وقف		
	پر وہ خانہ کعبہ کے لئے کیا تا سلطان		
	سلیمانی روم نے اوسکے ساتھ چند		
	قریہ ضم کئے۔		
۷۰	ذکر تذکیر حرم مکہ معظمہ کا۔		
〃	وقت تذکیر اور اوس کا طریقہ		
۷۱	تذکیر ماہ رمضان شریف		
〃	دورہ اول تذکیر کا۔		
۷۲	دورہ دوسرا۔		

۷۴	دورہ تیسرا	۸۱	ذکر تسبیح کا۔	۱۱۰	مسجد کو کیسے جاری ہوا
۷۳	دورہ چوتھا۔	۸۲	ذکر اون الفاظ کا جو تثویب	۱۱۱	طہارت خانے دروازہ ہائے
۷۵	بیان اوس تذکیر کا جو گیارہ		قبل اذان صبح کے کہتے ہیں	″	مسجد پر کب سے بنا گئے۔
	ماہ سوے ماہ رمضان شریف کے	″	ذکر اذان صبح کا۔	″	فضائل روضہ شریف منیف کے
	ہوتی ہے۔	۸۳	ذکر اون الفاظ کا جو وقت	″	بیان مقدار روضہ جنت کا کھان
۷۶	پہلا دور۔		اوتر نے صفار نیو سے موذنین		سے کھان تک ہے۔
″	دوسرا دور۔		کی اذان صبح کے بعد کہتے ہیں	۱۱۲	بیان اس امر کا جو ارشاد آنحضرت
″	تیسرا دور۔	″	باب دوم احوال میں مدینہ طیبہ کے		صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہے کہ جو
۷۷	چوتھا دور	″	پہلی فصل فضایل میں مدینہ طیبہ کے		منبر عرض کوثر پر اس کے منبر ہیں
″	پانچوان دور	۹۵	تجربہ ہونا شیخ مجدالدین فیروز	″	بیان اس امر کا کہ جو ارشاد آنحضرت
″	چھٹا دور	″	آبادی اور شیخ محمد دہلوی کو		صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہے کہ ہمارے
″	ساتوان دور	″	باب ترغیب زیارت خاک مدینہ طیبہ کے		بیچ حجرہ شریف کے اور منبر شریف کے
۷۸	آٹھوان دور	۹۶	تیقن کرنا مجرد اون کا اشتہار		ایک باغ ہے باغوں جنت کے
″	نوان دور	″	خاک مدینہ طیبہ کو۔		اوس کے کیا مطلب ہے۔
″	دسوان دور	۹۸	بیان نکتہ موافق مذہب حنفیہ اس	۱۱۳	ذکر فضایل زیارت حضرت
۷۹	گیارہوان دور		امر میں کہ حرم مکہ معظمہ حرمت		صلی اللہ علیہ وسلم کے۔
″	بارہوان دور		قطع شجر وغیرہ ثابت اور حرم مدینہ طیبہ	″	ذکر آداب زیارت کے۔
	تیرہوان دور		حرمت قطع شجر وغیرہ ثابت نہیں	۱۱۴	قبر کو مس کرنا اور بوسہ دینے کا حکم
″	چودہوان دور		باآنکہ سید دو عالم معظم ہیں۔	″	صلوٰۃ وسلام حضوری حضرت
″	پندرہوان دور	۱۰۴	فضایل مسجد نبوی کی۔		زیارت میں کیا عرض کرے۔
″	سولہوان دور	۱۰۶	مقدار مسجد نبوی کا۔	۱۱۵	اگر کسی کی جانب سے حضرت صلی اللہ
″	سترہوان دور	۱۰۷	زیادتی ثواب صلوٰۃ مسجد نبوی		علیہ آلہ وسلم خدمت میں سلام
۸۱	اٹھارہوان دور		میں فرض وغیر فرض ہر امر میں ہا نہیں		پہونچانے کے۔
″	بیان اون الفاظ کا جو بعد	۱۰۹	ذکر آداب مسجد۔	۱۱۶	کس حالت میں آدمی شاہد ہوتا ہے
	تذکیر کے کہتے ہیں۔	″	پہلے کس خوں کو مسجد میں کون لے گیا		فتح آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے
	بیان اذان تہجد کا۔	۱۱۰	خوشبوی دینا اور خوشبوی لگانا		مشرف ہوتا ہے۔

۱۱۷	شفاعت کرنا حضرت کا امت مرحوم	
	کے کی اس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ	
	علیہ وسلم قبر شریف میں تشریف رکھتے ہیں	
	استوقت پیش کیا جانے نامہ اعمال کے	
″	بہیجنا عمر عبدالعزیز کا ایک شخص	
	کو شام کے واسطے سلام عرض کرنے کے	
۱۱۸	فضایل صلوٰۃ وسلام حضور پر نور کے	
۱۱۹	آداب سفر زیارت شریف	
۱۲۹	تحریر مولف کے درباب سبب	
	ہو کر سلام عرض کرنے کے۔	
۱۳۶	ذکر اس لیوا رجحہ شریف کا جو تمثال	
	وجہ کریم ہے اور اوس کے علاقہ کا بیان	
۱۳۸	بیان اس امر کا آدمی اقل مرتبہ درود کو	
	ترک کر دے کہ قدر ہے۔	
۱۴۴	بوسہ دینا حضرت کا خشارہ پر	
	اس شخص کے جو درود شریف پڑھتا تھا	
۱۴۵	بوسہ دینا حضرت کا دو بیاض دو حکیم	
	درود شریف پڑھنے والے کے	
″	تائید کرنا در درود شریف کا بوقت	
	سوال وجواب منکر و نکیر کے۔	
۱۴۸	حاضر ہونا ستر ہزار فرشتوں کا	
	قبر اطہر پر حضرت کے واسطے درود	
	عرض کرنے کے۔	
۱۴۹	منور ہونا چہرہ اوس شخص کا جو	
	باعث درود شریف بعد دینے	
	کے بشکل ہمارے بدل گیا تھا۔	

۱۵۰	اداء قرض اور بالدار ہونا		بوقت تبسم ظاہر ہونے		
	ایک شخص کا جو استطاعت ادائے	۱۶۷	بیان اوس صیغہ کا درود شریف کا	۱۸۰	بیان اس امر کا کہ کوئی شخص
	دین نہیں رکھتا تھا باعث		جو ایک حبشی نے بوقت حضوری		بدوی اور حمالین بنی تمیم نون
	درود شریف کے ۔		مدینہ طیبہ کے عرض کرتے ہے		کے بھی شکایت نکارے ۔
۱۵۲	کن ایام میں درود شریف عرض		اور بوقت مراجعت کے ان صاحب	۱۸۲	بیان اس امر کا کہ لوگوں کو
	کرنا افضل ہے ۔		کو ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ آلہ		جمالین بنی تمیم نون سے
۱۵۳	بیان خواص درود شریف		وسلم کا ہونا اور ہونہار ہونہار	۱۹۵	کیون نکایت پہونچتی ہے
	کے صیغون کے ۔		کہ یہہ تمہارا اور درود تمہکو خوش آیا		بیان اس امر کا کہ زایرین کو
۱۵۴	بیان اس امر کا کہ کن کن غلطون کے	۱۷۵	ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ کا	۱۹۶	سفر مدینہ طیبہ میں نکالیف لاحق
	اور کاموں کے وقت یا اون کے		ذکر اس امر کا کہ حجاج کو لوگون کے		ہوتے ہین کیا مصلحت الٰہی ہے
	بعد درود شریف پڑہنا افضل ہے		باعث الفاظ خلاف ادب کہنے	۱۹۷	ذکر صفات عمدہ بدویون کا
۱۵۶	ذکر اون صیغون درود شریف		بہ نسبت قبر شریف رسول اللہ	۱۹۸	ذکر آداب حضوری مدینہ طیبہ کے
	کا جنسے شرف رویت آنحضرت		صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے علماء		ذکر مقبوضہ نا ایک تہائی کا
	صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتا ہے		وقت نے کا فرکہے ۔		مدینہ طیبہ کے کسی شے کے خوردنی پر
۱۵۹	بیان اس امر کا کہ کون سا صیغہ	۱۷۶	ذکر تعظیم اور توقیر ساکنین		عیب رکھا ۔
	درود شریف کے افضل ہے		مدینہ طیبہ کا ۔	۱۹۱	ذکر حکم بار بار شریف کا کہ واجب
۱۶۰	ذکر ان صیغون درود شریف	۱۷۷	ذکر مناسب حضرت سید نا خضر		ہے یا مستحب ہے ۔
	کا جو احادیث میں وارد ہین		علیہ السلام کا حال ایک عالم	۱۹۲	بشارت مغفرت ہونا ایک
۱۶۴	بیان اوس صیغہ درود شریف کا		مدینہ طیبہ کے جو بوجہ آشوب ہندی		مرد کو جن کی زیارت سے شرف ہوتا
	کہ جس کے قرأت سے دس ہزار		کے عرس میں حضرت کے حاضر ہونے	۱۹۳	بیان اس امر کا کہ ایک مرد کو بوقت
	درود شریف پڑہنے کا ثواب	۱۷۸	نجشایش بلیہ کے باعث ادب کے		زیارت شریف آواز
	ملتا ہے ۔		انکار ۔		آئی کہ حق تعالیٰ نے تجھکو بخشدیا
۱۶۵	بیان اوس صیغہ درود شریف کا	۱۷۹	بیان اس امر کا کہ اول شخص	۱۹۴	ذکر توسل اور طلب شفاعت اور
	جو حضور نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ		اہل مدینہ طیبہ مین		استغاثہ اور استمداد آنحضرت صلی اللہ
	وسلم عمداً اوس صیغہ کے تسمیہ فرمائے	۱۸۰	تشدد اس بات مین کہ کوئی شخص		علیہ آلہ وسلم سے ۔
	اور ڈالن شریف تحصر صلی اللہ علیہ		اہل حرمین شریفین کو سوائے		بنیا ہونا اکبر نا بنیا کا جب

	بھائی کے یاد نکرے ۔	۱۹۴	ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے		
	بیان اس امر کا کہ کوئی شخص		استمداد کیا ۔		
	بدوی اور حمالین بنی تمیم نون		بنیا ہونا اکبر نا بنیا کا جب		
	کے بھی شکایت نکارے ۔		ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ		
	بیان اس امر کا کہ لوگون کو		وسلم توسل آپکے بنیائی کے		
	جمالین بنی تمیم نون سے		لئے دعا کیا ۔		
	کیون نکایت پہونچتی ہے	۱۹۵	حاجت ادائی ہونا اکبر کا		
	بیان اس امر کا کہ زایرین کو		جو توسل آپکے دعا کیا ۔		
	سفر مدینہ طیبہ میں نکالیف لاحق	۱۹۶	بیان اس امر کا کہ توسل آپکا		
	ہوتے ہین کیا مصلحت الٰہی ہے		حیات اور ظاہر حالت مین		
	ذکر صفات عمدہ بدویون کا		برابر ہے ۔		
	ذکر آداب حضوری مدینہ طیبہ کے	۱۹۷	بیان اس امر کا کہ باعث توسل و		
	ذکر مقبوضہ نا ایک تہائی کا		متوسل آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم		
	مدینہ طیبہ کے کسی شے کے خوردنی پر		کے حاجت روائی فائق ہوتے		
	عیب رکھا ۔		ذکر توسل کا صالحین کے ساتھہ		
	ذکر حکم بار بار شریف کا کہ واجب		دعا مین حاجت روائی خلائق		
	ہے یا مستحب ہے ۔		باعث دعا بتوسل حضرت عباس		
	بشارت مغفرت ہونا ایک		رضی اللہ عنہ کے ۔		
	مرد کو جن کی زیارت سے شرف ہوتا	۱۹۸	ادائی قرض کا ایک شخص کے		
	بیان اس امر کا کہ ایک مرد کو بوقت		جس نے روضہ منورہ کے روبرو		
	زیارت شریف آواز		استغاثہ کیا ہے ۔		
	آئی کہ حق تعالیٰ نے تجھکو بخشدیا	۱۹۹	عنایت فرمانا قرض نان اوس		
	ذکر توسل اور طلب شفاعت اور		شخص کو جس نے اپنے بھوک کی		
	استغاثہ اور استمداد آنحضرت صلی اللہ		شکایت روضہ منورہ کے روبرو کیا		
	علیہ آلہ وسلم سے ۔	۲۰۱	حاجت روائی ہونا اکبر کے		
	بنیا ہونا اکبر نا بنیا کا جب		جس نے عرض اپنی حاجت کے توسل		

صفحہ	مضمون
۲۰۳	رہائی ہونا قید سے ایک شخص کے جسنے عرض اپنی حاجت کی منورہ میں پیش کیا۔
۲۰۵	رہائی ہونا سوال ہوا سے شک و نکیر سے باعث پکارنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
۲۰۶	رہنمائی آمدنہ طیبہ کی بجہ ہونے کے باعث استغاثہ بجناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
۲۰۷	مملو ہونا مشک کا پانی سے بعد خالی ہونے مشک کے اور پیاسی رہنے اول شخص کے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔
۲۰۷	محفوظ رہنا ایک شخص کا سمہ شہر عزان کے جب سنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔
۲۰۷	قادر پانی پر ہونا ایک شخص کا جو وہ بالکل بیتاب تھا باعث استغاثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

صفحہ	مضمون
۲۰۸	قید خانہ سے محفوظ رہنا ایک شخص کا جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پناہ چاہا۔
۲۰۹	زایل ہونا خوف ایک شخص کا جسنے آپ کی ذات مبارک کے ساتھ استغاثہ کیا۔
〃	باہر آنا ایک شخص کا جو چاہ عمیق میں گر گیا تھا باعث استغاثہ بذات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
〃	تین روز کا فاقہ حاصل ہونا ایک شخص کا جسنے بوقت فاقہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ کیا
۲۱۰	نجات پانا ایک شخص کا غرق ہونے جو بوقت قرب غرق ہونے کشتی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔
۲۱۴	فرشتوں کا بشارت دینا ایک شخص کو درباب خلاصی غرق کے جسنے قریب بغرق ہونے کشتی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔

صفحہ	مضمون
۲۱۱	سامان مہیا ہونا ایک مرد کے لئے باعث استغاثہ بذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بوقت بے سامانی کے۔
۲۱۲	حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درباب خلاصی ایک قیدی کے ہونا خلیفہ منصور کو جسوقت اس قیدی نے اپنی رہائی کے باب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔
۲۱۳	حکم ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درباب امداد ایک شخص کو کہ وہ اپنے ادائی قرض سے عاجز تھا خلیفہ مامون کو بوقت استغاثہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے
۲۱۴	حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا ابن عیسیٰ وزیر خلیفہ درباب ادائی قرض ایک مرد عطار کے جسنے ادائی قرضہ سے عاجز ہو کر استغاثہ بجناب سرالقائم صلی اللہ علیہ وسلم کے

صفحہ	مضمون
۲۱۵	فصل ادم جہان میں روضہ منورہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس مقام پر ہے۔
۲۱۶	حجرہ سیدتنا عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا جو جس میں قبر انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے عادت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت وفات کی کیا حالت تھی۔
〃	کیفیت حجرہ شریفہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالت میں تبدیل واقع ہوا۔
〃	ظاہر ہونا قدم شریف حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وقت تجدید حجرہ شریفہ کے۔
〃	کعب حجرہ شریفہ کے اندر جا منجمد ہوا
۲۱۷	حجرہ شریفہ کو پردہ گذرانے کی عادت کب سے جاری ہوئی
〃	ابتدا گذرانے حالی کے کب سے
〃	اطراف حجرہ منورہ کے کس عہد سے ہے۔

صفحہ	مضمون
۲۱۶	قبہ شریف روضہ منورہ کا منبر بلند
	مسجد نبوی سے کس کے عہد میں جدا ہوا
″	فرش سنگ مرمر روضہ شریف کے اندر کب سے ہوا۔
۲۱۸	حد روضہ جنت اور حد ریاض الجنۃ
	اور حد مقام تہجد گاہ آنحضرت
	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب سے بنا ہوا
″	ارشاد فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ
	وسلم کا سلطان محمود اور اسکے وزیر کو
	بعالم رویا در باب بنا دینے
	دو شخص کے بجہ ارادہ بے ادبی
	مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے تھے
۲۱۹	اطراف میں بجرہ شریفہ کے سنگ
	کھود کر شیشہ کے ڈالا گیا
″	بہنچنا حاکم مصر کا ایک شخص کو
	مدینہ طیبہ میں واسطے نقل کرنے
	جدید شریف کے مصر میں اور تیار ہونا
۲۲۰	سزا یاب ہونا ایک گروہ فرنگ کا
	جو بارادہ نقل اجساد صاحبین
	رضی اللہ عنہما کے مدینہ طیبہ میں

صفحہ	مضمون
	حاضر ہوئے تھے۔
۲۲۱	ذکر حلیہ عالی شریف روضہ منورہ کا
۲۲۵	ذکر اسماء ستونہائے روضہ مبارک
	اور وجہ تسمیہ انکا۔
۲۲۶	ذکر استن حنانہ ﷺ کا
۲۲۸	بیان تہجد گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۳۱	بیان بقیہ گنبد روضہ شریف کا
″	بیان پردہ روضہ شریف کا
″	بیان روضہ شریف حضرت فاطمہ
	جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
۲۳۲	فصل سوم بیان مین مسجد نبوی کے
″	بیان وجہ تعین جائے مسجد نبوی کی
″	بیان اس امر کا کہ قبل مسجد نبوی
	کے اوس جا شئے کیا تھا۔
″	بلندی سقف مسجد نبوی بقدر
	ہوئی جسقدر کہ حکم آلہی ہوا
۲۳۴	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
	مسجد نبوی کسقدر تھی۔
″	حضرت نے کعبۃ اللہ کو بالعین
	شاہدہ فرما کر قبلہ مسجد کا تقرر
	فرمایا۔

صفحہ	مضمون
۲۳۴	عادت محراب مسجد کے جانبی ہونی
۲۳۵	ابتدا منبر کی کب سے ہوئی
″	بنائے اولی مسجد مین جو بعہد خلافت
	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئی
″	بنا مسجد اور وسعت اوس مین
	جو بعہد خلافت سیدنا عثمان
	رضی اللہ عنہ ہوئی۔
۲۳۶	بنا مسجد جو بعہد خلافت ولید ہوئی
″	بیان باغ فاطمہ جو صحن مسجد نبوی کے مین
	واقع ہے۔
۲۳۷	ابتدا رسم ہای اذان کے مسجد نبوی
	مین کب سے ہوئی۔
۲۳۸	بیان اوس دست کا جو بعہد خلافت
	مہدی کے مسجد مین ہوا۔
″	حلیہ مسجد فی الحال موجود ہے
″	مسجد حال کی بنا کی ہوئی ہے
۲۴۰	بیان وسعت مسجد کا جو از جانب
	سلاطین ہوا۔
۲۴۱	بیان مکان عشرہ مبشرہ کا۔
″	بیان محراب عثمانی کا۔

صفحہ	مضمون
۲۴۵	بیان محراب نبوی کا۔
۲۴۷	بیان اس امر کا کہ کس ضرورت سے منبر بنایا گیا۔
۲۴۸	نام بانی منبر نبوی کا سہ جلیہ منبر نبوی کے۔
″	کیفیت جلوس خلفاء راشدین کے منبر نبوی پر بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
″	بیان اس امر کا کہ منبر نبوی پر جا بجا غلاف پہنانے کی عادت کب سے ہوئی
″	منبر نبوی کی وسعت پر بسبب زمانہ رسالت کب سے ہوئی
۲۴۸	ظہور معجزہ نبوی بوقت ارادہ نقل منبر مبارک مسجد نبوی سے
۲۴۹	منبر نبوی حال بنا کیا ہوا کب کا ہے
″	حلیہ منبر نبوی کا۔
۲۵۱	بیان پہونچنے مکہ مکرمہ کا۔
۲۵۰	بیان محراب سلیمانی کا۔
۲۵۲	بیان صفہ اور اصحاب صفہ کا
۲۵۷	بیان تعداد قبہ ہای مسجد نبوی کا

صفحہ	مضمون
۲۵۷	بیان تعداد ستون مسجد نبوی کا
	معہ بیان اون کے حلیہ کے
۲۶۰	بیان حلیہ دروازہائے مسجد نبوی کا
″	بیان حلیہ باب السلام کا
۲۶۱	بیان حلیہ باب الرحمہ کا
″	بیان حلیہ باب النساء کا
″	بیان حلیہ باب جبرئیل کا
۲۶۲	بیان حلیہ باب مجیدی کا
″	بیان مصلّہ ہای مسجد نبوی کا
۲۶۳	بیان منارہای مسجد نبوی کا
۲۶۴	بیان اون طہارت خانون کا
	جو بیرون مسجد نبوی کے واقع ہین
″	بیان زینت اور شان اونکا
	شوکت مسجد نبوی کا۔
۲۶۸	فصل چارم بیان مین خدمت
	روضہ منورہ کے۔
″	بیان اون خوجہ سراؤن کا جو خادم
	روضۂ منورہ ہین۔
۲۶۹	بیان اون خدمتون کا جو خوجہ سرا
	متعلق ہے۔

صفحہ	مضمون
۲۷۰	بیان اون ضرورتون کا کہ
	جس کے باعث خوجی روضہ منورہ کے
	خدمت کے لئے خاص ہوئے
۲۷۱	تعداد جاروب کشان مع کیفیت
	جاروب کشی حرم نبوی کے
″	بیان خوجون کے شیخ کا۔
۲۷۲	بیان معاش خوجہ سراؤن کا جو سلطان
	کے جانب سے مقرر ہے
″	بیان اون خوجون کا جو
	عہدہ دار ہین۔
″	اسمار عہدہ اون خوجہ سراؤن کے
	جو عہدہ دار ہین۔
″	بیان مشاہرہ اونکا
۲۷۳	بیان اوس امر کا کہ خوجون مین
	کتنے جماعت ہین۔
″	بیان خادمین حرم نبوی کا
″	جو سوائے خوجون کے ہین معہ
	تعداد اون کے۔
″	بیان خدمت متعلقہ اون
	خادمین کا جو سوائے خوجون کے ہی

صفحہ	مضمون
۲۷۵	کن خوجون سے تبرکات
	روضہ منورہ کا زائرین کو
	مل سکتا ہی اور کیا کیا تبرکات
	اور کس طرح سے مل سکتا ہی
۲۷۶	تعداد ذبیہ اور موذنین
	مسجد نبوی اور دیگر مساجد
	واقع مدینہ طیبہ کے۔
″	تعداد تکبیرین اور موذنین
	اور ائمہ خاص مسجد نبوی کا
۲۷۶	بیان ماہوار ائمہ کے۔
″	بیان ماہوار موذنین اور
	تکبیرین کے۔
″	بیان رئیس الموذنین کا
۲۷۷	بیان شیخ ہر ہر فرقہ موذنین
	اور ائمہ اور تکبیرین کا اور
″	اون کی خدمت متعلقہ کا
″	بیان داربانان مسجد نبوی کا
	اور اون کی ماہوار کا۔
″	بیان سقایان مسجد نبوی کا
″	بیان اون امور کا جس کی حمانت

صفحہ	مضمون
	داخلین مسجد نبوی کے لئے
۲۷۹	فصل پنجم بیان مین صلوٰۃ
	پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے۔
″	کیفیت داخل ہونا مؤذنین
	المؤذنین کا حرم نبوی مین
	بعد نصف شب کے۔
″	بیان تذکیر جو بعد نصف
	شب کے حرم نبوی مین ہوتی ہے
″	بیان تہلیل ہفتہ وار کا جو بعد
	تذکیر کے ہوتی ہے۔
۲۸۳	تہلیل شب شنبہ
۲۸۴	تہلیل شب یکشنبہ
″	تہلیل شب دوشنبہ
۲۸۵	تہلیل شب سہ شنبہ
۲۸۶	تہلیل شب چہارشنبہ
″	تہلیل شب پنجشنبہ
۲۸۷	بیان اذان تہجد کا۔
″	بیان صلوٰۃ کا جو بعد تہجد کے
	پڑہی جاتی ہے۔
″	بیان اوس صلوٰۃ کا جو بعد

صفحہ	مضمون
	ظہر اور عصر اور عشا کے
	پڑھی جاتی ہے۔
۳۲۸	بیان اوس تسبیح کا جو بعد
	صلوٰۃ یا بعد اذان تہجد کے
	پڑھی جاتی ہے۔
〃	بیان اذان صبح کا
〃	بیان نماز شافعی
〃	بیان اوس تذکیر کا جو
	آگے اذان جمعہ کے
	ہوتی ہے۔
۳۲۱	بیان خدمت گذاری قاضی
	وغیرہ اہل خدمت کے روضہ
	منورہ کے لئے۔
〃	بیان اون کے اداب کا
	وقت داخل ہونے اندرون
	روضہ منورہ کے
〃	تفصیل شیشہ آلات اور
	نجر و انون وغیرہ کا جو روضہ
	شریف کے اندر ہین۔
۳۲۳	بیان جواہرات وغیرہ کا
	جو اندرون روضہ منورہ کے

صفحہ	مضمون
۳۲۳	گذرا نا ہوا ہے۔
۳۲۴	بیان اون مصاحف کا
	جو اندرون روضہ منورہ ہین
〃	تفصیل اون شیشہ آلات
	روشنی کے کہ جو مسجد نبوی ہین
۳۲۸	بیان روشنی غیر معمولی کا جو
	ایام متبرکہ مثل شب برات اور
	شب معراج وغیرہ مین ہوتی ہے
۳۲۸	ذکر مولود کا جو ہر شب جمعہ
	مسجد نبوی مین ہوتا ہے
〃	فصل ہشتم بیان مین کیفیت
	بلدہ طیبہ مدینہ شریف کے
〃	حال ابتدا آبادی مدینہ
	طیبہ کا۔
۳۴۱	ذکر اس امر کا کہ بیضہ دنیا مین
	زراعت اور نصب درخت
	مقام مدینہ طیبہ مین ہوا۔
۳۴۲	کب سے حصار مدینہ طیبہ کا
	بنا ہوا۔
〃	حصار حال مدینہ طیبہ کس کا
	بنا کیا ہوا ہے۔
۳۴۲	بنا رحصار حال مین کس قدر صاحبا

صفحہ	مضمون
۳۴۳	دورہ حصار حال کا کس قدر ہے
〃	حنفی کی ابتدا کب سے ہے
۳۴۴	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
	زمانہ مین بلال رضی اللہ عنہ
	کس مقام پر کھڑے ہو کر اذان
	کہتے تھے۔
〃	عادت صلوٰۃ وسلام عرض کرنے
	موذنین کے بعد اذان کے
	کب سے جاری ہوئی۔
۳۴۴	ذکر تعداد دروازہ ہائے
	مدینہ طیبہ مع ذکر اون کے
	اسمار کے۔
۳۴۵	بیان اندازہ ساکنین مدینہ
	طیبہ کا۔
〃	ذکر تعداد محلہ ہائے مدینہ
	طیبہ کا مع ذکر اون کے
	اسمار کے
〃	ذکر بازارات مدینہ طیبہ کا
〃	ذکر اون اشیا کا جو مدینہ
	طیبہ مین میسر آتے ہین۔
〃	ذکر اون سکہ ہاے مدینہ طیبہ کا جو رائج

	طیبہ میں رائج ہیں۔	۳۵۳	بیان دن طریقوں اولیاء اللہ	۳۶۰	ذکر دکانداران مدینہ طیبہ کا
۳۴۷	کس کس ملک کا مال مدینہ طیبہ میں آتا ہے۔	۳۵۵	کثرت سے قرأت ہونا مولود کا ماہ ربیع الاول اور ربیع ۲	″	ذکر دراہمی اور عدالت حکام مدینہ طیبہ کا۔
۳۴۸	ذکر سراج کا جو مدینہ طیبہ میں ہوتا ہے۔	۳۵۶	میں مدینہ طیبہ میں۔ ذکر نامزد ہونا بعض مسافر	″	ذکر خزانہ ہای سلطانی کا جو مدینہ طیبہ میں ہے
″	ذکر شفاخانہ کا جو مدینہ طیبہ میں ہیں۔		خاتونکا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک کے ساتھ۔	۳۶۱	ذکر لشکر سلطانی کا جو مدینہ طیبہ میں ہے۔
۳۴۹	ذکر اون فصل خانون کا جن		ذکر زاویہ حضرت محبوب سبحانی	″	ذکر مشاہرہ لشکر سلطانی
″	سیت نہلائی جاتی ہے	″	رضی اللہ عنہ کا بعض مسافر خانون میں۔	۳۶۲	ذکر سرکردگان لشکر کا
″	کس طریقے سے شیعہ لوگ اموات کو جو ہندوستان	۳۵۷	ذکر اوس ستون سنگ مرمر کا کہ جس پر پشت مبارک حضور	″	تعداد لشکر سلطانی کا جو مدینہ طیبہ میں موجود رہتا ہے
	ہیں لاتے اور کہان دفن کرتے ہیں۔		سید عالم صلعم رضی اللہ عنہ ٹیکا کر بیٹھتے ہیں۔	″	ذکر قاعدہ سلطانی کا دیہ داخل کرنے ساکنین حرمین شریفین کے خرچ سلطانی
″	بیان اخلاق اہل مدینہ کے	″	علامات نشست گاہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے		
۳۵۰	بیان امانت اور دیانت اہل مدینہ کی۔		ستون مسجد الحرام پر کہ ملتے		
۳۵۱	بیان عقاید اہل مدینہ کے	″	اسماء مشائخین مدینہ طیبہ کا		
″	بیان رسوم بجا لانا اہل مدینہ	۳۵۷	ذی علم ہونا اہل دکاکین مدینہ طیبہ کا۔		
	کا حضرت صلعم کے ساتھ۔				
″	بیان استجابت دعا اہل مدینہ	۳۵۸	ذکر مشاہیر علمای مدینہ طیبہ کا		
	کا باعث خلوص اون کے حضرت کے ساتھ۔	″	ذکر اہل خدمات مدینہ طیبہ کا		
۳۵۲	بیان اگر ہونا اعراس اولیاء اللہ کا مدینہ طیبہ میں		تعداد اون کے مشاہرہ کے		
″	بیان محبت خاص رکھنا	″	ذکر اوقات محکمہ جات مدینہ		
	اہل مدینہ کا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ	۳۵۹	ترتیب قندیل استہال مدینہ طیبہ کا۔		
۳۵۳	بیان اون طریقون اولیاء	″	ذکر شیخ السادات مدینہ طیبہ کا		

۳۶۶	بیان اس امر کا کہ سلطان نے				
	شکایت حکام نزد کرنے در باب				
	اہل مدینہ مساعدت نہیں				
۳۶۷	شکایت متضمن اس بیان				
	ہیں کہ ایک اہل دکاکین مدینہ				
	طیبہ کا چند اہل فوج ترکی				
	سے گفتگو کی کہ مگر کہ				
	نے اوس کا بدلا نہیں کیا				
	شکایت متضمن اس بیان				
	ہیں کہ اہل دکان نے				
	ایک ترکی کو مجروح کیا تب				
	حکام ترکی کے جانب				
	خشم و خوشی ہوئی۔				
″	بیان صلاحیت اور نجابت				
	سپاہیان ترکی کے۔				
″	بیان اس امر کا کہ جو نفس بلی				
	مبارکہ سے پناہ لایا ہو وہ				
	کیسا ہی مرتکب جرم کبیر ہو				
	اوس سے مواخذہ نہیں				
	کرتے۔				
″	حکایت مرد عجمی کے ایسے				
	باب میں۔				
۳۶۷	ذکر صفائی اور روشنی				
	مدینہ طیبہ کا۔				
″	بیان مصارف صفائی اور				
	روشنی رستون کا۔				
″	بیان جاری ہونا حکم کا مدینہ				
	طیبہ میں۔				
″	ذکر نکلنا مدینہ طیبہ میں				

۳۷۱	بیان حجرۂ نبوی کا دربا		کے جانب سے مقرر ہیں	۳۹۲	صفت پانا نبیسے مولف بیانی
	سلطنت ہونے نہر تسنیم کے	۳۷۸	بیان کتب خانہ ہای مدینہ طیبہ کا		ممتد اور نوض بیان بنایت
	نہر شہر سے۔		ذکر کیفیت کتب خانہ شیخ الاسلام	۳۸۷	حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
″	بیان موسم حرمین شریفین کا	۳۸۰	شمار کتابوں کا حجرت خانہ		اولیاء اللہ سے مغفرت طلبی
۳۷۲	ذکر سیل اور ندیان حرمین		شیخ الاسلام میں موجود ہے	″	نجات پانا مولف کا نفرقہ
	شریفین کے جو بوقت بارش	۳۸۱	کیفیت کتب خانہ محمودیہ کے		سے بنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ
	ہوتے ہیں۔	″	کیفیت کتب خانہ مدرسہ		وسلم کے۔
″	ذکر مکانات انواج سلطانی کا		صمدیہ کے۔	″	طلبی مولف کی واسطے داخل ہو
	جو مدینہ طیبہ میں ہے	۳۸۲	ذکر وقت افتتاح اور ایام		منورہ کے بلاد رعیت
″	ذکر دخانی چکی کا جو مدینہ		تعطیل مدرسہ ہای مدینہ طیبہ کا		ظاہری کے۔
	طیبہ میں جاری ہے۔	″	کیفیت مسافر خانوں کی جو	۳۹۴	بیان اس کیفیت جو قت
″	ذکر استجابت دعا اوس		مدینہ طیبہ میں ہیں۔		داخلی وضہ منورہ کے تلقب
	شخص کا جو باب عنبری پر	۳۸۳	بیان نا اتفاقی اہل ہند کا سوائے		داخل ہونیوالے کے وارد
	آنحضرت کے لکھا۔		دیگر سے قوم کے۔		ہوتی ہے۔
″	ذکر معیشت اور بسر اوقات اہل	۳۸۴	بیان تقرر معاش سلطانی کا	۳۹۵	بیان دستیاب ہونا مولود اور
	حرمین شریفین کا۔		واسطے علماء ہند ساکنان مدینہ		اسرار ربانی کا بنایت حضرت
۳۷۴	ذکر سکونت جہات کا مدینہ		طیبہ کے۔		صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
	طیبہ میں۔	″	بیان تقرر معاش سلطانی کا	۳۹۶	بیان حصول اجازت تقبیل
۳۷۵	ذکر ذائقہ اور برکت طعام		واسطے جانوران مدینہ طیبہ کے		بردہ کے بنایت آنحضرت صلے
	مدینہ طیبہ کا۔	″	بیان اقسام اہل معاش مدینہ طیبہ کا		اللہ علیہ وسلم کے
″	ذکر مستغلات حرمین شریفین کا	″	بیان مقدار اوقاف و معاش کا	۳۹۷	دستیاب ہونا خرقہ تبرک
۳۷۶	ذکر وفاقت طعام اہل حرمین	۳۸۵	بیان جعدہ اور نگاری خوانوں کا		عرس حضرت دلایل کا بنایت
	شریفین کا۔		جو والی ملک کن کے جانب سے		آنحضرت صلعم کے۔
۳۷۷	ذکر کرامت حرمین شریفین		حرمین شریفین مقرر ہیں	″	لجانا قرآن سید عبدالمومن صاحب
	در باب سعت اور بارندگی	″	ذکر اس امر کا جو زائرین نقد		بواب کا بعد گم ہونے کے
	اشیاء کے۔		اور جنس کے اجناس کو خلوص		بنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ
۳۷۸	ذکر خوشبوی کوچہ و بازار		حرمین شریفین اور اہل مدینہ نثار		وسلم کے۔
	مدینہ طیبہ کا۔		کرتے اور زیادہ اہل حرم مدینہ طیبہ	۳۹۸	استغاثہ شتہ کار واسطے خراکی
۳۷۹	فصل اول حرمین شریفین	۳۸۶	فصل دوم بیان میں اون معجزات		اپنے باب مسجد نبوی پر
	مدینہ طیبہ کے		نبوی کے جو حرم کے حالی پر	۳۹۹	حاضر ہونا اور سجدہ کرنا موجو
				۴۰۰	کی کارروائی منورہ کے
					پیش

۴۰۰	از غیب ظاہر ہونا مدینہ طیبہ میں		خانہ آبادی مولف کے		
۴۰۱	از غیب ارزانی غلہ ہونا مدینہ طیبہ میں بغیر کسی سبب ظاہری کے	۴۱۱	شفایاب نامور ہم کان مولف کا بیماری صعب سے بعنایت		
۴۰۲	از غیب نکاح پایا ہونا		حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱۰	ذکر کیفیت روضہ شریف کے
۴۰۳	زنبدیل ہونا ایک طبیب ملازم سرکاری کا مدینہ صعی باوجود کوشش حکام بالادست کے در باب تبدیل اون کے۔	۴۱۲	فصل یازدہم احوال میں نور شریف، حضرت محبوب سبحانی		روشنی کا۔
			بیان اس امر کا کہ شہر بغداد		ذکر عظمت کا پہرہ داری
۴۰۴	صحت پانا ایک زایر مدینہ طیبہ کا مرض مہلک کے بعد دعا اون کے ارادہ زیارت کے	۴۱۳	شریف کو کس نے بنایا۔		روضہ شریف کا۔
			وجہ تسمیہ بغداد و شریف کی		ذکر مزار اقدس سید عبد القادر
			تاریخ بنا روضہ شریف		گلدستہ صاحبزادی حضرت کا
۴۰۵	صحت پانا ایک زایر اس بیکا تپ محرقہ سے بلا علاج ظاہری بعنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		بیان مقدار مصارف بغداد شریف کا۔		ذکر کیفیت روضہ منورہ کا
		۴۱۴	ذکر قصر کسری کا۔	۴۱۸	ذکر دروازی احاطہ روضہ اقدس کا۔
۴۰۶	بیان معجزہ شق القمر کا۔		تاریخ تولد شریف حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے		ذکر کیفیت ادائی نماز پنجگانہ کا روضہ اقدس۔
	ارشاد نبوی ہونا در باب دخل کرنے بچوں کے مسجد نبوی میں بوقت ممانعت حکام وقت کے		بیان اس امر کا کہ زمانہ تولد حضرت رضی اللہ عنہ کا عہد مقتدی بالسنہ خلیفہ مہدی کا تھا۔		ذکر ادای صلوٰۃ جمعہ کا روضہ اقدس میں
۴۰۷	بیان مراحم نبوی کا عشاق کے حال پر۔	۴۱۴		۴۱۹	ذکر قضای حاجات زایرین حضرت کے۔
۴۰۸	ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حد باب نہ برخوست کرنے قافلہ زایرین کے۔	۴۱۴	ذکر سن حضرت رضی اللہ عنہ کا		ذکر کیفیت قبر شریف کا جو قریب روضہ منورہ کے ہے۔
			تاریخ وصال شریف حضرت رضی اللہ عنہ کے۔	۴۲۰	ذکر خانقاہ شریف کا
۴۰۹	کاغذ برائت عذاب کا ملنا ایک بدوی زایر کو روضہ منورہ کے اندر سے۔		بیان اس امر کا حضرت رضی اللہ عنہ کے تولد شریف سے وصال تک کتنے خلفاء عباسیہ گذرے۔		ذکر آبدارخانہ کا
					ذکر مدرسہ کا۔
۴۱۰	محفوظ رہنا مولف کا شر ہے بد عقیدہ لوگوں کے بنایت حضرت صلعم کے۔	۴۱۵	بیان کیفیت آبادی شہر بغداد و خرابی کے۔	۴۲۱	ذکر کیفیت ماہ مبارک کا بغداد شریف میں
					ذکر ادای نماز تراویح کا
					ذکر کیفیت ادای تہجد
	سرنڑی حضرت کے در باب		بیان کیفیت روضہ مبارک	۴۲۲	کیفیت تقسیم طعام سوزنی کا
					حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
				۴۱۶	بیان خدمت روضہ مبارک روشنی کا
				۴۱۷	ذکر کیفیت روضہ شریف کے روشنی کا۔
					ذکر عظمت کا پہرہ داری روضہ شریف کا۔
					ذکر مزار اقدس سید عبد القادر
					گلدستہ صاحبزادی حضرت کا
					ذکر کیفیت روضہ منورہ کا
					ذکر دروازی احاطہ روضہ اقدس کا۔
					ذکر کیفیت ادائی نماز پنجگانہ کا روضہ اقدس۔
					ذکر ادای صلوٰۃ جمعہ کا روضہ اقدس میں
					ذکر قضای حاجات زایرین حضرت کے۔
					ذکر اس قبہ کا جو قریب روضہ منورہ کے ہے۔
					ذکر خانقاہ شریف کا
					ذکر آبدارخانہ کا
					ذکر مدرسہ کا۔
					ذکر کیفیت ماہ مبارک کا بغداد شریف میں
					ذکر ادای نماز تراویح کا
					ذکر کیفیت ادای تہجد
					خرقہ شریف حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
					قرب بست و ہشتم ماہ رمضان کے
					شب لیلۃ القدر کے
					کیفیت تقسیم طعام سوزنی کا
					ذکر کیفیت روضہ منورہ کا
					بیان خدمت روضہ مبارک روشنی کا

۴۳۸	مزار شریف اور طائی حرسہ		حجاجہ عواتف کے عرف دیا ہے		
	علیہ کا -		دیلیہ -		
〃	مزار شریف حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کا	۴۴۹	ذکر انتقاد قدوم ہود کا حضرت		
〃	مزار شریف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ -	۴۴۰	محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے حال مضطربانہ زیارتین کا وقت		
〃	قبر شریف امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے -	۴۵۱	زیارت روضہ اقدس حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے -		
〃	قبر شریف بشر حافی رضی اللہ عنہ کے	۴۵۲	حال عنایت حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے زیارتین کے حال پر -		
〃	مزار شریف حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے -	〃	بیان مشابہت روضہ منورہ محبوبیہ کے ساتھ روضہ اقدس نبویہ کے -		
〃	مزار شریف حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی -	〃	حال ایک پیر روضہ کا جو قریب روضہ محبوبیہ کے حاضر ہیں -		
〃	مزار شریف شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کے -	۴۴۱			
۴۲۹	احوال شریف حضرت پیر سید مصطفے قادری کا -	۴۵۲	خاتمہ فن سیر ائمہ تاریخ میں		
〃	ذکر اولاد تصیدہ کا جو مولف نے	۴۴۲	احوال کرامات علی کا -		
	حضرت پیر سید مصطفے صاحب	۴۴۳	ذکر نسب کا مع		
	القاب میں عرض کیا -	〃	ذکر مزار صاحبزادگان حضرت		
۴۳۲	ذکر پیر نقیب حضرت پیر سلیمان	۴۴۴	کیفیت شہر کربلا کی معلائے		
	قدس سرہ کا - ۰ بیعت کا	〃	ذکر بروضہ مقدسہ حضرت		
۴۳۳	ذکر وفات حضرت پیر سید عبدالرزاق		سید الشہداء رضی اللہ عنہ کا	۴۵۵	تاریخ ہجری کی کب سے مقرر ہوئی
〃	ذکر وفات حضرت پیر سید نور محمد	۴۴۵	ذکر مدفن حضرت امام قاسم	〃	ذکر بعثت اور حالت سیرت
۴۳۴	ذکر وفات حضرت پیر سید شہ خوان کا جو مرشد		رضی اللہ عنہ کا -		آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
	مولف کے پاس ہے	۴۴۶	ذکر مشہد مقدس حضرت	〃	ذکر خلافت سیدنا ابوبکر صدیق
۴۳۵	ذکر قصیدہ فارسی کا جو مولف		امام حسین رضی اللہ عنہ کا		رضی اللہ عنہ -
	نے حضرت محبوب سبحانی	۴۴۷	ذکر مقام شہادت حضرت امام حسین	〃	ذکر خلافت سیدنا عمر فاروق
	رضی اللہ عنہ کی شان میں		رضی اللہ عنہ کا -	۴۵۵	ذکر اولاد جنہوں نے حضرت

	رضی اللہ عنہ کے -	۴۵۵	ذکر اس امر کا کہ حضرت عمر		
	ذکر مزار شہید کا -	۴۵۶	رضی اللہ عنہ کے وقت میں		
〃	ذکر کعب اشرف کا		کون کون ملک فتح ہوئی		
۴۵۹	ذکر روضہ اقدس جناب شکل شریف	〃	ذکر اس امر کا کہ حضرت عمر		
	علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا -		رضی اللہ عنہ کے وقت میں		
۴۶۱	ذکر شہر کوفہ کا -		کس قدر مساجد میں بنا ہوئی		
۴۶۲	ذکر مقام طلحہ و زبیر و ام المومنین	۴۵۶	ذکر خلافت سیدنا عثمان		
	علیہا السلام کا -		رضی اللہ عنہ -		
〃	ذکر محراب ہائے انبیاء علیہم السلام کا	〃	ذکر خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ		
〃	ذکر محراب جبرئیل علیہ السلام کا	〃	ذکر خلافت سید الحسن مجتبی رضی اللہ عنہ -		
〃	ذکر مرقد شریف سیدنا مسلم				
	ابن عقیل رضی اللہ عنہ کا ذکر	〃	ذکر خلافت خلفاء بنی امیہ		
	مرقد شریف ہانی ابن عروہ		اور ان کی تعداد کا -		
	رحمۃ اللہ علیہ کا -	〃	ذکر خلافت حضرت معاویہ		
〃	خاتمہ فن سیر ائمہ تاریخ میں		رضی اللہ عنہ کا -		
۴۵۴	علم تاریخ کب سے ایجاد ہوا	〃	ذکر خلافت یزید کا		
〃	ذکر عمر آدم علیہ السلام کا	۴۵۷	خلافت معاویہ ابن ابی یزید		
〃	ذکر اس امر کا آدم علیہ السلام نے	〃	خلافت عبداللہ ابن زبیر		
	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے		رضی اللہ عنہ -		
	فیما بین انبیاء علیہم السلام کتنا	〃	خلافت مروان -		
	فاصلہ رہا -	〃	خلافت عبدالملک ابن مروان		
۴۵۵	تاریخ ہجری کی کب سے مقرر ہوئی	〃	شہادت ضعب ابن الزبیر		
			رضی اللہ عنہما -		
		〃	شہادت عبداللہ ابن زبیر		
			رضی اللہ عنہما -		
		〃	خلافت ولید ابن عبدالملک		
		۴۵۸	خلافت سلیمان ابن عبدالملک		
		〃	خلافت عمر بن عبدالعزیز		

۴۵۹ خلافت ہشام ابن عبدالملک
〃 خلافت ولید بن یزید بن عبدالملک
〃 خلافت ابراہیم ابن ولید
〃 ذکر ابتدار دولت عباسیہ
〃 ذکر سفاح اول خلفار بنی عباس کا۔
۴۶۱ خلافت منصور۔
〃 تدوین کتب علم حدیث و تفسیر وغیرہ کتب سے ہوئی
۴۶۲ کتب زبانی سریانی و عجمی کا ترجمہ عربی میں کتب سے ہوا
〃 خلافت مہدی ابن منصور
〃 کتب علم کلام کے تصنیف ہوئی
〃 خلافت ہادی ابن منصور
۴۶۳ خلافت رشید ہارون کی
〃 قضارت امام ابو یوسف کی
۴۶۵ بیان کرامت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے۔
〃 ذبح کرنا ہارون رشید کا کبوتروں کو باعث جہوٹے حدیث بنائی جانی کی۔
〃 خلافت امین کی۔
〃 خلافت مامون کی۔
۴۶۶ وفات حضرت معروف کرخی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
〃 نکاح مامون کا حدیجہ بنت حسین کے ساتھ ایسے مصارف نکلے کہ زمین نہیں سکتی
۴۶۷ خلافت معتصر باللہ کی۔

۴۶۸ ابتدار بنار شہر سرمن رای کا
〃 وجہ بنار شہر سرمن رای
〃 وفات حمیدی اوستاد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا در وفات بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا
〃 خلافت واثق باللہ۔
۴۶۹ کیفیت یاجوج و ماجوج کی
۴۷۱ کیفیت ہاروت و ماروت کی
۴۷۵ خلافت متوکل علی اللہ کی
〃 حکم متوکل علی اللہ کا نسبت اظہار مشہد امام حسین علیہ السلام کے اور منع کرنے زیارت آنجا
۴۷۶ کرامت امام حسین علیہ السلام
〃 خلافت مستنصر باللہ کے
〃 خلافت معتمین باللہ کی۔
〃 خلافت معتز باللہ کی
〃 خلافت مہتدی باسد کی
۴۷۷ ابتدار خلفار عبیدیہ کے
〃 وفات امام بخاری و مسلم و ابوداود و ابن ماجہ و ابوزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔
〃 خلافت معتضد باللہ
〃 داخل ہونا دار ندوہ کا مسجد حرام میں۔
〃 خلافت مکتفی باللہ سے منتقل ہونا حجر اسود کا مکہ
۴۷۹ کرامت کعبۃ اللہ کی۔
۴۸۰ کرامت حجر اسود کی۔
〃 خلافت قاہر باللہ
〃 خلافت راضی باللہ

۴۸۱ کیفیت خلفار عبیدیہ
〃 خلافت مہدی اول خلفا وعبیدیہ کے۔
〃 حجاج سے خراج لینے کی بندر کب سے ہوئی۔
〃 خلافت مقتفر باللہ
۴۸۲ خلافت متکفی باللہ۔
〃 خلافت مطیع باللہ
〃 ذکر عود کرنے حجر اسود کا اپنے مقام پر۔
۴۸۳ ذکر بانی قاہرہ مصر۔
〃 ذکر دو بچہ عجیب الخلقت کا
〃 ذکر اس امر کا کہ لقب دو رکا امرار اسلام میں کب سے جاری ہوا۔
۴۸۴ ذکر اس امر کا کہ اہل تشیع میں حی علی خیر العمل اذان میں کب سے جاری ہوا۔
〃 خلافت طایع باللہ علیہ
〃 وفات شیخ ذکر نجی رحمۃ اللہ
۴۸۵ مصر اور شام اور مشرق اور مغرب میں رفض کب سے شایع ہوا
〃 خلافت قادر باللہ خلافت قایم بامر اللہ
〃 پیدا ہونا طفل عجیب الخلقت نیز اس کا
〃 وفات قدوری اور ابوعلی سینا اور ابوالنعم اور ابوطیب طبری اور قاضی بیضاوی
۴۸۶ خلافت مقتدی باللہ
۴۸۷ وفات عبدالقاہر جرجانی

اور امام الحرمین اور دمیاطی اور بزدوی کے۔
۴۸۷ خلافت مستظہر باللہ۔
〃 وفات خطیب تبریزی اور امام غزالی اور شاشی۔
〃 خلافت مسترشد باللہ
۴۸۸ وفات امام محی السنۃ اور حریری صاحب مقامات کا
〃 خلافت مقتفی لامر اللہ
〃 وفات زمخشری اور قاضی عیاض اور شہرستانی مصنف کتاب ملل و نحل کے
۴۸۸ خلافت مستنجد باللہ
۴۸۹ ابتدار دولت ایوبیہ کا مصر میں۔
۴۹۰ وفات حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اور شیخ ابو النجیب سہروردی اور ابوالنجیب سہروردی اج
〃 خلافت مستقفی بامر اللہ
۴۹۱ خلافت ناصر لدین اللہ
۴۹۲ جواب ابن جوزی کا مصنف تمیمہ بدسوال حلیمہ درباب افصل البشر کے۔
〃 کعبۃ اللہ کو پردہ سیاہ رنگ کا کب سے پہنا گیا
وفات صاحب ہدایہ اور شیخ احمد رفاعی اور قاضی خان اور امام فخر الدین رازی اور شیخ نجم الدین کبریٰ کا اج

۴۹۳	خلافت مستنصر باللہ		علم کلام اور نفسیہ شیخ الاسلام		
〃	وفات سکاکی صاحب	〃	خلافت مستکفی بامر اللہ	〃	
	مفتاح اور شیخ	۵۰۵	خلافت واثق باللہ		
	شہاب الدین سہروردی	۵۰۶	خلافت معتضد باللہ		
	اور شیخ محی الدین				
	ابن عربی کا مسح۔	۵۰۷	قصہ صحیحہ من مونا ایک		
〃	خلافت معتصم باللہ		دختر کا۔		
۴۹۴	ذکر سازش اور کر	〃	خلافت متوکل علی اللہ		
	خلیفہ کے قوم تاتاری	〃	عمامہ سبز سادات کے لئے		
۴۹۵	بیان حال قوم		ظاہر کیے ہوا		
	تتار کا۔	〃	ابتداء خروج تیمور لنگ		
۴۹۶	بیان ابتداء شوکت	۵۰۸	خنجر پر کا موہنہ ہونا اوس		
	چنگیز خان اور		شخص کا جس سے ایک شخص صحیح		
	ہلاکو کی		حالت نماز میں کیلا۔		
۴۹۸	بیان عقاید اونکا	〃	صلوٰۃ وسلام بعد اذان کے	۵۱۵	
۴۹۹	بیان قتل عام کرنا		کب سے جاری ہوئی سو		
	قوم تتار کا اہل	۵۰۹	وفات سعد الدین تفتازانی		
	بغداد شریف کو۔	〃	خلافت واثق باللہ کی		
۵۰۰	بیان مغلوبی قوم	〃	خلافت معتصم باللہ		
	تتار کی۔	〃	خلافت مستعین باللہ	۵۱۶	
۵۰۱	بیان اوس زمانہ کا	〃	خلافت معتضد باللہ		
	کہ مسلمین کو خلیفہ	〃	وفات صاحب قاموس		
	نہ تھا۔		قاری الہدایہ کی۔		
〃	ذکر خلافت مستعصم	۵۱۰	خلافت مستکفی باللہ		
	باللہ عباسی کا مصر میں	۵۱۱	خلافت قائم بامر اللہ		
۵۰۳	خلافت حاکم بامر اللہ	〃	خلافت مستنجد باللہ ثانی		
۵۰۴	وفات نصیر الدین	۵۱۲	خلافت متوکل علی اللہ		
	طوسی اور امام نووی	۵۱۳	ذکر سبب خلافت عباسی کا		
	اور ابن خلکان اور		ماہنہ سے سلطان سلیم خان		

	حال میں کیے۔				مصر میں۔
〃	ذکر اس امر کا کہ خلفاء دنیا	〃		۵۲۲	بنا قاہرہ اور جامع ازہر مصر
	میں کتنے ہوئے۔	۵۱۴		۵۲۳	انقضاء دولت عبدیہ
	فضایل مصر۔				مصر سے۔
〃	تولد عیسی علیہ السلام کا	〃		〃	ذکر خلفاء عبدیہ مصر
	حوالی مصر میں۔			〃	ذکر ابتداء دولت ایوبیہ مصر
〃	بیان اس امر کا کہ کتنے فرعون			۵۲۴	ابتداء خلفاء ایوبیہ مصر
	مصر میں ہوئے۔			〃	انقضاء دولت ایوبیہ
〃	ذکر اوس فرعون جو موسی			〃	ابتداء دولت ترکیہ مصر
	علیہ السلام کے وقت میں تھا			〃	اسمار حاکمان دولت ترکیہ
〃	ابتداء حال فرعون موسی کا			۵۲۶	انقضاء دولت ترکیہ مصر
〃	تعداد لشکر فرعون کا جو سمت			〃	ابتداء دولت جرکسیہ مصر
	مقابلہ موسی علیہ السلام کے				میں۔
	آئے تھے۔			۵۲۷	اسمار اولیاء دولت ترکیہ جر
〃	تعداد لشکر فرعون کا جو				کسیہ مصر میں۔
	واسطے مقابلہ موسی علیہ السلام			۵۲۷	ذکر ملک اشرف قایتبای
	ہمراہ فرعون تھا۔				جس کی خیرات کثیر حرمین
〃	حکماء مصر افلاطون اور جالنوس				شریفین میں جاری ہے
	وبطلیموس اور سقراط کی			۵۲۸	انقضاء دولت ترکیہ جرکسیہ
	ذکر تاریخ فتح مصر جو زمانہ	۵۱۶			مصر سے۔
	میں سیدنا عمر رضی اللہ			۵۲۸	ابتداء دولت ترکیہ عثمانیہ
	عنہ کے ہوا۔				مصر میں کہ تا حال یہ بڑی
	بیان اسماء اون تابعین	۵۱۷			دولت اسلام میں باقی ہے
〃	مصر کا جو جانب سے خلفاء			〃	اس دولت کا نام عثمانیہ
	راشدین کے ہوئے۔				کیوں ہوا۔
〃	اسمار تابعین مصر جو جانب سے			۵۲۹	بیان نسب سلاطین ترکیہ
	خلفاء نبی امیہ کے ہوئی				عثمانی کا۔
	اسمار تابعین مصر جو جانب سے	۵۲۰		〃	بیان ابتداء نشوکت سلاطین
	خلفاء عباسیہ کے ہوئی۔				عثمانیہ کے۔
〃	ابتداء دولت عبدیہ	〃		〃	ذکر سلطان عثمان خان کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا
محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک
وسلم اما بعد یہہ خاکسار خاکپاے کلاب عتبۂ عالیۂ محبوبیہ عرض کرتا
ہے کہ جب تائید حقانی اور عنایات ربانی شامل حال اس فقیر کمترین کے
ہوئی خدمت مین سیدنا ومرشدنا منبع معرفت حقانی مخزن فیوضات
سبحانی ہادی زمان مرشد دوران فخر اہل عرفان نور ذات یزدان
محبوب محبوب سبحان قبلہ وکعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبد القادر
قادری قدس سرہ العزیز الباری کی پہونچاے اور تفضلات یزدانی یہہ خاکسار
زمرۂ غلامان حضرت قدس سرہ کے داخل ہوا کتاب محامد حمادیہ احوال اور کرامات
مین حضرت عارف باللہ شاہ محبوب اللہ المخاطب من عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بحماد ثانی سیدنا ومرشدنا ومولانا جناب سید شاہ غلام محمد
قادری الگجراتی قدس سرہ العزیز جدا علی حضرت پیر ومرشد قبلہ وکعبہ کے
تصنیف کیا اور اسمین التزام اس امر کا ہوا کہ ہر کرامات حضرت کے تطبیق

ایات قرآنی کے ساتھ کرنے مین آیا اور بعد استتمام کتاب بارگاہ عالی مین حضرت
کے ملتجی اور ملتمس ہوا کہ بتوسل ذات مبارک آپکے یہہ سعادت میسر ہوئی کہ ایک
کتاب مبسوط احوال شریفہ غوثیہ محبوبیہ مین اس خاکسار سے تصنیف ہوی
بحمد اللہ بتوسط اور تائید مبارک حضرت کے کتاب محی الکونین شرح درالدارین
اس خاکسار سے لکھی گئی کہ اسمین تطبیق احوال اور کرامات محبوبیہ با احوال
شریفہ مصطفویہ و معجزات بنویہ عرض کرنیمین آیا بعد تصنیف اس کتاب کے
جناب فیضمآب مین حضرت غوث الثقلین محبوب رب المشرقین قطب ربانی معشوق
یزدانی شیخ الکل ہادی السبل شیخنا و مرشدنا السید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ
عنہ و ارضاہ عنا وجعلنا عندہ تعالہ فی الدارین کے اس امر کا ملتمس اور ملتجی تہا
کہ حضرت کے عنایات اور توجہات سے یہہ سعادت عظمی نصیب ہوی کہ ایک
کتاب اوصاف اور احوال مین جناب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید الکونین
رسول الثقلین امام الحرمین جد السبطین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اس خاکسار
سے تصنیف ہوی مگر یہہ خیال رہا کہ علماے کرام اس امت مرحومہ کے ہزارہا
کتب احادیث اور سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تصنیف فرما کر
اس سعادت عظمی سے مشرف ہوے ہین تو کیا چیز ہے کہ با این بضاعت مزجات
اس امر مین دم مارے اور کیا نیا مضمون لکہے کہ ناظرین اس مضمون کیطرف
متوجہ ہون اسی خیال مین تہا کہ سفر ہجرت حرمین شریفین جناب پیر و مرشد
قبلہ و کعبہ قدس سرہ کا درپیش آیا اور ہمراہی خدمت مبارک کا اتفاق ہوا چنانچہ
اثناء سفر مین قریب مکہ معظمہ بمقام بحرہ وصال مبارک ہوا اور ارآمگاہ حضرت

مکہ معظمہ قریب قبہ شریف ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا
جب بعد ادائی حج بہمراہی خدمت صاحبزادگان حضرت قبلہ وکعبہ کے سعادت
حضوری مدینہ طیبہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ سے سعادت اندوز ہوا اور
حضوری روضہ منورہ کی یہی معروضہ رہا کہ یہہ ادنی امتی آپکا گنہگار اس امر کا امیدوار
ہے کہ کچھہ فضایل مبارک اس بلدۂ طیبہ کی عرض کرے اور سعادت دارین
سے فیضیاب ہووے مگر فکر یہی رہی کہ علماء کرام سب طرح کے احوال اس بلدۂ
طیبہ کے لکھے ہین تو کیا نیا امر لکھے جو ناظرین کو اس طرف توجہ ہو حافظ شیرازی
علیہ الرحمہ فرمائے ہین ؎ نہ من بران گل عارض غزل سرایم وبس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند ؛ بعد تھوڑے ہی ایام کے تائید اور
عنایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ بات ذہن مین آئی کہ حجاج
اور زائرین نقشہ کعبۃ اللہ اور روضۂ منورہ ہمراہ اپنے لیجاتے ہین مگر محض دیکھنے
سے ناظرین کو تسلی تام نہین ہوتی ہے چاہیئے کہ حلیہ روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا
لکھا جاوے کہ ناظرین کو تصور تام روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا حاصل ہووے
اور طریقہ اداے نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ اور اداے تقریبات سالانہ
اور بیان احوال بلدۂ طیبہ بقدر امکان بشرح وبسط لکھا جاوے
تا غیر زائرین بتصور حلیۂ روضہ منورہ زیارت معنویہ اور زائرین بتجدد تصور
روضہ منورہ زیارت مجددہ حاصل کرین کہ بعضے مشایخین در باب آداب
درود شریف فرمائے ہین کہ بوقت پڑہنے درود شریف کے خیال اور تصور
روضۂ منورہ کا رہے کہ ایسا درود شریف پڑہنا افضل ہے اور مقبول زیادہ ہے

کہ اسکو حضوری معنوی خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے
حاصل ہے - مگر بعد یہہ خیال آیا کہ جب تحریر علیۂ شریفہ روضہ منورہ اور
مسجد نبوی کا ارادہ ہوا تو ضرور ہے کہ مسجد شریف اور روضۂ منورہ کو بغور دیکھنا
اور یہ خلاف آداب حضوری بارگاہ عالی نبوی ہے اسواسطے کہ حاضرین کو چاہیئے
کہ بوقت حضوری نظر اپنی نیچے رکھین پھر دل نے کہا کہ ہرچند ہم سے ادا
اس بارگاہ عالی کا کہان ادا ہوسکے اور اس بارگاہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین
سے رحمت ہم سب گنہگارون پر عام فرماتا ہے اور مقصود تیرا محض خدمتگذاری
اور نفع خلایق ہے اگر تیرا ارادہ اس بارگاہ عالی مین منظور اور مقبول ہے تو خود بخود
سامان اسکے مہیا ہون گے ورنہ تو کیا چیز ہے کہ تجھسے ایسی خدمتگذاری ہوسکے
اسی اثنا مین حاضرین مدینہ طیبہ ایک صاحب نسبت مین سے اسکا تذکرہ آیا
اونہون نے اس امر کو نہایت پسند کیے اور سامان اس کا بہی کتب وغیرہ بہم
پہونچائے بس اسوقت یہہ جانا گیا کہ منظور بارگاہ نبوی یہہ خدمتگذاری تیری ہوی
جبہی جس سامان کی احتیاج ہوتی از غیب بہم پہونچتا یہانتک کہ تائید اور اعانت
جناب سید شاہ غلام محمد صاحب قادری صاحبزادۂ اکبر وجناب سید شاہ محمد حماد
قادری صاحبزادۂ اصغر پیر ومرشد قبلہ وکعبہ قدس سرہ العزیز کی بہی تحریر کتاب
مین شامل حال اس غلام کمترین زہے حقتعالی سب صاحبزادون کو ترقیات
مقامات عرفان اور حصول مقاصد دارین عنایت فرمائے اور عمر واقبال
مین ترقی دیوے اور اس کتاب کو مقبول بارگاہ نبوی اور محرر اوراق کو
سعادت کونین اور مقاصد دارین حاصل کرے اور اہل وعیال کو باقیات

صالحات سے گردانے آمین - الحمد للہ یہہ کتاب بدت قریب دو ماہ ختم ہوئی
جبکہ احوال مبارک بلدۂ طیبہ اور روضۂ منورہ کا ختم ہوا خیال یہہ آیا کہ اگرچہ
معجزات نبویہ از بدو ظہور ذات مصطفویہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم تا ایندم
بیحد و بشمار ظہور پاے مگر زمانۂ قریب مین جو معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ظہور مین آئے ہین اور اپنی ذات پر بھی جو مراحم اور عنایات رحمۃ
للعالمین بوقت حضوری حرمین شریفین شامل حال رہی تحریر کیے جاوین تا ناظرین
کو نفع تام حاصل ہووے اسکے ایک فصل علیحدہ لکھی گئی اور احوال مکۂ معظمہ جو
مبعث اور مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور احوال مبارک
روضۂ شریفہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جو فرزند دلبند آن سرور عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ہین عرض کرنے مین آیا اور خدمت گذاری حرمین
شریفین زادہما اللہ تعالی شرفاً و تعظیماً کی قرن آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے آجتک متعلق صحابہاے کرام علیہم الرحمۃ و الرضوان بعد انکے
سلاطین اہل اسلام سے رہے خاتمۂ کتاب مین فن سیر اور تواریخ خلفا اور سلاطین
اہل اسلام بھی مذکور ہے نام اس کتاب کا بامید فلاح اہی اور ناظرین کی
فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین رکھا گیا - حال مدینۂ منورہ کا
روبرو روضۂ منورہ کے اور حال مکۂ معظمہ کا روبرو کعبۃ اللہ کے لکھا گیا
واسطے تالیف اس کتاب کے کتب خانہ ہاے حرمین شریفین مین حاضر رہکر
کتب احوال حرمین شریفین مطالعہ کیے گئے اور کتب مفصلہ سے مضمون اس
کتاب کا ماخوذ ہے - مناہج الکرم فی اخبار البیت و ولادۃ الحرم -

مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام - جواہر الثمینہ فی اخبار المدینہ - العقد الثمین
فی فضائل البلد الامین - مثیر العزام الی حج بیت اللہ الحرام - مثیر شوق الانام الی
حج بیت اللہ الحرام - انس جلیل فی تاریخ القدس وابراہیم الخلیل - اعلام
العلما والعلام فی بناء مسجد الحرام - فوایح المسکیہ فی سوانح المکیہ - التعریف
فی تاریخ مدینہ - جذب القلوب - خلاصۂ شیخ سمہودی در تاریخ مدینہ
جوہر المنظم فی زیارت رسول المکرم - تاریخ مدینہ للشیخ اسماعیل نقشبی رح
رسالہ زیارۃ حرمین الشریفین وقدس کنز المطالب - در المنضود فی الصلوٰۃ علی
صاحب المقام المحمود - جوہر الشفاف فی فضائل الاشراف - زبدۃ الاعمال
اور تواریخ مین سے جو کتب کا مضمون درج خاتمہ ہے فن سیر مین سے
یہہ ہے فیض المنان بذکر آل عثمان - تاریخ کامل نزہۃ الناظرین - سلسلہ
نبویہ - خلاصۂ تاریخ بادشاہان اہل اسلام - خلاصۂ تاریخ بادشاہان
ملک ایران - کواکب دُرّیہ سُلالہ دولت عثمانیہ - سوائے اسکے احوال حرمین
شریفین اور احوال مین سلاطین کے اپنی تحقیق اور دریافت سے جو مضامین
درج ہین وہ علٰحدہ ہین - ترتیب اس کتاب کی دو باب اور ایک خاتمہ پر ہے
باب اوّل بیان مین مکہ معظمہ کے مشتمل تین فصل پر - فصل اول بیان مین بناء
کعبہ کے فصل دوم بیان فضایل کعبہ مین فصل سوم بیان تولیت کعبہ و تذکیر
حرم مکہ وغیرہ مین **باب دوم** مشتمل ہے گیارہ فصل پر فصل اول بیان مین
فضایل مدینہ طیبہ کے - فصل دوم حلیہ مین جالی شریف اور روضہ منورہ کے
فصل سوم بیان مین حلیہ شریف مسجد نبوی کے - فصل چہارم بیان مین خادمین

روضہ منورہ کی اور مسجد شریف کے ۔ فصل پنجم کیفیت مین اداے نماز پنجگانہ اور
جمعہ وغیرہ کے ۔ فصل ششم بیان مین روضہ منورہ اور مسجد شریف کے روشنی
کے ۔ فصل ہفتم بیان مین اداے تقریبات سالانہ متعلق روضہ نبویہ اور مسجد
شریف کے ۔ فصل ہشتم بیان مین احوال بلدہ طیبہ کے ۔ فصل نہم بیان مصارف
حرمین شریفین مین جو سلاطین کے جانب سے ہے ۔ فصل دہم بیان معجزات
عالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ۔ فصل یازدہم بیان مین احوال
روضہ طیبہ محبوبیہ غوثیہ کے **خاتمہ** فن سیر اور تواریخ مین ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم ولا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
واجعل عواقب امورنا بالخیر یا مجیب الدعوات برحمتک
یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا و
مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین خصوصاً علی ولدہ
الشریف محی الدین غوث الاعظم وبارک وسلم ۔

فصل اول بناء خانہ کعبہ کے بیان مین

فصل اول بناء خانہ کعبہ کے بیان مین

قال اللہ تعالی ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدا للعالمین
ترجمہ تحقیق کہ پہلا گھر جو بنا کیا گیا واسطے آدمیون کے ہر آئینہ وہ مکہ مین ہے
بابرکت اور ہدایت ہے واسطے عالم کے علامہ مرشدی جو براعت استہلال
کتاب لکھا ہے اسمین قصہ بناء کعبہ یہ ذکر کیا ہے کہ جسوقت اوترنا آدم علیہ
السلام کا زمین پر ہوا حق تعالی سے عرض کئے کہ کیا حال ہوا کہ اب تسبیح فرشتون
کی سماعت مین نہین آتی ۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ بباعث گناہ تمہارے اے آدم

لیہہ امر ہوا لیکن تم ایک زمین پر جاؤ اور میرے واسطے ایک گھر بناؤ اور اس کا
طواف کرو جیسا کہ فرشتے اطراف عرش کے طواف کرتے ہین۔ آدم علیہ السلام
زمین مکہ معظمہ مین گئے اور موافق اشارے پر جبرئیل زمین پر خانہ کعبہ بنا گئے اور
اطراف اسکے طواف کئے فرشتے بنیان کعبہ مین ایک ایک پتھر لاکر کہے کہ اسکو
تیس شخص مثل آدم اوٹھا دین اور بنیاد کعبہ تہ زمین سے نکالی پھر وہ کعبہ بوقت
طوفان نوح مندرس ہوا۔ اور دوسری روایت تاریخ کامل مین یہہ ہے کہ واسطے
طواف آدم علیہ السلام کے بیت اللہ یاقوت سرخ کا فرشتون نے رکھا
اور قبل طوفان نوح کے آسمان پر مرفوع ہوا اور نیچے عرش کے رکھا گیا
الحاصل بنا بر ہر دو روایت بعد طوفان نوح کے ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد
الٰہی ہوا کہ موافق حدود بنا آدم کے تجدید بنا رخانہ کعبہ کرین جب کہ سیدنا
ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام تجدید بنا رخانہ کعبہ شروع کئے اور نوبت تعمیر
کی حجر اسود تک پہونچی۔ جبرئیل علیہ السلام ایک پتھر جنت سے لاکر مقام حجر اسود پر
نصب کئے اور یہ وہ حجر اسود ہے اسوقت وہ نورانی تھا کفار اور مشرکین کے
ہاتھہ مس کرنے سے اسمین سیاہی پیدا ہوئی۔ بنا رخانہ کعبہ پانچ پہاڑ سے ہوئی ایک
طور سینا دوسرا طور زیتا تیسرا لبنان چوتھا کوہ جودی پانچوان ابوقبیس جسوقت
کہ بنا کعبہ بلند ہوئی سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر لاکر اسپر کھڑے ہوکر بناکئے
پھر جسقدر چاہتے اوسقدر وہ پتھر بلند ہوتا وہی مقام ابراہیم ہے کہ نقش پاے حضرت
ابراہیم اس پر منقش ہے اور اسکے خلف مین نماز ادا کرنیکا حکم ہے اور یہہ ہی مقام
استجابت دعا ہے فی الحال اسپر یکقبہ جو بنا ہوا ہے اور وقت زیارت کہلتا ہے

ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ قبل آدمؑ بھی
فرشتے حسب امر الٰہی بنا کعبہ کئے تھے۔ علامہ فاسی لکھتے ہین کہ کعبہ دس بار بنا ہے
ایک بنا کعبہ قبل آدمؑ ملائکہ کئے۔ بعد اسکے آدم علیہ السلام۔ بعد اسکے انکی اولاد
مین سے کئی نام مذکور ہین۔ بعد اسکے ابراہیم علیہ السلام۔ بعد اسکے قوم عمالقہ
بعد اس کے قوم جرہم بعد اسکے قصی بن کلاب جو جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ہین بعد اسکے قریش بعد اسکے عبداللہ بن زبیر بعد انکے حجاج اور
تواریخ سے ثابت ہے کہ سنہ ۹۶۹ نوسو اونہتر ہجری مین سقف کعبۃ اللہ بوسیدہ
ہوا تھا سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی نے بعد اخذ فتاوی علماء کے تعمیر
بیت اللہ کی گئی یہ بارہوان بار ہے بعد اسکے سنہ ۱۰۳۹ یکہزار انچالیس ہجری مین
ماہ شعبان روز چہارشنبہ بارش ہوکر سیل آئی اور بعض دیوار خانہ کعبہ اس
سیل سے ساقط ہوئی سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان رومی نے بعد اخذ
فتاوی علماء کے دیوارین اور سقف مبارک کعبۂ شریف علیحدہ کرکے از سر نو
کعبۃ اللہ کو بنا کیا۔ کہتے ہین کہ جب بنا کعبہ شروع ہوئی سب علماء اور مشائخین
مکہ معظمہ بنا کعبہ شریف مین شریک رہے اور اطراف کعبہ بڑی بڑی ستون
زمین مین نصب کئے اور اطراف ستون کے کپڑا لپیٹ دیے تاکہ کشف
کعبۃ اللہ نظر عوام مین نہووے اور باہر سے ہوا کرے ہوا کرے۔ پس یہہ بنا
کعبہ بارہوین بار ہے پھر سلطان محمد خان بن سلطان ابراہیم خان بن سلطان
احمد خان کے وقت مین سنہ ۱۰۶۳ ایکہزار ترسٹھ ماہ شعبان مین بارش ہوئی اور سیل
داخل حرم کعبہ ہوئی معمارین اور مہندسین نے کہے کہ ایک چوب سقف کعبہ منکسر ہوئی

ایکقیراط کم اور دورہ مطاف تراتالیس اور آدہا گز ہے اور عرض مطاف
اس دیوار حطیم سے کہ مقابل میزاب کعبہ ہے مقام حنفی تک بائیس گز اور
جہت مستجار یعنے پشت کعبہ سے آخر تک تیس گز ہے اور جہت رکن یمانی سے
آخر مطاف تک اٹھائیس گز ہے زبدۃ الاعمال مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
جبکہ کعبہ کو بنا کئے رفعت کعبہ شریف کی نو ہاتھ اور طول اسکا تیس ہاتھ اور
بلا سقف تیار کئے اور دروازہ کعبۃ اللہ زمین سے ملصق رکھے حاضرین بے تکلف
کعبہ مین حاضر ہوتے من بعد قصی بن کلاب جد اعلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسوقت بنائے کعبہ کئے سقف کعبہ شریف بھی تیار کئے پھر جب کہ قریش بنا کئے
رفعت کعبہ مین نو ہاتھ زیادتی کئے اور بسبب کافی نہونے مال پاک کے طول
کعبہ مین جانب حطیم کم کئے کہ تفصیل اسکی اوپر گذری اور دروازہ کعبۃ اللہ کا
زمین سے بلند کئے تاکہ ہر شخص نہ جاسکے بلکہ وہ جسکو چاہین داخل کرین۔ من بعد
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے وقت رفعت کعبہ مین نو ہاتھ زیادتی ہوئی پس
رفعت کعبہ ان کے وقت مین ستائیس ہاتھ ہوئی حجاج نے بحکم عبد الملک
بن مروان رفعت کعبہ مین کچھہ دست اندازی نہین کیا بلکہ اور امور مین تغیر کیا کہ
آگے مذکور ہوا اور عبد اللہ بن زبیر کے وقت مین کعبۃ اللہ کا پردہ جل گیا
اس سے حجر اسود سہ پارہ ہوا جسے حجر اسود کا چاندی مین باندہنے کا طریقہ
جاری ہوا اور کتاب زبدۃ الاعمال مین ارزمی سے روایت ہے کہ طول سنگ
مقام ابراہیم ایک ہاتھہ ہے کہ دونو قدم حضرت کے اسپر تھے اور نشان سات
انگشت حضرت کا اسپر نمایان ہے اور عرض مین نقرہ نصب ہے اور یہ نقرہ بوقت

مہدی خلیفہ عباسی نصب ہوا۔ محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اب حجاج لوگ
بصرف زر کثیر باجازت شیبی کلید بردار اس نشان قدم مین آب زمزم ڈالکر
نوش کرتے ہین بطریق تبرک کے۔ انس جلیل مین پیمایش مسجد الحرام اسطرح
مذکور ہے کہ طول اسکا دیوار حد شرقی سے حد غربی تک چار سو ہاتھ ہے اور عرض
اسکا حد دیوار شامی سے حد یمانی تک تین سو چار ہاتھ ہے اور زیادتی دارندوہ
کی کہ اب وہ باب الزیاد مشہور ہے گوشہ مسجد الحرام مین واقع ہے طول اسکا
یا وکم چوبیس ذراع معماری ہے اور عرض ستر اور آدہہ ذراع ہے اور پیمایش
زیادتی باب ابراہیم کہ وہ بہی ایک گوشۂ مسجد الحرام مین واقع ہے طول
اسکا اوسنٹھ ہاتھ اور عرض باون ہاتھ ہے پیمایش حطیم بذراع معماری
یہہ ہے کہ عرض اندرون حطیم ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پندرہ ذراع
اور عرض دیوار حطیم دو ذراع اور ربع ذراع ہے اور وسعت شگاف شرقی
اور غربی حطیم کی پانچ ذراع اور فاصلہ فیمابین دونو شگاف کے سترہ ذراع اور
دو قیراط ہے ارتفاع داخل دیوار شگاف شرقیہ دو ذراع یکقیراط اور ارتفاع
خارج دیوار مذکور دو ذراع اور دو قیراط ارتفاع میانہ دیوار حطیم داخل دو ذراع
یک ثلث کم اور خارج اسکے دو ذراع دو قیراط کم ارتفاع دیوار خارج حطیم دو ذراع
اور ثمن ذراع ہے اور صاحب کتاب اعلام علما بالاعلام ابن جماعہ سے روایت
کرتے ہین وہ اپنی کتاب ہدایۃ المناسک مین لکہتے ہین کہ پیمایش کل مسجد الحرام
کی چہہ فدان اور نصف و ربع فدان ہے اور فدان دس ہزار گز معماری
ہوتا ہے اور ذراع معماری قریب تین بالش ہے پس پیمایش کل مسجد الحرام کی

بھی لکھدیے ہین پس اس سے یہہ تاریخ بنا کعبہ حاصل ہوئی بنا کعبہ
جو قریش کے ہاتھہ سے ہوا وہ سن پچیس مولانبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ہوا تھا یعنے حضرت کی عمر شریف اسوقت پچیس برس کی تھی اور سبب بنا
کعبہ کا قریش سے ہوا کہ قریش نے ارتفاع خانہ کعبہ کم سمجھہ کر بعد ہدم از سر نو اول سے
مرتفع کئے مگر بباعث تنگدستی کے بقدر سات ہاتھہ کے بنا رابر ہیمی سے واگذاشت
کئے کہ وہ حطیم ہے اور حطیم کا طول اگرچہ سات ہاتھہ سے زاید ہے مگر جو کہ زیادہ سات
ہاتھہ سے ہے وہ خانہ کعبہ مین سے نہین ہے من بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی
نے ۶۴ھ چوسٹ ہجری مین حطیم کو داخل کعبہ کر کر بنا خانہ کعبہ کئے بعد ازان
حجاج نے ۷۳ھ چوہتر ہجری مین مثل اول موافق بنا قریش کے بنا کیا اور
سات ہاتھہ حطیم چھوڑ دیا اور اس جلیل مین حال وسعت مسجد الحرام کی یہ لکھا ہے
کہ پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے امکنہ قریش جو اطراف کعبۃ اللہ کے تھے ۱۷ھ
ہجری مین خرید کر کے داخل مسجد الحرام فرمائے اسیطور پر سیدنا عثمانؓ نے
۲۶ھ ہجری مین زیادہ کئے ایسا ہی سیدنا عبداللہ بن زبیر نے زیادہ کئے
وہی تاریخ مین جو بنا کعبہ کئے کہ اوپر مذکور ہے اور زیادتی مسجد انکی جانب
شرقی مین اور رکن یمانی اور شامی کیطرف ہوئی پھر منصور خلیفہ عباسی نے
جانب شمالی اور غربی کعبۃ اللہ مین مسجد الحرام زیادہ کر کے تعمیر مسجد الحرام
کیا ابتدا تعمیر مسجد الحرام ۱۳۷ھ یکسو سینتیس اور انتہا ایک سو چالیس مین ہوئی
بعد اسکے مہدی خلیفہ عباسی نے دوبار زیادتی مسجد کیا اول بار ۱۶۱ھ ہجری
اور مرتبہ ثانی ایک سو سینسٹھ اور قبل اسکے کعبۃ اللہ یکجانب مسجد مین واقع

تہا خلیفہ موصوف نے اطراف سے زمین خرید کر کے کعبہ کو درمیان مسجد الحرام مین کیا
من بعد سلاطین مصر اور روم نے زیادتی اور تعمیر مسجد الحرام کی کہ اسکا
ذکر اوپر گذرا۔ ارتفاع کعبۃ اللہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نو ہاتھ تھا اور قریش اور نو ہاتھ زیادہ کئے اور عبد اللہ بن زبیر بھی نو ہاتھ
ارتفاع مین زیادہ کئے پس اسوقت رفعت کعبۃ اللہ ستائیس ہاتھ ہوا کذا
فی شیر شوق الانام اور انس جلیل مین لکہا ہے کہ ارتفاع دیوار شرقی کعبۃ اللہ
زمین مطاف تک ذراع معماری مروجہ اس بلدہ سے تینتیس ۳۳ گز ہے ایسا ہی
تینون دیوارین مگر دیوار شامی دیوار شرقی سے پاؤ گز کم ہے اور دیوار غربی
دیوار شرقی سے بہی پاؤ گز کم ہے اور دیوار شرقی اور یمانی برابر ہے اور کتاب
اعلام علماء العلام مین لکہا ہے کہ کعبۃ اللہ کو بذراع مصری پیمایش کیا طول
اسکا حجر اسود سے آخر رکن شامی تک اکیس ذراع ہے اور رکن شامی سے
رکن عراقی تک سترہ ذراع ہے اور رباب کعبۃ اللہ زمین سے تین ذراع اور دو
ثلث ذراع مرتفع ہے اور ارتفاع رکن یمانی زمین سے دو ذراع اور دو ثلث
ذراع ہے۔ ف محرر اوراق بعضے کتب تاریخ مین دیکہا کہ وجہ تسمیہ رکن یمانی یہ ہے
کہ کسی وقت مین یہ رکن کوہ یمن کا کاریگر بنایا جسسے نام اسکا رکن یمانی مقرر ہوا انتہی
اور اندرون کعبہ تین ستونہا سے چوبی ہین اور فاصلہ فیمابین ہر ہر ستون چار چار گز کا ہے
اور سیدہی جانب اندرون کعبہ ایک چہوٹا دروازہ ہے کہ اسمین سے سقف کعبۃ
شریف پر جاتے ہین اور زینہ اس کے چوبی ہین اور سقف کعبۃ اللہ کل
سنگ مرمر کا ہے۔ عرض مطاف کا کعبۃ اللہ سے مقام ابراہیم تک اکیس ذراع

ہے اسواسطے سقف کھول کر نئی لکڑی دی گئی یہہ ترمیم تیرہوین بار ہوئی ابہی
تک وہ عمارت باقی ہے زاد ہا اللہ شرفاً و مہابتہ و اجلالاً و تعظیماً لیکن
کیفیت بنا مسجد الحرام یہہ مسموع ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین مسجد بقدر مطاف تہی و اللہ اعلم پس خلافت سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ سے زیادتی مسجد الحرام شروع ہوئی تا آنکہ باقی خلفاء راشدین اور بنی
امیہ اور خلفاء عباسیہ اپنے اپنے وقت مین مسجد الحرام مین وسعت کرتے
گئے چنانچہ سنہ ۳۰۶ مین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی نے باب ابراہیم بنا کیا اور
اس جانب مین زمین اضافہ کیا اور منارے اذان کے بنائی خلفاے عباسیہ
کے ہین بعد اسکے سلاطین مصر اور سلاطین روم تعمیر مسجد الحرام کرتے چلے
آئے یہانتک کہ سنہ ۹۰۹ نو سو نیاسی ہجری مین واسطے تعمیر مسجد الحرام کے
سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی کو اطلاع دیے اونہون نے سنان
باشا خدیو مصر کو واسطے تعمیر مسجد الحرام کے حکم دیے خدیو مصر اپنی جانب سے
احمد بیگ باشا کو کہ وہ کار عمارت مین ید طولیٰ رکہتے تہے اور امانت و دیانت
کے ساتھ متصف تہے اور آخر ذیحجہ سنہ ۹۰۹ نو سو نیاسی مین تعمیر مسجد الحرام بعد
انہدام از سر نو شروع کئے اور پہلے اسکے سقف مسجد بطور قبہ اور رواق تہا
تہا اونہون نے سقف مسجد الحرام بطور قبہ اور رواق کے بنائے اور سنہ ۹۸۱
نو سو اکیاسی ہجری مین سبیل یعنے آبدار خانہ مقام عمرہ مین جو تنعیم ہے جاری
کئے اس اثنا مین سنہ ۹۸۲ ہجری مین انتقال سلطان سلیمان خان موصوف کا ہوا
اور بعد انتقال اونکے سلطان مراد خان بن سلطان سلیمان خان تخت نشین ہوے

اور انہین احمد بیگ باشا کے ہاتھہ سے اواخر ۹۸۴ھ نو سو چراسی مین اتمام
عمارت مسجد بیت الحرام ہوا اور وہ ہی بنا ابہی تک باقی ہے ادام اللہ برکاتہ
الی یوم القیام اور زبانی مرزا احمد بیگ باشاہ کی تاریخ مین نقل کئے ہین کہ صرف
عمارت مسجد الحرام مین خزانہ سلطنت روم سے ایک لک دس ہزار دینار طلائے
سرخ خرچ ہوے اور اسکے سوا ستون ہاے مرمر اور احجار قدیم تھے اور آلات
معماری اور ہلالہاے طلع طلائی واسطے قبہ ہاے مسجد کے اور حدید اور خشت
یعنے چوبینہ مصر سے گذرانے گیا بعد اسکے سلطان محمد بن سلطان مراد خان
روشہاے سنگی صحن مسجد الحرام مین بنا کئے اور مطاف مین فرش سنگ مرمر
کئے یہ دونو امر ۱۰۲۵ھ یکہزار پچیس مین واقع ہوئی پہر سلطان مراد خان
بن سلطان احمد خان برادر عثمان خان رومی نے ۱۰۴۸ھ یکہزار ستائیس مین
مقام حنفی مین فرش مرمر بچہایا ۔

محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ ۱۳۰۳ھ تیرا سو تین ہجری مین جو واسطے
حج کے حضوری کا اتفاق ہوا مسموع ہوا کہ سلطان عبد الحمید خان بن سلطان
محمد خان سلطان حال نے سنگ مرمر عمدہ واسطے تبدیل فرش مطاف کے
مکہ معظمہ مین بہیجا ہے یہہ فرش اول سے عمدہ ہے مگر ہنوز تبدیل زیر تجویز ہے عمل
مین نہین آئی ۔ انس جلیل فی تاریخ المقدس والخلیل سے مستفاد ہے کہ بناء
خانہ کعبہ جو ابراہیم نے کئے اسکو آجتک جو ۱۳۰۳ھ ہجری ہے چہار ہزار
چہیانوے سال ہوے ۔ اسواسطے کہ صاحب کتاب انس جلیل نے تاریخ بناء
کعبہ تا تاریخ تصنیف کتاب تک درج کئے ہین اور تاریخ تصنیف کتاب موصوف

سینتھ ہزار پانسو گز ہے۔ امام عبدالقادر طبرسی روایت کرتے ہین کہ مین
بچانبش مسجد الحرام کیا وسط دیوار غربی سے وسط دیوار شرقی تک کہ وہ نزدیک
باب جنائز کے ہے اور مین اپنے تین گذار انفس حطیم مین سے متصل دیوار خانۂ
کعبہ کے بیس درمیان دیوار شرقی اور دیوار غربی مسجد الحرام کے ذراع معماری جدید سے
تین سو چھپن گز اور شش گز ہے اور یہہ طول مسجد موصوف ہے اور عرض اسکا دیوار
قدیم سے کہ اسمین سے زیادتی دارندوہ ہے وسط جدار یمانی تک میان باب صفا
اور جیاد کہ قریب کعبۃ اللہ اور مقام ابراہیم سے اپنے تین گذار اور دو سو چھپن ۲۵۶ گز ہے۔ اور طول زیادتی دارندوہ کا دیوار مسجد کبیر سے دیوار مقابل تک اسکے
نزدیک منارے کے چوہتر گز پاو گز کم اور عرض زیادتی دارندوہ کا وسط
دیوار شرقی سے کہ مدرسہ سلیمانیہ ہے وسط دیوار غربی تک بہتر گز اور
نصف گز ہے اور پچانبش زیادتی باب ابراہیم کی طولاً باب موصوف سے
ستونہاے مسجد تک سدس کم ستاون گز ہے اور عرض مین ربع کم پانچ گز
ہے اور صفت مسجد الحرام کی جواب موجود ہے چار رواق مین ایک قبہ
واقع ہے مگر زیادتی باب ابراہیم اور زیادتی دارندوہ جو فی الحال
باب الزیاد کے ساتھ ملا ہوا ہے اسمین چار رواق اطراف قبہ کے نہین۔
ستون سنگ مرمر مسجد الحرام مین تین سو گیارہ ہین اور ستونہاے سنگ
شمسی دو سو چالیس ہین اور ستونہاے نحاس اصفر اطراف مطاف ۳۲ تیس
ہین اور درمیان دو ستون کے طوق حدید ہے کہ اسمین قنادیل زجاجی آویختہ
ہین اور قبہاے مسجد الحرام دو سو پچاس ہین اور شرافات یعنی دریچہاے

مسجد الحرام یکہزار تین سو اسی ہے اور دروازہ باعتبار اسماء اور نامونکے
انیس ہین کہ اسکے انچالیس طاق ہین اور ہر طاق مین دو پٹ ہین اور پٹ مین
چھوٹے دریچہ ہین شب مین دونو پاٹ بند ہوجاتے ہین اور دریچہ باب
ہر چند کہ بظاہر بند معلوم ہوتے ہین مگر کوئی شخص اگر بارادۂ دخول مسجد الحرام
باہر سے اندر کیطرف دھکیلے کھلجاتا ہے اور جبکہ اندر داخل ہوجاوے تو خود
بخود بند ہوتا ہے دروازہ مسجد الحرام جو انیس ہین کہ اونتالیس طاق پر کھلتے
ہین اول باب السلام کہ معروف بہ باب بنی شیبہ ہے اسمین تین طاق ہین
دوسرا باب جنایز معروف ہے سات باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اسمین دو طاق ہین۔ تیسرا باب عباس ہے وہ بہی معروف ساتھ باب جنائز
کے ہے اسمین تین طاق ہے چہارم باب مشہور ہے ساتھ باب علی اور باب
بنی ہاشم کے اسمین تین طاق ہے۔ پانچوان باب بازان ہے اسمین دو طاق
ہے۔ چھٹا باب بغلہ ہے اسمین دو طاق ہے۔ ساتوان باب الصفا ہے کہ
مشہور ہے باب بنی مخزوم سے اسمین پانچ طاق ہین۔ آٹھوان باب الجیاد صغیر ہے
اسمین دو طاق ہین۔ نوان باب المجاہدہ ہے کہ اسکو باب الرحمۃ کہتے ہین اسکے
دو طاق ہین۔ دسوان باب مدرسۃ الشریف عجلان ہے اسکے دو طاق ہین۔
گیارہوان باب ام ہانی اسکے دو طاق ہین۔ بارہوان باب الحزورہ اسکے دو طاق
ہین۔ تیرہوان باب ابراہیم ہے کہ اسکا ایک بڑا طاق ہے۔ چودہوان باب عمرہ
اور سابق مین اسکو باب بنی سہم کہتے تہے اسکو ایک طاق ہے۔ پندرہ باب السدہ
اور سابق مین اسکو باب عمر بن العاص کہتے تھے ایک طاق ہے سولہوان باب

العجلہ ہے کہ وہ مشہور باب بسطیہ سے ہے اسکو ایک طاق ہے۔ ستر ہوان باب قطبی یکطاق ہے۔ اٹھارہوان باب الزیادہ اسکے تین طاق ہین۔ انیسوان باب الدریبی ایک طاق ہے۔ اور منارہ ہاے مسجد الحرام جو اذان کے واسطے ہین سات ہین۔ اول منارہ باب السلام دوم منارہ باب عمرہ سوم منارہ باب علی رضی اللہ عنہ چہارم منارہ خردرہ پنجم منارہ باب الزیادہ ششم منارہ قایتبائے۔ ہفتم منارہ سلطان سلیمان خان اور کتاب اعلام العلماء العلام وغیرہ مین مذکور ہے کہ بنا کعبۃ اللہ ابراہیم اور اسمٰعیل علی نبینا وعلیہما السلام نے شروع فرمائے۔ علامہ فارسی لکھے ہین کہ دروازہ کعبہ اول انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام نے تیار کئے تولیت کعبہ بعد ابراہیم اسماعیل علیہما السلام کو رہے اور بعدان کے نابت فرزند اسمٰعیل کو رہے اور فاکہی اپنے سند سے روایت کرتی ہین کہ نابت کے زمانہ سے طریقہ بت پرستی کا شروع ہوا بعد انکی تولیت کعبہ ایسا ہی ایک کے بعد ایک کو چلی آئی تا آنکہ متولی کعبہ اداب اسکے نہ بجالانے کے باعث عربون مین اختلاف پیدا ہوا اور حفاظت کعبۃ اللہ قصی جد اعلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور قصی نے اپنے فرزند عبد دار کو حفاظت کعبہ اور مفتاح اسکے سپرد کئے بعد اسکے عبد دار حفاظت کعبہ اپنے فرزند عثمان کو دی یہانتک کہ نوبت حفاظت کعبہ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد اللہ بن عبد العزی بن عبد دار بن قصی کو پہونچی اور وہ اولاد نہین رکھتے تہے اس سبب بعد انکے شیبہ بن عثمان جو انکے بنی عم تہے انکو حفاظت کعبہ اور مفتاح تفویض ہوے پہر اونکی اولاد مین رہی یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تولیت کعبہ اور مفتاح اسکے

بنی شیبہ مین تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی اسکو بامر الٰہی انہین مین
بحال رکہے چنانچہ آجتک وہ کلید بنی شیبہ مین ہے - اور مولف اوراق کی دریافت
سے ایسا معلوم ہوا کہ اب طریقہ ایسا جاری ہے کہ جب کلید بردار انتقال کرتے
ہین کلید کعبہ معظمہ شریف مکہ کو کہ حاکم وقت ہے تفویض ہو جاتی ہے پہر شریف
موصوف بعد دریافت لیاقت اکبر اولاد بنی شیبہ کو تفویض فرماتے ہین اور بنی شیبہ کو
آجکی اصطلاح مین شیبی کہتے ہین اور آمدنی اور محاصل جو کہ اس خدمت سے متعلق
ہے دو حصہ نصف نصف کئے جاتے ہین یکحصہ کلید بردار کعبہ جو بنی شیبہ سے اکبر
ہے انکا حق ہوتا ہے اور نصف باقی کل اولاد بنی شیبہ مین علی السویہ تقسیم ہوتا ہے
اور اب محض کلید برداری کعبہ متعلق بنی شیبہ سے ہے اور حفاظت کعبہ وغیرہ
خدمت خوجون کی ساتھہ متعلق ہے جسکو وہان کی اصطلاح مین اغوات کہتے ہین
خوجونکی تعداد اور خدمات اور معاش کعبہ کے قریب قریب ہے خوجون سے مدینہ طیبہ
کے اسواسطے بنظر اختصار یہان اسکا ذکر نہین ہوا انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم مین مدینہ
طیبہ کے خوجونکا تفصیل ذکر ہوگا مگر مجملاً یہ ہے کہ کسی قدر تعداد مین اور معاش مین کعبۃ اللہ
کے خوجے مدینہ طیبہ کے خوجون سے کم ہین - کتب احوال حرمین شریفین سے یہ ثابت ہے
کہ اول اسمٰعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کو پردہ پہنائے بعد انکے ایسا ہی پردہ گذرانے
کی عادت جاری رہے یہانتک کہ زمانہ ربیعہ بن مغیرہ کا پہونچا اونہون نے اپنی قوم کو
کہے یکسال تم پردہ گذرانو اور ایک سال مین گذرانونگا یہانتک کہ زمانہ مبارک مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پردہ مبارک حمیریانیسے گذرانے جاتا تہا من بعد
سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جامہ قباطی کا پردہ گذرانتے اور سیدنا عمرؓ

ہر سال پردۂ نوخانۂ کعبہ کو پہناتے اور پردۂ قدیم حجاج کو تقسیم کرتے تھے اور سیدنا عمرؓ کے پاس دو ہلال طلائی ملک کسریٰ سے بعد فتح اسلام کے آئے تھے اسکو کعبۃ اللہ پر آویزان فرمائے۔ من بعد سیدنا عثمانؓ پردۂ کعبہ دیباج سے گذرانتے تھے اب حریر اسود سے بنا جاتا ہے اور اطراف اسکے کمربند بحروف خط ثلث کلابتونی ہوتے ہین اور باب کعبہ کا پردہ مغرق بحروف طلائی ہوتا ہے اور حریر اسود مین کلمہ طیب اور اسماء خلفاء اربعہ اور اللہ ربی بخط ثلث بنا جاتا ہے اور کمربند اور پردہ باب کعبہ مین آیات قرآنی متضمن فضایل کعبہ اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ لایلاف بنا جاتا ہے اور ہفتہ مین دو بار ایک بروز پنجشنبہ دوسرا بروز دوشنبہ بوقت عصر پردۂ باب کعبہ چھوڑے جاتا ہے اور باقی ایام مین بندہا ہوا رہتا ہے اور ہر سال مع محمل مصری پردۂ شریف آتا ہے اور بروز عید الضحیٰ تبدیل ہوتا ہے کمربند زرین اور پردہ باب کعبہ جو مغرق زرین ہے شریف حاکم مکہ کو ملتا ہے اور باقی پردہ وہ شیبی کو دیا جاتا ہے اور صرف اسکا دو لاکھ کئی ہزار درہم ہے کہ تفصیل اسکی تیسری فصل مین سند وقف سلطانی سے ظاہر ہوگی ان شاء اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ غلامون کو خرید فرما کر خدمت کعبہ مین تفویض کئے اور خلوق کہ ایک قسم کی خوشبوئی ہے اور دوسری خوشبوئیان اور عود دان ہر سال کعبۃ اللہ کے واسطے بھیجتے تھے اور عبد اللہ بن زبیرؓ اپنے وقت مین حجر اسود کو روپے سے باندھے اور پہلے کار طلائی باب کعبہ کو عبد الملک بن مروان نے کیا الحال باب کعبہ مغرق روپے سے ہے اور میزاب یعنے پرنالہ کعبۃ اللہ مغرق بطلا ہے کیفیت اذان اور صلوۃ حرم مکہ معظمہ بشابہ ہے اذان اور صلوۃ مدینہ طیبہ سے حال اسکا باب دوم مین احوال مدینہ طیبہ کے تفصیل معلوم ہوگا۔ ہر چند کہ فیما بین کچھ یکسانی ہے

مگر مختصر اختصار حذف کیا گیا۔ حرم مکہ معظمہ یعنی مسجد الحرام اور صحن اسکا مسجد نبوی
سے مضاعف سے زاید ہے مگر مدینہ طیبہ باعتبار آرایش اور زینت اور معمارت
کے بمدارج زاید ہے اور قنادیل اسمین ہمیشہ دو ہزار سے زاید روشن ہوتے ہین
اور تقریبات مین مثل رمضان شریف اور عیدین اور ایام حج کے اور شب جمعہ مین
اضافہ روشنی ہوتی ہے۔ حضرہ کہ بطور حوض کے روبروئے کعبہ سنگ بست بنا
کیا ہوا ہے عزرقی عبد السلام سے روایت ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پنجگانہ ادا فرمائے ہے بوقت فرض ہونے نماز
کے ابن جماعہ سے یہ بات منقول ہے کہ دوسرون سے منقول نہین۔ مسجد جبل عرفات
اور زینہ اسکے بنا کئے ہوے وزیر محمد بن علی المعروف بہ جواد اصفہانی کے ہین
فواتح سکیہ مین عروہ سے روایت ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا انکی
نعش کو باب کعبۃ اللہ کے روبرو رکھے اور جبرئیل علیہ السلام معہ ملائکہ نماز جنازہ
ادا کئے اور دفن مٹی مین مسجد خیف کے منارہ کے پاس ہوا۔ مولف کہتا ہے
کہ تا حال یہی عادت جاری ہے کہ جنازون کو روبرو کعبہ کے رکھکر نماز ادا کرتے ہین
اور قبر شریف حضرت آدم علیہ السلام کی مناہین مشہور اور ظاہر نہین جیسا کہ قبر
مبارک حضرۃ حوا کی جدہ مین معروف اور ظاہر ہے۔ کعبۃ اللہ کے اندر کا غسل
آخر ماہ ذی قعدہ مین ہوتا ہے اندرون کعبہ شریف مکہ اور حاکم ترک حاضر رہتے ہین
قریب عرصۂ دو گھڑی کے ہوتا رہتا ہے اور لوگ اس آب کو بطور تبرک لیتے ہین
اور اطراف کعبہ اژدہام خلق واسطے اخذ تبرک آب غسل کے رہتا ہے اور جن جاروبون
سے کہ زمین کعبہ دھوتے ہین وہ حاضرین کو بیچتے ہین مگر اژدحام اسپر ایسا ہوتا ہے کہ

ضعفاء کی قدرت نہین کہ اسکو حاصل کرین بلکہ جو اقویا ہین کہ عادے اسکے ہوتے ہین وہی لیتے ہین اور لوگ انکو کچھ نذر دے کر لیتے ہین اور غسل کل مسجد الحرام سال مین ایکبار ہوتا ہے۔

فصل دوسری فضایل کعبۃ اللہ کین

قولہ تعالی جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس والشہر الحرام و الھدی والقلاید تفسیر آیہ۔ حق تعالی فرماتا ہے کہ داما حق تعالی کعبہ کو مکان بزرگ واسطے قیام آدمیون کے اور شہر حرام کو اور قلاید کو ہرچند کعبۃ اللہ اور مکہ معظمہ کے فضایل قرآن شریف اور احادیث مین بہت سی صراحتاً اور کنایتاً مذکور ہین مگر فضایل عجیبہ اور فواید غریبہ کتب مین حرمین شریفین کے جو عند المطالعہ نظر سے گذرے اوسکو یہان حیز تحریر مین لاتا ہون۔

فضایل حجر اسود مین وارد ہے کہ حجر اسود دست خدا ہے مصافحہ کرتا ہے حق تعالی بوسیلہ حجر اسود کے جس سے کہ چاہتا ہے۔ جسوقت کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دئے کہی کہ اے حجر تو نہ نفع پہونچانے والا ہے نہ ضرر دینے والا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تجھکو بوسہ ندیتے مین بہی تجھکو بوسہ ندیتا اوسوقت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمائے کہ اے امیر المومنین حجر اسود نفع اور ضرر پہونچاتا ہے کیونکہ حق تعالی روز ازل مین عہد اور مواثیق بنی آدم سے لیا اور اوسکو قطعہ کاغذ مین ملفوف کرکے حجر اسود مین رکہا ہے بروز قیامت بوسہ لینے والون کے ایمان پر گواہی دیگا اور اس مقام مین دعا بہی مستجاب ہے۔

فضایل

فضیلت طواف مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص طواف کرے
ہر قدم پر اوسکے گناہ بخشے جاتے ہین اور بدلے اوسکے حسنات لکھے جاتے ہین
اور درجات بلند ہوتے ہین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بتخریج ترمذی وارد ہے
کہ جو شخص پچاس بار طواف کرے نکل آتا ہے گناہون سے اپنے جیسا کہ ابھی شکم ماں
سے باہر آیا شرح مین اس حدیث کی سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہین اس سے پچاس بار پھرنا اطراف کعبہ کے مراد ہے نہ پچاس طواف کہ ہر
طواف مین سات بار پھرنا ہے۔ اور محب طبری کہتے ہین کہ پچاس متصلاً ایک ہی وقت
مین بھی شرط نہین بلکہ صحیفہ اعمال مین جسکے پچاس طواف لکھا جاوے اگرچہ تمام عمر مین
ادا کرے اوسکے واسطے وہی فضیلت حاصل ہے۔ عقال سے روایت ہے کہ انس
بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک وقت مین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کے سات طواف کو وقت بارش مین گیا حضرت نے فرمایا کہ گناہان ماضی
تمہارے عفو ہوے از سر نو اپنے اعمال کا حساب رکھو اور ثواب طواف کا وقت
حرارت کے قاضی اپنے جامع مین لکھتے ہین کہ ہر قدم پر اوسکے ثواب ستر طواف
کا نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور ستر درجات اوسکے بلند ہوتے ہین اور ستر گناہ
نامہ اعمال سے اوسکے محو کئے جاتے ہین مگر ہر بار استلام حجر اسود مین کسی کو ایذا نہ دیوے
اور سوائے ذکر خدا کے کچھ کلام نکرے۔ اور سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ جو شخص اس طور کا طواف کرے اور سر برہنہ ہووے اور قدم
نزدیک رکھے اور کسی جانب التفات نکرے تو گویا اوسنے ستر غلام آزاد کیا کہ
قیمت ہر غلام کی دس ہزار درہم ہین اور شفاعت اوسکی ستر اہل بیت مین اوسکی

مقبول ہوگی ۔ کتاب مشیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام مین حضرت سیدنا عمرؓ
سے روایت ہی کہ حجاج کے واسطے طواف نفل افضل ہے نماز نفل سے لیکن علماؤن مین
اختلاف ہے کہ عمرہ افضل ہے یا طواف ۔ اسمین تین قول وارد ہین ۔ قول اول یہ ہے
کہ طواف افضل ہے عمرہ سے دوسرا قول عکس اسکا ہی ۔ تیسرا قول یہہ ہے کہ اگر وقت مین عمرہ
لانے کے طواف مین مصروف رہتا ہی بس اوسکے واسطے طواف افضل ہی ورنہ عمرہ
افضل ہے لیکن کثرت سے عمرہ لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے یا صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہین ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کل تین عمرہ فرمائے ہین اور چوتھے عمرہ مین اختلاف ہے اور کثرت طواف آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی ہے اور مذہب امام مالک رحمۃ اللہ
بھی یہی ہے ۔ طواف مین بغیر کلام خیر کے بات کرنا جایز نہین ہے اور طواف کرنے
والے کو لازم ہے کہ دل کو اپنے خضوع اور خشوع اور عذرخواہی مین مشغول رکھے
ابن وہب کہتے ہین کہ مین ایکروز حطیم مین زیر میزاب کعبہ بیٹھا تھا یکایک سنا کہ زیر پردہ کعبہ
سے یہہ آواز آتی ہے کہ طرف حق تعالی کے اور بہرطرف تیرے شکوہ کرتا ہون مین اے
جبرئیل کہ طواف کرنیوالے اطراف میرے جو خطرات اور تفکرات کرتے ہین ۔ ازرقی ابوبکر
سے زیادتی اس الفاظ سے روایت کرتے ہین کہ بجانب حق تعالی کے اور بجانب تیری
شکوہ کرتا ہون اے جبرئیل کہ طواف کرنے والے اطراف میرے جو گفتگو اور غفلت کرتی
ہین ۔ ابن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جان لیا کہ کعبہ جبرئیل علیہ السلام سے
شکایت کرتا ہے اور ابن جوزی سے بھی اسطور کے کلمات مروی ہین ۔ اور طاؤس
سے بھی یہی معاملہ درپیش ہوا ۔ اور علی بن موفق سے روایت ہی کہ وہ حال اپنا

یا غیر کا بیان کرتے ہین کہ وہ حطیم مین حالت خواب مین سنے کہ کعبۃ اللہ کہتا ہے اگر
طواف کرنے والے اطراف میرے گناہون سے باز نہ آوین ایک آواز کرونگا
پھر پلٹ جاونگا اوس جاے کہ جہان سے آیا تھا۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بوسہ دینا رکن یمانی کا اور رکھنا رخسارہ کا اوسپر اور حجر اسود پر فعل رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے فاعلما حنفیہ مین سے شیخین کے پاس بوسہ
دینا رکن یمانی کا نہین ہے بلکہ محض استلام ہے اور یہہ حدیث مؤل ہے اور موافق
مذہب امام محمدؒ کے بوسہ دینا رکن یمانی کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حجر اسود دست راست حق تعالی ہے دنیا مین جو شخص کہ بیعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پاوے وہ مسح حجر اسود کو کرے گویا وہ شخص خدا اور رسول
خدا سے بیعت کیا دوسری روایت ہے کہ حجر اسود سیدھا ہاتھ حق تعالی کا ہے مصافحہ
کرتا ہے اوسکے ساتھ حق تعالی اپنے بندون سے جیسا کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے
مصافحہ کرتا ہے۔ سیدتنا عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ نہین گذرکیا مین رکن یمانی سے مگر جبرئیل کو وہان کھڑے
ہوے دیکھا اور عطا سے روایت ہے کہ مغفرت چاہتے ہین جبرئیل اون لوگون کے
لئے کہ جنہون نے رکن یمانی کا بوسہ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رکن یمانی کے نزدیک دو فرشتے ہین جو شخص کہ اوسکے پاس دعا مانگے اونکے واسطے
آمین کہتے ہین اور حجر اسود کے پاس بہت فرشتے ہین رکن یمانی کے پاس یہہ دعا کہنے کا حکم
حکم ہے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
شعبی کہتے ہین کہ ایک روز مین نے امر عجیب دیکھا کہ کعبۃ اللہ کے نزدیک ہین اور عبد اللہ

ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور مصعب بن زبیرؓ اور عبد الملک بن مروان
حاضر تھے سب نے کہے کہ ہر ہر شخص حاجت اپنی رکن یمانی کے پاس کہڑے ہو کر عرض
کریں حق تعالے اپنے فضل و کرم سے ہر ہر شخص کی حاجت روائی کرے گا اور سب نے
عبد اللہ بن زبیرؓ کو کہے کہ تم ہجرت مین اول پیدا ہوے ہو ابتدا تم سے ہووے
پس عبد اللہ بن زبیرؓ کہڑے ہوے اور رکن یمانی پکڑ کر یہہ دعا کئے اللھم انک
ترجي لکل عظیم اسالک بحرمة وجهك وحملة عرشك وحرمة
نبیك صلی اللہ علیه وآله وسلم ان لا تمیتني من الدنیا حتی
تولیني الحجاز وتسلم علی الخلافة یعنے عبد اللہ بن زبیرؓ ملک حجاز
کی خلافت چاہے پہر مصعب بن زبیرؓ نے رکن یمانی پکڑے اور یہہ دعا مانگی اللھم
انك رب کل شیئ ان لا تمیتني حتی تولیني العراق وتزوجني سکینة
بنت الحسین رضی اللہ عنہا یعنے حاجت ابن مصعب ابن زبیرؓ کی یہہ تھی کہ
ملک عراق کی حکومت حاصل ہووے اور سیدتنا سکینہ بنت امام حسین سے اپنا نکاح
ہووے پہر عبد الملک ابن مروان نے رکن یمانی پکڑ کے یہہ دعا کئے اللھم
رب السموات السبع والارض ذات البنات بعد الفقراء
سالك اسالك بحقك علی جمیع خلقك وبحق الطایفین حول بیتك
ان لا تمیتني حتی تولیني شرق الارض وغربها ولا ینازعني حتی
اتیت براسه یعنی عبد الملک بن مروان نے حکومت شرق اور غرب چاہی
اور یہہ چاہی کہ جو شخص اپنے سے مخالفت کرے اوسکا کاٹ لاوین پہر وہ
بہی اکر بیٹہی پہر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکن یمانی پکڑ کے یہہ دعا کئے

اللھم

اللّٰھم یا رحمٰن یا رحیم اسألك برحمتك التي سبقت غضبك ان لا
تمیتني من الدنیا حتی توجب لي الجنة یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
اپنے واسطے جنت چاہے۔ شعبی کہتے ہین کہ مین دنیا سے نہین گیا یہانتک کہ
مین نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مقصود کو پہونچا۔ خلاصہ مقایق مین منقول ہے کہ
حجر اسود اور مقام ابراہیم اور رکن یمانی روز قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو عرض کرین گے کہ جو لوگ ہماری زیارت نہین کئے اونکے واسطے
آپ شفاعت کرو اور جو کہ ہماری زیارت کئے ہین ہم اونکی شفاعت کرینگے
ابن مردویہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے کعبہ قیامت کے دن میری قبر کی طرف متوجہ ہوکر
کہیگا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہونگا وعلیک السلام یا
بیت اللہ میری امت نے بعد میرے تجھسے کیا معاملہ کیا۔ کعبہ کہیگا یا محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شخص کہ میرے پاس آیا مین اوسکا شفیع ہون اور جو نہین آیا
آپ اوسکے واسطے کافی ہو۔ بحر عمیق مین مذکور ہے اور بعضے سلف سے یہی
روایت ہے کہ جو شخص زیر میزاب شریف دو رکعت نماز پڑہے اور سو بار حاجت
اپنی عرض کرے دعا اوسکی مستجاب ہے۔ ازرقی عبد اللہ بن ابی سلیمان نے
جو مولی بنی مخزوم کے ہین روایت کیا ہے کہ جس وقت آدم علیہ السلام آسمان
سے نزول فرمائے دو رکعت نماز ادا کرکے ملتزم کے پاس آئے اور یہ دعا کئے

اللّٰھم انك تعلم سریرتي وعلانیتي فاقبل معذرتي وتعلم ما في نفسي
وما عندي فاغفر لي ذنوبي وتعلم حاجتي فاعطني سؤلي اللّٰھم

انی اسألك ایمانا یباشر قلبي ویقینا صادقا حتی اعلم انه لا یصیبني
الا ما کتبت لی والرضا بما قسمت علیّ حق تعالی آدم علیہ السلام کو وحی کیا کہ اے
آدم تو نے مجھہ پاس دعا کیا اور مین نے قبول کیا اور نہ کریگا کوئی شخص اس دعا کو مگر
دور کرونگا مین اوسکے غم کو اور دور کرون اوسکی تنگی اور محتاجی کو اور رکھونگا اوسکی
روبرو تونگری کو اور دونگا اوسکو ہر طرح کے فواید اور آویگی اوسکے پاس دنیا اگرچہ
وہ دنیا کا ارادہ نکیا ہووے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ درمیان مین حجر اسود اور دروازہ
کعبہ کے ملتزم ہے جو شخص وہان کہڑے ہوکر دعا کرے دعا اوسکی مستجاب ہے۔ اور ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین نے سب لوگون سے
یہہ بات سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا ملتزم شریف کے
پاس کیا وہ دعا مستجاب ہے عمر ابن دینار اور حمیدی اور محمد ابن ادریس اور ابوالحسن
محمد بن الحسن اور ابو اسامہ اور ابو علی اور ابوالحسن کتاب اور ابوالفتح غزنوی اور ابوطاہر
اصفہانی اور ابوعبد اللہ تقلیسی اور حافظ محمد بن مسدی اور طبری ہر ایک ایسا
ہی کہتے ہین کہ ہم نے جو وقت ملتزم شریف کے پاس دعا کیے وہ مستجاب ہوی۔
عمر بن شعیب سے روایت ہے کہ ملتزم پر منہہ اور سینہ رکھنا اور ہاتھہ کہولنا اور کہنی سے
پہنچے تک بات رکھنا سنت ہے۔ محب طبری سے روایت ہے کہ جمع نہوگی کبھی آب
زمزم اور آگ دوزخ کی شکم مین مومن کے۔ فاکہی روایت کئے ہین کہ پانچ نظر
عبادت ہے ایک نظر کرنا کعبۃ اللہ پر دوسرے نظر والدین پر تیسرے نظر زمزم پر چوتھے
نظر عالم کیطرف پانچوین نظر قرآن شریف پر اور حدیث مین آیا ہے کہ آب زمزم شریف
جس نیت سے پیے وہ حاصل ہے اگر شفا مرض کی نیت سے پیوے شفا اوسکو حاصل ہو

اور لکھا

اور اگر غذا کی نیت سے ہووے تو ہر چند پانی غذا نہین ہوتا اور پانی سے خون اور گوشت
نہین بنتا مگر کرامت خاص آب زمزم کی ہے کہ اس سے خون اور گوشت بنتا ہے
اور غذا انسان کی ہوتا ہے مگر خلوص نیت شرط ہے حق تعالی تمامی مسلمانون کو
نصیب فرماوے چاہ زمزم مین تین جانب سے چہرے ہین اون سے چاہ زمزم
مین پانی داخل ہوتا ہے ایک چہرہ جبل ابی قبیس اور صفا کی جانب سے اور ایک
مروہ کی جانب سے اور ایک حجر اسود کی جانب سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بہترین پانی روے زمین مین آب زمزم ہے فاسی
کہتے ہین کہ زمزم بہتر ہے آب کوثر سے اسواسطے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا آب زمزم سے غسل دیا گیا ہے نہ آب کوثر سے عمق چاہ زمزم کا
سات ہاتھ ہے اوسمین چالیس ہاتھ زمین کندہ ہے اور بیس ہاتھ پہاڑ کندہ ہے
جو شخص کہ بعد طواف کی دو رکعت نماز ادا کرکے آب زمزم پیوے گویا کہ شکم مادر سے
ابہی تولد ہوا اور جو شخص تحت میزاب کعبۃ اللہ دو رکعت نماز پڑہے تحل آتا ہے گناہون
سے جیسا کہ ابہی تولد ہوا شکم مادر سے جو کہ پیچھے مقام ابراہیم کے نماز پڑہے وہ
شخص مامون ہو عذاب الہی سے اور دوست تر نزدیک اللہ کے وہ جگہ ہے جو درمیان
بین ملتزم شریف اور مقام ابراہیم کے ہے اور طواف کرنے والا اطراف کعبہ کے
مانند اوس شخص کے ہے کہ جس نے اطراف عرش کے طواف کیا۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوہٹاویگا حق تعالی معجزہ
معظمہ سے ستر ہزار شہیدون کو کہ وہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اور
چہرے اون کے مانند ماہ چہاردہم کے تابان ہونگے اور اونکی شفاعت ستر آدمیون

مقبول ہونگی۔ اور دوسری روایت مین ستر ہزار آدمیون کا شمار آیا ہے۔
دیلمی نے کتاب خمیس سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
شخص بیت اللہ کی جانب ایمانا باللہ ورسولہ نظر کرے ثواب اوسکا مثل حج
کرنے والے اور عمرہ لانے والے اور جہاد کرنے والے کے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ رمضان شریف
کو مکہ معظمہ مین پایا اور روزہ رکھا اور نماز پڑہا جسقدر کہ اوسکے حصہ مین تہا اوسکے
واسطے ثواب ایک لاکھ رمضان کا لکہا جاتا ہے اور ہر روز وشب مین ثواب
آزادی غلام کا اوسکو حاصل ہوتا ہے اور روز وشب ایک ایک نیکی اوس کے
نامہ اعمال مین لکہی جاتی ہے اور ہر دن مین اوسکو ثواب جہاد کا ملتا ہے۔ ابن ماجہ نے
اس حدیث کو روایت کئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کئے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوا تو اوسنے حسنات مین داخل
ہوا پہر بیت اللہ سے جب نکلا تو اوسی حالت مین نکلا کہ گناہ مین اوسکے سب معاف ہوئے
روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی نے اپنے سنن مین۔ اور روایت ہے عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے کعبہ
مین داخل ہوا اگر اول خیال کرتا مین اوس چیز کو جو بعد خیال کیا تو داخل نہوتا مین کعبہ مین
اسواسطے کہ خوف کرتا ہونمین امت پر کہ بعد میرے وہ اژدہام سے حرج نہ اوٹہاوے
روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ جمع درمیانمین
دونون حدیثون کے یہہ ہے کہ جو شخص حطیم مین داخل ہوا گویا اوسنے کعبۃ اللہ مین داخل ہوا
اور ثواب بہی وہی حاصل ہے اسواسطے کہ ایک روایت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے

کہ

کہ حضرتہ نے کعبہ مین داخل ہونا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عایشہ
تو نماز حطیم مین ادا کر گویا تو نماز کعبہ مین ادا کی ابو ذر اور احمد اور زبیر سے روایت ہے
اور امام شافعی بہی اپنی سند مین اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ مکہ معظمہ اوقات صلوۃ
سے مستثنی ہے یعنی کوئی وقت مکہ معظمہ مین نماز پڑہنا مکروہ نہین ہے مگر اس حدیث کی
موافق کتب فقہ حنفیہ مین کوئی مسئلہ نظر سے نہین گذرا شاید کہ کسی مقام پر کتب حنفیہ مین
بہی یہہ مسئلہ لکہا ہو اور نظر اس کثیف کی دیکہنے سے اوسکے قاصر ہو یا یہہ حدیث
علمار حنفیہ کے پاس مؤل ہو واللہ اعلم بالصواب۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ معظمہ مین آٹہون دروازہ جنت کے کشادہ
ہین قیامت تک ایک دروازہ باب کعبہ کے پاس اور دوسرا دروازہ میزاب کے نیچے
اور تیسرا دروازہ رکن یمانی کے پاس اور چوتھا حجر اسود کے پاس اور پانچوان مقام
ابراہیم کے نیچے چہٹا چاہ زمزم کے پاس ساتوان کوہ صفا کے پاس اور آٹہوان کوہ
مروہ کے پاس اور نہین نکلیگا کوئی شخص مکہ معظمہ سے مگر ساتھ مغفرت کے اسواسطے
کہ حق تعالے نے فرمایا جو شخص کہ مکہ مین داخل ہوا اوسکو امن ہوا یعنے عذاب الہی
سے عظمت مکہ معظمہ سے یہہ ہے کہ حد حرم تک درندے ہرن کو تکلیف نہین دیتے اور
جبکہ حد حرم سے باہر آتے ہین درندے پیچہا ہرن کا کرتے ہین۔ ابن جماعہ سے روایت ہے
کہ اول تعظیم حرم کی سانپون نے کیا کہ بڑے سانپون نے چہوٹے سانپون کو وقت
طواف کے نہین کہایا ورنہ چہوٹے سانپ بڑے سانپ کی غذا ہین اور کرامت بیت اللہ
سے یہہ ہے کہ بارش جس جانب مین بیت اللہ کے ہو ارزانی خاص اوسی جانب کے ملک
مین ہوگی اور اگر سب جانب مین بیت اللہ بارش ہو تو تمام ملکون مین ارزانی ہوتی ہے

اور کرامت معظمہ سے یہہ ہے کہ سیل زمین حل کے حرم مین داخل نہین ہوتی بلکہ سیل زمین حرم کی زمین حل مین سے نکل جاتی ہے اور جسوقت کہ سیل زمین حل کے زمین حرم کو پہنچتی ہے تو ٹہہر جاتی ہے اور حرم مین داخل نہین ہوتی ۔ روایت ہے جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ جسوقت قوم ثمود اونٹنی کے ٹانچے کاٹی اور عذاب الٰہی مین گرفتار ہوکر سب ہلاک ہوی ایک شخص کہ وہ زمین حرم مین تہا عذاب الٰہی سے محفوظ رہا پہر جب وہ زمین حرم سے باہر نکلا عذاب الٰہی مین گرفتار ہوا نام اوسکا ابو زغال ابو ثقیف تہا روایت ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اول زمین کعبۃ اللہ کی پیدا کیگئی پہر اوس سے تمام زمین پیدا ہوئی اور پہاڑون مین پہلے جبل ابو قبیس مخلوق ہوا پہر اوس سے تمام پہاڑ مخلوق ہوے ۔ روایت ہے مجاہد سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بیت اللہ آگے دو ہزار سال کے زمین سے پیدا ہوا پہر اوس سے زمین پیدا ہوئی عبد المنعم اپنے والد اور وہ اونکے جد وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے اونکو وحشت ہوئی جب اونہون نے وسعت زمین کی دیکہی اور اپنے سوا کسیکو نہ پایا جناب باری مین عرض کئے کہ اے حق تعالی کوئی آباد کرنیوالا تیری زمین مین سوائے میرے ہے کہ اوسمین تیرا حمد کرے ارشاد الٰہی ہوا کہ اے آدم قریب ہے کہ مین زمین مکانات بناونگا کہ اوسمین میرا ذکر بلند ہووے اور میری خلق اوسمین میری تسبیح کرین اور تجہکو ایک ایسے گہر مین جاے دونگا کہ اون سب مین سے اوسکو مین اپنے لئے پسند کیا ہون اور اوسکو اپنی بزرگی سے دہایا ہونگا اور جتنے زمین پر مکانین ہین سب پر اوسکو بزرگی دیا ہونگا اور نام اوسکا اپنا گہر رکہونگا پاک کرونگا مین اوسکو خاص اپنی عبادت کی واسطے اور رنگہ رکہونگا مین

اوسکو میری عظمت اور بزرگی کے واسطے اور میرے ذکر کے واسطے سب مکانون
سے اوسکو مستحق زیادہ کرونگا اور اوسکو آسمانون مین اور زمینون مین رکھون گا اور
وہ روبرو میرے ہے اوسمین روبرو اوسکے ہون پس وہ میرے نزدیک سب گھرون سے
پسند زیادہ ہے اگرچہ مین اوسمین رہتا نہین ہون اور نہ میرے واسطے گھرون مین رہنا
سزاوار ہے اور نہ مکانون کے یہہ شان ہے کہ مجکو اوٹھا سکین اور اے آدم مین اس
گھر کو تیرے اور تیرے بعد والون کے واسطے حرم صاحب امن کرونگا اور اطراف مین
اوسکے اور تحت اور فوق مین اوسکے بزرگی دونگا جو شخص کہ میری بزرگی دینے کے
باعث سے اوسکی بزرگی کیا پس اوس نے میری بزرگی کیا اور جو شخص کہ اوسکی بزرگی
نہین کیا پس اوسنے میری بزرگی دیے ہوے سے انکار کیا اور بے ادبی کیا اور جو شخص
کہ اوسکے رہنے والون کو امن دیا پس وہ مستحق میرے امن کا ہوا اور جو شخص کہ اونکو
ڈرایا وہ میرے ذمہ کو توڑا اور جو کہ اوسکی تعظیم ادا کیا پس وہ میری آنکھ مین بزرگ ہوا
اور جو کہ اوسکی بزرگی اور تعظیم مین سستی کیا پس وہ میرے نزدیک ذلیل ہوا اور ہر ایک
بادشاہ کے واسطے ایک سرحد ہے اور بطن مکہ میری سرحد ہے کہ جسکو مین اپنے واسطے
سرحد مقرر کیا ہے نہ خلق کے واسطے پس اللہ صاحب مکہ ہون کہ وہ میری حمایت
مین اور میری ذمہ مین اور میرے ہمسایہ مین اور میری ضمانت مین ہے اور بنایا ہون
مین اوس مین اول بیت کہ بنا کیا گیا ہے واسطے آدمیون کے اور آباد کرونگا مین اوسکو
آسمان والون اور زمین والون سے کہ آوین گے اوسمین فوج فوج گرد آلودہ اور غبار
آلودہ ضعیف اونٹون پر دور سے بہ آواز تکبیر کہتے ہوے جو شخص کہ قصد اوس گھر کا کریگا
اور سواے میرے اور کچھہ ارادہ اوسکا نہو دے پس وہ شخص مجھسے ملاقات کیا اور

میرا مہمان ہوا اور مجھپہ پاس آیا اور میرے گھر مین اوترا پس لازم ہے مجھپہ کہ اوسکو بزرگی
تحفہ دون کیونکہ ہر کریم کے واسطے ضرور ہے کہ اپنے مہمان کی اور اپنے پاس آنیوالے
کی اور اپنی ملاقات کرنے والی کی بزرگی کرے اور حاجت برآری اونکی کرے اور
آباد کرتوا وسکو اے آدم جبتک کہ تو زندہ ہے پھر بعد تمہارے گروہ ہر گروہ اور نسلین
انبیاؤن کی تمہاری اولاد سے ہونگی ایک کے بعد ایک اوسکو آباد کرینگے یہانتک
کہ سلسلہ اوسکا منتہی ہوگا طرف ایک نبی کے کہ وہ خاتم النبیین ہونگے اور نام
اون کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور اونکو مین کعبہ کی آباد کرنے والون
سے کرونگا اور وہ والی اور نگہبان کعبۃ اللہ کے ہونگے اور سقایت کعبہ بھی اونکے
اختیار مین رہیگی جبتک کہ وہ زندہ رہین گے کعبہ مین باعث امن کا رہیگا اور جسوقت
وہ نبی میرے پاس پلٹ آوینگے مین اون کے واسطے وہ فضیلت اور ثواب جمع کیا
ہوگا کہ وہ باعث میری نزدیکی کا ہوگا اور اونکے واسطے قیامت مین سبب بزرگ
ترین مقامون کا ہوگا اور آگے اون کے ایک اور نبی ہونگے کہ وہ والد اونکے ہونگے
اور نام اونکا ابراہیم ہوگا وہ تمہارے اولاد سے ہونگے اس گھر کا نام اور زیادہ
شرف اور بزرگی اور کرامت اور ثنا اون سے کرونگا اور بلند کرونگا مین اونکے
واسطے قواعد اس گھر کے اور تمام کرونگا مین اونکے ہاتھون پر عمارت کو اوس گھر کے
اور منسوب کرون مین اونکی طرف سقایت کو اوسکی اور بتلاؤنگا مین اونکو حد حرم
کو اوسکی اور مقام حل کو اور مقام وقوف کو اوسکے اور تعلیم کرونگا مین اوس
نبی کو عبادات حج کو اس گھر کے اور کرونگا مین اوس نبی کو امت طاعت کرنیوالی
قایم میرے حکم پر جو بلانے والے میری راہ کی طرف کہ مین اوس راہ کو پسند کرونگا

اور ہدایت کرونگا مین اوس نبی کو سیدہی راہ کے اور مین اوس نبی کو بلا عنایت کرونگا
تو وہ صبر کرے گا اور اگر عافیت دونگا تو وہ شکر عافیت بجالاویگا اگر اوسکو حکم کرونگا
تو وہ میرا حکم بجالاویگا اگر وہ کچھہ میری نذر کریگا پس وہ اوسکو پوری کریگا اور اگر وہ
کچھہ مجھسے دعوے کریگا تو اوسکو پورا کرونگا اور اگر وہ مجھسے دعا کریگا تو مین اوسکی دعا
کو قبول فرماؤنگا اور اولاد اور ذریت مین اوسکے بھی بعد اوسکے اوسکی دعا قبول کرونگا
اور شفاعت اوسکی اوسکے اہلبیت اور ذریت مین قبول کرونگا اور مین اولاد کو اوس
نبی کی اس گھر کا اہل کرونگا اور اوسکو مین اپنے گھر کا والی اور حاکم اور نگہبان اور نگہبانی
گزار اور کلید بردار اور حاجب اور صاحب سقایت کرونگا جب تک کہ وہ دین مین نئی
بات نہ نکالے اور تغیر اور تبدل دین مین پیدا نکرے اور جب ایسا کرے پس مین اوسسے
زیادہ قدرت والا ہون کہ بدل کردون مین جسکو چاہون۔ اور کرون گا مین ابراہیم کو
امام اس گھر کا اور اہل شریعت کہ اقتدا کرینگے اونکی جو اون مقامات مین حاضر ہونگے
اور تمامی مین وارث ہونگے جو اون کے قدم بقدم رہیگا اور طریقہ کے اون کے اتباع کریگا
اور خصلت کی اونکی پیروی کرے پس اوس نے نذر پوری کیا اور اپنا حج کامل کیا
اور اپنے مقصود کو پہونچا اور جس نے ایسا نہین کیا اوسنے اپنا حج ضایع کیا اور اپنے
مقصود کو نہین پہونچا اگر کوئی شخص مجھہ سے پوچھے کہ روز حج مقامات حج مین نہین
کہان ہونگا تو جان لو کہ مین اون لوگون کے ساتھہ ہون کہ جنکے بال پریشان اور
غبار آلودہ ہین اور اپنی نذر کو پوری کئے ہین اور اپنے پروردگار کی طرف ظاہر
اور باطن کو جانتا ہے گریہ کرتے ہین اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت
کئے ہین اور ازرقی سے معنی اس حدیث کی روایت ہی اور وہ اس سے طویل ہے

زہری سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ لوگون نے مقام ابراہیم
مین تین صفحہ پائے۔ صفحۂ اولی پر یہ مکتوب تہا کہ مین اللہ مالک مکہ ہون پیدا کیا مین نے
اوسکو جس روز کہ مین نے آفتاب اور مہتاب کو پیدا کیا اور اوسکی حفاظت فرشتون
سے کیا اور برکت دیا مین اہل مکہ کے واسطے گوشت اور دودہ مین۔ صفحۂ ثانی مین یہہ
لکہا ہوا تہا مین اللہ ہون صاحب مکہ پیدا کیا ہون مین رحم اور قرابت کو اور رحم کو نام سے
اپنے نکالا ہون یعنے نام حق تعالی کا رحیم ہے۔ صفحۂ سوم پر یہہ مرقوم تھا کہ مین اللہ صاحب
مکہ ہون پیدا کیا مین نے نیکی اور بدی کو خوشی ہوئی اوسکے واسطے کہ جسکے ہاتھ پر نیکی
ہوی اور خرابی ہوا وسکے واسطے کہ جس کے ہاتھ سے بدی ہوی اسکو بہی بیہقی نے
شعب ایمان مین روایت کئے ہین اور محمدؐ سے روایت ہے کہ وہ اپنی پہوپی سے
روایت کرتے ہین کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے حق تعالے نے حکم فرمایا
کہ مکہ معظمہ کے طرف جاوین جب موافق فرمان الہی کے آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کے
طرف چلے جس منزل پر آدم علیہ السلام اوترتے تہے حق تعالی اپنی قدرت سے چشمۂ آب
شیرین جاری فرماتا پہر جبکہ آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کو پہونچے بیت اللہ کے پاس عبادت
کرتے ہوے رہے اور طواف بیت اللہ بہی کرتے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا۔ اور
عروہ سے روایت ہے کہ بعد انتقال آدم علیہ السلام کے نماز اونکے جنازہ کی جبرئیل اور
ملائکہ علیہم السلام روبرو خانہ کعبہ کے ادا کئے اور قریب منارہ مسجد خیف کے جو منا مین ہے
دفن آدم علیہ السلام کا ہوا۔ اور وہب کہتے ہین کہ عہد آدم علیہ السلام مین بیت اللہ
شریف جنت کے یاقوتون سے یاقوت سرخ کا نہایت تابان اور درخشان تہا اور
اوسکے دو دروازہ ہے جنتی سونے کے ایک بجانب شرق کے دوسرا جانب غرب کے

اور ستارے الماس کے اوسمین نصب تہے چنانچہ حجر اسود بھی اونہین الماس مین سے
ایک الماس ہے زمانہ نوح علیہ السلام تک ایسا ہی تابان رہا پہر جب کہ زمانۂ نوح علیہ السلام
مین طوفان آیا آگے طوفان آنے کے واسطے حفاظت غرق ہونے کے کعبۃ اللہ اوٹھکر
زیر عرش معلّا رکھا گیا بعد طوفان نوح کے زمین دو ہزار سال ویران رہی یہانتک
کہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ تیار کرین
اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس سکینہ مثل ابر کے آیا کہ اوسکو سر اور چہرہ مانند
انسان کے تہا اوسنے کہا کہ اے ابراہیم میرے سایہ کے موافق بیت اللہ کو تیار کر
کہ اس سے نہ زیادہ ہووے اور نہ کم پس ابراہیم علیہ السلام موافق سایہ سکینہ کے
زمین پر بیت اللہ شریف بنا کئے اور اون کے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام بہی شریک
تھے مگر بیت اللہ شریف کی واسطے سقف تیار نہین کئے لوگ اوسمین اپنا سامان
اور زیور ڈالنا شروع کئے پہر جبکہ کعبۃ اللہ قریب بہرنے کے ہوا پانچ شخص اپنے
دل مین نیت بد کا ارادہ کر کے کعبۃ اللہ کے پاس رہے چنانچہ چہار شخص چارون
جوانب مین کعبۃ اللہ کے بیٹھے جبکہ پانچوان شخص بہی ارادہ کیا سر کے بل گر کے ہلاک
ہوا اوسوقت حق تعالیٰ سیہ سانپ کو بہیجا اوسنے پانسو برس تک کعبۃ اللہ کی حفاظت
کیا پہر جو کوئی کعبۃ اللہ کے نزدیک جانے کا ارادہ کرتا وہ سانپ اوسکو ہلاک کرتا
ایسا حال زمانہ قریش تک رہا پہر قریش نے بنائے کعبہ کئے اس حدیث کو بیہقی نے
شعب الایمان مین روایت کئے ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ہر روز و شب مین مسجد مکہ مین حاضر رہنے والون پر ایک سو بیس رحمتین حق تعالیٰ
کے نازل ہوتی ہین۔ ساٹھ رحمت طواف کرنے والون کے واسطے اور چالیس رحمت

مسجد حرام مین نماز پڑہنے کا ثواب

اون کے واسطے جو لوگ کہ اطراف بیت اللہ کے بہ نیت اعتکاف کے بیٹھتے ہین اوپر ہین
رحمت اون لوگون پر جو کہ کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہین۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ اول ضبیر کہ حق تعالی اپنی رحمت نازل فرماتا ہے وہ اہل مکہ ہے جو لوگ کہ مسجد
مکہ مین نماز پڑھتے ہین یا روبقبلہ بیٹھتے ہین ہر ایک شخص کو حق تعالی اپنی معرفت سے
سرفراز فرماتا ہے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ اے پروردگار رحمت اور مغفرت سے تیرے
کوئی اہل مکہ باقی نہین رہے مگر سونے والے حق تعالی فرماتا ہے اے ملائکہ مین سونے
والون کو عبادت کرنے والون کے ساتھہ لاحق کرونگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جس شخص کے دو پاؤن طواف کرنے سے درد کرین تو حق تعالی کو ضرور ہے
کہ اون پاؤن کو جنت مین آرام دیوے۔ عبد اللہ ابن عمر اور عمر بن العاص رضی اللہ
عنہم سے روایت ہے کہ جو شخص وضو درست کرکے رکن یمانی کے پاس آکے اوس کا
بوسہ لیوے تو گویا اوسنے رحمت الہی مین غوطہ دیا پھر جب بسم اللہ اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ آخر کلمہ طیب تک کہے تو رحمت الہی اوسکو لے لیتی ہے پھر جبکہ اوسنے
طواف بیت اللہ کا کیا ہر قدم پر اوسکی ستر نیکی لکھی جاتی ہے اور ستر گناہ اوسکے
محو ہوتے ہین اور ستر درجے بلند ہوتے ہین اور شفاعت اوسکی ستر شخصون مین اوسکے
اہل قرابت کے مقبول ہوتی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حج کہ اوسمین رفث اور فسوق نہووے
اوس سے گناہین آدمی کے ساقط ہوتے ہین اور حج مبرور کا ثواب اس سے بھی
زیادہ ہے کہ اوس سے فوز عظیم حاصل ہے۔ اور حج کے فضایل مین سے یہہ ہے
کہ اوسکی شفاعت چار سو آدمیون مین روز قیامت مقبول ہے اور حج کرنیوالا آتے ہوئے

اور جاتے ہوے ضمانت الٰہی مین ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حاجی کے واسطے یہہ دعا فرمایے ہین اللھم اغفر للحاج و لمن استغفر للحاج یعنے اے
حق تعالیٰ حاجی کو بخشش دے اور جس نے کہ حاجی کے لئے مغفرت چاہی اوسکو بھی بخشدے
اور دعا حاجی کی اوسکے مکان مین داخل ہوے کے بعد چالیس دن تک مقبول ہے
چہار شخص ہین کہ حق تعالیٰ پر اونکی تائید ضرور ہے ایک جو شخص کہ اللہ کی راہ مین
جہاد کرے دوسرا جو غلام کہ مکاتب ہوا تیسرا جس نے کہ نکاح کیا چوتھا جس نے
ادا وہ حج کا کیا۔ ایک قوم سعدان خولانی کے پاس آکر بیان کیا کہ قوم کنانہ نے
ایک شخص کو قتل کرکے تمام روز جلایا مگر اوسکی لاش پر آگ کچھہ بھی اثر نہ کی بلکہ
رنگ اوسکا جیسا کہ تہا ویسا ہی سفید رہا۔ سعدان خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
شاید وہ شخص تین حج کیا ہوگا قوم نے اوسکی کہی کہ ہان ایسا ہی ہے اونہون نے
فرمایا کہ جو شخص ایک حج ادا کیا وہ حج فرض ادا کیا اور جو شخص کہ دو حج کیا حق تعالیٰ
پر اپنا قرض رکھا اور جو کہ تین حج ادا کیا حق تعالیٰ اوسکے گوشت اور بالون کو آتش
پر حرام کیا۔ قاضی عیاض شفا مین اور مولی محدث سعد الدین کازرونی اپنے
مناسک مین یہہ حدیث نقل کئے ہین۔ ثواب ایک درہم دینے حاجی کا راہ خدا
مین ثقیل زیادہ ہے جبل ابی قبیس سے۔ فاکہی علیہ الرحمۃ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ
اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کئے کہ جو شخص کہ میت کیطرف سے
حج کرے ثواب ایک حج کا میت کو اور ثواب ساٹ حج کا حج کرنے والیکو ملتا
ہے۔ دار قطنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص اپنے والدین
کی جانب سے حج کرے ثواب ایک حج کا والدین کو اور ثواب دس حج کا

کرنے والے کو ملتا ہے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم مین فرماتے ہین
کہ علی بن موفق سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین مینے ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کیجانب سے حج کیا پس مینے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے
ابن موفق تو نے میری جانب سے حج کیا اونہون نے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے فرمائے کہ تو میری جانب سے لبیک کہا
اونھون نے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجھے قیامت کے روز کافی ہونگا اور تیرا ہاتھ پکڑکے
جنت مین داخل کرونگا اوس روز کہ خلایق مشقت حساب وکتاب مین رہینگی۔
جو شخص کہ بارادۂ حج اپنے مکان سے نکلے اور اثنا راہ مین وفات پاوے اجراد
ثواب اوسکا قیامت تک لکھا جاوے گا اور اوسکے تمام گناہ محو کئے جاوین گے
اور اوسکی شفاعت ستر آدمیون مین اوسکے اقربا کے مقبول ہوگی اور جو دو قدم
کہ کعبہ کے جانب گئے ہین اون کو حق تعالیٰ عذاب نہین کریگا۔

عطا سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند پر نزول فرمائے
اون کے ہمراہ سات لکڑیان جنت کے تھے وہ یہی لکڑی اگر کی ہے کہ جس سے
خوشبوئی لیتے ہین چنانچہ کعبۃ اللہ کے روبرو اور روضۂ مطہرہ سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بھی اوسکا بخور دیتے ہین اور فی الواقع خوشبوئی
اوسکی نہایت لطیف فرحت بخش دماغ ہوتی ہے کہ ایسی بوے خوش کسی خوشبوئی
مین نہین ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہہ حدیث مروی ہے کہ آدم
علیہ السلام ہزار بار پیادہ پا طواف کعبہ کے واسطے حاضر ہوے۔ حسن بصری رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماہین حجر اسود اور مقام
ابراہیم کے قبر ہود اور شعیب اور صالح علیہم السلام کی ہے اور دوسری حدیث مین
وارد ہے کہ قبور ایک کم سو انبیا علیہم السلام کے ہین۔ مجاہد سے روایت ہے کہ
جسوقت ابراہیم علیہ السلام حق تعالی سے یہہ دعا کیے ارنا مناسکنا یعنے اے اللہ
مجکو عبادات حج کرنے کے بتادے حق تعالی بنیاد بیت اللہ کی اونکو دکھایا بعد
اوسکے صفا اور مروہ دکھایا اور فرمایا کہ اے ابراہیم یہہ شعائر اللہ ہین یعنی یہہ مقامات
ہین کہ حق تعالی نے اونکو بزرگی دیا ہے بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام
کو منا کی طرف لیگئے جبکہ جمرہ عقبی تک پونچے جسکو عوام الناس بڑا شیطان کہتے ہین
شیطان اثنا راہ مین حائل ہوکر ابراہیم علیہ السلام کو اذیت پہونچایا جبرئیل علیہ السلام
نے کہے کہ اے ابراہیم تم تکبیر کہو اور شیطان کو کنکر سے مارو بعد اوسکے ابراہیم
علیہ السلام مقام جمرہ وسطی تک آئے کہ اوسکو عوام الناس منجلا شیطان کہتے ہین یہی
امر واقع ہوا پھر جب ابراہیم علیہ السلام جمرۂ قصوی کے مقام پر آئے کہ اوسکو عوام الناس
چھوٹا شیطان کہتے ہین ایسا ہی معاملہ واقع ہوا پھر جبرئیل علیہ السلام مشعر الحرام یعنے مزدلفہ
اور مقام عرفات ابراہیم علیہ السلام کو دکھلاے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ ہر سال موسم حج مین خضر اور الیاس ملاقات کرتے ہین اور ہر ایک دوسرے کے
سر کو حلق کرتے ہین اور بوقت رخصت یہہ کلمات کہتے ہین بسم اللہ ماشاء اللہ
لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ
ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حق تعالی کعبۃ اللہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ آدمی حج کرینگے اگر کم ہونگے تو اس عدد کی تکمیل فرشتون سے کیجاویگی۔ ابو بکر محمد بن الحسن نقاشی کہتے ہین کہ نہایت عدد حجاج کی پندرہ لاک ہین یعنے پندرہ لاک سے زیادہ اور چھ لاک سے کم نہین ہوتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا عرفہ کے روز جسکے دل مین ذرہ برابر بھی ایمان ہووے اوسکے واسطے مغفرت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہہ بات اہل عرفات یعنے حجاج کے واسطے خاص ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومنین کے واسطے عام ہے۔ اور حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالی آخر روز عرفات مین حجاج کے واسطے فرماتا ہی کہ اے فرشتو گواہ رہو مین نے سب گناہ حاجیون کے بخشدیا مگر جن پر کہ حقوق عباد ہین۔ پھر روز مزدلفہ مین ارشاد الہی ہوتا ہے کہ حقوق عباد بھی بخشدونگا اور مظلوم کو ظالم کے طرف سے آپ بدلہ دونگا۔

ایوب حمال سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین مین نے عرفات مین وقوف کیا اور وہان نفقہ اہل وعیال کا فراموش کرکر وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد جب یاد آیا واسطے تجسس اوس نفقہ کے پھر عرفات مین آیا دیکھا کہ تمام میدان عرفات مین بہت سے سیاہ بدن بغیر سر کے پڑے ہوے ہین مجکو اس امر کے دیکھنے سے تعجب لاحق ہوا ہاتف سے یہہ آواز آئی کہ یہہ گناہ بنی آدم کی نہین اس جاے پر چھوڑ گئے ہین پھر مین اپنا گم کیا ہوا پاکر وہان سے روانہ ہوا۔ منیع سے روایت ہی کہا کہ ایکسال حج مین مین ہمراہ عبید ابی قاسم کے تھا جسوقت کہ مین عرفات مین گیا اور بستر اپنا نزدیک عبید کے رکھکر واسطے غسل کے حوض عکاض پر گیا اور نہانی

کرسے اپنے لکھو لکر اوسیمقام پر رکھا اور بعد غسل کے ہمیانی اپنی زمین بھو لکر روانہ
ہوا بعد نصف شب کے جب ہمیانی مجھے یاد آئی تلاش اوسکے حوض عکاض پر
آیا دیکھا کہ زمین عرفات اور تمام پہاڑین اوسکی چھوٹے اور بڑے باندرون سے
بہر گئے ہین راوی کہتے ہین کہ مین نے یہہ قصہ ابی عبید سے بیان کیا اونھون
نے کہا کہ یہہ گنا ہین بنی آدم کے ہین۔ حج اکبر مین تین قول ہین۔ قول اول یہہ ہے
کہ جس حج مین یوم جمعہ روز عرفہ واقع ہووے وہ حج اکبر ہے اور ایک روایت
ہے کہ ثواب اوسکا ستر حج کا ہے۔ قول دوم یہہ ہے کہ حج اکبر قران ہے
اور حج اصغر افراد اور تمتع ہے قول سوم حج مطلقاً اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر
ہے۔ عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ سے روایت ہے کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہ
سے کسی نے پوچھا کہ وقوف عرفات کا کیا سر ہے حضرت نے فرمایا کہ کعبہ بیت اللہ
اور زمین حرم باب اللہ ہے جسوقت کہ کوئی شخص بیت اللہ حاضر ہونیکا ارادہ
کرے تو حق تعالی اوسکو اپنے باب پر ٹھیرایا تاکہ تضرع اور زاری کرے پھر اوسنے
کہا یا امیرالمومنین مزدلفہ مین ٹھہرنا کیا بھید ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حق تعالی
نے اپنے باب مین داخل ہونے کی اجازت دیا پھر دوسری حد پر ٹھیرایا تاکہ پھر
تضرع اور زاری اپنی بارگاہ مین کرین جبکہ دوسری حد پر بھی اوسنے
تضرع اور زاری کیا ارشاد فرمایا کہ منی مین آن کر نذر بارگاہ الٰہی مین قربانی
گذرانین پھر بسبب ادا کرنے عبادت اور ارکان حج کے گناہون سے طہارت
حاصل ہووے قابلیت اس امر کی حاصل ہووے کہ بارگاہ الٰہی مین اور بیت العتیق مین
حاضر ہووے اسوقت حکم ہوا کہ اب زیارت بیت اللہ کی کرے پھر اوسنے

بیان حج اکبر

فرق درمیان حج

عرض کیا کہ اے امیرالمومنین روزہ ایام تشریق کے کیون حرام ہوے حضرت نے
فرمایا کہ حجاج حق تعالی کے مہمان ہین اور مہمان کو جایز نہین کہ جسکے پاس مہمان ہین
اوسکی بے اجازت روزہ رکھے۔ پھر اوس نے پوچھا کہ اے امیرالمومنین لپٹ جانے
کا حکم پردہ کعبہ سے کسواسطے ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ مثال اوس شخص کی ہے کہ وہ
اپنے عفو تقصیر کے واسطے اور حاجت روائی کے واسطے اپنے مالک کے دامن کو
بلگ تا ہے اس حدیث کو بیہقی نے شعیب ایمان مین روایت کیا ہے۔ ابوسعید سے
روایت ہے کہ قبر آدم علیہ السلام قریب منارہ مسجد خیف ہی ابی درداء رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا
کہ مقام منی مین امر عجیب ہے باوجودیکہ وہ میدان تنگ ہے مگر جسوقت کہ حجاج اوسمین
نزول کرتے ہین کشادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ منا کا حال مانند عورت کے رحم
کے ہے کہ بعد قرار حمل کے کشادہ ہوتا ہے کلبی سے روایت ہے کہ اونہون نے
کہا ابن عساکر سے یہہ روایت ہی کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام مقام منی مین آدم علیہ السلام
سے مفارقت کا ارادہ کئے کہے کہ آدم جو کچھہ تم اور خواہش رکھتے ہو چاہو۔ آدمؑ
نے کہے کہ مین خواہش اور تمنی جنت کی رکھتا ہون پس اسواسطے اس مقام کا نام منی
رکھا گیا۔ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ دو طواف ہین کہ اون سے کفارہ کل گناہونکا
ہوتا ہے ایک طواف بعد نماز فجر کے کہ فراغت اوس سے بعد طلوع آفتاب کے ہووے
دوسرا طواف بعد نماز عصر کے کہ فراغت اوس سے غروب آفتاب کی ساتھہ ہووے
اس حدیث کو ازرقی اور ابوسعید المفضل نے روایت کئے ہین اور فاکہی کی روایت
مین وارد ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی

شخص قبل اوسکے یا بعد اوسکے طواف کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بھی اوسی کے ساتھہ لاحق ہوتا ہے فوایح المسکیہ فی سوانح المکیہ مین مذکور ہے کہ طواف بیت اللہ کا ایک لاکھہ بیس ہزار نبیون نے کئے ہین سوائے اولیا، امت ہر نبی کے کہ اون کا کچھ حساب اور شمار نہین۔ شیخ اکبر کہتے ہین کہ ایک روز مین نے کعبہ کی جانب نظر کیا کعبہ نے مجھہ سے اپنا طواف چاہا اور چاہ زمزم کی طرف نظر کیا وہ مجھسے اپنا پانی کھینچکر پینا چاہا اور بوقت بوسہ لینے حجر اسود کے مین شہادت توحید اوسکے نزدیک امانت رکھا حجر اسود بمثل طاق بمقدار یک درعہ کے کشادہ ہوا اور توحید اوسمین مثل کعبہ کے نمودار ہوی اور قرار پائی حجر اسود نے کہا یہ امانت تیری ہے روز قیامت حقتعالی کے پاس دونگا غوث مکہ مین اور ابدال شام مین اور عرفا مغرب مین اور نجبا اطراف زمین مین اور اوتاد سیاح زمین مین واسطے مصالح مخلوق خدا کے رہتے ہین۔

بعضے اولیا، اللہ سے منقول ہے کہ مین نے مکہ معظمہ مین ۳۱۵ تین سو پندرہ ہجری مین دیکھا کہ ایک شخص سواری پر بیٹھے ہین اور فرشتے اوس سواری کو طلائی زنجیر سے ہوا مین کھینچتے ہین مین نے کہا کہ آپ کہان جاتے ہو اونہون نے فرمایا کہ واسطے ملاقات میرے بھائی کے کہ مین اونکا مشتاق تھا مین نے کہا کہ آپ نے اونکو طلب کیون نہین فرمایا اونہون نے کہا کہ ثواب ملاقات اوس حال مین کہان ہوگا اون قطب کا نام عبد اللہ بلخی ہے۔ روایت ہے شیخ ابی نصر محمد ہبۃ اللہ بن ثابت البندنجی سے اونہون نے خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ نماز صبح کہان ادا کرتے ہو خضر علیہ السلام نے کہا کہ نماز صبح رکن یمانی کے پاس اور نماز ظہر مدینہ طیبہ مین اور نماز عصر بیت المقدس مین ادا کرتا ہون مشیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام مین

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مکہ مین رمضان شریف کا روزہ رکھے اوسکو ثواب لاک رمضان کا حاصل ہوتا ہے اور جو شخص مسجد الحرام مین نماز پڑہے اوسکو ثواب لاک نماز کا ملتا ہے اور جو کہ مسجد الحرام مین نماز جماعت سے ادا کرے اوسکو ثواب پچیس لاک نماز کا حاصل ہوتا ہی اسواسطے کہ تنہا نماز پڑہنے سے جماعت سے نماز پڑہنا پچیس ۲۵ درجہ فضیلت رکہتا ہے اور جو شخص کہ مکہ معظمہ مین ایک روز بیمار ہووے اوسکے گوشت اور جسد کو حق تعالے آتش دوزخ پر حرام کرتا ہے۔ اور جو شخص مکہ معظمہ کے گرمی پر صبر کرے ایک ساعت حق تعالی پانسو برس کی راہ دوزخ سے اوسکو دور فرما دیتا ہے اور پانسو برس کی راہ جنت سے اوسکے نزدیک ہوتی ہے اور مکہ اور مدینہ برائیون کو دفع کرتے ہین جیسا کہ بہتہ میل کو لوہے کے نکالتا ہے۔ آگاہ رہو کہ مکہ بنا ہوا ہے مکروہات اور درجات پر جو شخص مکہ یا مدینہ مین مرجاوے حق تعالی اوٹہاویگا اوسکو دن قیامت کے کہ وہ عذاب سے امن مین رہیگا اور حساب کا اوسپر خوف نہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ اوسکی شفاعت قیامت مین مین کرونگا آگاہ رہو کہ اہل مکہ اہل اللہ ہین اور رہنا یہ بیت اللہ ہین نہین ہے کوئی روے زمین پر بلدہ کہ اوسمین شراب ابرار اور مصلی اخیار ہو مگر مکہ معظمہ اور بہترین وادی زمین پر وادی ابراہیم علیہ السلام ہے اور بہترین چاہ چاہ زمزم ہے اور نہین ہے روے زمین پر کوئی ایسا شہر کہ اوسمین ایسی شئی ہو کہ اوسکو جو کوئی ہاتھ لگاوے بالکل گناہون سے باہر آوے جیسا کہ اوسکی مانے ابہی جنی ہے مگر مکہ معظمہ۔ اور نہین ہے روے زمین پر کوئی ایسی جاے کہ اوسپر نماز ادا کرنے کے واسطے حکم خاص حق تعالی کا

ہووے مگر مکہ معظمہ کہ ارشاد الٰہی ہوا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ابن مردویہ
اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہے جابر نے ابتدا طواف
بیت اللہ کی یہہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور ابلیس کو حکم اون کے
سجدے کا ہوا اور اوسنے سجدہ کرنے سے انکار کیا حق تعالیٰ غضب مین آیا اوسوقت
فرشتے خوف الٰہی سے بیت اللہ سے پناہ لئے پھر غضب الٰہی کو سکون ہوا۔ مولف
اوراق عرض کرتا ہے کہ روایات سابقہ سے یہہ معلوم ہوا کہ کعبۃ اللہ بود نزول آدم
علیہ السلام کے زمین پر بنا ہوا پس جایز ہے کہ فرشتے مقام کعبہ سے پناہ لئے ہون
امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیع مکانات مکہ معظمہ کی مکروہ ہے اسواسطے
کہ زمین مکہ معظمہ آزاد ہے کسیواسطے سے ملک نہین ہے صاحبین کے نزدیک بیع و
شرا زمین اور مکانات مکہ کی جایز اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے پاس
کرایہ لینا مکہ معظمہ کے مکانات کا بھی جایز ہے اور امام مالک سے اسبات مین
روایات مختلفہ وارد ہین۔ قاضی بیضاوی لکھتے ہین کہ اسماکہ معظمہ کے تیس ہین بمقتضے
اون کے قرآن مجید مین مذکور ہین حد حرم جو زمین مکہ معظمہ پر تقرر پایا اوسکے دو وجہ
ہین۔ ایک یہہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین مکہ پر نزول فرمائے اوسوقت
شیطان سے خوف کئے کہ شاید یہان بھی وہ کچھ مکر و فریب کرے جیسا کہ جنت مین
کیا حق تعالیٰ اونکی حفاظت کے واسطے فرشتون کو بھیجا پس جس جس حد پر فرشتے
بیٹھے وہ حد حرم مقرر پایا۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ حجر اسود جسوقت جنت
سے آیا روشن تھا جہانتک اوسکی روشنی پہونچی وہ حد حرم مقرر ہوا۔ حد حرم
جانب راہ جدہ کے دس میل ہے اور جانب راہ ملک مین سات میل ہے اور جانب

راہ طایف طریق عرب سے بھی سات میل ہے اور بنا بر ایک روایت کے گیارہ میل ہے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ حد حرم جانب راہ ملک یمن کے نو میل ہے اور طریق جعرانہ جسکو بڑا عمرہ کہتے ہین اوس جانب بھی حد حرم نو میل ہے۔ محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اب راہ جدہ کی مقام تنعیم سے کہ جسکو عوام چھوٹا عمرہ کہتے ہین واقع ہے پس اسوقت اس راہ مین حد حرم تین چار میل سے زاید نہین ہوتا شاید کہ اوس زمانہ مین راہ جدہ کوئی اور جانب سے ہوگا کہ اوس راہ جدہ مین حد حرم دس میل ہو واللہ اعلم ستون جو نشان حدود حرم ہین پہلے سیدنا ابرہیم علیہ السلام نے نصب فرمائے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی تجدید فرمائے بعد اوسکے سیدنا عمر پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے اوسکی ترمیم فرمائی دورہ مین حرم کا اطراف مکہ معظمہ کے تیس میل ہے افضل مقام مکہ معظمہ مین بعد مسجد الحرام کے مکان سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے جو محلہ زقاق الحجر مین جو آرمین مکان سیدتنا خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے واقع ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حواریون نے حج کئے جسوقت کہ حد حرم مین داخل ہوے پیادہ پا چلے قوم ثمود نے جسوقت اونٹنی کے ٹانچے کاٹے جبرئیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری کہ اوس سے تمام قوم ہلاک ہوی مگر ایک شخص کہ بنو ثقیف سے تہا اور وہ حد حرم مین تہا عذاب الہی سے محفوظ رہا جسوقت حرم سے باہر نکلا وہ بھی عذاب الہی مین مبتلا ہوا اور مر گیا۔ ایک روایت مین آیا ہے کہ جیسا کہ ثواب نیک کام کا حرم مکہ مین زاید ہے ویسا ہی گناہ بد کام کا اوسمین زاید ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ستر گناہ ہین حرم کے باہر کرنا مجھپر آسان ہے ایک گناہ حرم کے اندر کرنے سے

فاکہی روایت کرتے ہین کہ وہ سند اوسکی ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پونچاتے ہین کہ جو
شخص مسجد الحرام مین اطراف بیت اللہ کے نماز باجماعت ادا کرے اوسکو ثواب پچیس
لاک نماز کا ملتا ہے اور جو تنہا نماز ادا کرے اوسکو ثواب ایک لاک کا حاصل ہوتا ہے
خواہ وہ مسجد الحرام مین نماز پڑہے یا اپنے مکان مین بشرطیکہ اوسکا مکان زمین حرم مکہ
واقع ہووے نقاش لکہتے ہین کہ مین نے ایک نماز مسجد الحرام کے ثواب کو حساب کیا معلوم
ہوا کہ ثواب ایک نماز کا پچین سال اور چہہ ماہ اور گیارہ روز کے نماز کا ثواب ہوتا ہے
مگر اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ کثرت ثواب خاص فرض مین ہے یا نفل کو بہی شامل ہے
مشہور قول امام مالک کا یہہ ہے کہ کثرت ثواب فرض کے ساتھہ خاص ہے اور قضاسے
روایت بہی اسمین داخل ہے۔ فاسی اور قاضی محمد جار اللہ رحمہما اللہ کہتے ہین کہ تفضیل
بہ نسبت مردون کے ہے لیکن عورتون کو اپنے گہر مین نماز افضل ہے۔ جائے
مسجد الحرام مین اختلاف ہے بعضے علما کا یہہ قول ہے کہ جہانتک اطراف مین بیت اللہ
شریف کے مسجد ہے اور آنا وہان غسل کی حاجت سے ممنوع ہے وہ سب مقام
مسجد الحرام مین داخل ہے چنانچہ محب طبری سے بہی یہہ روایت ہے اور بعض علما
کا یہہ قول ہے کہ مسجد الحرام خاص کعبہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ جسقدر جائے
طواف اب بیت اللہ کے اطراف مین مقرر ہے وہ مسجد الحرام ہے محب طبری
کہتے ہین کہ حرم مکہ معظمہ مین کوی شخص کسی قسم کے نیکی کرے اوسکو لاکہہ نیکی کا ثواب
حاصل ہے لیکن سکونت دوام مکہ معظمہ مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکروہ
ہے اور ایک جماعت علما کی بہی اونکے ساتھہ متفق ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ
سکونت دوام مین آداب اس حرم مبارک کے کماحقہ ادا نہین ہو سکتے اور

نزدیک امام احمد حنبل اور امام شافعی اور صاحبین کے رحمہم اللہ سکونت دوام مستحب ہے اور قول صاحبین پر فتوی ہے احادیث مین فضایل سکونت مکہ معظمہ کے وارد ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین حاضر ہے گویا وہ شخص آسمان اول پر رہتا ہے اور روز حشر اوسکو عذاب سے امن ہوگا جسوقت حق تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت جنت کی اہل مقبرہ بقیع کے واسطے ارشاد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل معلا کیواسطے سوال فرمائے اور انکا حال حق تعالی سے پوچھے ارشاد الہی ہوا اے میرے حبیب تم اپنے ہمسایہ کا حال پوچھہ لو میرے ہمسایہ کا حال مت پوچھو ابن عساکر سے روایت ہے کہ دیکھنا کعبۃ اللہ کا ثواب عبادت دہر اور قیام دہر کا رکھتا ہے۔ کتاب زبدۃ الاعمال مین ابوالحسن رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین جاوے وہ تین خصلت پیدا کرے ایک یہہ کہ صحراے مکہ جو لوازمات دنیوی سے پاک اور صاف ہے اوسکو دیکھکر یہہ نکہے کاش کہ سرسبز ہوتا کہ عین بے ادبی ہے دوسرا یہہ کہ شہود حق تعالی کا اوسکی نظر مین جاری ہے اور صحراے توحید مین چلے تیسرا یہہ کہ جب کعبۃ اللہ کو دیکھے تو رب کعبہ کو بھی اوسکے ساتھہ دیکھے۔ اول امر عام مومنین کے واسطے ہے اور امر ثانی اور ثالث مخصوص اولیاء اللہ کے ساتھ ہی چنانچہ صاحب کتاب موصوف بعضی اولیاء کبار سے نقل فرماتے ہین کہ مین جبکہ بار اول کعبہ سے مشرف ہوا تو محض کعبۃ اللہ ہی کو دیکھا اور جب بار ثانی مشرف ہوا کعبۃ اللہ سات رب کعبہ کو بھی دیکھا اور جب بار ثالث کعبۃ اللہ سے مشرف ہوا رب کعبہ کو بھی دیکھا کعبہ کو نہین دیکھا اللھم ارزقنا ذرۃ من احوالھم بحرمۃ حبیبک ومحبوبک وصلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ونحرمۃ ھذا البیت امین ثم امین ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ رکن یمانی اصل یاقوت سفید سے ہے
اور ایک روایت مین وارد ہے کہ جو فرشتہ واسطے اجراے کار خلایق کے زمین پر آتا ہے
پہلے طواف کعبۃ اللہ کرتا ہے اور بعد طواف کے دو رکعت نماز کعبہ کے اندر ادا کرتا ہے
مقام ملتزم شریف مین کعبۃ اللہ کو بلگ جانا وقت دعا کے سنت مشہور ہے اور بلکہ کعبۃ اللہ
کو وقت دعا کے غیر مقام ملتزم مین بھی حدیث مین آیا ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ جو شخص وقت دعا کے کعبۃ اللہ کو بلگ جاے دعا اوسکی مستجاب ہے اور ابی
ہریرہ اور سعید بن جبیر اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہم یہہ سب کعبۃ اللہ کی میزاب
یعنے پرنالہ کے نیچے بلگ کے دعا کرتے تھے۔ خطۂ طایف ایک عجب کرامت بیت اللہ
اور اثر استجابت دعاے ابراہیم علیہ السلام ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے
عرض کیے کہ باری تعالی مین نے موافق ارشاد تیرے بیت بزرگ کے نزدیک اپنے اہل و
عیال رکھا ہون تو لوگون کے دل کو اوسکی طرف مایل کر اور اونکو میوہ عنایت فرما تا کہ شاکر
وہان کے تیرا شکر ادا کرین زمین مکہ سب زمینون مین مثال ولی کی رکھتی ہے کہ لوازمات
دنیوی سے بالکل بے تعلق اور آزاد ہے یعنی اس زمین مبارک پر سبزی اور زراعت اور
درخت میوہ دار بالکل نہین اور خطۂ طایف کہ چندان وہان سے دور نہین بلکہ بہت قریب
تین منزل پر واقع ہے مگر طایف کو دیکھنے سے صاف وصریح یہہ پایا جاتا ہے کہ زمین ملکہ
اور ملک ہے اور طایف اور ہے ملک ہے اول یہہ کہ ملکہ معظمہ مین مین موسم مین گرما اور شدت
حرارت کی طایف مین سردی اور برودت رہتی ہے چنانچہ اہل مقدرت موسم گرما مین مکہ معظمہ
سے آن کر طایف مین رہتے ہین دوسرا یہہ کہ طایف مین انہار و اشجار اور باغات اور میوہ جات

بکثرت ہین بعضے فقراء مکہ معظمہ سے طایف کے باغات مین جب جاتے ہین وہانکی عمدہ انار اور انجیر ہر روز ایسے اونکو مفت ملتے ہین کہ وہ اوسکو معہ اہل وعیال کہا نہین سکتے اور بچا دیتے ہین پس خطۂ طایف کو حق تعالی زمین شام سے اوٹھایا اور وسطے زرق اہل مکہ کے اسمقام پر رکہا اور جبکہ طایف زمین مکہ پر پہونچا پہلے اوسکو فرشتون نے طواف بیت اللہ کا کرواے اوسکا نام طایف ہوا ایسا ہی ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین پانی کا زیادہ پینا شرعاً اور طباً ممنوع ہے مگر آب زمزم کو جتنا ہوسکے پیوے سراسر فایدہ ہی چنانچہ عثمان ابن بساجع نقاش سے اور وہ ضحاک سے روایت کرتے ہین کہ پانی زمزم کا بسیری شکم پینا دوری نفاق سے ہے علما لکہتے ہین کہ آب زمزم اگر ہوسکے تو تمام جسد پر ڈالے ورنہ فقط منہ پر اوسکو مل لیوے ۔ ایک حدیث مین وارد ہے کہ جسکا حج مقبول ہوتا اوسکا کنکر جس سے وہ رمی جمرات کرتا ہے فرشتے اوٹھا لیتے ہین ۔ مولف اوراق کو مصداق اس حدیث کا براے العین مشاہدہ ہوا اور جو حجاج ہون وہ بہی دیکہہ سکتی ہین کہ لاکہون آدمی جمرات کو کنکر مارتے ہین اور ہر ہر آدمی کو ایک ایک جمرہ کے پاس اکیس اکیس کنکر مارنا پڑتا ہے بہلا لاکہ کنکر اگر یکجاے جمع کیا جاوین تو اوسکی ایک ٹیکری اور ٹیلہ بن جاتا ہے پس لاکہون کنکر کا ضرور ہے کہ اگر یکجاے جمع ہوون ایک چہوٹا پہاڑ ہووے مگر ہر ہر جمرہ کے پاس تہوڑے کنکر بقدر قلیل رہتے ہین ۔ نہروان علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ ایک اہل حمام نے واسطے پانی گرم کرنے حمام کے ایک شہر کے استخوان پر آگ ڈالا اور بہت سا ہوا مگر آگ اوسپر کچہہ بہی اثر نہین کی پہر دوبارہ اوسپر آگ بہوا کا پہر کچہہ بہی اثر نہین کی پہر سہ بارہ جبکہ اوسپر آگ بہوگا اور جلایا

ایک شعلہ بشدت جولی سے نکلکر اوس شخص کے سینہ پر بیٹھا پھر ہاتف نے ندا کیا کہ ای
شخص تیرے واسطے خرابی ہو کہ یہہ اونٹ تین بار حج کیا پھر اوسپر آگ کس طور سے اثر
کریگی - علما رکہتے ہین کہ حجاج کے واسطے مستحب ہی کہ جیران بیت اللہ کے خدمت
مین کچہہ نذر کرے اسواسطے کہ جیران بیت اللہ پر احسان کرنا باعث مقبولیت حج کا
ہے - داخل ہونا بیت اللہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بار ہوا
بار اول روز فتح مکہ مین بار ثانی روز دوم فتح مکہ مین بار ثالث روز حجۃ الوداع مین
چوتہا بار عمرہ قضا مین اور اب بہی عام داخلی کعبۃ اللہ کی سال مین دو بار بار ہوتی
ہے اور اگر چند حجاج جمع ہو کر شیبی کلید بردار خانہ کعبہ کو کچہ نذر کرین جب چاہین جب
داخلی ہو سکتی مگر یہہ داخلی خاص ہوتی ہے اور داخلی عام دو روز ہوتی ہے پہلے روز مردون
کی دوسرے روز عورتون کی - فضایل داخل کعبہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ باعث مغفرت جمیع گناہ ہونگا ہے اور آداب داخلی کعبۃ اللہ سے یہ ہے
کہ غسل کرے اور پانوون کو موزہ اور نعلین سے خالی کرے اور نظر اپنی سقف
کعبۃ اللہ پر ڈالے اور اثر دہام خلایق مین ایسا نجاوے کہ باعث ایذا خلایق کا
ہووے اور کلام غیر ضروری دنیوی نکرے اگر ہو سکے تو اپنی آنکہون سے آنسو
بہاوے - ذکر مواضع مبارکہ اور اماکن ماثورہ مکہ معظمہ کہ جمیع دعا مستجاب ہے
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ پندرہ موضع ہین اور علما اور
مشایخین نے اوس سے زاید لکہے ہین کہ بعضی اونمین غیر مشہورہ ہین - جو مواضع کہ
مشہور ہین اونپر اکتفا کیا جاتا ہے - مطاف - ملتزم - باب کعبہ - زیر میزاب کعبہ
وقت سحر - اندرون کعبہ وقت زوال - چاہ زمزم وقت مغرب - اور پیچہے مقام

ابراہیم کے وقت سحر۔ اور صفا۔ اور مروہ پر وقت عصر۔ اور عرفات مین وقت زوال
اور مزدلفہ مین وقت طلوع آفتاب کے۔ اور وقت سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے
اور منی مین جو تین آدہی رات مین ذبیحہ کے۔ اور جمرات ثلاثہ کے پاس اور باب
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جو معروف بہ باب حرمین ہے اور باب صفا اور
باب السلام مین اور جبل ثبیر پر اور مسجد کبش اور مسجد خیف اور مسجد نمرہ جو منا مین ہے
اور غار مرسلات مین اور زنانہ سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ مین کہ معروف بمولد فاطمہ رضی اللہ
عنہا ہے جمعہ کی رات مین اور مولد نبی مین کہ مشہور بشعب بنی ہاشم ہے وقت زوال مین
اور خیزران کہ قریب صفا ہی مابین المغرب اور عشا مین اور مختی ایک قبہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس مقام پر کفار سے پوشیدہ ہوکر نماز بجگانہ خفیۃً ادا فرماتے
تھے۔ اور جبل نور مین وقت ظہر اور مسجد بیعت یہ وہ مسجد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے ستر انصار نے بیعت کیے۔ اور مسجد مین وقت نماز صبح کے روز
یکشنبہ کو اور موقف پر وقت نماز مغرب کے اور جبل ابی قبیس پر اور رباط الموفق
پر کہ مشہور بہ رباط مغاربی اور مقبرہ سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا مین اور
شعب بنی ہاشم کہ اوسجاے ایک قبہ ہے اور حوطہ کہ اکثر اوسجاے صالحین مدفون
ہین اور قبر سفیان ابن عیینہ کے نزدیک اور قبر شیخ ابی الحسن علی الشعرانی اور
قبر دلاص اور قبر شیخ علاء الدین الکرمانی نقشبندی۔ اور قبر شیخ عبد السلام کہ شعب
جبل نور مین ہے اور مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور مولد حضرت حمزہ۔ اور مولد
حضرت عمر اور مولد حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور زقاق مرفق۔
اور مکان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نزدیک اوس حجر کے جو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے کلام کیا اور عبادت کا حضرت جنید اور حضرت ابراہیم ادہم کی رحمۃ اللہ
علیہما اور جبل حرا کہ اوسکو جبل نور بھی کہتے ہین اوسمین نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم پر ہوا اور آگے نزول وحی کے بھی حضرت اوسمین واسطے ریاضت اور عبادت
الٰہی کے اقامت فرمائے ہین اور غار جبل ثور مین جو شخص کہ واسطے دور ہونے حزن کے
دعا مانگے دنیا کی مصیبت سے کبھی غمگین نہو گا مولف اوراق عرض کرتا ہے کہ یہہ وہ غار ہے
کہ بوقت ہجرت مدینہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غار مین مخفی ہوے تہے
اور اس غار پر مکڑی اپنا جالہ باندہی اور کبوتر صحرائی بیض دیے کفار جب بتلاش حضرت
کے آئے جالا مکڑی کا دیکہہ کر پلٹ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہمراہ
حضرت کے تہے اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاتحزن ولاتخف فرمائے اور
یہ وہی اثر ہے کہ دعاے رفع حزن وہان مقبول اور مستجاب ہے اب حجاج اوسکی زیارت
کرتے ہین اور معجزۂ نبویہ تا حال اوسجاے ظاہر ہے کہ اوس غار مین ایک پتہر ہے اور
اوسمین ایک ساند بقدر ایک بالش چار انگل کے طویل اور بقدر چار انگشت کے عرض
ہے اور اوسمین سے حضرت نے ادہر سے اودہر گذر فرمائے چونکہ اوس ساند کو حضرت
کا جسم مبارک مس کیا ہے لوگ بھی واسطے استحصال برکت کے ادہر سے اودہر گذر جاتے
ہین اور بخیال چہوٹے ہونے ساند کے بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نحیف آدمی بھی اوسمین سے
بدشواری پار ہووے مگر کیسا ہی جسیم تنومند آدمی ہو اوسمین سے باسانی پار ہوجاتا
ہے مگر کرامت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ جو قوم حضرت سے بغض
رکہتی اوسمین سے پار نہین ہوسکتی بلکہ اوسمین پہنس کر ہلاک ہوجاتے ہین۔ اور جبل ثور
جسمین یہہ غار ہین مکہ معظمہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اوس کی بھی چڑہائی

قریب تین میل کے ہے اور اوسکی ایک راہ معین ہے اگر کوئی آدمی اس راہ سے نجاوے
نہایت تکلیف اوٹھاتا ہے اسواسطے راہ شناس کو ضرور ہمراہ رکھتے ہین چنانچہ یہہ خاکسار
پہلے حج مین سنہ ۱۲۸۹ھ بارہ سو انیاسی ہجری مین واسطے زیارت غار موصوف کہ جبل ثور
پر گیا تہا اور کوئی واقف راہ ہمراہ نہتا اثنائے راہ مین ایک ایسا راستہ درپیش ہوا
کہ وہ بقدر چار انگشت کے عریض تہا ایک جانب مین اوسکے غار عمیق اور دوسری جانب
سنگ بلند تہا یکایک جب غار پر نظر گرمی چکر آیا اور آثار بیہوشی کے نمودار ہوے
قریب تہا کہ پیر لغزش کہاوے اوس وقت بارگاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ملتجی ہوا اور عرض کیا یا معینا للغرباء والضعفاء والمساکین آپکے مقام
مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہون آپ ہی بجائے پس یکایک ایک بدوی کہ
پہلے اوسکا پتہ بہی نہتا اوس سنگ بلند پر حاضر ہوا اور جہک کر ہاتہ اپنا دراز کرکے اس
عاجز کو پہنچ لیا پس تائید مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ گناہگار ہلاکت
سے نجات پایا اور معجزۂ نبویہ ظہور مین آیا والحمد للہ علی ذلک اور مقامات استجابت
دعا سے جبل حندہ اور شعب عامر کہ وہ مکہ معظمہ مین مشہور ہے اور مسجد اجابت طریق کہ مناہ مین
نماز دعا بدہ ہے اور مسجد الجن کہ مکہ معظمہ مین اوسکو مسجد الحرس کہتے ہین اور مسجد رایہ
کہ اوسمین منارہ اذان ہے کہ اوس منارہ کو منارہ ابی اسامہ کہتے ہین اور ایک مسجد
مقابل مین رقاق المجرزۃ نزدیک میل ایمن کے واقع ہے اور مسجد تسعیم مقام عمرہ مین کہ اوسکو مسجد سیدتنا عایشہ طہرہ
کہتے ہین یہہ سب مقامات متبرکہ بہینہ کتاب مثیر شوق الانام وغیرہ سے منقول ہے۔

فائدہ قال ابو الحسن خرقانی قدس سرہ القبلۃ خمسۃ فالکعبۃ قبلۃ

المومنین وبیت المقدس قبلۃ الانبیاء والمرسلین وبیت المعمور قبلۃ
الملائکۃ المکرمین والعرش قبلۃ الدعاء والحق سبحانہ وتعالیٰ
قبلۃ احیائہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ترجمہ ابوالحسن
خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ قبلہ پانچ ہین۔ کعبۃ اللہ قبلہ مومنین ہے
اور بیت المقدس قبلۂ انبیا علیہ السلام کا اور بیت المعمور قبلہ ملائکہ کا ہے اور
عرش معلی قبلہ دعا کا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ قبلہ اوسکے دوستون کا ہی
پھر جس طرف تم متوجہ ہو اوس جاے پر تجلی ذات باریتعالی جل جلالہ وعم نوالہ
کی ہے۔

فصل سوم بیان مین تولیت کعبہ اور خدمتگذاری حرم مکہ معظمہ وغیرہ کے

جو زمانہ خلفاء راشدین اور سلاطین اہل اسلام سے آجتک خدمتگذاری متعلق رہی
پہلی فصل مین حال تولیت کعبہ کا زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت کے زمانہ
تک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنے موقع پر مذکور ہوا۔ اب جاننا چاہیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے عتاب بن اسید کو متولی مکہ معظمہ فرمایا
اونہون نے لوازمات خدمت مکہ معظمہ بجا لاتے رہے اور زمانہ خلیفہ اول جناب
سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ مین بھی وہی متولی مکہ معظمہ رہے پھر وفات
اونکا اور وفات خلیفہ اول کا ایک ہی روز مین واقع ہوا پھر زمانہ خلافت راشدہ
تک کہ منتہاء اوسکا خلافت جناب امام حسن رضی اللہ عنہ ہی صدر دار اسلام
مدینہ منورہ رہا اور مدینہ منورہ سے عامل واسطے خدمت گزاری مکہ معظمہ کے مقرر

ہوکر آیا کرتا بعد انقضاے ایام خلافت راشدہ کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے
امارت بنی اُمیہ شروع ہوئی اور صدر دار اسلام ملک شام مقرر پایا لاکن امارت
بنی امیہ مین چند مدت تک عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاکم مستقل مکہ
معظمہ کے رہے اور خدمت گذاری مکہ معظمہ کی اونہین سے متعلق رہی یہانتک
کہ زمانہ خلافت عبد الملک ابن مروان کا پہونچا اور حجاج نے عبد الملک ابن
مروان کی جانب سے عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مقابلہ کیا اور اونکو شہید
کیا اوسوقت سے خدمت گذاری مکہ معظمہ کی بنی امیہ کو تفویض ہوی اور ملک شام
سے عامل حرمین شریفین کی خدمت گذاری کے واسطے آتا رہا پھر بعد انقضاے
خلافت بنی امیہ کے خلافت عباسیہ شروع ہوی اور پاے تخت خلافت عباسیہ
کا ملک عراق بغداد شریف مقرر ہوا اور خدمت گذاری حرمین شریفین کی اوسی
دولت سے متعلق رہی پھر اثناء دولت عباسیہ مین دولت اخشیدیہ شروع ہوی
اور پاے تخت اس دولت کا ملک مصر رہا مگر اس دولت کو نوعے علاقہ دولت عباسیہ
کے ساتھہ رہا پھر بعد انقضاے دولت اخشیدیہ کے دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر مین شروع
ہوی اور اپنے تئین دولت عباسیہ سے علیحدہ کرکے آپ خود حاکم مستقل مصر کے
ہوی اور خدمت گذاری حرمین شریفین کی دولت فاطمیہ کے متعلق رہی پھر دولت
ایوبیہ مصر مین آئی اور اپنے تئین خلافت عباسیہ کے ساتھہ منسوب کرتی رہی
اور خدمت حرمین شریفین کی بھی اسی دولت ایوبیہ سے متعلق تھی سن بعد دولت
ترکیہ جرکسیہ مصر مین آئی اور مصر مین اس دولت کے پاے تخت خلافت عباسیہ
کا مصر ہی مقرر پایا اور خدمت حرمین شریفین کی اسی دولت سے متعلق رہی اور اب

مین دولت جرکسیہ کے ملک ظاہر رکن الدین بیبرس نے روانی محمل اور پردہ کعبۃ اللہ کی
قاہرہ مصر سے جاری کیا کہ ابتک وہی عادت جاری ہے۔ جاننا چاہیے کہ زمانہ خلافت
راشدہ سے دولت ترکیہ جرکسیہ تک جو امر نیا ظہور مین آیا پہلی فصل مین حسب موقع
مذکور ہوا۔ پھر بعد انقراض دولت ترکیہ جرکسیہ کی دولت ترکیہ عثمانیہ شروع ہوی
یہانتک کہ پائے تخت اس دولت کا استنبول قرار پایا اور ملک مصر بھی دست تصرف
مین اسی دولت کے آیا اور خدمت حرمین شریفین بھی اسی دولت سے تاحال متعلق ہے
ابقاہ اللہ الی یوم القیمۃ ہر چند کہ خاتمہ مین اس کتاب کے احوال سلاطین ترکیہ
عثمانیہ کا تصریحاً آویگا لاکن یہان اس امر کا بیان مقصود ہے کہ سلاطین ترکیہ سے خدمات حرمین شریفین
مین اضافہ ہوتی چلے آئے۔ علماء تاریخ لکھتے ہین کہ عہد مین دولت ترکیہ عثمانیہ کے رفاہ عام اور خدمت
تمام اہل حرمین شریفین کے ہوی ایسا کسی اور دولت سابقہ اسلامیہ مین نہین ہوی مگر ملک اشرف ابو النصر
قایتبای دولت جرکسیہ ترکیہ مین نہایت صاحب خیر تھا کہ اوسنے مکہ معظمہ مین مدرسہ
اور منی مین مسجد خیف اور عرفات مین مسجد نمرہ بنا کیا اور سقاے عباس یعنی آبدار خانہ
اور برکہ خلیص ایک بڑا حوض مکہ معظمہ مین بنایا اور عرفات مین نہر لایا اور چاہ زمزم
کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے ایک بڑی منبر بھیجا اور منبر مبارک مسجد
نبوی اور روضہ منورہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو از سر نو بنایا چنانچہ ابتک
جالی آہنی اطراف روضہ مقدسہ مطہرہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسیکے
وقت کی ہے اور نام اوسکا جالی مبارک پر کندہ ہے اور اہل حرمین شریفین کے
واسطے بقدر کفاف خدمت گذاری مقرر کیا من بعد سلطان محمد ابن سلطان بایزید
خان عثمانی ترکی رومی نے پہلے سب سلاطین عثمانیہ سے کیسہ زر واسطے حرمین شریفین

ذکر خدمات سلطان محمد رومی

شریفین کے مقرر کیا پھر برادر اوسکا سلطان مراد خان ابن سلطان محمد نے تین ہزار
پانسو درہم حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پھر سلطان بایزید ابن سلطان محمد
دوسرا بھائی اونکا چودہ ہزار دینار سرخ حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پھر سلطان
سلیمان ابن سلطان سلیم رومی نے غلہ کفاف واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر
کیا بعضی مورخین اوسکی تفصیل لکھتے ہین کہ اٹھارہ ہزار دینار سرخ نقد واسطے اہل
حرمین شریفین کے مقرر کیا اور دو شیشہ سلیمانی یعنی لنگر عام مکہ معظمہ مین جاری کیا تا حال
جاری ہے اور فقرا و خواہ کتنی ہی ہووین اور اوسمین جاوین محروم نہین رہتے اور
نہر زبیدہ جو مکہ معظمہ مین ہے خراب اور بند ہوگئی تہی اوسکو بصرف ستر ہزار مثقال
طلائی کے درست اور جاری کیا پھر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان رومی نے
مسجد الحرام از سر نو بنایا اور اہل حرمین شریفین کے واسطے سات ہزار آردب
گیہون کے مقرر کیا اردب چوبیس مد ہوتا ہے اور مد چار کیلی اور کیلہ مدینہ طیبہ کا دو
اور پاؤ آثار ہندی اور کیلہ مکہ معظمہ کا قریب تین آثار کے ہوتا ہے پس اردب بحساب
کیلہ مدینہ طیبہ کے دو سو اٹھیاسی آثار اور بحساب کیلہ مکہ معظمہ کے دو سو سولہ آثار
ہندی ہوتا ہے۔ پھر سلطان مراد ابن سلطان سلیم عثمانی نے چوالیس ہزار دینار
سرخ اور صدقہ جوالی کہ چوبیس ہزار درہم ہین اور کسوۂ کعبہ اور سات ہزار اردب
گیہون واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر کیا۔ پھر سلطان احمد ابن سلطان محمد رومی
عثمانی نے کمر بندہاے نقروی بالمع طلائی واسطے حفاظت اور استحکام کعبۃ اللہ کے
اور جالی نقروی واسطے روضۂ منورہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بھیجا لاکن نہ وہ کمر بند فی الحال خانہ کعبہ پر باقی ہے نہ وہ جالی نقروی روضۂ منورہ

الخ زیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نصب ہے۔ جاننا چاہیئے کہ جو مصارف حرمین شریفین کے
اوپر بیان ہوے اوسمین تصریح اخراجات روشنی حرمین شریفین کی مذکور نہین حالانکہ
روغن زیتون اور موم بتی واسطے روشنی حرمین شریفین کے ملک مصر اور شنبول
سے ہزار ہا روپیہ کی آتی ہین پس اس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ مصارف روشنی
کے سوائے مصارف مذکورہ کے ہے اور بہت ایسی مصارف سلاطین روم کے
حرمین شریفین مین ہین کہ اوسکا داخلہ کتب تواریخ مین نہین ملتا چنانچہ سلطان محمود
خان رومی نے قریب باب السلام کے مدینہ منورہ مین مدرسہ محمودیہ تیار کیا اور اوسمین
ہزار ہا روپیہ کے کتب ہین اور مشاہرہ اساتذہ اور تلامیذ کا بھی اوسکے ہزار ہا روپیہ
کا ہے اور سلطان عبد المجید خان سابق نے بھی مدرسہ منورہ مین مدرسہ حمیدیہ
تیار کیا ہے علی ہذا القیاس اور سلطان عبد المجید خان نے اندرون حرم نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ایک مدرسہ قایم کیا اوسمین بھی مشاہرہ اوستادون کا اور
متعلمین کا ہزار ہا روپیہ ہین اور تجدید حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصرف
لکھو کہا روپیہ کے کیا اور سلطان عبد المجید خان حال نے بمشاہرہ ہزار ہا روپیہ
کے قاریان قرآن اور دلایل اور مولود وغیرھم کو حرمین شریفین مین مقرر کیا
سوائے اسکے مسافر خانے سلطانی مدینہ منورہ مین اور لنگر عام سلطانی بھی مدینہ
طیبہ مین جاری ہے کہ وہ کتب تواریخ حرمین شریفین مین مذکور نہین ہے
اس قسم کے مصارف سلطانی جو کتب تواریخ مین مذکور نہین اور مولف کے دیکھنے
مین یا سماعت مین آئے ہین انشاء اللہ تعالے باب دوم مین مذکور ہون گے
جاننا چاہیئے کہ سلاطین ترکیہ جرکسیہ مصریہ سے ملک صالح ابن ملک الناصر

قلاون دو قریہ حوالی مصر سے خرید کر کے معارف تیار ہی پردہ خانہ کعبہ مین
وقف کیا تہا جبکہ عہد مین سلطان سلیمان خان رومی کے وہ دو قریہ ویران ہوے
اور محاصل اوسکا پردہ خانہ کعبہ کو کافی نہوا سلطان موصوف نے اور چند قریات
اپنے خزانہ خاص سے خرید کر کے ہمراہ اون دو قریات کے واسطے تیاری پردہ
خانہ کعبہ کے وقف کیئے چنانچہ ابتک محاصل اون قریون کا صرف مین پردہ خانہ کعبہ
اور روضۂ منورۂ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاری ہے۔ کتاب اعلام
علماء العلام مبنا مسجد الحرام جو حسب الحکم سلطان الوقت کے مفتی مکہ معظمہ نے
تصنیف کیئے ہین اوسمین سند وقف سلطانی بہی تحریر ہے نقل سند وقف
سلطانی ھدیۃً للناظرین لکہی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورۃ کتاب الوقف الشریف السلطانی الامام الاعظم الخاقانی الاعدلی
المظفری السلیمانی الوارد من خدمۃ الاعتاب الشریفۃ السلطانیۃ
الی الدیار المصریۃ المتضمن لانفاق جہات علی الکسوت الشریفۃ المعظمۃ
المنیفۃ بالحرمین الشریفین المعظمین المکرمین المنیفین مع ما اشتمل
علیہ من التنبہ علی ذکر جہات الکسوۃ القدیمۃ المعینۃ فیہ الحمد للہ
الذی رفع القبۃ الخضراء ووضع بساط الغبراء وسمک فی سمائہ
الافلاک وملک فی ارضہ الاملاک ففتح مناہج الملک
والدولۃ الغراء وجعل الکعبۃ السلاطین وحسن رعایۃ الامراء
وجعل الکعبۃ البیت الحرام لشعائر الدین الزاہر فمن حج البیت او

او اعتمره فلا جناح عليه واستعد بحجه يوم الجمع ثم الصلوة والسلام
على سيدنا وسيد الانبياء محمد اعلم الرسل الاعلام والانبياء
وآله الكرام الاتقياء واصحابه العظام الاصفياء وهذا محل العلامة
الشريفة بكتاب الوقف الشريف المشار اليه شرفها الله تعالى و
اعلاها وزاد سموها وعلاها وهذا امثال خط مولانا
الافندي الآتي شرحه فيه المستطر تحت العلامة الشريفة في
الحاشية اليسار ومن محل وضعها وصورة ما املى في هذا الكتاب
من الاقرار بالوصف على النمط المحرر المستطاب لما جرى لدي وتحقق
بين يدي حكمت بموجبه الشرعي على ما يقتضيه قواعد الشرع
المصطفوي نمقه العبد المحتاج الى عفو ربه الصمد محمد بن قطب الدين
بن محمد بن محمد القاضي بالعساكر المظفرة المنصورة في ولايت
اناطولي اما بعد فهذا وثيقة اثيقة بديعة المعاني البنيان
بمنيفه انيفه بليغة المباني والبنيان توازي عباراتها راحا حقيقة
بل هي اصفى وتحاري استعاراتها مسكا سحيقا بل هي ازكى يفوح عما هو الحق
القاطع ما حواه فحواها وتخبر عما هو الصدق الساطع ما اداه مؤداها
وهو انه قد بان لدي كل ذي عقل سديد ان الدنيا الدنيئة قنطرة
العابرين ورباط المسافرين يحل هذا ويرحل ذلك ولا يدري
احد الى ماذا يصير حاله هنالك وما من احد الا وتمطى صهوة
ادهم الليل واشهب النهار ويسير مع السائرين الى منتهى الاجال و

والاعمار وهي للمرء عظة ما قال سيد الكائنات عليه افضل الصلوة
اسمعوا دعوا من عاش مات ومن مات فات وكل ما هو آت آت والادب
من اعتبر اذخر لمقامه الباقي عدة وعتادا بالصدقات التي ينال بها
النجات ويتوسل بها الى نعيم الجنات على ما نطق به القرآن وحديث
رسول الرحمن صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم حيث قال عز من قائل ان
الله يجزي المتصدقين والمتصدقات وقال عليه الصلوة النامیات
اذا مات ابن آدم وانقطع عمله الا من ثلث علم ينفع به او ولد صالح يدعو
له او صدقة جارية الا وهي الوقف تفكر في ذلك السلطان الاعظم
والخاقان الاكمل الاكرم وظل الله في ارضه وخليفته في رفعه وخفضه
علو العلا من آل عثمان عثماني المحيا من سلاطين الزمان سلطان
البحرين والبرين والعرض القايم بالسنة والفرض عاشر المجددين لدين
الاسلام باحسن المعاشر وعاشر السلاطين العثمانية كالعقد العاشر
السلطان بن السلطان بن السلطان سليمان شاه خان ابن السلطان
سليم خان ابن سلطان بايزيد خان لازالت حديقة حقيقة العالمين
منضرة بماء حياته ونماء ذاته وحدقة حدقة العالمين منورة بضياء
صفاء صفاته وبيضاء سناء حسناته وبلغ ارواح آبائه واجداده
الرحمة وسقاهم بالكوثر واسبغ عليهم نعم غفرانه وابد رمنها
واكثر وراي في نفسه النفيسة نعم الله جزيلة لا يسع لشكرها وعلى ذاته
الكريمة منه منة جميلة ليس في طوقة ذكرها اراد استقرارها

بالاوقاف القارة استمرارها بالادرارات الدارة متفكرا في قول الملك
الخلاق ما عندكم ينفد وما عند الله باق و ناظرا في قول الحج المبرور
ليس له جزاء الا الجنة وعالما بان تعظيم الكعبة المستورة بالاستار الشريفة
العالية وتشريفها في حج يوجب الجنة ويصير الهدف الساتر من العذاب
والجنة وسانحا في قلبه الفسيح من قول الرسول من زار قبري وجبت له
شفاعتي ان يستشفع منه بتكريم قبره بالاستار بل بتشريف مرافق الاتباع
وستر مراصد الاشياع ايضا بالازار تنزيلا اياه منزلة الزيارة الدائمة
والخدمة القائمة على مر الدهور والاعصار وان تلك المواضع وان
كانت جرت العادة لكنها كانت بالاموال المتطرقة والاثمان المتفرقة
فاحب ان يكون ما يصرف الى هذه الاثار الشريفة من الاموال المميزة
المتبركة المنيفة فعين لهذا اجمل املاكه واسبابه واجمل اموالها واكسابه
فلذلك قال لدى المولى الفاضل النحرير الكامل مصباح رموز الدقائق
مفتاح كنوز الحقائق كشاف المشكلات حلال المعضلات الموقع اعلا
هذا الكتاب يسر الله له حسن المآب بقوله الشريف ولفظه اللطيف المحاوي
عن الاعتساف الهادي على الاقوام والاعتراف الذي يجوزه الشرع لا
حتوائه على ما يعتبره الاصل والفرع وحكى بانه قد وقفا وقافا وسبلها
وجسل املاكها وكلها مكونة على النمط الكفي وآله شمل وعلى الطريق
المشروع الاكمل لتكون بهذه المصلحة اوقافا قارة وادرارات دائرة
في الدنياء العاجلة ومفيدة له يوم الجزاء والآجلة وتكون عمدة

معتدة لغدره من امسه وقريته منورة لا تفارقه فى امسه وتصيرها جرة
من العذاب وحنته ويكون جزاءها مثل جزاء الحج المبرور والجنة وتكون
باعثه للرفاعة وموجة للشفاعة منها جميع القرى الثلاث المسماة بديبوس
وابو الغيث وحوض لقمص الواقعة بالولاية المصرية التى كان حصل منها
فى السنة الواحدة مبلغ تسعة وثمانين الف درهم ومنها جميع القرى السبع
الجديد الواقعة فى الولاية الشرقية بالديار المصرية اولاها قرية سلكه
كان حصل منها فى تلك السنة مبلغ ثلاثين الف درهم واربعمائة مائة درهم
وستة وتسعين درهم وثانيها قرية سرديحى حاصلها فيها مبلغ احدى
وسبعين الف درهم وثمانية وعشرين درهما وثالثها قرية دلش الحجر
حاصلها فيها احدى وخمسين الف درهم وثلثمائة درهما واربعة دراهم
ورابعها قرية منابل وكوم ريحان حاصلها فيها مبلغ سبعة وثلثين الف
درهم واربعين درهما وخامسها قرية بجام حاصلها فيها اربعة عشر الف
درهم وتسعمائة درهم واربعة وثلاثين درهما وسادسها قرية منية النصارى
وحاصلها مبلغ ستين الف درهم وثمانماية درهم وثمانية وخمسين درهما
وسابعها قرية تطاليه وحاصلها فيها مبلغ عشرة الاف درهم واربعمائة
درهم واربعة وثمانين درهما يكون جميع النقود المزبورة فى تلك السنة
المسفورة مبلغ ثلاثمائة الف درهم وخمسة وستين الف درهم ومائة
واثنين وخمسين درهما فضيا محاذيا بنصف القطعة رايجا فى الوقت
ابد الله دولة من سكها باسمه السامى ورفه رعاياه بعدله المتوفر الناجى

وقف

وقف جميع القريه المزبورة المستغنية عن التحديد والتعريف والتبيين
والتوصيف بشهرتها فى مكانها عند اهاليها وجيرانها ولكونها مشروحة
معلومة فى دفاتر السلطانية والمناشير الخاقانية بجملة ما لها من الحدود
والحقوق وما ينسب اليها بالاصالة والحقوق والمراسم والمداخل
والطرايق خلا ما يستثنى منها شرعا من المساجد والمعابد والمنابر والمعابر
والمراقد والمقابر والاملاك والاوقاف وسايرما يعرف متسامية
بالاسامى والاوصاف وسلم جميعها الى من ولاها عليها بموجب الشرع
المنصوص ونصبه للخدمة بالامانة والاستقامة فى هذه الخصوص
وتسلمها هو منه للتصرف فيها بالوجه السداد على ما هو المراد تسليما
وتسلما صحيحين شرعيين ثم عين السلطان الغايق على حذ افير السلاطين
فى الافاق بالاستهمال والاستحقاق والسابق فى مضاير التدابير بمكارم
الاخلاق ومراسم الاشفاق لازالت شموس سعادت ابدية الاشراق
وما برحت نجوم سلطنته محمية عن الانمحاق مما يحصل من تلك القريه
الموقوفة المذكورة على حسب التخمين التى مدارها حاصل السنة المشروحة
المزبورة فالتعيين على هذه النسبة فى جميع الاعوام قلت المحصولات او
صلت بتفاوت الشهور والايام مبلغ مايتى الف درهم وستة عشر درهما
لاستار ظاهر الكعبة الشريفة شرفها الله تعالى فى كل سنة مرة ماجرت به
العادت القديمة فى السنين الماضية العديمة فبقى على هذه التخمين بعد
الصرف المذكور فى السنة مبلغ ثلثمية وثمانين الف درهم وتسعماية وستة

وثلاثين درهما وشرط ان يحفظ ذلك الباقي بحفظ المتولي الى تمام خمسة
عشر عاما فيكون عند الجمع في هذا العام على التخمين التام مبلغ ثلاثة عشرة
مائة الف درهم واربعة وثلاثين الف واربعين درهما فعين من هذ
الباقي المحفوظ المجموع المستور الاستار المواضع التي تجدد في القضاء كل
خمسة عشر عاما مرة وبعد تجديدها المزبور لا تجدد في كل سنة بل يروح
الى انقضاء خمسة عشر عام اخر ثم تجدد مرت اخرى كذلك ثم نقم الى ان ينقرض
الدهر ويتم لكل مرت من تلك المرات وفي كل كرت من هذ الكرات بالتخمين
المزبور والتعيين المذكور مبلغ سبعماية الف درهم واحد وخمسين الف
درهم وثلاث مائة وسبعين درهما فضيا رايجا في الوقت وتلك المواضع
التي يصرف اليها هذ المقدار في خمسة عشر عاما مرت وهي داخل
الكعبة الشريفة والروضة المطهرة المنيفة اعني بها التربة المنورة
لسيد الكونين ورسول الثقلين نبينا محمد عليه الصلوة والسلام الى يوم
القيام بالمدينة المنورة والمقصورة المعمورة في الحرم الشريف والمنبر
المنيف فيه ومحرابه ومحراب التهجد والاستار الاربعة لنفس الحرم
الشريف ومحراب قبة العباس وقبره وقبر عقيل بن ابيطالب وحضرت
حسن وعثمان بن عفان وفاطمة بنت اسد رضوان الله تعالى عليهم اجمعين
وما زاد بعد هذا وهو مبلغ خمسماية الف درهم واثنين وثمانين
الف درهم وستماية وسبعين درهما لاحتمال ان يقع في بعض السنين
النقصان بسبب الشراء وطوارق الحدثان لان هذا بالتخمين وان لزم

في نعوض

فى بعض السنين جبر النقصان فليجبر من هذا الفاصل فيذلك الزمان
وان وجد فى انقضاء المدة وبعد الصرف شيئ مما يزيد ويفضل سواء
كان هذا المقدار او الاكثر منه او الاقل فليشتر بالموجود المزبور الملك
المناسب للوقف من العقار الواقع فى موضع الرغبة والاشتهار
لتكثير محصول الوقف وتوفير مواضع الصرف بالحاق هذا المشترى و
المبتاع بساير الاوقاف واستغلاله معها وصرف غلاته الى المصارف
المبينة بالاوصاف وتنمية الوقف بهذا التكثر وتمشيته وتوسيعته
بذلك التوفير وهذا بعد رعايته شرط انه ان وقع المضايقة
فى هذا الوقف او فى الوقف اخر الذي وقفه السلطان ايضا على
مصالح الفقراء الذاهبين الى الحجاز وعلى جهاتهم وساير مهماتهم
وكتب له وقفية مستقلة مشتملة على هذا الشرط والقيود لتكون
مرعية بالخلود والا بود يلزم ان يعين كل واحد من الجانبين الآخر
بزوايده وبفاضل عوايده باتمام بالهم ويلزم له وبتكميله لدفع
مضايقته وضرورته واسعاده وارفاده بمعرفة المتولين وراي
حاكم الوقت وارشاده واجتهاده اقرارا واعترافا صحيحين شرعيين
مصدقين ومحققين مرعيين وقفا صحيحا شرعيا وحبسا صريحا مرعيا
حاويا على الحكم بصحته اصلا وفرعا على وجه يعتد به دينا وشرعا
برعايته شرايط الحكم والتجميل فى حصول الوقف التسهيل لدى المولى
الفاضل النحرير الكامل الموتمم اعلا هذا الصك الديني واللفظ اليقيني

فتح الله تعالی ابواب الحقوق بمفاتیح اقلامه واحکم امور الشرع بثبوت احکامه فصار وقفا لازما صحیحا متفقا علیه علی مقتضی الشرع و مرتضی احکامه بحیث ما لا یرتاب فی صحته وابرامه لوقوع حکم المولی المومی الیه علی رای من راه من الایمة الماضیین المجتهدین رضوان الله اجمعین عالما بالاختلاف الجاری بینهم فی مسئلة الوقف فلزم خلوده بخلود السموات وابوده بابود الکائنات الی ان یرث الله الارض و من علیها وهو خیر الوارثین ولا یحل بعد ذلک لاحد یومن بالله و رسوله والیوم الاخر ان ینقضه ویعطله او یحوله او یبدله فلا یملک ولا یملک بعد ذلک بوجه من الوجوه وسبب من الاسباب وکیف یجتری لذلک المومن او خایف من الله المهیمن بعد ما سمع قول رب العالمین الا لعنة الله علی الظالمین واجر الوقف بعد ذلک علی ارحم الرحمین - جری ذلک وحرر بامر العالی الخاقانی لازال عالیا فی آخر صفر المظفر المنخرم فی سلک الشهور سنه تسع واربعین وتسع مائة من الهجرة النبی صلی الله علیه وآله وسلم

تذکیر حرم مکہ معظمہ کا بیان ہی

بوقت آدہی رات کے موذنین سب مناروں پر مسجد الحرام کے برآمد ہوتے ہین اور اوس تذکیر کو بعد ایک کے بطور دورے کے نہایت خوش الحانی سے پڑہتے ہین لیکن تذکیر ماہ رمضان شریف علحدہ ہے اور تذکیر باقی سال کی علحدہ ہے اب ابتداء تذکیر ماہ رمضان سے کیا جاتا ہے -

ايها النوام قوموا للفلاح | واذكروا الله الذي اجري الرياح
ان جيش الليل قد ولى وراح | وتدانا عسكر الصبح ولاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

معشر الصوام يا بشري كموا | ربكم بالصوم قد هنا كموا
وجوار البيت قد اعطاكموا | فافعلوا افعال ارباب الصلاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

اغنموا شهركم وقبل الفوات | وبه توبوا تعوذوا بالهبات
واغنموا هذ الليالي النيرات | واذكروا الله بالفاظ فصاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

يا الهي هب لنا فيه المرام | اننا جيران ذي البيت الحرام
ان للجيران حق بالذمام | يا كريم العفو يا رب السماح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

اسقنا غيثا به تحيى البلاد | والمواشي يا الهي والعباد
واجرنا من غلاء في ازدياد | لا تواخذنا بافعال قباح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

قد دعوناك بطه المصطفى | صل يا رب عليه شرفا
وعلى المهموا اهل الوفا | وصحاب ما تعنا ذو الجناح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

تسحروا رضي الله عنكم تسحروا اغفر الله لكم تسحروا تاب الله عليكم

تسحروا فان فى السحور بركة تسحروا فانه من سنن المرسلين تسحروا فانه
من اعمال الصالحين تسحروا فانه شعار المتقين قال الله تبارك وتعالى
الصوم لى وانا اجزي به وقال النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
للصائم فرحتان فرحته عند افطاره وفرحة عند لقاء ربه وان
لكل صائم عند افطاره دعوة مستجابة تسحروا رضى الله عنكم
تسحروا غفر الله لكم تسحروا تاب الله عليكم تقبل الله منا ومنكم ـ
ودوروسرا كلوا رضى الله عنكم كلوا غفر الله لكم كلوا تاب الله
عليكم كلوا مما فى الارض حلالا طيبا كلوا من الطيبات واعملوا صالحا
كلوا من رزق ربكم واشكروا له بلدة طيبة ورب غفور كلوا واشربوا
حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا الصيام
الى الليل ولا تباشروهن وانتم عاكفون فى المساجد تلك حدود الله
فلا تقربوها كذلك يبين الله لكم آياته للناس لعلهم يتقون كلوا رضى الله
عنكم كلوا غفر الله لكم كلوا تاب الله عليكم تقبل الله منا ومنكم ـ
وورتيسيرا يا ممد بر الليالى والايام يا خالق النور والظلام يا ملجاء
الايامى يا ذا الطول والانعام رحم الله عبدا ذكر الله رحم الله عبدا
شكر الله رحم الله عبدا قال لا اله الا الله محمد رسول الله الملك لله
الواحد القهار الكبرياء لله الواحد القهار الملك الجبار الكريم الغفار
الحليم الستار خالق الليل والنهار سبحانه هو الواحد القهار خلق السموات
والارض بالحق يكور الليل على النهار ويكور النهار على الليل وسخر الشمس

والقمر کل یجری لاجل مسمی الا هو العزیز الغفار دو رچوتھا اشربوا و
عجلوا فقد قرب الصباح تین مرتبہ پڑھکر پھر یہہ دعا پڑھتے ہین الدعاء
فی الاسحار مستجاب واذکروا اللہ کثیرا فی القعود والقیام وارغبوا
الی اللہ تعالی بالدعاء والثناء لان الدعاء فی الاسحار مستجاب
پھر اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح تین مرتبہ پڑھتے ہین اوسکے بعد یہہ
اشعار وداع پڑھتے ہین ؎

ھذا الیال تجلی سره فیھا	علی نفوس ذات انوار سابقھا
شھر الصیام ضعت للقوم حضرته	کئوس التھانی والرضا فیھا
یا حبذا شھر فضل عرف خلوته	یفوح مسکا فلا طیب یضاھیھا
وفیه اوقات قرب نور خلوتھا	قد نور العرش والدنیا وما فیھا
یا غافلا ولیالی الصوم قد ذھبت	زادت خطایاك قف بالباب وابکھا
واغنم بقیة ھذا الشھر تحظی	فما غرسته من ثمار الخیر تجنیھا
وتب لعلك تحظی بالقبول عسی	ان تبلغ النفس بالتقوی امانیھا
وقل الھی انا العبد الذلیل وقد	اتیت جوارا فارزقنی اجیھا
فلا تکلنی الی علمی والی عملی	واغفر ذنوبی فانی غارق فیھا
من کان یشکو اداء ذنوبه	فلیات فی رمضان باب طیبه
ویفوز من عرف الصیام بطیبه	اولیس قال اللہ فی ترغیبه
الصوم لی وانا الذی اجزی به	یا صایمی رمضان فوزوا بالمنی
وتحققوا نیل السعادة والغنی	وثقوا بوعد اللہ اذ فیه الھنا
اولیس ھذا القول قول الھنا	

الصوم لى وانا الذي اجزي به

من صام نال الفوز من رب العلا ... وبوجهه اضحى عليه مقبلا
يا من يروم توسلا وتوصلا ... صم رغبة فى قول رب قد علا

الصوم لى وانا الذي اجزي به

يا فوز من للصوم قام بحقه ... واتى بحسن القول فيه بصدقه
ومن الجحيم نجى وفاز بعتقه ... فالله قام عن الصيام لخلقه

الصوم لى وانا الذي اجزي به

يا من تقضى عمره دع عنك نومك والكسل واعلم بان اعمالك تعرض على الديان كم ذا يستهرج بفعلك وليس يخفى بتهرجك عذ ابتان الفضائح وينتصب النيران ان كنت تطلب توبة فانهض فهذا اوقتها فبعد خمس ليال يقال قد فرغ رمضان يرجل وما اودعته الا زخارف العمل واحسرتك حين يشهد عليك بالخسران تصم نهارك ولما تقطر يحصل غايتك تشبع وتنى الجايع هذا هو الحذلان تحضر صلوة التراويح بالجسم حاضرا انما القلب غائب فى كان وما كان تقطع حياتك غيبة و الصوم قبوله من عجب تاكل لحوم العالم وترجى الاحسان من ليس يحفظ لسانه ولا الجوارح عن دلل ماله من الصوم الا يقضى النهار جيعان تصحت جهدى ولكن النصح يصعب على الشقى انا الجاك والله عمري مضى مجان بالله عليك قم ودع شهر الصيام قبل السفر ولا تدعه يرحل وهو عليك غضبان بيض سواد الصحيفة فالموت ادنى من نفس وخف الهلك تخطى

منه عند بالامان اور تمام سال مین ہر آدہی رات کے بعد سے یہہ تذکیر شروع
پہلے رئیس کہتا ہے اور ہر رئیس کے ساتھ ساتون منارہ والے کہتے ہین
لا الٰہ الا اللہ تین بار کہتے ہین پھر سیدنا محمد رسول اللہ تین بار کہتے ہین
پھر ولا نستعین الا باللہ لا الٰہ الا اللہ پھر تین بار ولا نومن الا باللہ
لا الٰہ الا اللہ ولا نتوکل الا علی اللہ لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ یا قومنا اجیبوا
داعی اللہ لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ الکریم الحلیم الذی اذا سئل اعطی
واذا استعین اعان لا الٰہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ ویعفو عن السیئات لا الٰہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی
اذا قطر قطرۃ من بحر جودہ وکرمہ ملاء بھا الاکوان لا الٰہ الا اللہ
تین بار یا سعادۃ من قام ولذیذ احلامہ وذکر اللہ بقلبہ ولسانہ وقال
لا الٰہ الا اللہ سیدنا محمد الرسول اللہ النبی الصادق الفاتح الخاتم
وسلمنا العظمی الی اللہ یوم العرض علی اللہ وعلی ھذہ الشہادۃ نحیا
وعلیھا نموت وعلیھا نبعث انشاء اللہ من الامنین الفائزین المطمئنین
المفرحین المستبشرین برحمۃ اللہ وکرمہ ماشاء اللہ کان ومالم یشا
لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ العظیم الذی
لا الٰہ الا اللہ الحی القیوم واتوب الیہ واسئلہ التوبۃ والمغفرۃ لی ولوالدی
ولوالد والدی ولمن احسن لی ولمن اساء الی ولمن لہ حق علی ولمن او
صانی واستوصانی بدعاء الخیر ولاصحاب الحقوق علی ولجمیع المسلمین
والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک یا مولانا یا رب سمیع

قريب مجيب الدعوات القائل تعالى في محكم الآيات البينات على سيدنا
محمد سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات ليبشرهم
ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم خالدين فيها
ابدا ان الله عنده اجر عظيم جل الله تعالى ربنا الكريم جل جل خالقنا
جل جل رازقنا جل جل مميتنا جل جل محيينا جل وعلا وعلى الملك محتوى
وعلى العرش استوى وعلى عباده بالوضاء يتجلى سبحانه سبحان من فضله
علينا دائم سبحان من يحرس بعين عنايته سبحان من تفرد بالبقاء وحده
وهو الحي الباقي لا شريك له جل سبحان جل سبحانه سبحان الله سبحانه
وتعالى ووو وبهلا العزيز جبار وملك غفور قوي مقتدر قهار
للذنوب غافر وللعيوب ساتر ولقلوب المنكسرة جابر وناصر سبحانه وعلى
الجبابرة ملك جبار ووو وسرا سبحان من اذهب الليل واوجد
النهار واظهر العلامة وشعشع انوار الرهد يسبح بصوته الهدار و
البرق يلمع من خيفته كلما اومض واستنار يتجلى ربنا في الاسحار وينادي
جل المنادي انا الستار يا عبادي انا الغفار يا عبادي انا خالق الليل
والنهار العارفون واقفون على قدم الخوف والافتكار لا يستقر لهم قرار
قرار كلما جد واوجد وكلما جاهد واشاهد واجمال وكمال من لا
تدركه الابصار ووو وتيسرا سبحان من لا تدركه الابصار ولا تحيط
بعظمته الافكار ولا يغيره الليل ولا يبدله النهار وهو يدرك الابصار
وهو اللطيف الخبير المنير المنعم الستار هو مولانا ومولاكم فنعم المولى ونعم

النصير

النصير و وورچوتها احاط ربنا بكل شيئ علما و وسعت رحمة كل شيئ كرما ومغفرة وسعة وعلما سبحان من رفع السماء بقدرته وبسط الارضين بجملته واجري الماء وعلم آدم الاسماء سبحانه واحصى كل شيئ عددا و وورياسچوان يقول الله العرش جل جلاله لعبد نشاءه في العبادة فانشئ ٥ تذكر جميلي من خلقتك مضغة ٥ ولا تنسى تصويري ولطفي في الحشاء ٥ وسلم الى الامر واعلم بانني ٥ انفذ احكامي وافعل ما اشاء ٥ ان الله لا يخفى عليه شيئ في الارض ولا في السماء هو الذي يصوركم في الارحام كيف يشاء و وورچيتا فعال لما يريد قادر ربنا الكريم على ما يشاء له الملك والغنى وله الحمد والثناء وله العزة والبقاء وبيده الخير والجود والتوفيق والعطاء واسئله العفو عما سلف ومضى وهو سريع الرضاء سبحانه لا اله الا الله فيما مضى و وورساتوان

كن هن همومك معرضا	وسلم امورك المقضاء
وابشر بخير عاجل	تنسى به ما قد مضى
فلربما اتسع المضيق	والرب ما ضاق الفضاء
ولرب امر مزعج	لك في عواقبه رضاء
الله عودك الجميل	فقس على ما قد مضى
الله يفعل ما يشاء	فلا تكن به معترضا
ياسن اذا ابصرني معرضا	وليس فعلي عنده ارتضا
بحرمة التوحيد يا سيدي	انت الذي تسمح لي بالرضاء

دبر اموري انا وجمع المسلمين	يارب من اذا دبر امرا قضا

دور اتهوان

يا ايها الراضي باحكامنا	لابد ان تحمد عقبا الرضاء
فرض الينا الامر مستسلما	فالراحة العظمى لمن فوضا
وان تعلقت باسبابنا	فلا تكن عن بابنا معرضا
لان فينا خلفا باقيا	من كل ما ياتي وما قد مضى
فلا ينعم المرء بمحبوبه	حتى يرى الخيرة فيما مضى

دور نوان

العمر ولى والزمان قد انقضى	اترى يسيء محسن الكريم بما مضى
وعلى دين قد عجزت عن الوفاء	فمتى ديوني يا الهي تقتضى
وافوز من ذاك الجناب بنظرة	وارى سواد الليل اصبح ابيضا
يا قلب مالك راحم غير الذي	لما اسئت وقبت عامل بالرضاء
يا قلب لا تغفل عن بابه	اياك عن ابوابه ان تعرضا
لو كنت لا زمت الوقوف ببابه	لكساك من احسانه حلل الرضاء
لكن غفلت وبات طرفك نائما	ياليته عن ربه لا يغمضا

دور دسوان

اليلت بسطت لاكف اسئلك الرضا	انت الذي تعفو وتغفر ما مضا
انت الذي ترجى لكل مهمة	اذ ضاقت الاحوال متسع الفضاء
اتيت الى مولاى اسله الرضاء	ووقفت في ابوابه متعرضا

تمت

قد مت تقصیری و ذلی و فاقتی ... وما کان منی فی الزمان الذی مضی
فمن مثلی فی الکون یخشی و یرتجی ... ولیس لمخلوق بان یتعرضا
فعاملنی مولای منه بلطفه ... و قال لک البشری غفرت الذی مضی
و یا سیدی فلا ضاع عمری باطلا ... و ولی زمانی فی المعاصی و انقضا
فان کان ذنبی عن جنابک مانع ... فعفوک یاتی بالامانی و بالرضاء
و مالی شفیع غیر جاه محمد ... نبی الهدی انکی رسول و مرتضی
علیه سلام الله ما هبت الصباء ... و ما لاح نجم فی السماء و قد اضاء

دور گیارہوان

لا دافع لله فیما قضی ... ولا مانع له فیما اعطی
و قسم ربنا یفعل فیملکه ما یرید و یحکم فی خلقه ما یشاء و یرضی
جل سبحانه فسبحان الله

دور بارہوان

لیس لله شریک فی الملک ولا مدبر له فی الامر لا یرجوا ثوابا
ولا یهاب عقابا ولا علی باب جوده و کرمه حاجبا ولا بوابا
کل نعمة منه عدل ولا یسئل عما یفعل وهم یسئلون۔

دور تیرہوان

وهو ذو الجلال لا الٰه الا الله تین بار پڑھتے ہیں تبارک و تعالی
فی واحد منفرد فی ملکه لا شریک له لا ضد ولا ند له الحنان المنان
الرحیم الرحمن الذی لا الٰه الا هو الحی الباقی جل سبحانه و ما سواه فان

دورچودهوان

یارب عفوك اسئل جودك اسئل کرمك اسئل وبسیدنا محمد صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم اتوسل یارب عبد ضعیف واقف ببابك اسئل وبالذنوب مثقل اغفر ذنوبی وسامح یاخالقی وتفضل بحرمة خیر البرایا انی به اتوسل

دورپندرهوان

قم فی الدیاجی وناجی مولاك ماشئت فاسئل

وادعوا بقلب سلیم لعلك تنجوا وتقبل

واصف وضح ووحد مولا علینا انعم وتفضل

معطی العطایا کریما بالخیرا نعم واجزل

دورسولهوان

سبحان من انعم فاجزل وحکم فعدل جاد ولم یبخل جاد ربنا الکریم علی عباده وتفضل یقول القائل فی حق عظمته ولا یسئل سبحان ربی الکریم الحلیم العظیم هوالاول۔

دورسترهوان

یا اولا قبل کل اوّل واخرما له محول سبحان الکریم فلا یبخل سبحان الحلیم فلا یجهل سبحان القدیم فلا یتحول یارب عبد ضعیف واقف بالباب یسئل انعم علیه بجودك واحسانك یاخالقی وتفضل یامن هوقبل کل اوّل۔

دوراتھاروان

اوّل بلابداية وآخر بلانهاية سبحان رب البرايا سبحان معطى العطايا
سبحان كاشف الضر والبلاياء سبحان عالم السر والخفايا سبحان من
له فى كل شئ آيته تدل على انه هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو
بكل شئ عليم صدق الله مولانا العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين

ممتت التذكير

بعد اوسکے مختصر الفاظ سے صلوٰة اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم پر عرض کرتے ہین بعد اوسکے اذان تہجد کی دیتے ہین پہر اذان
تہجد دیے سکے بعد ایک ساعت توقف کرکے یہہ ترجیم شروع کرتے ہین ۔
یا ارحم الراحیم ارحمنا تین مرتبہ کہتے ہین پہر بعد اوسکے یہہ دعا کہتے
ہین وعافنا واعف عنا وعلى طاعتك وشكرك اعنا یا حي
یا قیوم بجاهك یا اللہ پہر تھوڑی دیر توقف کرکے یا ارحم الراحمین
ارحمنا تین بار پڑہکر پہر وعافنا واعف عنا وعلى طاعتك وشكرك
اعنا یا حي یا قیوم بجاهك سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم کہتے ہین پہر تھوڑی دیر توقف کرکے پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا
تین بار کہکر وعافنا واعف عنا وعلى طاعتك وشكرك اعنا یا حي
یا قیوم بجاہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کہکر تھوڑی
عرصہ کے بعد پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہکر وعافنا واعف عنا
وعلى طاعتك وشكرك اعنا یا حي یا قیوم بجاہ سیدنا عمر رضی اللہ

عنہ کہتے ہین پہر تہوڑا وقفہ کرکے یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہکر
وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حی یا قیوم بجاہ
سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہکر تہوڑے عرصہ کے بعد پہر یا ارحم
الراحمین ارحمنا تین مرتبہ پہر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك و
وشکرك اعنا یا حی یا قیوم بجاہ سیدنا علی بن ابیطالب رضی اللہ
عنہ وعن کل الصحابۃ اجمعین رضی اللہ عنہم کہتے ہین پہر یہہ آیت
قرات کہتے ہین ومن احسن قولا ممن دعی الی اللہ وعمل صالحا وقال
انني من المسلمین ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی ذالکم اللہ فان توفکون فالق الاصباح و
جعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالك تقدیر العزیز
العلیم ھوی الذي جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا في ظلمات البر
والبحر قد فصلنا الایات لقوم یفقھون وقل الحمد للہ الذي
لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریك في الملك ولم یکن لہ ولی من
الذل وکبرہ تکبیرا پہر اذان صبح کی دیتے ہین اور بعد اذان صبح کے
دیے کے موذنین منارہ ہاے اذان سے نیچے اوترتے ہین اور یہہ سب
تذکیرہ اور ترحیم اور اذان لفظا لفظا اور فقرہ اور فقرہ اول رئیس کہتے
ہین پہر باری سے تمامی منارون پر سب موذنین اوسی فقرہ کو ادا کرتے
ہین پہر رئیس اپنے منارہ پر دوسرا فقرہ کہتا ہے پہر تمامی موذنین کہتے ہین
ایسا ہی آخر اذان تک پہر منارون سے نیچے اوتر کر یہہ درود شریف

پڑھتے ہین اور اسکو وہان دستور کہتے ہین وہ درود شریف یہہ ہے
اللھم صل وسلم وزد ودم وانعم وتفضل وبارك بجلالك وكمالك
علی زین عبادلك واشرف عبادك اسعد العرب والعجم وامام
طیبة والحرم ومنبع العلم والحلم والحكمة والحكم ابی القاسم سیدنا
ومولانا محمد وعلی آله وصحبه وسلم وزده شرفا یارب وكرما وتعظیما
ومهابتا ورفعة وبرا ورضی الله ابتارك وتعالی عن كل الصحابة
اجمعین پھر بعد اسکے اقامت نماز صبح جماعت شافعی کے کہتے ہین ۔

باب دوم

الجزء الثانی من كتاب فلاح الكونین فی احوال الحرمین الشریفین زادهما
شرفا باب دوم بیان مین احوال مدینہ طیبہ کے مشتمل ہے گیارہ فصلون پر

فصل پہلی فضایل مدینہ طیبہ مین شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب
القلوب مین لکھتے ہین کہ اجماع امت اور اتفاق علماء اس امر پر ہے کہ افضل
تمام روے زمین اور بزرگ ترین تمام شہرونکا مکہ معظمہ ہے اور مدینہ طیبہ لیکن
ترجیح اور تفضیل مین فیما بین ان دونون شہرون کے اختلاف علماء ہے بعضے
علما فرماتے ہین کہ مکہ سے مدینہ طیبہ افضل ہے اور بعضے فرماتے ہین کہ مدینہ طیبہ
مکہ معظمہ افضل ہے لیکن اتفاق علماء اسپر ہے کہ جو مقام قبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جسد شریف سے متصل ہے تمام اجزاے روے زمین یہانتک
کہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے اور بعضے علماء فرماتے ہین کہ موضع قبر شریف
عرش معلی سے بھی افضل ہے اسواسطے کہ آسمان اور زمین کو بزرگی اور شرف

آپکی ذات مبارک سے حاصل ہے پس اختلاف افضلیت نفس مکہ معظمہ اور مدینہ
طیبہ میں باقی رہا مذہب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر اور عبد اللہ بن عمر اور ایک
جماعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کا اور مذہب امام مالک اور اکثر
علماء رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور دوسرے
علماء بھی انہیں کے تابع ہیں مگر خانہ کعبہ کو اس سے علیحدہ کئے ہیں اور کہتے
ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے مکہ معظمہ سے سوائے خانہ کعبہ کے خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ
قبر اطہر حضرت کی سب مقاموں سے افضل ہے کیا مکہ کیا کعبۃ اللہ کیا مدینہ طیبہ
اور کعبۃ اللہ افضل ہے مدینہ طیبہ سے سوائے قبر شریف حضرت کے۔ اب یہ
باقی رہا کہ بلدہ مکہ معظمہ بلدہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے یا بالعکس اسمیں علماء نے
طرفین سے بہت دلایل کئے ہیں خلاصہ ان سب دلائل کا یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو سب سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور اقامت
گاہ حضرت کے یہی بلدہ طیبہ رہا اور حصول فتوحات عظیمہ اور قوت اسلام اور
رواج دین اسی شہر میں ہوا اور یہ شہر مبارک کل حسنات اول و آخر کا منبع اور
تمام کمالات ظاہری و باطنی کا معدن ہے اور سب سے زیادہ فضیلت یہ ہے کہ
اسمیں مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اسکے مقابل کوئی فضیلت
نہیں اسواسطے کہ اسی امر سے زمین کو آسمان پر فضیلت ہے اور احادیث صحیحہ میں
طرق متعددہ سے وارد ہے کہ پیدائش ہر مخلوق کی اس خاک سے ہوتی ہے
کہ جہاں اسکا دفن ہو پس نفس پاک آنحضرت اور اکثر آل اور اصحاب اور تابعین
کے نفوس اسی زمین مبارک سے مخلوق ہیں جو مدینہ منورہ میں آسودہ ہیں

پس یہ امر شرف اور فضیلت کے واسطے کافی اور بس ہے اور جو کہ فضیلت مکہ کی
مدینہ طیبہ پر کہتے ہین انکے نزدیک یہی دلائل ہین لیکن سب سے زیادہ قوی
دلیل انکی یہ ہے کہ مکہ معظمہ بلکہ تمامی زمین حرم مین ثواب اعمال زیادہ ہے جیسا کہ
بعضے علما رفرمائے ہین کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ ایک نماز مسجد نبوی
مین برابر ہزار نماز کے اور مسجد الحرام مین برابر ایک لاکھ نماز کے ہے لیکن جو علما
کہ مدینہ طیبہ کی فضیلت کے قائل ہین وہ اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ فضیلت
زیادتی ثواب پر منحصر نہین اور سند اسکی یہ لاتے ہین کہ نماز روز عرفہ عرفات
مین اور ظہر یوم نحر منی مین افضل ہے مسجد الحرام سے حالانکہ کثرت ثواب اعمال
مسجد الحرام مین ہے اور باعث فضیلت نماز یوم عرفہ عرفات مین اور ظہر یوم
النحر منی مین ایک برکت ہے کہ وہ بباعث اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حاصل ہے اور رہا زیادتی ثواب سواے کثرت عدد کے نہین ہے اور جایز
ہے کہ ایک چیز باعتبار عدد اور کمیت کے اقل ہووے لیکن باعتبار کیفیت اور
حالت کے افضل اور ارجح ہے اگر مجرد زیادتی ثواب افضلیت مین کافی ہوتا تو علما
کے پاس یہ امر مقرر ہے کہ داخل کعبہ افضل ہے خارج کعبہ پر کہ اسمین کسیکو خلاف
نہین ہے۔ لیکن در باب صحت نماز فرض اندرون کعبہ علما کو اختلاف ہے۔ امام
مالک کے پاس نماز فرض کعبۃ اللہ مین جایز نہین چہ جاے زیادتی ثواب اس سے
ظاہر ہوا کہ افضلیت زیادتی ثواب پر منحصر نہین بلکہ یہ امر دوسرا ہے کہ موقوف ہے
محض قبول درگاہ الٰہی اور افاضہ جود نامتناہی حقتعالی پر اور جبکہ یہ امر مقرر ہے کہ قبر
نبوی تمام روے زمین سے افضل ہے اسواسطے کہ موضع قبر شریف محل نزول رحمت

رضوان الٰہی اور مہبط ملائکہ رحمن ہے ممکن ہے کہ برکت سے اس مقام کے اور فیض و
عنایات سے حضرت صمدیت کے ایک حالت اور نور قبول اعمال مین نصیب ہووے
کہ وہ حالت زیادتی ثواب اعمال اور مضاعف طاعات سے افضل ہووے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصفت حیوۃ اس بلدہ طیبہ مین رونق افروز ہین اور حضرت
اعمال اور طاعات پر قایم ہین اور ترقیات دایم آپکے واسطے حق تعالی سے سرفراز
ہے ہرچند کہ مضاعف ثواب اعمال نسبت مخلوق کے فرض بھی کیا جاوے
مگر شک نہین کہ اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال سے جمیع مخلوق کے
افضل ہین اور ثابت ہے یہ امر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت مرحومہ کی
تایید اور بخشایش اور شفاعت مین ہمیشہ مصروف ہین پس حاصل ہونا فیض و
رحمت و شفاعت حضرت کا قرب و جوار مدینہ منورہ مین بیشتر اور احسن ہے
اس امر سے کہ نفع حصول کثرت طاعات مکہ معظمہ مین حاصل ہووے اور یہ کلام امام
تقی الدین سبکی کا نہایت نفیس اور لطیف ہے اور دوسری دلیل افضلیت
مکہ معظمہ یہ بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ محل عبادات حج و عمرہ ہے اور فضایل مین
حج و عمرہ کے احادیث وارد ہین جواب اسکا قایلین فضیلت مدینہ طیبہ یہ بیان
فرماتے ہین کہ حق تعالی ساکنان مدینہ طیبہ کو ایک ایسا امر عنایت فرمایا ہے کہ وہ
عوض حج اور عمرہ کا ہوسکتا ہے احادیث مین وارد ہے کہ جو شخص قصد مسجد نبوی
کا کرکے دو رکعت نماز اسمین ادا کرے اسکو ثواب حج کامل ملتا ہے اور جو شخص
کہ قصد مسجد قبا کرکے اسمین دو رکعت نماز ادا کرے ثواب عمرہ کا اسکو حاصل ہے
پس ہر شخص مسجد نبوی مین نماز ہر روز بکرات و مرات پڑھ سکتا ہے اور حج سوائے

سال مین ایک بار کے دوبارہ نہین ممکن ہے - تیسری دلیل افضلیت مکہ معظمہ پر یہ
بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ سب شہرون سے افضل ہے اور دوسری روایت
مین ہے کہ احب ارض اللہ یعنے وہ سب شہرون سے حق تعالی کے پاس دوست
زیادہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز ہجرت مقام حزورہ یا مقام
حجون پر کہ وہ قریب جنۃ المعلی ہے فرمایا مکہ معظمہ سے مخاطب ہوکر کہ اے بلدہ
کریمہ تو سب شہرون سے میرے نزدیک زیادہ دوست ہے اگر میری قوم مجھکو
باہر نکرتی مین کبھی تجھسے باہر نہ آتا اور یہ امر دلیل ہے افضلیت پر اسواسطے کہ مکہ
معظمہ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب شہرون سے
زیادہ دوست ہوا جواب اسکا قائلین افضلیت مدینہ طیبہ یہ کہتے ہین کہ یہ ارشاد
نبوی قبل ظہور فضیلت مدینہ طیبہ تہا جبکہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ مین بدت
طویلہ رہے اور ظہور فضیلت مدینہ طیبہ بوحی الہی ہوا اور حصول خیرات اور اشاعت
میرات اور نسوح فتوحات اس بلدہ طیبہ مین ہوی اسوقت حضرت کے پاس ہی
یہ امر متحقق ہوا کہ یہ بلدہ طیبہ اور یہ زمین مبارک تمام بلاد اور تمام زمینون سے افضل
ہے اسواسطے حضرت نے حق تعالی سے دعا فرمایے کہ اے باریتعالی مدینہ طیبہ کو
دوچند برکت مکہ معظمہ کے عنایت فرما اور دوسری حدیث مین وارد ہے اللھم
حبب الینا المدینہ کحبنا مکۃ او اشد یعنے اے باریتعالی مدینہ کو میرے
نزدیک مثل مکہ کے دوست کر بلکہ اس سے زیادہ معجم کبیر مین رافع بن خدیج سے
روایت ہے کہ وہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایے المدینۃ
خیر من مکہ یعنے مدینہ بہتر ہے مکہ سے امام مالک موطا مین روایت کرتے ہین کہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بطریق توبیخ اور زجر کے عبداللہ بن عباس مخزومی کو
فرمائے تم کہتے ہو مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے عبداللہ بن عباس نے کہے
کہ مکہ حرم خدا تعالی اور مقام امن اسکا ہے اور اسمین کعبۃ اللہ ہے سیدنا عمرؓ
سنے فرمائے کہ میری گفتگو حرم خدا اور بیت اللہ کی نسبت نہین پھر بار ثانی حضرت
عمرؓ نے فرمائے پھر عبداللہؓ نے بھی جواب دیے کہ مکہ مین حرم خدا اور بیت اللہ
ہے پھر سیدنا عمرؓ نے عبداللہ کو وہی کہے کہ مین بیت اللہ کی نسبت نہین کہتا
ہون چند بار فیمابین یہی سوال وجواب رہا پس کلام امیرالمومنین سیدنا عمر رضی
اللہ عنہ سے یہ ثابت ہوا کہ درباب تفضیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر خانہ کعبہ مستثنی ہے
اور مقصود تفضیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر سوائے خانہ کعبہ کے ہے حاکم مستدرک
مین روایت کیے ہین کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت مدینہ یہ دعا
فرمائے اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع
الیک یعنی اے اللہ تونے مجکو میرے دوست شہر سے نکالا پس میری سکونت
اس شہر مین مقرر کر کہ جو تیرے نزدیک زیادہ دوست ہو پس باثر اجابت دعا یہ ظاہر ہوا
کہ یہ بلدہ طیبہ حق تعالی اور اسکے رسول کے پاس سب جاے سے زیادہ دوست اور
محبوب ہوا اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ بھی اقامت
اسی بلدہ مبارکہ مین اختیار فرمائے اگر کوی شخص کہے کہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ مین
بامر الہی تھی پس نہ پلٹنا حضرت کا مکہ معظمہ مین بعد فتح مکہ اسی جہت سے ہوا نہ بسبب
فضیلت کے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ امر الہی بھی بمقتضاے حکمت ہے اسواسطے کہ
الحبیب لا یختار لحبیبہ الا ھو احب و اکرم عندہ یعنے دوست اپنے

دوست کے واسطے نہین پسند کرتا ہے مگر وہی چیز کہ وہ محبوب اور دوست زیادہ ہو
اپنے پاس سب سے پس مذہب علماء اور مباحثہ علمی جو کچھ اسباب مین تہا فذ کور ہوا
لیکن تو نسبت نبوی کو نگاہ رکھہ اور مشرب محبت پر رہ اور اعتقاد اس امر کا
رکھہ کہ بعد حق تعالی کے حضرت کو تمام مخلوق پر ہر وجہ اور جہت سے فضیلت
حاصل ہے اور جو مخلوق خدا ہین انکو فضیلت موافق نسبت انکی ذات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل خواہ مکہ معظمہ ہو یا مدینہ طیبہ مکہ مولد اور مقام
مبعث حضرت ہے اور مدینہ طیبہ مقام ہجرت اور قرارگاہ حضرت ہے اور تابع
امر آلہی رہو کہ مکہ معظمہ مین سطوت اور جلال آلہی ہے اور مدینہ طیبہ مین برکت
کمال دین حق ہے سب جا سے امر آلہی کو ملاحظہ کرو اور تمام مین نور محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اپنے مشاہدہ مین رکھو الحاصل از جملہ فضایل مدینہ طیبہ وہ ہے جو
اوپر مذکور ہوا کہ حضرت کو حکم آلہی واسطے ہجرت مدینہ طیبہ کے ہوا اور مدینہ طیبہ
مبدء اور منشاء جمیع خیرات اور برکات کا ٹہیرا اور گوہر جسم شریف حضرت مدینہ
طیبہ سے بنایا گیا اور تا قیام قیامت مدین مبارک اس بلدۂ طیبہ کے جوار وجود
پاک سے مشرف رہیگی۔ ام المومنین حضرت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ جسوقت رحلت شریف حضرت کی ہوی صحابای کرام موضع قبر مین حضرت
کے اختلاف کیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماے کہ اجزاء زمین مین کوئی جاے
اس جاے سے افضل نہین کہ جہان روح مطہر حضرت کی قبض ہوے سیدنا
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے بہی اس مضمون کے موافق ایک حدیث روایت
کیے یہانتک کہ اجماع اس امر پر منعقد ہوا کہ جہان قبض روح پاک ہوی وہین دفن

ہوا از جملہ فضائل مدینہ طیبہ یہہ ہے کہ حضرت قریب مدینہ پہونچتے ہی سواری
مبارک کو اپنے بسبب شوق مدینہ طیبہ کے تیز فرماتے یہانتک کہ چادر
مبارک دوش مبارک سے علیحدہ ہوتے اور یہ فرماتے کہ یہہ ارواح طیبہ
ہین اور گرد و غبار مدینہ طیبہ کو چہرۂ شریف سے اپنے دور نہین کرتے
اگر کوئی صحابی دور کرنا چاہتے ان کو منع فرماتے اور فرماتے کہ خاک مدینہ طیبہ
شفا ہے اور جملہ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت
فرمائے کہ شیاطین ناامید ہوئے اس سے کہ مدینہ طیبہ مین ان کی عبادت کیجاوے
مگر اشران کا در باب نزاع و جدال فیما بین مسلمین کے باقی رہیگا اور سیدنا
عباس رضی اللہ عنہ روایت کیے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم فرمائے
حقتعالیٰ مدینہ طیبہ کو پاک کیا نجاست شرک سے اور از جملہ فضائل مدینہ یہہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حقتعالیٰ سے دعا کیے کہ وفات شریف اپنا
مدینہ طیبہ مین ہووے لفظ دعا یہہ ہے اللھم لاتجعل منایا ناکمکتہ یعنے یا اللہ
تو ہماری موت مکہ مین مت کر دوسری روایت مین وارد ہے کہ حضرت
فرمائے کہ سوائے مدینہ کسی جائی کو اپنی قبر کے لئی دوست نہین رکھتا ہون
اکثر دعا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وسطے موت اپنی مدینہ طیبہ مین تھے اور کہتے
ہین کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائی یکبار حجکی مکہ معظمہ مین نہین گئی
بسبب خواہش موت مدینہ طیبہ کے اور از جملہ فضایل مدینہ طیبہ کی یہہ ہے
کہ احادیث صحیحہ مین بطریق متعدد وارد ہے کہ مدینہ برائیون کے زائل
کرنے مین مثل کھٹالہتہ کی میل نکالنے مین لوہے کی ہے اور صحیح بخاری مین یہ حدیث

وارد ہے کہ مدینہ گناہون کو ایسا دور کرتا ہے جیسا کہ بہتہ چاندی کے
میل کو بقول اکثر علما مراد اس حدیث سے دور کرنا اہل شر و فساد کا
ہے اور اس بلدۂ طیبہ سے یہ خاصیت ہر وقت ہویدا ہے روایت ہے
کہ یک بدوی آنحضرت سے اقامت مدینہ طیبہ پر بیعت کیا پھر دوسرے
وقت بعارضۂ تپ مبتلا ہو کر خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور فسخ بیعت چاہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قصہ مین یہہ حدیث فرمائے عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ نے جس وقت مدینہ طیبہ سے باہر آئے فرمائے مجھے اس بات کا
خوف ہے کہ مین ان لوگون سے ہون کہ جن کو مدینہ اپنے سے نکالدیا ہو
تمام و کمال خاصیت اس بلدۂ طیبہ کے اس وقت مین ظاہر ہون گے
کہ جس وقت خروج دجال ہوگا اور مدینہ طیبہ مین داخل نہو سکیگا ساکنین مدینہ سے
جو اشرار ناس ہین واسطے متابعت دجال کے مدینہ طیبہ سے باہر آئینگے
اور زمین مدینہ کی مطلقاً شر و فساد و کدورت سے پاک ہو وے گی لیکن فی الحال
بھی یہ بلدۂ طیبہ ارباب شرک و اہل ادیان غیر سے پاک ہے اور وہ لوگ کہ
خباثت معاصی اور نجاست ذنوب مین ملوث ہین اگر تا دم واپسین اسی
حالت مین رہین ممکن ہے کہ ملائکہ نقالہ ان کے اجساد ظاہر یکو اس بلدۂ
طیبہ سے دور کرین چنانچہ مذہب بعض کا یہی ہے اور حکایات صالحین بھی
اس امر پر منقول ہین واللہ اعلم بصحتہ بعضے علمانے مضمون اس حدیث کا
ایسا بیان کئے ہین کہ بباعث سکونت مدینہ طیبہ کے فیضان انوار ہوتا ہے
ہوتا ہے کہ اس سے نفوس آدمیون کے شہوات رویہ اور لذات

شہوانیہ سے پاک اور صاف ہو جاتے ہین اور ظاہر مین سبب اس کا یہ نمود
ہوتا ہے کہ اس کو ریاضت نفسانیہ اور شدائد لاحق ہوتے ہین کہ اس سے
نفس اس کا کدورات نفسانیہ اور شہوات جسمانیہ سے پاک وصاف ہوتا ہے
الحاصل تزکیہ اور تصفیہ نفس کا ہر قسم سے لازمہ اس بلدۂ طیبہ کا ہے اور از جملہ
فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام واسطے مدینہ
طیبہ کے دعاء برکت فرمائے وہ یہی ہے اے بار تعالیٰ برکت عنایت فرما ہمارے
شہر اور ہمارے صاع اور مُد مین ای حقتعالیٰ تیری خلیل ابراہیم نے مکہ کیواسطے
دعا کئے ہین تیرا بندہ ہون اور نبی ہون مین تجھسے مدینہ کے واسطے دعا کرتا ہون
جیساکہ ابراہیم مکہ کے واسطے دعا کئے بلکہ اس سے مضاعف اور یہہ دعا حرّہ شقیامین
جو مقام سعد بن ابی وقاص ہے حضرت نے وضو کرکے فرمائے یہ روایت سیدنا علی
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مصنف جذب القلوب اسموقع پر فرماتے ہین کہ حدیث
جس جاکہ دعا برکت کی صاع و مد دین واقع ہے مراد وہان برکت دنیوی ہے
اور جس جاکہ دعاء مطلق برکت حدیث مین وارد ہے وہان مراد برکت
دارین اور نعمت کونین ہے اور باشراستجابت دعا سید الابرار کے آثار
برکت دارین اس بلدۂ قدسی مواطن کے ظاہر اور معاین ہے از جملہ فضائل
مدینہ طیبہ کے یہ ہے کہ حضرت دعا فرمائے کہ تپ ولرزہ اور وبا اس بلدۂ
طیبہ سے دور ہو کر جحفہ مین کہ وہ دار شرک اور طغیان ہے جاوے قبل قدوم
میمنت لزوم حضرت کے مدینہ طیبہ وبا اور تپ لرزہ سے مملو تھا جبکہ ابتداء
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف فرما ہوئے اصحاب

حضرت کے عارضۂ تپ مین متبلا ہوئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بلال اور
عامر رضی اللہ عنہم یک مکان مین متبلا عارضۂ تپ تھے سیدتنا ام المومنین عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا واسطے خبر گیری والد بزرگوار اپنے حکم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاضر ہوئے دیکھے کہ والدین ایک گوشہ مین متبلائے
عارضۂ تپ اور یہہ شعر پڑہتے ہین ؎ کل امرء مصبح فی اہلہ والموت ادنی
من شراک نعالہ + یعنے ہر ایک شخص اپنے اہل و عیال مین صبح کرتا ہے اور موت
اس کے نعل کے تسمہ سے بھی قریب زیادہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ و عامر
کفار قریش کو لعنت کرتے اور مکہ معظمہ کو یاد کرتے اور مدینہ طیبہ کے شدت سے
شکایت کرتے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے یہ دعا فرمائے حقسبحانہ
تعالی نے تپ و لرزہ اور وبا کو اس بلدۂ طیبہ سے مقام جحفہ مین منتقل کیا ظہور
اس امر کا ایک بڑا معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوا روایت ہے کہ ایام
جاہلیت مین یہ عادت جاری تھی کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین آنے کا ارادہ رکھتا
اول یکموضع پر آتا کہ نام اس کا ثنیۃ الوداع ہے اور تین بار آواز خر کرتا اور
ان کے عقیدے مین یہہ بات تھی کہ جو ایسا نکرے گا وبا مدینہ سے ہلاک ہوگا
اور اس مقام کا نام ثنیۃ الوداع اسیواسطے رکہے کہ اگر کوئی یہان سے
ایسی آواز نکرے وہ شخص گویا اپنی حیات کو وداع کیا اور اپنے کو ہلاکت
مین ڈالا جبکہ زمانہ حضرت کے ہجرت کا پونچا ایک شخص شعراء عرب سے
کہ اس کا نام عروۃ بن الورد تھا قصد حاضر ہونے مدینہ طیبہ کا کیا اور جبکہ موضع
ثنیۃ الوداع کو پہونچا عادت جاہلیت پر اس نے عمل نکیا اس کو کچھہ بھی نقصان

نہین پونچا جب سے یہہ عادت متروکہ ہوئی ذکر حجۃ الوداع کا احادیث
مین بہت جائے واقع ہے از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ دجال اس بلدۂ
طیبہ مین نہ آسکیگا روایت صحیحین سے ثابت ہے کہ وقت خروج دجال
یکجماعۃ فرشتون کی نگہبانی دجال کے واسطے راہ مین مدینہ طیبہ کے مقرر
ہوگی جو کہ اس کے دخول سے مانع ہوگی دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ کوئی شہر ایسا نہین کہ دجال اس مین نہ آوے گا مگر مکہ مدینہ اور حدیث
مسلم مین وارد ہے کہ دجال جانب مشرق سے نکلکر نزدیک جبل احد کے
جو قریب مین مدینہ طیبہ کے ہے آویگا لیکن فرشتہ اس کا منہہ ملک شام کے
کیطرف پھیر دینگے پھر وہ شام مین ہلاک ہوگا صحیحین مین وارد ہے
یکمرد اہل مدینہ سے کہ وہ تمام اہل مدینہ سے بہتر ہوگا دجال کے پاس آکر
کہیگا کہ مین گواہ ہون کہ تو وہی دجال ہے کہ جس کے نکلنے کی خبر دے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصہ اس کا حدیث مین بطول مذکور ہے
ابو حاتم معمر سے روایت ہے کہ وہ مرد اہل مدینہ خضر علیہ السلام ہونگے
اور امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یکروز یوم الخلاص کا ذکر چند بار فرمائے صحابۂ کرام نے حضرت سے
پوچھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الخلاص کیا چیز ہے
حضرت نے فرمائے کہ یوم الخلاص وہ دن ہے کہ دجال جبل احد کے
پاس آکر اپنے اصحاب کو کہیگا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قصر سفید جو دکھتا ہے
مسجد احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پھر ارادہ داخل ہونے کا مدینہ طیبہ مین

کریگا

کریگا فرشتہ محافظ مدینہ مانع ہوگے لیکن وجال اطراف مدینہ طیبہ جہان سے
سیل پانے کے جاری ہوتی ہے خیمہ استاد کریگا مدینہ طیبہ کو تین بار
زلزلہ ہونگا پس اس زلزلون کے خوف سے جو فاسق یا کافر یا منافق ہین
تمامہ وجال کے پاس چلی جاوینگے اور مدینہ طیبہ پلیدی اور نجاست سے
بالکل پاک وصاف ہوجاوے گا پس وہ یوم الخلاص ہے از جملہ فضائل مدینہ
طیبہ یہ ہے کہ حکیم مطلق جل وعلا نی خاک ہین اس بلدۂ طیبہ کی خاصیت شفا
رکھا ہے بہت احادیث ہین وارد ہے کہ غبار مدینہ شفا ہے ہر علت سے
اور بعضی احادیث ہین وارد ہے کہ جذام اور برص کے لئے شفا ہے
اور بعضے احادیث سے ظاہر ہے کہ خاک موضع خاص مدینہ طیبہ کے
اس کو صعیب اور وادی بطحان کہتے ہین تاثیر شفا ہین خصوصیت رکھتی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابائے کرام رضی اللہ عنہم کو
فرمائے عارضۂ تپ ہین اسخاک یا کسی اور علاج کرین اور مدینہ طیبہ ہین خلفاً
عن سلف یہ عمل چلا آتا ہے اور اسخاک کو واسطے دوا کے دوسرے ملک ہین
لیجانے کے لئے بھی احادیث وارد ہین جو لوگ کہ حرم مدینہ کے خاک کو لیجانا
منع کرتے ہین اسخاک کو مستثنے کرتے ہین اکثر علماء اس علاج کو تجربہ کئے ہین
شیخ مجدالدین فیروز آبادی فرماتے ہین کہ ہین نے تجربہ کیا کہ میرا غلام یکسال
کامل سے مبتلائے عارضۂ تپ تھا تھوڑی خاک اس موضع مبارک کے پانے ہین
ڈال کر اس غلام کو پلایا اس روز اوس کو صحت حاصل ہوئی مصنف خدا الطیب
فرماتے ہین کہ مجھکو بھی تجربہ اس معالجہ کا حاصل ہوا کہ زمانہ مدینہ طیبہ ہین مجھے

کسی جہ سے ورم قدم پیدا ہوا کہ باتفاق اطبا وہ منجر بہلاکت تھا دوا اسخاک
پاک سے کئی گئی جلد تر شفا حاصل ہوئے محرر اوراق بھی یک امر بخشیم خود مقابلہ
کیا کہ یکصاحب علمار وطن سے کہ رشتہ قرابت اس کثیف سے بھی رکھتے ہین
ہاتھہ مین اُن کے بیماری اُکلہ پیدا ہوئی اور زخم اسکا روز بروز ترقی پذیر ہوا
اور سب اطبار بلدنی علاج کئے مگر سوائے ترقی مرض کے کچھہ بھی نفع نہوا اسی
عرصہ مین حضوری ان کی مدینہ طیبہ مین ہوئی انہون نے اسخاک کو اپنے ہات پر
ملی بہت جلد شفا حاصل ہوئی چنانچہ وہ صاحب تاحال بقید حیات صحیح وسالم ہین ورنہ
اس مرض صعب سے بغیر قطع دست کے چارہ ہی نہ تھا لیکن طلب شفا اثمار سے
اس بلدۃ الابرار کے حدیث صحیحین مین روایت ہے کہ جو شخص سات کھجو عجوہ
نہار کھاوے سحر یا زہر کسی نوع کا اس پر اثر نکرے گا ام المومنین عایشہ مطہرہ
رضی اللہ عنہا اس کھجور کو مرض دوا رمین کہ وہ نہایت سخت ومشکل علاج ہے فرماتے
تھے اور عجوہ یکقسم کے کھجور ہے کہ اہل مدینہ اس کو جانتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ اصل اس کھجور کا اس جہاڑ سے ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دست شریف سے اس کو زمین مین نصب فرمائے تھے اقسام کھجور کے
مدینہ طیبہ مین اس کثرت سے ہین کہ تعداد انکا مشکل ہے سید سمہودی تاریخ کبیر مین
یک سو چالیس قسم کھجور کے شمار کئے ہین یک قسم کھجور کے ہے کہ نام اسکا
اصیحانی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہات پکڑے ہوئے سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا
یکباغ مدینہ طیبہ پر گذر فرمائے یکایک اس باغ کے درخت خرما سے یہ آواز

آئی ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یعنے محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سردار ہین تمام انبیاء کے اور یہ علی سردار ہین تمام اولیاء کے والد ہین
تمام ائمہ طاہرین کے بعد اس کے حضرت کا گذر دوسرے درخت پر ہوا اُس سے
یہ آواز آئی ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ و ہذا علی سیف اللہ یعنے یہ محمد رسول خدا ہین اور
یہ علی سیف ہین حقتعالی کے پس باعث آواز کرنے اس درخت کے اس کو اصحابی
کہتے ہین کہ اصحابی ماخوذ ہے صیحہ سے اور صیحہ بمعنے آواز ہین ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کان احب التمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم العجوۃ یعنے حضرت کے پاس سب کھجورون سے زیادہ پسند عجوہ تھے پس
تاثیر جو کھجور عجوہ مین ہے بسبب حضرت کے محبت رکھنے کے اس سے پیدا ہو
امام نووی فرماتے ہین کہ اس کھجور کی تخصیص اور کھجورون کے اقسام سے
در باب تاثیر مذکور اور شمار سات عدد از جملہ اسرار آلہی ہے کہ سوا اے
شارع صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے معرفت مین کسیکو راہ نہین اور ہمکو
اس پر ایمان لانا اور اعتقاد رکھنا چاہیئے بعضے علماء جو کہے ہین کہ یہ تاثیر
مخصوص ہے یا کیفیت ہوائے مخصوص ہے یا یہ تاثیر اکثری الوقوع
دایمی الثبوت یا یہ تاثیر خاص زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منحصر ہے
یا یہ تاثیر اس درخت خاص پر موقوف ہے کہ جو زمانہ ارشاد نبوی مین موجود
تھا اور اب وہ تاثیر مفقود ہے یہ احتمالات تکلفات واہیہ ہین کہ تقلید عقل
بوالفضول سے پیدا ہے اور جس مومن کو یہ حدیث پہونچے کہ حضرت نے
اقسام خرما سی عجوہ کو پسند فرمائے اور اس کو رغبت سے تناول کئے

پھر اسی عجب ہے کہ اس کی تاثیر شفا ہین تاویلات باطلہ پیش کرے از جملہ
فضایل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حرم مدینہ تعظیم مین مثل حرم مکہ کی ہے چنانچہ ذکر
اس کا اکثر احادیث مین وارد ہے تمام علماء اور مجتہدین کو تعظیم حرم مدینہ
طیبہ مین اتفاق ہے لیکن نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رح سوائے تعظیم
حرم مدینہ طیبہ کی احکام حرم مثل حرمت صید اور قطع شجر ثابت نہین اور
نزدیک امام شافعی رح کے احکام حرم یعنے حرمت صید اور قطع شجر ثابت
ہے تحقیق اس مسئلہ کی کتب فقہیہ مین مبین اور مسطور ہے سید سمہودی
اس باب مین اطالت کیے ہین ۔ محرر اوراق اسمقام پہ عرض کرتا ہے کہ
کہ موافق مذہب حنفیہ اسجائے یک نکتہ ظاہر ہوا کہ مکہ معظمہ محل شان جلال
الٰہی ہے پس حکم حرمت صید و قطع و شجر وغیرہ کہ نتیج شدت و محنت و مقتضای
جلال و عظمت ہے حرم مکہ کے واسطے خاص ہوا اور مدینہ طیبہ مورد جمال
حقانی اور مہبط مراحم ربانی ہے جواز صید اور قطع شجر وغیرہ کہ منتج وسعت
اور رحمت اور مقتضای جمال و مکرمت ہے واسطے حرم مدینہ طیبہ کے قرار
پایا یہ کشف اس مقام مین عرض کیا ہے ۔ ؎

ہر جا کہ تراب آستانت افتد ۔۔۔ دریای کرم در آن مکان موج زند
جائیکہ جمال پاک تو کرد قیام ۔۔۔ ہر ذرہ آن زرحمت خدا سیر بود

منجملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حفظ مراتب
ساکنین مدینہ طیبہ کے ارشاد فرمائے المدینۃ مہاجری وفیہا مبغتی و حقیق
علی امتی حفظ جیرانی یعنے مدینہ میرے ہجرت کی جائے ہے اور میرے

مرتد الوبر اس مین ہوگی اور مدینہ طیبہ سے میرا حشر ہوگا پس میرے
امتہ کی واسطے حفظ مراتب میرے ہمسایہ کی ضرور ہے اور جو کوئی
اہل مدینہ سے بے ادبی اور تخویف سے پیش آوے انکی واسطے وعید
ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہوا من حفظھم کنت لہ شہیدا وشفیعا یوم القیمۃ جو
شخص کہ اہل مدینہ کی بزرگی کریگا مین اوس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا
روز قیامت ہونگا ومن لم یحفظھم سقی من طینۃ الخبال یعنے جو شخص کہ اہل
مدینہ کی تعظیم وتوقیر مین فرق کریگا اس کو طینۃ الخبال سے پلائی جائیگا اور
طینۃ الخبال یک حوض جہنم مین ہے کہ اس مین ریم اور زرد آب دوزخیونکا
جمع ہوتا ہے معاذ اللہ اور حدیث صحیح مسلم مین وارد ہے لا یرید احد اہل
المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار کما یذوب الرصاص اور یذوب الملح
فی الماء یعنے کوئی شخص اہل مدینہ سے برائی کرے اس کو حقتعالی گلا دیتا
ہے جیسا کہ شیش آگ سر پر پگلتی ہے یا نمک پانی سے پگلتا ہے بعضے
علماء اس کو مخصوص عذاب آخرت کے ساتھہ کہے مگر ظاہر عذاب دنیا کو
دارین کو شامل ہے سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف فرما تھے یکایک دو دست شریف
اپنے دراز فرماکر یہ دعا کیے اللھم من ارادنی واہل بلدی بسوء فعجل ہلاکہ
یعنے ای بار یتعالی جس نے کہ مجھی اور میرے شہر والونسے برائیکا ارادہ
کرے اس کو جلد ہلاک کر چنانچہ وقوع اس امر کا بعضے وقایع مین زمانہ یزید
وغیرہ کے ہوا امام احمد بن حنبل جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین

کہ وہ زمانہ فتنہ مین مدینہ طیبہ مین موجود تھے انہون نے کہے کہ خرابی
ہو اس شخص کی لئے جو کہ رسول اللہ کو ڈرایا ان کے فرزندان سے
پوچھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس عالم مین تشریف فرما نہین
پھر ڈرانا حضرت کا کیسا جابر نے کہے کہ مین سنا ہون رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمائے جو کہ اہل مدینہ کو ڈرایا تو اس نے
مجکو ڈرایا اور روایت نسائی مین وارد ہے من اخاف اہل المدینۃ
ظالما اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔
یعنے جو شخص کہ اہل مدینہ کو بطریق ظلم ڈرایا حقتعالی اس کو ڈرائیگا اور
حقتعالی کی اور فرشتون کی اور تمام آدمیون کی اسپر لعنت ہے اور
دوسرے حدیث مین آیا کہ اس کی کوئی عبادت فرض و نفل مقبول نہین
انتہی مضمون جذب القلوب فی فضایل المدینۃ ملخصا اور خلاصۃ نقشی مین
یہ حدیث ہے حدثنا ابو القاسم بن کامل عن ابی عبد الملک انہ حدثہ حدیثا
یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال مقبرتان مضیئان
لاہل السماء کما تضیئ الشمس والقمر لاہل الدنیا البقیع المدینۃ ومقبرۃ بعسقلان
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ دو مقبرہ ہین کہ وہ
آسمان والون کو ایسا روشن کرتے ہین جیسا چاند اور آفتاب
دنیا والون کو یک مقبرہ البقیع مدینہ کا دوسرا مقبرہ عسقلان مین انتہی اب
یہان سے فضائل مدینہ جو کتاب جواہر خمسہ فی فضائل المدنیہ مین مذکور ہین
بحذف مکررات نقل کئے جاتے ہین فضایل مدینہ سے یہ ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کو اپنی دست مبارک سے تیار فرمائے تمام بلاد
تیغ سے فتح ہوے مگر یہہ بلدہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا اسواسطیکہ قبل ہجرت
چند اہل مدینہ آنحضرت کے پاس مکہ معظمہ مین حاضر ہوئے اور حضرت سے بیعت
کرکے قرآن سیکھے پس سب اہل مدینہ قرآن سنکر مشتاق قدوم ہووے من بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ارشاد آلہی مدینہ طیبہ مین ہجرت فرمائے
سب اہل مدینہ بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور مرتبہ صحابیت سے
سرفراز ہوئے ۔ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہی کہ جس کو مرض یا کسی قسم کا ہرج
دنیا مین پہونچے وہ شخص جالی مبارک پکڑکے ملتجی ہوئے خواہ وہ کیسی ہی مصیبت
ہو مبدل بفرح وسرور ہوتی ہے اور ایکروز مدینہ طیبہ مین ثواب ہزار
روز دیگر کہتا ہے ایسا ہی تمام افعال خیر دوسری روایت مین آیا ہے کہ
جو عبادت مدینہ طیبہ مین مشروع ہوئی ہی ادا کرنا اس کا مدینہ طیبہ مین مکہ معظمہ سے
افضل ہے یکحدیث مین وارد ہے کہ درمیان مسجد شریف اور عیدگاہ میری
یک باغ ہے باغون سے جنت کے اور یہ میدان وسیع ہے جو شخص کہ اسمقام مین
رہے پس وہ جنت مین رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت مرحومہ کو
مدینہ طیبہ مین مرنی کی لئی تحریص اور ترغیب دئی اور ساکنین مدینہ طیبہ کو امیدوار
شفاعت خاص اپنی کا کئی حدیث مین آیا ہے کہ اول مستحق شفاعت اہل بقیع
ہین بعدان کے اہل معلی ہین جو مقبرہ مکہ معظمہ ہی اور یک حدیث مین وارد ہے
کہ ستر ہزار آدمی اہل مقبرہ بقیع اور اہل مقبرہ معلاے روز قیامت اٹھین گے
چہری انکی مثل ماہ شب چہاردہم کی روشن ہون گے اور حدیث مین آیا ہی کہ

یکجماعت فرشتون کی اس کام پر مقرر ہی کہ جب مقبرہ بقیع مدینہ طیبہ کا اموات سے
بھر جاتا ہے اموات کو فرشتے جنت مین جھٹک دیتی ہین اتقیا اور صلحار اور
متبلار عصیان اہل مدینہ سے تعظیم مین برابر ہین اسواسطیکہ یہ تعظیم وسطے ہمسایہ
ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہی اور نسبت ہمسایگی مین سب
یکسان ہے حدیث مین وارد ہے قریب ہی کہ لوگ تبلاش علم سفر کرینگے
مگر کسیکو عالم زیادہ عالم مدینہ سے نہ پاوینگے جوہر منظم مین تحریر ہے کہ نظر جانب
حجرہ شریفہ اور قبہ نبویہ کی عبادت ہے جیساکہ نظر جانب کعبۃ اللہ صاحب جواہر
خمسہ لکھتے ہین کہ اجل فضائل حجرہ نبویہ یہ ہے کہ جو زیارت حجرہ شریفہ سے
مشرف ہووے اور قلب صحیح سے توجہ جانب روضہ منورہ کے کرے مدد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی حال پر شامل ہوتی ہی فضائل مدینہ
طیبہ سی محراب نبوی ہی کہ زائرین کو شرافت قیام بجائی قیام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی مسجد نبوی اور
اس کا صحن ہے کہ جو وہان حاضر رہے اس کی نظر مین بساتین دنیا بلکہ بساتین
جنت کچھ چیز نہین معلوم ہوتی اسواسطے کہ وہ شخص مشاہدہ روضہ انوار اور
زیارت قبہ شریفہ سے سرفراز رہتا ہے کرامات مدینہ طیبہ سی یہ ہے کہ
متولی اس کا ہمیشہ اہل سنت وجماعت رہتا ہے اگرچہ چندروز غیر مذہب
بھی متولی رہا مگر قریب مین موقوف ہوا فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ جو
شخص مدینہ طیبہ مین پوشیدہ گناہ کرے وہ آشکار ہوجاتا ہے تاکہ اس کو
تنبیہ ہو کر گناہ سے باز آوے صاحب جواہر خمسہ کتاب جامع صغیر سے

نقل کیے ہین المدینۃ خیر من مکۃ یعنے مدینہ مکہ سے بہتر ہے اور
موا ہب سے نقل کرتے ہین کہ المدینۃ افضل من مکۃ یعنے مدینہ طیبہ
مکہ سے افضل ہے صاحب جذب القلوب بھی اسی مضمون کی حدیث
نقل کیے ہین بیان اس کا بشرح و بسط اوپر گذرا۔ فضائل مدینہ طیبہ سے
یہ ہے کہ جو کوئی اس بلدۂ طیبہ مین سکونت اختیار کرے یہ بلدۂ طیبہ اسکی
لئے پناہ ہوتا ہے اور اپنے وطن سے زاید اس بلدۂ شریفہ سے محبت
پیدا ہوتی ہے یہ کثیف بھی شمہ اس مذاق سے واقف ہے جیسا کہ بعضے شعرا
کہتے ہین ؎

ہمین بیوطنی نے مزا یہ دیا کہ ذرا بھی خیال وطن نرہا۔ فضائل مدینہ طیبہ سے
یہ ہے کہ اس بلدۂ مبارک مین ظالم کی تائید نہین ہوتی بلکہ ظالم مقہور اور
مغلوب ہوتا ہے اور فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ صاحب جواہر البحیرہ
لکھتے ہین کہ یکبار وز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھے کہ
یکچاہ بہشت پر تشریف فرما ہین پھر صبح کو اپنے تئین چاہ غرس مدینہ پر دیکھی
جوہرۃ الشفاف مین لکھا ہے کہ لیث فی مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت
نے فرمائے کہ پہلے شفاعت مین اپنے اہل بیت کے کرونگا پھر جو لوگ کہ نزدیک
اہل قریش سے ہین پھر انصار کے کرونگا پھر جو کہ اہل مین سے مجھپر ایمان
لائے اور میری اتباع کیے پھر تمام عرب کے پھر مومنین جو غیر ملک عرب
ہین اور جس کے مین پہلے شفاعت کرون وہ افضل ہین شیخ اسمعیل نقشی
اپنے خلاصہ مین انس سے اور وہ روایت کرتے ہین یحیی بن سعید سے کہ

یکبوقت مدینہ طیبہ مین روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر کھودے
جارہی تھی یکمرد آنکر کہا کیا یہ آسے بستر مومن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمائے کہ تو نے بڑی بات کہا پھر وہ مرد نے عرض کیا یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اپنے کلام سے کچھ برے بات ارادہ نہین کیا
بلکہ یہہ میرا مقصد تہا کہ بستر پر مرنے سے شہادت کے موت بہتر ہے حضرت
نے فرمائے کہ حقتعالی کے پاس مماثلت اور مشابہت فی سبیل اللہ کی شہادت
کو اسجائے سے نہین کہ جہان میری قبر شریف ہے بلکہ شہادت فی سبیل اللہ
سے بھی وہ جائے حقتعالی کے پاس دوست زیادہ ہے اور اس لفظ کو تین
بار اعادہ فرمائے یکوقت یکشخص امام مالک رح کے روبرو خاک پاک مدینہ طیبہ کو
خلاف آداب ذکر کیا امام نے بیس درہ مارکر فرمائے کہ یہ شخص قابل قتل ہے
اسواسطے کہ جسجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرمائے ہین تہا کی
خاک پاک کی تعظیم نہین کرتا حدیث مین آیا ہے کہ مدینہ طیبہ کے ہزار نام ہے
کثرت اسماء دلالت کرتے ہین عظمت مسمی پر ذکر بعضی فضایل مسجد شریف
وروضہ منیف ومناقب منبر عالی رتبت حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ یک نماز میری مسجد مین دوسرے
مسجد کی ہزار نمازون سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے مسلم کی روایت
مین یہ الفاظ زیادہ ہین فانی آخر الانبیاء ومسجدی آخر المساجد یعنے مین سب
نبیون سے آخر ہون اور میری مسجد سب مساجد سے آخر ہے طبرانی معجم
کبیر مین روایت کئے ہین کہ یکبار ارقم نے سفر بیت المقدس کے حضرت سے

اجازت چاہے حضرت نے فرمائے کیا تم قصد تجارت رکھتے ہو ارقم عرض
کیے کہ بقصد نماز مسجد اقصا کی جاتا ہون حضرت فرمائے یک نماز میرے
مسجد مین مسجد اقصا کے ہزار نماز سے بہتر ہے اور بعضی حدیث مین آیا
کہ یک نماز بیت المقدس مین دوسرے مسجد کے ہزار نماز کے برابر ہے
پس بنابر اس روایت کی فضیلت نماز مسجد نبوی نماز مسجد غیر پر بمقدار
دس لاکھ نماز کی ہوئی لیکن استثنا مسجد الحرام کے جو آنحضرت نے فرمائے ہین
احتمال ہے کہ واسطے بیان مساوات نماز مسجد مکہ اور مدینہ کے وارد ہو
یا واسطے زیادتی مسجد مکہ کے مسجد مدینہ پر یا واسطے کمی کے یہ تین
احتمالات ہین بعضی علماء احتمال اول کو ترجیح دیے ہین اور کہے ہین کہ
فضیلت نماز مسجد مکہ اور مدینہ برابر ہے امام مالک بنابر یکروایت
اور یکجماعت اصحاب مالکیہ کے طرف احتمال ثالث کے گئی ہین اور کہین
ہین کہ زیادتی ثواب نماز مسجد مدینہ طیبہ کے تمام مسجدون پر بمقدار ہزار
نماز کے ہے اور مسجد مکہ پر کم ہزار نماز سے جمہور علماء کا یہہ مذہب ہے کہ
استثنا مسجد الحرام کے واسطے بیان مزیت مسجد حرام کی ہے زیادتی ثواب مین
مسجد نبوی پر جیسا کہ دوسرے حدیث مین اس کی تصریح آئی ہے الصلوٰۃ فی
المسجد الحرام بمائۃ الف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی مسجدی بالف
صلوٰۃ والصلوٰۃ فی بیت المقدس بخمسمائۃ یعنے نماز مسجد
حرام مین لاکھہ نماز کا ثواب ہے اور نماز میرے مسجد مین ہزار نماز کا ثواب ہے
اور نماز بیت المقدس مین پانسو نماز کا ثواب ہے صاحب جذب القلوب

فرماتے ہین کہ تتبع احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شمار مین زیادتی بعضے
ان مساجد کی بعضون پر تفاوت اور اختلاف باعتبار زیادتی اور نقصان کے
مذکور ہوا ممکن ہے کہ وارد ہوا ہو اس تفاوت اور اختلاف کا باعتبار اوقات
مختلفہ کے بموجب وحی سماوی اور کشف احوال خلایق اشیار ہووے
باایہمہ وقوع عدد ناقص منافی صحت زاید نہین ہے واللہ ورسولہ اعلم فضایل
مدینہ مطہرہ سے اسطرف اشارہ ہوا کہ مرجع و مآل مضاعف ثواب کثرت
اعداد اور زیادت اور کمیت ہے لیکن عظمت ثواب اور قوت ذاتی
باعتبار تعلق رضامندی اور قبولیت پروردگار کے ممکن ہے کہ عدد اقل مین
زیادتی عدد اکثر پر موجود چنانچہ سابق مین یہ نکتہ تشریحًا بیان ہوا اب
جاننا چاہیئے کہ ثواب ہر نماز کا جو فضیلت مسجد نبوی مین وارد ہوا پس وہ
مسجد کسقدر ہے آیا یہہ ثواب فقط اسقدر مسجد پر منحصر ہے جتنی کہ زمانہ نبوی
مین تھی یا یہہ حکم ثواب جسقدر مسجد بعد حضرت کے زمانہ خلافت راشدہ اور
سلاطین اہل اسلام مین زیادہ ہوئی ہے اس کو بھی شامل ہے مذہب
مختار موافق احادیث اور عمل سلف اور قول جمہور علما کے حکم کثرت
کثرت ثواب شامل ہے ان زیادتیون کو بھی حدیث مین آیا ہے لو مد
مسجدی الی صفا کان مسجدی یعنی میری مسجد اگر جبل صفا تک دراز
کیا جاوے تو وہ میری ہی مسجد ہے اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ فرمائے لو مد مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی ذی الحلیفہ لکان منہ یعنے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان مقدار مسجد نبوی

ذی الحلیفہ تک بھی در از کیا جاوے تو وہی مسجد ہے اور کہا ہوا ہے سیدنا
عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے محراب زیادہ کئے ہوئے ہین دلیل قائم
ہے اس امر پہ کہ جائے زائد مسجد نبوی کی اصل جائے مسجد نبوی کی سات
ثواب مین برابر ہے ورنہ ترک اس قسم کی فضیلت کا صحابای عالیمقام
سے متصور نہین اگرچہ افضلیت مقام قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بہ نسبت اور مقامات مسجد نبوی کے باقی ہے ابن تیمیہ کہتا ہے کہ سابمین
خلف اور سلف سے خلاف ظاہر نہین ہوا مگر بعضے علماء شاذ ہین کہ قایل
ہین یہ حکم اصل مسجد نبوی کے واسطے خاص ہے اور بعضے کتب ائمہ
لغت کی مین بھی اسباب مین خلاف مذکور ہے محب طبری
نقل کرتے ہین کہ انہون نے اس قول سے رجوع کیے ہین اکثر علماء کے
نزدیک فرض اور نفل زیادتی ثواب مین برابر ہے لیکن بعضے علماء حنفیہ
اور اکثر علماء مالکیہ تخصیص اس حکم کے فرض کے سات کیے ہین اسواسطے کی
حدیث مین وارد ہے افضل الصلوٰۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ یعنے بہتر نماز
آدمی کی اس کے گھر مین ہے مگر نماز فرض کہ وہ مسجد مین بہتر ہے لیکن
اس تقریر سے یہ مضمون پیدا ہوا کہ افضلیت بمضاعف ثواب کے تحقق
ہو سکتا ہے معہذا ممکن ہے کہ نماز نافلہ گھر مین حرمین شریفین کے
بہتر اور افضل اس لئے جو اور ملک کے گھرون اذا کیا جاوے شیخ بن
حجر مکی اسبات کا افادہ کیے ہین بیہقی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روایت
کیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے الصلوٰۃ فی مسجدی ہذا افضل من

الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام والجمعۃ فی مسجدی ہذا افضل من الف
جمعۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام وشہر رمضان فی مسجدی ہذا افضل من الف
شہر رمضان فیما سواہ الا المسجد الحرام یعنے میرے مسجد مین یک نماز اور
مسجدون کے ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور یک جمعہ
میرے مسجد مین اور مسجدون کے ہزار جمعون سے بہتر ہے سوائے
مسجد حرام کے اور یک ماہ رمضان میری مسجد مین افضل ہے اور
مسجدون کے ہزار رمضان سے احدیث سے صاف وصریح ظاہر ہے
کہ کثرت ثواب موقوف نماز پر نہین بلکہ ہر عبادت مدینہ طیبہ مین حکم
کثرت ثواب رکھتی ہے فائدہ حکم زیادتی ثواب اعمال کا حرمین شریفین
مین واسطے کثرت ثواب اور بلندی درجات کے ہے نہ واسطے
ابرار ذمہ اور سقوط تکلیف شرعی کے یعنے کوئی ایسا نہ سمجھے کہ یک نماز
مسجد نبوی کی ہزار نماز فرض کو ذمہ سے ساقط کردی ہے از جملہ فضائل
مسجد نبوی یہہ ہے کہ احمد اور طبرانی رواۃ ثقات سے انس بن مالک
سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے۔
من صلی فی مسجدی ہذا اربعین وزاد الطبرانی لا تفوتہ
صلوۃ کتب لہ براءۃ من النار وبراءۃ من العاب وبراءۃ من
النفاق الحدیث یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص
چالیس نماز میرے مسجد پیاپی ادا کرے اس کے واسطے عذاب اخروی
اور دنیوی سے خلاصی اور امان ہے اور وہ شخص مرض نفاق سے

دور رہے حکمت تعین عدد چالیس نماز مین ممکن ہے یہہ ہمکہ عدد چالیس
عدد کامل ہے اور چالیس نماز مسجد نبوی مین حاضر ہوکر ادا کرنے کے
واسطے خلوص ایمان ضرور ہے کہ یہہ امر منافق سے ہونا دشوار ہے یہہ جسکو
خلاصی نفاق سے حاصل ہووے کہ یہ بدترین امراض سے اور صعب ترین علل
پس اس کو خلاصی عذاب دارین اور فوز سعادت کونین بلاشک حاصل ہے
از جملہ فضائل مسجد نبوی یہ ہے کہ بیہقی روایت کیے ہین کہ شخص اپنے
مکان پر بارادہ نماز طہارت سے نکلے اور میرے مسجد مین آکر نماز ادا کرے
ثواب حج کامل نامہ اعمال مین اس کے لکھے جاتا ہے اور دوسرے حدیث
مین آیا کہ جو شخص میری مسجد مین حاضر ہووے کہ علم سیکھے یا سکھاوے وہ مثل
اس شخص کے ہے جو للہ جہاد کیا اور جو کہ اس قصد سے نہ نکلے بلکہ غرض
اس کی کلم وکلام اور صحبت خلق ہو مثال اس کی یہ ہے کہ جو اپنے محبوب کو
دوسرون کے نزدیک دیکھتا ہے انتہی مضمون جذب القلوب ملخصاً شیخ
اسمعیل نے آداب مسجد سے یہ لکھا ہے کہ آواز آلات بخاریہ مسجد مین
ممنوع ہے چنانچہ کعب احبار سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے
اس جن کو فرمائے جو عمارت بیت المقدس مین حاضر ہوکر سنگ مرمر کو تراشتے
تھا کہ تمہارے پاس ایسی صناعی ہے کہ سنگ مرمر سہل تراشی جاوے سو اسطیکہ
مین لوہی کی آواز مسجد مین مکروہ جانتا ہون کیونکہ حقتعالی نے مسجد مین سکینہ
اور وقار کا حکم فرمایا ہے بعضے اہل سیر کہتے ہین کہ پہلے چراغون کو جو مسجد
مین لٹکائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہین اور یہ اسیوقت ہوا کہ جب آپنے

تراویح مین جماعت اور امام مقرر فرمائے قرطبی نے اپنے تفسیر مین
ابی ہند سے روایت کرتے ہین کہ تمیم داری قنادیل اور حصیر اور روغن
ملک شام سے مدینہ طیبہ مین لائے پس حاضر ہوا تمیم داری کا مدینہ طیبہ مین
شب واقع ہوا پس انہون نے اپنے غلام ابوالابر کو حکم کیے کہ حفظ
بچھاوے اور قنادیل مین تیل اور پانی ڈالکر فتیلہ یعنے بتیان لگاکر روشنی
پھر جبکہ یہ کام تمام ہوا تمیم داری مسجد کی باہر چلیگئی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کے طرف تشریف لاکر ملاحظہ فرمائے کہ مسجد روشنی سے چمک رہی ہے
پوچھے یہ کام کسنے کیا صحابا نے عرض کیے کہ یارسول اللہ تمیم داری نے
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ اس نے اسلام کو روشن کیا لیکن
خوشبوئی لگاؤ مسجد کو ابو داود سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر سے روایت
کرتے ہین یکوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ مین مشغول تھے یکایک
نظر مبارک حضرت کے دیوار قبلہ پر پڑے کہ اس پر بلغم تھا حضرت نے
لوگونپر غصہ ہوئے اور شاید راوی بھی لکھے کہ حضرت نے وہان زعفران
مل دی لیکن بخور دینا مسجد کا روایت کیا گیا ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب
کے پاس یکقطعہ چوب اگر کا آیا کہ وہ سب مسلمانون مین تقسیم ہونے کی گنجایش
نہین رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اسقطعہ اگر کو تمام مسجد مین بخور
دیوین تاکہ سب مسلمانون کو اس سے نفع ہو پھر جسے آجتک سنت
حضرت عمر جاری ہے کہ قطعات اگر سے شب و روز جمعہ مسجد کو بخور دیا جاتا ہے
واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے

لکھا ہوا

لفظ لکھنے سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت روشنی اور قنادیل نہین تھے

روشنی سے پہلے ہی مسجد روشن ہو گئی تھی

اصل خوشبوئی لگانا اور بخور دینے سے مسجد

سو ۱۲

مسجدون کو بچون اور دیوانون سے اور بیع و شرا سے اور جھگڑون سے
اور آواز بلند کرنے سے اور حدود قایم کرنے سے اور تلوار برہنہ کرنے
سے بچاؤ اور مسجد کے دروازہ پر طہارت خانہ بناؤ اور مسجدون کو
بخور دیا کرو انتہی مضمون خلاصہ نقشی ملخصا جو احادیث کہ فضائل مین روضہ
شریف اور منبر شریف کے وارد ہین جذب القلوب سے نقل کئے جاتے ہین
حدیث صحیحین مین وارد ہے ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ
یعنے حضرت نے فرمائے کہ میرے حجرہ اور منبر کے درمیان مین ایک باغ
ہے باغون سے جنت کے اور بعضے روایت مین آیا ہے ما بین قبری
و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے حضرت نے فرمائے
کہ درمیان قبر اور منبر میرے باغ ہے باغون سے جنت کے روایت
بخاری مین یہ لفظ زاید ہے ان منبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ
یعنے میرا منبر اوپر ایک باغ کے یا یکدرجے کے یا یک دروازے کے
ہے جنت سے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص جھوٹی قسم میرے
منبر کی پاس کہاوے تاکہ کسی مسلمان کی حق تلفی کرے پس وہ شخص اپنے
تین دوزخ کے واسطے آمادہ کیا اور دوسری روایت مین ہے کہ اسپر
خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہے اور یکحدیث مین وارد
ما بین حجراتی و مصلای روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے درمیان
حجرہ شریفہ اور مصلا میرے باغ ہے باغون سے جنت کے بعضی مصلا کو
مصلای مسجد نبوی کہ حجرہ شریفہ سے قریب ہے اس پر حمل کرتے ہین اور بعضی

کہتے ہین کہ مصلّے سے مراد عیدگاہ ہے کہ وہ بیرون حصار مدینہ واقع ہی
منقول ہے کہ سعد بن ابی وقاص بعد سننے اس حدیث کے ایک گھر اپنا
درمیان مسجد نبوی اور مصلی عیدگاہ کے تیار کیا بس بنا بر اس روایت کے
مکان روضہ جنت تمت روایت اولی وسیع زاید ہوا جاننا چاہیے کہ احادیث
مین منبر شریف حضرت کا حوض کوثر پر ہونا وارد ہوا اس مین علمار کو
کئی قسم کے تاویلات ہین بعضے علمار یہ کہتے ہین کہ مراد حدیث یہ ہے کہ
جو شخص منبر شریف کے پاس حاضر رہکر عبادت کرے وہ شخص آب کوثر
سے مشرف ہوگا اور حضوری حوض کوثر اس کو نصیب ہوگی بعضے علما
یہ کہتے ہین کہ واسطے اظہار عظمت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بھی منبر مبارک حضرت کا حوض کوثر پر رکھے جاویگا بعضے علمار اور بھی
تاویلات کئے ہین اور دوسرا جو یہ ارشاد نبوی ہوا کہ مابین حجرۂ شریفہ
اور منبر منیفہ کے یک باغ ہے باغون سے جنت کے اسمین بھی علمار کو
کئی تاویلات ہین بعضی علمار کہے ہین کہ مراد اس سے تشبیہ اسمقام کو
باغ جنت سے نزول رحمت آلہی اور حصول سعادت مین ہے اور بعضی
علمار یہ فرمائے ہین کہ مقصود ارشاد نبوی بیان شرف اسمقام کا ہے
یعنے جو کہ اسجائے حاضر ہوکر عبادت کرے وہ باعث دخول جنت اسکا ہے
یہ دو تاویل بھی تکلف بھی بلکہ تحقیق یہ ہے کہ کلام نبوی اپنے معنے حقیقی
پر محمول ہے یعنے جو موضع کہ درمیان حجرۂ شریف اور منبر مبارک کے
واقع ہے حقیقت مین یکباغ ہے جنت کے باغون سے اسواسطے کہ

روز قیامت اس مقام کو فردوس اعلی مین لیوا دینگے چنانچہ ابن جوزی
اور ابن فرحون امام مالک سے اس احتمال کو نقل کئے ہین اور اتفاق یکجماعت کا
بھی انہین کے ساتھ ہے اور شیخ ابن حجر مکی بھی مثل اسکے تاویل فرمائے
ہین انتہی مضمون جذب القلوب ملخصاً ذکر فضائل زیارت حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقصد اقصای ارباب دین اور مطلب اعلائے اصحاب
یقین ہے اور بیان اثبات حیات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کا خلاصہ
فضائل تقشی مین تحریر ہے ذھب بعض السلف الی تفضیل بدوہ
بہا قبل مکۃ وان نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کانوا یبدؤن بالمدینۃ اذا حجوا ومن بدء بالمدینۃ علقمۃ
والاسود وعمر بن میمون وذھب العبدری المالکی ان المشی الی المدینۃ
لزیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل من الحمۃ وان الجالب
سوقہا کالمجاھد فی سبیل اللہ ترجمہ بعض سلف اسطرف گئے ہین کہ مکہ معظمہ
کے قبل مدینہ طیبہ کو جانا افضل ہے اور یکجماعت اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد ادائی حجکی پہلے مدینہ طیبہ کو حاضر ہوتے چنانچہ
ان سے علقمہ اور اسود اور عمر بن میمون ہین اور عبدری مالکی طرف اس امر کے
گئے ہین کہ مدینہ طیبہ مین واسطے زیارت قبر شریف حضرت کے حاضر ہونا
کعبہ سے افضل ہے اور جو شخص کہ بازارون مین مدینہ طیبہ کے بیچے
وہ شخص مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ملاصہ تقشی مین یہ روایت ہے ان بن
عمر رضی اللہ عنہما کان یضع یدہ الیمنی علی قبرۃ الشریف وقال الاستغراق فی المحبۃ

فضائل زیارت
صفحہ ۱۲

بیان آداب زیارت
صفحہ ۱۲

یحمل الاذن علی ذالک وینبغی ان لا یستدبر القبر المقدس فی
صلوٰۃ ولا فی غیرھا یعنے ابن عمر رضی اللہ عنہ دست راست اپنا حضرت
کے قبر شریف پر رکھکر کہے کہ استغراق محبت مین اذن حامل ہے اس امر کو
چاہیئے کہ نماز یا غیر نماز مین پشت اپنے طرف قبر شریف کے نکرے یعنے
اگر کوئی مسجد نبوی مین نماز بھی پڑہے تو اسطور پر نہ پڑہے کہ پشت اس کے
جانب روضۂ منورہ ہووے جواہر ثمینہ مین لکہا ہے قال فی جوھر المنتظم
مذھب اھل البیت تقبیل القبر ومسہ وقال احمد بن حنبل لا باس
بہ وعلیہ محب البطری وابن ابی الصیف وغیرھم من الاجلاء کالسبکی
واخرا بہ ترجمہ جوہر منتظم مین لکہا ہے کہ بوسہ دینا قبر کا اور مس کرنا اسکا
مذہب اہل بیت ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس امر مین
کچہہ خوف نہین اور اسی مذہب پر محب طبری اور ابن ابی الصیف اور دوسرے
علماء جلیل القدر مثل سبکی اور مانند ان کے ہین پہر صاحب جواہر ثمینہ روایت
کرتے ہین کہ جسوقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ملک شام سے مدینہ طیبہ مین
حاضر ہوئے چہرہ نیا قبر شریف پر ملے اور گریہ و بکا کئے اور جسوقت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن ہوا ہے سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خاک
پاک قبر شریف اپنے ہاتہہ مین لیکر اور گریہ فرمائے جواہر ثمینہ مین مجد
بغدادی روایت کرتے ہین کہ قبر شریف کے پاس سلام اور درود عرض کرنا
افضل ہے پس حاضرین کو چاہیئے کہ صلوٰۃ اور سلام مین جمع کرے ابن عباس
سے روایت ہے کہ صلوٰۃ بغیر حضرت کے اور کسی پر درست نہین اور بعضون نے

کہیں ہیں کہ انبیاؤں پر صلوۃ تبعیت حضرت کے جایز ہے اسواسطے کہ
بعضی علمار کی عادت ہے کہ جبجائے نام کسی نبی کا آوے پہلے ہمارے
حضرت پر صلوۃ اور سلام عرض کرکے بعد اُن نبی پر کہ جن کا نام مذکور ہے
صلوۃ وسلام عرض کرتے ہیں جیساکہ کہتے ہیں موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
دُرالمنضود میں منقول ہے کہ موافق روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مذہب
امام مالک اور موافق دو روایات باقیہ مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما
کا ہے یعنے امام اعظم کے پاس انبیا علیہم السلام پر بتبعیت آنحضرت اور
استقلالاً صلوۃ عرض کرنا جایز ہے اور ایسا ہی حال سلام عرض کرنیکا ہے
اگر کوئی شخص کسیکو وصیت کیا ہو کہ اپنے جانے سے حضرت کے خدمت
مبارک میں سلام عرض کرے پس وہ یہ عبارت سے سلام عرض کرے۔
پس وہ یہ عبارت سی سلام عرض کرے السلام علیک یارسول اللہ من فلان
بن فلان اور پونچانا اس سلام کا سنت ہے کہ یہ حضرت سے مدد چاہتا ہے
بخلاف پونچانے سلام کے غائب کو کہ وہ واجب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ طریقہ آداب بوقت سلام عرض کرنے کے یہ ہے کہ پشت اپنی
جانب قبلہ کرے اور متوجہ قبر شریف ہووے اور دیوار قبلہ سے دو چار
ہات فاصلہ پر کھڑے ہوکر سلام عرض کرے اور یہہ کمترین فاصلہ ہے
لیکن دیر تک کھڑا رہنا یا ٹھہرا وقت یہ موافق حضور قلبی کے ہے
پس جس کو حضور قلبی دیر تک حاضر رہے ورنہ فلا جاننا چاہیے کہ فیضان
نبوی حاضرین کے واسطے بقدر قابلیت اور استعداد ان کی نمودار

ہوتا ہے جس شخص کے واسطے حجاب خودی اور پردۂ غیریت اسکا
مرتفع اور دور ہو چکا ہے ان کو وقت حضوری بین مشاہدۂ برزخ
کبری بطور کمال اور تفاوت روحانی حضرت کے سر زد ہوتی ہے کہ یہ وسیلۂ
تفارق اور مشاہدۂ ذات مطلق ہے اور جن کو یہ بات میسر نہین
آتی پس تصور اس کا ہے ورنہ وہان کی فیضان مین کسیطرح کا تصور نہین
جیساکہ جواہر تنبیہ مین لکھے ہین فمن لم یجد اللہ تعالی فی زیارۃ
فلیراجع نفسہ العیبۃ فانہ اما ان اخل بالشرط او وجد سراً
جدانیاً بسیطاً علیاً منزھا عن الکمیۃ مجھول الکیفیہ وما
تحقق علما یقینیا شھادیا فلا یلوم الا نفسہ القاصرۃ فانہ
لا منع فی فیض الحق ولا ضیق فی جاہ المزور بل القصور من قبل
الزائر یعنے جس کو مشاہدۂ حقتعالی حضرت کی زیارت مین میسر نہ ہو
پس وہ شخص اپنے نفس کے عیب کا تجسس کرے پس وہ شخص یا تو زیارت کے
شروط اور آداب مین قصور کیا یا سر وجدانی بسیط مجہول الکیف منزہ
کمیت سے پایا ہے اور علم یقینی شہادی اس کو حاصل نہ ہوا سو اسکی کہ
حق تعالی کی جانب سے فیض مین منع اور حضرت کے جانب سے فیض مین
کوتاہی نہین جیساکہ جواہر تنبیہ مین لکھا ہے کہ ہر شب جمعہ حجرۂ شریفہ سے
بوانواع بخور کی اور عنبر کے ہر یک شخص کو آتی ہے پس اگر کسیکے شامہ
مین نقصان اور فتور ہووے ہر آئینہ وہ اس بو سے محروم ہے خلاصہ
خلاصۂ نقشبی مین جامع کبیر سے یہ روایت کرتے ہین کہ حقتعالی دوفرشتہ

پیدا کیا اور ان کو اس کام پر مقرر کیا کہ جو لوگ خواہ مشرق میں ہوں
یا مغرب میں حضرت پر سلام عرض کریں وہ فرشتے جواب سلام
انکا دیتی ہیں اور جو لوگ کہ روضۂ منورہ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض
کریں جواب سلام ان کا دیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس
نفیس خود خصوصًا اہل مدینہ کا جواب سلام ان کے حسب و نسب کے
ساتھ ارشاد فرماتے ہیں سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں یکبار حضرت
خواب میں مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو لوگ کہ آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ پر سلام عرض کرتے ہیں انکا
سلام آپ کو پہونچتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں ان کا
جواب سلام دیتا ہوں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ میری حیات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اور
میری وفات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ تمہارے اعمال
مجھپر عرض کیا جاتے ہیں جسوقت کہ اعمال نیک تمہارے دیکھتا ہوں
حمد الٰہی بجا لاتا ہوں اور جب بُرے اعمال تمہارے دیکھوں مغفرت
اور بخشش تمہارے واسطے چاہتا ہوں اور یکروایت میں وارد ہے
کہ حق تعالیٰ حضرت کو سماعتین خلایق کی گفتگو کے عنایت فرمایا یعنے آپ
ہر جا کی خلایق کی بات سماعت فرما لیتے ہیں دوسری روایت میں
آیا آپ کو تمام مخلوق کے نام بحق تعالیٰ اطلاع فرمایا اور آپ ہر مخلوق سے
واقف ہیں عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ یک شخص کو ملک شام ہو واسطے

سلام عرض کرنے کے مدینہ طیبہ مین بھیجتے پس وہ شخص روضۂ منورہ کے
پاس حاضر ہوکر ان کا سلام عرض کرتا اور پھر واپس آتا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جو شخص میرے قبر شریف کے نزدیک حاضر ہوکر صلوٰۃ
وسلام عرض کرے یکفرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ وہ جواب سلام
ان کا اور صلوٰۃ میرے پر پہونچاتا ہے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرنے
امور دنیوی اور اخروی کو کفایت کرتا ہے اور مین اس کا شفیع اور
گواہ قیامت کے روز ہوگا اور ابوہریرہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمائے جو شخص کہ میری قبر کے پاس حاضر ہوکر درود عرض کرے
اس کو مین بذات خود سنتا ہون اور جو کہ دور سے درود عرض کرے
اس کو فرشتے میرے پاس پہونچاتے ہین مواہب لدنیہ مین روایت ہے کہ
حضرت مشارق ارض اور مغارب ارض سے امتہ کا ورود اور سلام سماعت
فرماتے ہین اگرچہ درود اور سلام عرض کرنے والے یک لمحہ مین کروڑہا
بلکہ اس سے بھی زاید ہون متوجہ ہونا حضرت کا اور جواب سلام
ارشاد فرمانا ہر ایک کا یک لمحہ مین ممکن ہے جیسا کہ نور آفتاب
مشرق اور مغرب زمین کو محیط ہے اور آفتاب یک لمحہ مین کروڑہا
مخلوق کے جانب متوجہ ہے پس کیا حال ہو ذات مبارک حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ آپ مبدء اور منشاء ہین نور آفتاب اور
مہتاب کے بلکہ تمام انوار علویہ کے اور اسرار الٰہیہ کے منبع اور مخزن
ہین خلاصہ نقشبی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ منقا

عیسیٰ کے جانب وحی کیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنے امت کو
حکم کرو کہ جو شخص ان مین سے حضرت کو پاوے حضرت پر ایمان لاوے
کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مین پیدا نکرتا تو آدم کو اور جنت کو
اور دوزخ کو بھی پیدا نکرتا اور جب مین نے عرش کو پیدا کیا عرش جنبش مین
آیا اور مضطرب ہوا پھر مین نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لکھا اسوقت عرش کو قرار ہوا ایکبار منصور خلیفہ عباسی واسطے زیارت کے
روضۂ منورہ کے پاس حاضر ہوا اور ہمراہ خلیفہ مذکور کے امام مالک رح تھے
پوچھا کہ قبلہ کے جانب متوجہ ہوکر دعا کرون یا حضرت کے جانب متوجہ ہوون امام
فرمائے کہ تو حضرت کو چھوڑ کر متوجہ قبلہ کیون ہوتا ہے کہ حضرت تیری اور تیری
والد آدم علیہ السلام کی وسیلہ ہین قیامت مین حقتعالی کے پاس انتہا اب
یہان سے آداب زیارت جو کتاب جذب القلوب ہین تحریر ہین بیان
کیے جاتے ہین شیخ عبدالحق دہلوی ہے کتاب موصوف ہین فرماتے ہین کہ
جب کوئی شخص ارادۂ سفر کرے خواہ کوئی سفر ہو اس کو ضرور ہے کہ پہلے
استخارہ اور تجدید توبہ کرے پھر ادای حقوق عباد اور نفقہ عیال کرے پھر
زاد و راحلہ مہیا کرے اور رطلب رفیق کرے پھر دوست و اقربا سے
رخصت ہووے جو دعائین کہ وقت خروج سفر کے حدیث مین وارد ہین
ان کو پڑھے اور اس سفر مین بوجہ خصوص ضرور اور اہم اخلاص نیت ہے
کہ مدار جمیع اعمال اور افعال کا خلوص ہے جیسا کہ حدیث نبوی مین وارد ہے
فمن کانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ فہجرتہ الی اللہ و رسولہ الحدیث اور حضرت

زیارت کی نیت مین تقرب الی اللہ حاصل ہے اسواسطے حضرت کے خدمت
شریف مین پونچنے سے کوئی عمل اور عبادت افضل اور اکمل نہین کہ یہہ ذریعہ
اور وسیلہ ہی تقرب الہیکا بلکہ عین تقرب الٰہی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہوا ہے
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور ان الذین یبایعونک انما
یبایعون اللہ اور امام نووی سے منقول ہے کہ زیارت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم مین حضوری مسجد نبوی بھی مقصود اور ملحوظ رہے تو مستحب ہے کہ دونہا
شد رحال طرف مسجد نبوی کے احادیث کثیرہ وارد ہین شیخ الحنفیہ کمال بن
ہمام نے بھی اپنے مشایخ سے ایسا ہی نقل کئے ہین پھر کہتے ہین کہ اولی یہ ہے
کہ پہلے نیت خالص زیارت کے کرے تاکہ موافق اس حدیث کی ہو کہ حضرت
فرمائے ہین ملاوی اس کو مجھ پاس مگر زیارت میری پھر شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حق اس مقام مین یہ ہے کہ شرکت قصد مسجد شریف
کا منافی اخلاص نیت زیارت حضرت کا نہین اسواسطے کہ قصد زیارت مسجد نبوی
مخصوص واسطے امتثال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ہے پس یہ عین
ملاحظہ اور مشاہدہ نسبت نبوی ہے اور قبیل متمات اور مکملات زیارت
نبوی سے یہ ہے کہ نیت اعتکاف مسجد نبوی مین جسقدر ممکن ہو کرے
اگرچہ یکساعت ہو اور علم سیکھنے اور سکھانے مین مشغول اور مصروف
رہے اور حضرت درود شریف اور سلام حضرت پر کثرت سے عرض کرتا
رہے اور ختم قرآن مجید کرے اور قبل پونچنے مدینہ طیبہ کے اگر یہ نیت کری
بیشک وہ شخص ثواب اور جزا اپنے نیت کا پاویگا انشاء اللہ تعالی

اور راہ مین اس سفر مبارک کے دایم الشوق اور کثیر الاشتیاق حضرت کے
زیارت کا رہے اور خصلت نیک اپنی رکھے اور اپنے مینہ کو حضرت کے
محبت سے معمور رکھے اور اپنے تین ہمیشہ نیک کام اور طاعت آلہی مین کمی
تاسیہ اس شخص کا قابلیت اور استعداد انوار محمدی پیدا کرے اور اکثر
اوقات بلکہ کل اوقات سوائے ادائی فرایض اور قضاء ضروریات کے مصروف
بصلوۃ وسلام بدرود انام رہے اور بوقت حضوری کے کمال حد و آداب
حضرت کے ملحوظ رکھے کہ قبولیت اعمال مین بڑا وسیلہ اور ذریعہ آداب ہے
امید قوی ہے کہ یہ درود عرض کرنا اس کا حالاً یا مالاً باعث شرف لقاء
نبوی اس کو ہوگا انشاء اللہ تعالی اور عرض کرنا درود شریف خصوصاً اوقات
مخصوصہ اور احوال مبارک مین مثلاً وقت سحر بعد ادائی نماز فجر اور قریب
مدینہ طیبہ کے زیادہ کرے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ حقتعالی یک
گروہ فرشتون کے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تحفہ صلوۃ قاصدان زیارت
نبویکا خدمت شریف مین گذرانے اس عبارت سے کہ فلان بن فلا آپکے
خدمت شریف مین جو زیارت کے واسطے حاضر ہوتا ہے یہ تحفہ آپکے
خدمت مین گذرانا ہے پس کونسی سعادت اس سے زیادہ ہے کہ نام اسکا
اور اس کے والد کا مجلس شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
عرض کیا جاوے ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی کے قریب پہنچے
نہایت خشوع اور خضوع اپنے دل کو مملو کرے اور بسبب پہنچنے اپنے
مقصود کے خوش اور مسرور ہوے حدیث مین وارد ہے کہ جسوقت

زائرین قریب مدینہ طیبہ کے پہونچتے ہین فرشتے انواع ہدایا
رحمت لیکر ان کے استقبال آتے ہین اور انواع بشارت
اور سعادت سے ان کو مبشر کرتے ہین اور طبق انوار حضور اور
سرور کے انپر نثار کرتے ہین از جملہ آداب یہہ ہے کہ جب
روضۂ شریفہ کے پاس حاضر ہووے ایسا تصور اور یقین کرے
کہ مین بارگاہ سلطان عظیم الشان مین حاضر ہون اور عظمت
شاہنشاہی ہمیشہ اپنے دل مین رکھے اور عمدہ تر اسباب
حفظ قلب اور خضوع باطن سے اس کو اپنے ہاتھ سے ندیووے
اعضا کو اپنے معاصی اور اثام سے محفوظ رکھے اور
زبان کو ہمیشہ صلوٰۃ و سلام خیر الانام مین مشاہدۂ
عظمت و جلال کے ساتھہ مشغول رکھے اور حرکات غیر
مہذبہ مثل بلند کرنے آواز کے جو یہ طریقہ عوام
الناس ہے اپنے تئین بچاوے اگر کمال مراقبہ اس کو
نصیب ہووے فبہا ورنہ خضوع اور خشوع ظاہرین
حتی الوسع کوشش کرے اور مشابہت مراقبین کے
ساتھہ بتکلف اختیار کرے امید ہے کہ بعد دوام
اور استقامت اس مراقبہ کے مراقبہ حقیقی
یا حالت قریب مراقبہ حقیقی کے اس کو پیدا ہوگا
انشاء اللہ تعالی اگر قریب مدینہ کے پہونچے تو جبل[1] مضع پر

اس حالت مین نہ چڑھے کہ بسبب کثرت آمیون کے باعث ایذار
خلایق ہووے وگرنہ چڑھنا جبل مفرح کا مستحسن ہے کہ موجب ازدیاد
شوق دیدار رحمۃ للعالمین ہے جو لوگ کہ اس کو بدعت غیر حسنہ کہتے ہین
قول ان کا نہایت شنیع ہے اور انصاف سے بعید اور جسوقت کہ ذی الحلیفہ
مین قریب بیر علی کے پہونچے اُتر کے دو رکعت نماز ادا کرے بشرطیکہ
جان و مال سے اپنے پر بیفکری ہووے اور بیر علی نام ایک شخص کا ہے
جو اس کے طرف یہ بیر منسوب ہے نہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایسا ہی وادی
فاطمہ نہ بہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین از جملہ آداب یہہ ہے کہ جسوقت
بلدۂ مدینہ طیبہ یا منارہ یا قبۂ اس بلدۂ طیبہ کا نمایان ہووے بکمال
شوق اور نہایت عجز و انکسار کے سر اپنا زمین پر مارے اور اپنے کو زمین
پر ڈالے اور سواری سے اتری اگر ہوسکے تو مسجد شریف تک پیادہ
جاوے حدیث مین وارد ہے کہ جب ایلچی عبدالقیس کے حضرت کے
خدمت مبارک مین حاضر ہوتے بجز نظر کرنے ان کے جمال نبوی پر
قبل بٹھانے اونٹ کے اپنے تین زمین پر گرا دیتے اور حضرت ان کو
اس امر سے منع نہین فرماتے از جملۂ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی سے
مشرف ہووے بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اللھم افتح لی ابواب رحمتك
وارزقنی فی زیارۃ نبیك ما رزقته اولیائك واھل طاعتك
واغفر لی وارحمنی یا خیر مسئول از جملہ آداب زیارت یہ ہے کہ وقت
حاضر ہونے کے درست طور سے غسل اور مسواک کرے اور لباس لطیف

پہنے اگر سفید ہو تو بہتر ہے کہ لباس سفید حضرت کو بہت پسند تھا
اور اپنے تئین علم و وقار سی آراستہ کرے اور لباس احرام سے احتراز
رکھے جیسا کہ بعضے جاہلین کرتے ہین اسواسطے یہ امر خصوصیات مکہ معظمہ
ہی اور نہایت خشوع اور خضوع ظاہر و باطن اختیار کرے اپنے دل مین جانے
کہ یہ وہ مکان ہے کہ حقتعالی اپنے حبیب کریم کے واسطے پسند کیا اور
چلنے مین بوقت اٹھانے اور رکھنے قدم کے کمال علم و وقار اور آداب
ملاحظہ رکھے اور جانے کہ یہ وہ زمین ہے کہ جس پر سرور انبیاء صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قدم رکھے ہین از جملہ آداب یہ ہے کہ جب شہر مبارک کے
دروازہ مین داخل ہووی یہ پڑہے بسم اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ
الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت باللہ
توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اللھم انی اسالک
بحق السائلین علیک بحق ممشای ھذا الیک فانی لم اخرج
لبطر ولا اشر ولا ریاء ولا سمعۃ خرجت اتقاء سخطک و
ابتغاء مرضاتک اسالک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی
ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور بوقت حاضر ہونے مسجد کے
ہر وقت یہ دعا پڑہنا مستحب ہے ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ شخص جو
مسجد کے راہ مین یہ دعا پڑہے اس کے واسطے ستر ہزار فرشتہ سپرد
ہوتے ہین کہ وہ مغفرت اس شخص کی چاہتے ہین اور حقتعالی اس پر متوجہ

ہوتا ہے منجملہ آداب یہہ ہے کہ قبل داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھہ صدقہ
راہ خدا مین دیووے ابتدا اسلام مین یہ حکم واجب تھا کہ جو شخص حضرت کے
خدمت مین حاضر ہو کر عرض و معروض کا ارادہ رکھے وہ اول صدقہ دیووے
پھر حاضر خدمت نبوی ہووے چنانچہ اس آیتہ مین ارشاد ہوا یا ایھا الذین
امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجویکم صدقہ پھر
وجوب صدقہ منسوخ ہوا مگر استحباب باقی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس عالم مین بصفت حیات تشریف فرما ہین حکم زیارت
حضرت کا بھی حکم ملازمت خدمت عالم حیات ہے ازجملہ آداب زیارت
نبویہ یہ ہے کہ جب مسجد نبوی مین بقصد زیارت داخل ہووے زیارت کو
سب پر مقدم جانے اور کوئی دوسرے کام مین مصروف نہووے مگر جو کام
ضرور ہے کہ چھوڑنا اس کا موجب شغل خاطر اور تفرقہ باطن ہووے اور
جب زیارت کو حاضر ہووے تصور عظمت و ابہت مکان اور ملاحظہ
شرف و عزت اس بارگاہ عالیشان سے غافل نرہے اور جانے کہ یہ مکان
مہبط وحی اور منزل رحمت اور مقام عزت ہے اور یہہ مسجد خاتم الانبیاء
اور مقام سید المرسلین حبیب رب العالمین ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
جملہ آداب سے یہ ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھہ توقف کرے
گویا کہ حضرت سے داخل ہونیکا اذن چاہے لیکن بعضے علما کہے ہین کہ اسکا
کچھہ اصل نہین اور بوقت داخل ہونے مسجد کے اول سیدھا پیر مسجد کے
اندر رکھنا اور یہ دعا پڑہنا مستحب ہے اعوذ باللہ العظیم و بوجہہ الکریم

وبنور القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم وفقنی واعنی علی کل ما یرضیک ومن علی بحسن الآداب السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس دعا کو بوقت داخل ہونے اور نکلنے مسجد کے ترک نکرے لیکن بوقت نکلنے کے افتح لی ابواب فضلک بجائے رحمتک کے کہے لیکن دعا مخصصہ کافی ہے اعوذ باللہ بسم اللہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث مین وارد ہے اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازجملہ آداب زیارت یہ ہے کہ اگر بوقت زیارت کوئی شخص واسطے سلام کے متوجہ ہووی حتی الوسع اس سے چشم پوشی اور اعراض کرے پھر اس پر بھی گذر نہو تو جواب سلام مین ضرورت سے زیادہ نہ کہے اور باطن سے اس شخص کے طرف متوجہ نہووے اور جبوقت روضہ جنت مین کہ مابین حجرہ شریفہ اور منبر شریف ہے داخل ہووے حضرت کے مصلے شریف پر حاضر ہوکر جانب یمین بہ نیت تحیۃ المسجد کے دوگانہ ادا کرے مگر اس کے قرارت مین تطویل نکرے بلکہ بعد قرارۃ سورۂ فاتحہ سورۂ قل یا اور سورۂ اخلاص پر اکتفا کرے اگر مصلی پر جائے نہ پائے قریب مصلے کے دوگانہ ادا کرے اگر بوقت داخل ہونے مسجد کے اقامت نماز

مفروضہ شروع ہوگئی ہو فرض مین داخل ہو جائے کہ غرض تحیۃ مسجد کی
ادائی فرض سے حاصل ہے اور بعد ادائی تحیۃ المسجد کے حمد و شکر
حقتعالی بجالاوے کہ ایسے نعمت عظمی اور سعادت کبری سے سرفراز کیا
کہ یہ وہ مقام ہے کہ اس جائے مین حصول مزید نعمت رضا و توفیق
اور وصول بمقاصد دارین اور سعادت کونین ہے اور یہی حقتعالی سے
دعا مانگتا رہے اور یقین جانے کہ یہہ ایسی بارگاہ ہے کہ اس سے کوئی طالب
صادق اور فقیر سائل محروم اور نا امید نہین ہے اقوال علماء اس مین
مختلف ہین کہ زایر اول دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کرے یا زیارت سے
مشرف ہووے بعضے علماء مالکیہ تقدیم زیارت کو تحیۃ المسجد پر جایز
رکھے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اگر گذر زایرین کا جانب مواجہہ شریف کے
ہووے پہلے زیادہ تر مستحب ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک دوگانہ تحیۃ المسجد
کا ہر حال مین پہلے ادا کرنا مستحب ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یکوقت
سفر سے مراجعت کر کے حضرت کے خدمت بابرکات مین حاضر ہوا حضرت
پوچھے کہ ایا تو نے دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کیا مین نے کہا کہ نہین یارسول اللہ
حضرت نے فرمائے کہ پہلے مسجد مین جا کر نماز ادا کرے پھر مجھ پر سلام عرض
کرو لیکن خلاف اس سلام مین ہے جو کہ ماورا ادا ب دخول مسجد کے
ہے اسواسطے کہ جو سلام داخل ادا ب دخول مسجد ہے وہ بالاتفاق
تحیۃ المسجد پر مقدم ہے جیساکہ اوپر مذکور ہوا اور در باب جواز سجدہ
شکر قبل تحیۃ المسجد یا بعد تحیۃ المسجد علماء کو اختلاف ہے نزدیک علماء

شافعیہ اگر کوئی نعمت تازہ سوائے نعمت دایمی کے حاصل ہووے تو
ادائی سجدۂ شکر اس کو جایز ہے اور علمار حنفیہ سے بھی سجدۂ شکر کے
جواز مین روایات وارد ہین اور حضرت کے فعل سے بھی منقول ہے
واللہ اعلم پس بعد ادا کرنے دوگانۂ تحیۃ المسجد کے متوجہ زیارت ہووے
اور توجہ اپنے جانب قبر شریف کے رکھکر حضرت سے استعانت اور مدد
در باب رعایت اداب استقام منیف اور موقف شریف کے چاہے
کہ بغیر اعانت اور مدد آلہی کے قیام استقام عالیمین ممکن نہین اور
جہا تنگ ہوسکے خضوع اور خشوع اور وقار اور ذلت وانکسار
ظاہری و باطنی مین قصور اور کوتاہی نکرے مگر جو افعال کہ ان کی شرع
شریف مین رخصت نہین اور نظر ظاہر بین مین وہ آداب نظر آتے
ہین اون افعال سے اجتناب کرے جیسا کہ سجدہ کرنا چہرہ کو اپنے خاک
پر ملنا وغیر آن اسواسطے کہ آداب درحقیقت اتباع اور امتثال
امر نبوی ہے اگر غلبۂ حال اور استیلار شوق سے اس قسم کے ادب
امور ظاہری اگر بوقت حضور مردم نہ ہو بہتر ہے اور بعضی علمار سے
اس باب مین کچھ یک گفتگو بھی منقول ہے لیکن مفتی بہ وہی قول ہے
جو کہا گیا اور بوقت سلام عرض کرنیکی دست راست اپنا دست چپ
پر مثل حالت نماز کے رکھے کہ بانی کہ علمار حنفیہ سے ہین اس مین تصریح
کئے ہین انتہی مضمون کتاب جذب القلوب ملخصاً محررا اوراق عرض کرتا ہو
کہ وقت حضوری روضۂ مطہرہ کے بعض ساکنین اس بقعۂ عالیہ اور بلدۂ طیبہ کے

اس کیفیت سے ظاہر ہے کہ بعضے ساکنین اس بلدہ طیبہ کے جو اطراف سے
آکر یہان حاضر ہین وہ یہہ کہتے ہین کہ بوقت سلام عرض کرنے کے ہاتھ باندھکر
کھڑا ہونا ممنوع ہے اسواسطے کہ یہ حالت خاص نماز کے واسطے ہے اور
نماز عبادت آلہی ہے اس وقت مین فی البدیہہ اس خاکسار کے ذہن مین
حضرت کے فیضان اور عنایات سے جو مضامین وارد ہوئے تحریر کیا
اور ساکنین کے ملاحظہ مین لایا وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالی
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین حقتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو فرماتا ہے کہ نہین بہیجی ہمنے تمکو مگر واسطے رحمت جمیع خلایق کے
پس ذات مبارک حضرت کے سراسر رحمت ہے جمیع خلایق کے لئے اب خیال کیا جاے
کہ اس آیتہ کریمہ مین کمالیت رحمت خ ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین دو طرح سے ثابت ہوے یک تو یہہ کہ حقسبحانہ تعالی رحمت ہونیکو
آپکے نفی اور اثبات کے ساتھہ ذکر کیا جو کہ فائدہ حصر کا دیتا ہے اگر ایسا فرماتا
تو بھی ممکن تہا وارسلناک رحمۃ للعالمین یعنے ہمنے تمکو واسطے رحمت خلایق
بہیجے مگر یہ حصر اور مبالغہ رحمت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مظہر کامل رحمت
آلہی ہین مفہوم نہوتا اور دوسرا یہہ امر معلوم ہوا کہ ذات مبارک حضرت کے
رحمت جمیع عالم کے واسطے ہے نہ خاص مومنین کے لئے کیونکہ رحمۃ للمومنین
نہین فرمایا بلکہ رحمۃ للعالمین فرمایا پس رحمت ہین آپ کے سب عالم اکٹھے ہوئی
تہی کہ کفار اور منافقین چنانچہ اگر کفار جزیہ دیوین تو ان سے قتل و نہب کا حکم
مرفوع ہوا اور معاملہ ان سے مسلمانون کے طرح کیا جاویگا اور دار اسلام

رہنیکا حکم ہووے گا اور منافقین ہر چند کہ دل مین کفر اور بغض آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے اور گھرون مین اپنی بے ادبی سے
خدمت اقدس مین پیش آتے تھے مگر بظاہر کلمہ گوئی کے سبب سے
باخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے در پیش آتے یعنے
اپنے شہر مبارک مین رہنے کی ممانعت نفرماتے اور معذرت ان کی قبول
کرتے بلکہ ان کی نماز جنازہ کے واسطے بھی تشریف فرمائی کا ارادہ رکھتے
اور ان کے قبر پر تشریف فرما ہوتے چنانچہ یکبار بسبب قبول معذرت منافقین کے
یہ آیت نازل ہوئی عفا اللہ عنك لم اذنت لهم حتى يتبين لك
الذين صدقوا وتعلم الكاذبين معاف کیا اللہ تعالی آپ سے کسواسطے
حکم دئے آپ واسطے اُن منافقین کے یہانتک کہ ظاہر ہوئے واسطے آپکی
وہ لوگ کہ سچے ہین اور جان لیوے آپ جھوٹون کو تفاسیر مین اس کا پورا قصہ
مبین ہے بسبب تطویل کے عرض نہین کیا گیا اور یکبار بسبب مغفرت چاہنے
واسطے منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی ولا تصل على احد منهم مات
ابدا ولا تقم على قبره چنانچہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو حضرت دفن فرمائی
بلکہ چادر بھی اپنے واسطے کفن کے عنایت فرمائے اور کفار آنحضرت کے دندان
مبارک کو جنگ بدر مین شہید کر دئے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سوائے دعاء ہدایت کے ان کو یاد نفرمائے اللهم اهد قومي فانهم
لا يعلمون یا اللہ ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وہ مجھے جانتے نہین یہی فرماتے
رہے پس اندنون بعضے علما جاہل سیرت اور جہلاء علماء صورت کہ معلم الملکوت

تابع اور ناخیر کی قائل ہین تعظیم و تکریم آنحضرت کو منع کرتے ہین کہ جن کے
باعث زمین اور آسمان پیدا ہوا اور سارے جہان کا ظہور ہوا اگر ان کی
پیدایش نہوتی تو کوئی مخلوق نہوتا اول رحمت اس عالمیان کی یہ ظہور
پائی کہ یہ باعث اور جامع جمیع نعمات اور ہر قسم کے رحم کا ہے کہ حقتعالی
جمیع عوالم کو حصہ وجود بطفیل وجود فائز الجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سرفراز فرمایا یعنے آپ کے وجود مبارک کے طفیل سے سب کو
وجود نصیب ہوا کیا جن و انس کیا ملائکہ اور شیاطین الغرض ان کا قول
یہ ہے کہ سلام عرض کرنا خدمت اقدس مین ہاتھہ باندھکر ممنوع ہے کیونکہ
یہ شکل نماز خاص ہے اللہ کے واسطے مشابہت اس کی کسی غیر حقتعالے کے واسطے
جایز نہین اور چونکہ بعضے ان فرقہ مین سے مدینہ طیبہ مین بھی حاضر ہین
عوام الناس کہ علم سے ناواقف ہین اور چندان عقل و فراست نہین رکھتے یہ خیال
کرتے ہین کہ یہ لوگ علماء مشہور ہین اور ساکن مدینہ ہین قول ان کا راست ہوگا
بس گمراہ ہوجاتے ہین اور عوام کی گمراہی کا بوجھ بھی سوائے اپنے بوجھ کے
ناحق وہ لوگ اٹھا لیتے ہین چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ
وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ پس سنو اے بھائیو تم ہرچند ہرچند ایسے لوگونکے
دام مین نہ پڑیو اور ایمان کو اپنے تباہ اور خراب نکریو کہ تعظیم و تکریم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ایمان ہے اور فی الحقیقت تعظیم و تکریم اللہ کی ہے
اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ تعظیم و تکریم جیسا کہ شایان آنحضرت ہے ادا کرسکین
حقتعالی خود تعظیم و تکریم آنحضرت کے فرمایا کہ قرآن تمام مملو ہے اور کیسے کیسے

القاب کے ساتھہ یاد فرمایا ہے کہین تو بدر کامل کہین سراج منیر فرمایا اور
کہین رسول کریم اور رحمتہ للعالمین کہین خاتم النبین فرمایا یہانتک کہ اپنے
خود خاص نامون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام عنایت فرمایا
کہ رؤف رحیم ہے اور سوا اس کے کئی طرح سے تعظیم و تکریم حضرت کے
متعالی کیطرف سے ادا ہوئے کہ قرآن ناطق ہے زبان بیان سے اور
قلم تحریر سے قاصر ہے آدمی کو اگر عبور علم معانی اور بلاغت پر ہووے تو
بخوبی منکشف ہوسکتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ متعالی نے خود تعظیم و تکریم
آنحضرت ادا فرماکر مومنین کو بھی ارشاد فرمایا اور تعظیم و تکریم آنحضرت کے
سکھلایا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان
یوذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحی من الحق پس اس آیات سے
یہ فائدہ وہ لوگ کہ دعوت مین مکان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر
ہووین انہین چاہیے کہ باادب حاضر رہین اور کہانا کہائے بعد جلد رخصت
کرین اور مانند گہرون اپنے آپس مین بات چیت کرتے نہ بیٹہین اور دوسرے
جائے فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ
ورسولہ واتقوا اللہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو مت پیش قدمی
کرو تم روبرو اللہ کے اور رسول اس کے اور ڈرو تم اللہ سے اور
دوسری آیت مین فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم
وانتم لا تشعرون اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ مومنین روبرو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند نکریں بلکہ وعید بھی نازل ہوئی کہ اگر ایسا نکریں
تو تمارے عمل ناچیز ہونیکا خوف ہے اور دوسری آیت میں یہہ ارشاد ہوا
ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لایعقلون
وہ لوگ کہ پکارتے ہیں آپ کو پیچھے سے حجروں کے اکثر ان کے نہیں
سمجھتے اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی مومن کو کچھہ حضرت سے عرض
کرنا ہو تو وہ روبرو عرض کرے اگر حضرت حجرۂ شریفہ کے اندر ہوں تو
نہ پکارے کہ ترک ادب ہے غرض کئی طرح سے حقتعالیٰ نے تعلیم آداب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں فرمایا ہے کہ یہاں لکھنے کی گنجایش
نہیں اب خیال کیا جاوے کہ دوزانو بیٹھکر دونوہات زانو پر رکھنا یہ بھی
ہیئت صلوۃ ہے یا نہیں اس میں کچھہ جائے انکار نہیں اور ہاتھہ باندھکر
کھڑے ہونا حالت اور ہیئت قیام نماز ہے اور دوزانو بیٹھکر ہاتھہ زانو پر
رکھنا ہیئت قعود اور جلسۂ نماز ہے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام آنحضرت کے پاس حاضر ہوکر دوزانو اپنے گھٹنو پر ہاتھہ رکھکر
بیٹھے اور منے ایمان اور احسان وغیرہ پوچھے آنحضرت اُن سب کے
معانی ارشاد فرمائے اور اصحاب کو فرمائے کہ یہ جبرئیل واسطے تعلیم کرنے
دین تمارے آئے تھے پس جو جبرئیل بکمال ادب دوزانو ہاتھہ اپنے
زانو پر رکھکر بیٹھے تا تعلیم امتہ نبوی کو ہووے کہ حضوری خدمت
مصطفویہ بہیئۃ صلوۃ ہوئے پر یہ قائل جو کہتا ہے کہ حضوری خدمت اقدس میں
بہیئت نماز نہ ہو تعلیم آداب جبرئیل علیہ السلام کو نمانا بلکہ خود آپ کو

بہتر جبرئیل سے جانا کہ جبرئیل نے بہیئت صلوۃ خدمت مبارک مین حاضر رہے اور یہ اوس کو منع کرتا ہے بدتر ابلیس سے ہوا کہ ابلیس کو مرتبہ آدم مشہود نہین ہوا تہا بنظر خاکی ہونے آدم کے سجدہ سے باز رہا اور یہ شخص جانتا ہے کہ جبرئیل افضل الملائکہ ہین تاہم حضرت جبرئیل جیسا ادب خدمت اقدس مین کئے ویسا ہی آپ نہین کرتا بلکہ اس کو منع کرتا ہے۔ ھدا ہ اللہ سواء السبیل اور یہ نہین سمجہتا کہ ہاتہہ باندہکر کہڑے ہونا تو کیا آدم کو سجدہ کرنیکا حکم فرشتون کو ہوا تو بسبب آپ ہی کے نور مبارک کی ہوا کہ آپکا نور مبارک آدم کے وجود مبارک مین امانت رکہا گیا تہا اور یہہ وہ ذات مبارک ہے کہ نماز کی حالت اور ہیئت سے خدمت اقدس مین کہڑے رہنا تو کیا عین حالت صلوۃ مین جو ابدنیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہی کتاب دُرّ المنضود فی الصلوۃ و السّلام علی صاحب المقام المحمود مین تحریر ہے کہ جو ابدنیا آنحضرت کو اگرچہ نماز فرض مین ہو فرض ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ یک صحابی نماز پڑہ رہے تھے حضرت ان کو پکاری انہون نے بخیال نماز کے جواب ندئے حضرت بعد فراغ ان کے نماز سے فرمائے کہ مین نے تمکو پکارا جواب کیون نہین دئے انہون نے عرض کی کہ مین نماز پڑہ رہا تہا حضرت فرمائے کیا تمنے یہ آیت نہین پڑہی ہے کہ تقاضا فرمایا یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم یعنی اے لوگ کہ ایمان لائے ہو جواب دیو تم واسطے اللہ کے اور رسول کے جبوقت کہ پکاری جاؤ تم پس خلاصہ ارشاد نبوی یہ ہوا کہ عین حالت صلوۃ مین

جواب دینا تم پہ واجب ہے اور کیوں نہ ہووے کہ عین نماز مین یعنے
جلسہ اولیٰ اور ثانیہ مین حکم ہوا کہ سلام حضرت پر عرض کرین چنانچہ التحیات
مین مذکور ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ دیکھا جاوے کہ
کس طور کی تعظیم وتکریم ہے کہ عین حالت صلوٰۃ مین سلام عرض کرنیکا حکم
ہوا کہ سلام بھی عرض کرین اور رحمت اور برکات آلہی بھی عرض کرین
اب یہہ قائل ایسے کلمات مزخرفات مثل ابلیس لعین کہ وقت اذان وہ بھی
اپنے سر پہ خاک اڑانا بھاگتا ہے یہ بھی اپنے سر پہ خاک ڈالے اور خیال کیا جاوے
کہ نماز عبادت خاص حقتعالی کی ہے حقتعالی نے اس کو صلوٰۃ فرمایا چنانچہ
آیت قرآنی ہے من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ
ومن بعد صلوٰۃ العشاء ایسا ہی حضرت پر درود عرض کرنے کو صلوٰۃ
فرمایا کہ ارشاد آلہی ہوا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
پس دونو بھی صلوٰۃ ہوئے اور یک مضمون واسطے توضیح مطلب کے عرض کیا
جاتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف مین یہ حدیث وارد ہے کہ یک اعرابی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اور معنی ایمان اور اسلام کے
حضرت سے تعلیم پاکر دست وپائی شریف کو بوسہ دیا اور یہ اس حدیث مین
مذکور نہین کہ آنحضرت اس کو پائی مبارک کے بوسہ دینے سے منع فرمائے اور
حالانکہ بوسہ دینا پاؤنکا صورت سجدہ ہے ارشاد حضرت محبوب سبحانی غوث
الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فتح الربانی مین ہے من الاولیاء
من یسجد لہ الملائکۃ یعنے بعضے اولیاء اللہ ایسے ہین کہ جن کے واسطے

فرشتہ سجدہ کرتے ہین جبکی بباعث آنحضرت کے آپ کی امتہ مرحومہ کو ایسا
شرف حاصل ہوا کہ اولیاء امتہ کو واسطے تعظیم و تکریم آپ کے فرشتہ
سجدہ کرتے ہین پس امتی حضرت کے کہلا کر حضرت کی تعظیم و تکریم منع کرنا اور کہنا
ہاتھ باندھکر سلام مت پڑھو کیا شقاوت اور گمراہی ہے اور کیا رحمت اس
رحمتہ للعالمین کی ہے کہ جیسا کہ اس عالم مین تشریف فرما تھے تو منافقین کو
رحمت کاملہ سے اپنے محروم نہین رکھتے تھے اور قرب و جوار مین ہر نحو
منع نہین فرمائے جبکہ اوس عالم مین تشریف فرما ہین ایسے اشقیا بھی قرب و
جوار سے حضرت کے سرفراز ہین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا
وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب مگر بعید نہین کہ
طوالت اقامت اس بلدۂ طیبہ سے زنگ اور کدورت دل سے
ان کے دور ہوئے اور صفائی حاصل ہوئی حدیث مین وارد ہے کہ
مدینہ طیبہ نکالدیتا ہے برایون کو جیسا کہ نکالدیتا ہے بہتہ میل لوہی کا
اور جذب القلوب مین لکھے ہین کہ مواجہہ شریف مین پشت بقبلہ مقابل
چاندی کے میخ کے کہ دیوار حجرۂ شریفہ کی مقابل وجہ کریم کے نصب کئے
ہین بوقت سلام کھڑے ہوئے جواہر ثمینہ مین تحریر ہے کہ روبرو
وجہ شریف کے دیوار حجرۂ شریف میخ چاندی کی مرمرخ مین نصب ہے
کہ جو مقابل اس کے کھڑا ہووے مقابل وجہ شریف کے ہوتا ہے جبکہ
نوبت سلطان احمد خان والی روم کے آئے اس نے بعد حج کے واسطے
زیارت مدینہ طیبہ کے ۱۰۴۷ھ مین حاضر ہوا اس چاندی کے میخ پر دو پاؤ

الماس کے آویزان کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اختتام تصنیف کتاب
جذب القلوب سنہ ۱۰۰۱ھ مین ہوا پس مصنف کتاب موصوف کے زمانہ زیارت
مین یہ الماس آویزان نہ تھے اتنگ بھی وہ قطعات آویزان باقی ہے
کہ اس کا مفصل حال آیندہ بیان ہوگا یہان سے پہر مضمون جذب القلوب سے
در باب آداب زیارت لکھتا ہے اہل سلف بجائے جالی نحاسی یعنے
پیتل کی کہڑی ہوکر سلام عرض کرتے اور اس زمانے مین ازواج مطہرات
کے حجرہ باقی تھے اور مسجد مین داخل کئے گئے تھے اور اوسوقت جالی بھی
نہ تھی اور یہ جائے تین گز قبر مطہر سے فاصلہ پر ہے اور کہڑا ہونا سلف کا
اسجد مین منقول ہے الحاصل کہڑا ہونا ایسے حد پر چاہیئے کہ عالم حیات مین
آپ کے حضوری اس حد پر لایق طریقہ ادب تھے اور اب زائرین باہر
جالی نحاسی کی کہڑے ہوتے ہین اگر متصل جالی شریف یا اس سے کچھ دور
کہڑے ہوویں دونو بھی جایز ہے اور بیقین جانی کہ انحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم حال حضوری اور قیام زایر سے آگاہ اور مطلع ہین اور
آواز متوسط نہ بہت پست نہ بہت بلند صفت حیا اور وقار سے سلام
عرض کرے جیساکہ معلمین رسائل زیارت مین لکھے ہین اور در باب اختصار
اور طوالت سلام مین یہ ہے کہ سلام روزمرہ یا تنگی وقت پر اختصار کرے
اور اول وہلہ مین کہ مسافت بعیدہ قطع کرکے بادل پر اشتیاق سینہ فگار
خدمت نبوی مین حاضر ہوا ہے اختصار ایسی مقام پر کہان ہوسکتا ہے اکثر علماء
تطویل سلام کو پسند کئے ہین اسواسطے کہ کہڑا ہونا حضوری مین اور مخاطبہ

ہو ناحضرت کے حق اعظم سعادات سے ہے اگر کسی شخص نے وصیت کیا ہو
اس کے جانب سے سلام عرض کرے اسطرح السلام علیک یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فلان بن فلان یسلم الیک یا
رسول اللہ اور یہ سلام دوسرون کے طرف سے بھی مقام اول پر ادب
کرکے روبرو مواجہ شریف کے کھڑے ہوکر عرض کرے اور حضرت سے
شفاعت اور مدد چاہے اور خشوع وخضوع اور ذلت وانکسار یمین کو تاہے
نکرے آثار سلف مین وارد ہے کہ جو شخص اول آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی آخر تک پڑہے اور بعد اس کے صلی اللہ علیک یا محمد سو
بار کہے فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے کہ حقتعالی اپنے رحمت تجھپر نازل کر
ایضا ان آجکی روز کوئی حاجت تیری باقی نہین رہی کہ برنہ آئے ہو اور بنابر
ممانعت ندا حضرت کے باسم علم بعض علماء کہتے ہین کہ اگر صلی اللہ علیک یارسول اللہ
کہے تو احسن ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ اس محل پر اگر یا نبی اللہ
کہے تو مناسب ہے تاکہ نظم قرآنی سے موافق ہووے اسواسطیکہ قرآنمین
یصلون علی النبی وارد ہے پھر بعد سلام عرض کرنے کے مقام مواجہ شریف
جانب بالین مبارک کے آوے اس طور پر کہ حجرہ شریفہ کے جانب پشت
نہووے اسجائے بھی کھڑا ہوکر تحمید اور تمجید اور دعا اور درود مین مشغول
ومصروف رہے پھر روضہ جنت مین بجائے منبر مبارک بجائے نشستگاہ
حضرت کے تھے حاضر ہوکر دعا کرے کہ اسجائے دعا مستجاب ہے ذکر فضائل
درود شریف شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے جذب القلوب مین لکھے ہین

کہ فوائد اور نتائج درود شریف کے حد حصر اور احصاء سے متجاوز ہین کہ
ضبط انکا زبان قلم اور بیان سے دشوار ہے لیکن بعضے علماء اور حفاظ
حدیث سے جو فضائل درود شریف کے احادیث صحیحہ اور روایات
حسنہ سے ثبوت اس کا ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے بعضے فوائد ان مین سے
اصل درود شریف پر مرتب ہین اور بعض عدد مخصوص پر اور بعضی
ان سے اثر کیفیت خاص پر اور بعضی لازم حالت مخصوص کہ کچھ انمین سے
ذکر کیا جاتا ہے **فوائد** درود شریف اشتمال امر الٰہی ہے کہ قرآن شریف
مین حضرت پر درود پڑھنے کا حکم ہے اور موافقت اللہ کی اور فرشتونکی
ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت پر درود پڑھتے ہین اور حصول
دس رحمت الٰہی اور بلند ہونا دس درجون کا اور ثابت ہونا دس نیکیون کا
اور مٹنا دس گناہ کا اور بعض احادیث مین وارد ہے کہ یکدرود مقابلہ مین دس
غلام آزاد کرنے کے ہے اور بہتر جہاد کی قبول ہونا دعا کا واجب ہونا
حضرت کے شفاعت گواہی دینا حضرت کا اس کے واسطے اور نزدیکی حضرت
اور تائید دروازہ جنت پر حاصل ہونا اور قیامت کے روز حضرت سے
مشرف ہونا درود پڑھنے والون کا قبل دوسرون کے اور کفیل ہونا
حضرت کا جمیع امورات مصلی کو بوقت شدت اور کفایت جمیع مہمات اور
قضائی جمیع حوائج اور مغفرت جملہ گواہان اور کفارہ تمامی سیئات اور بنابر
یکقول کے فوایت فرایض سے بھی کفارہ ہوتا ہے اور قایم مقام صدقہ
ہونا بلکہ بنابر یکروایت افضل صدقہ سے ہے اور دفع مصیبت اور

اور شفاء امراض اور دفع خوف اور ظاہر ہونا برات متہم کا اور فتحمندی
دشمنون پر اور حصول رضائی آلہی اور محبت حضرت کے اس کے ساتھہ
اور رحمت بیحبا حقتعالی اور ملائکہ کا اس پر اور پاک ہونا اور بڑہنا
عمل کا اور مال کا اور طہارت ذات اور صفائی قلب اور فراغ حال اور
حصول برکت جمیع امور مین یہانتک کہ اسباب اور اولاد مین تا طبقہ رابعہ
اور نجات اہوال قیامت سے اور آسانی سکرات موت سے اور خلاص
ہلاکت دینا اور تنگیہائے زمانہ سے اور پاڈنا بہولی ہوئی چیزونکا اور دور ہونا
فقر کا اور نہونا حاجت کا اور سلامتی حاصل ہونا اقسام بخل وجفا سے اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے جو شخص کہ حضرت پر درود نہ پڑہے وہ بخیل ہے
اور گویا کہ وہ حضرت پر جفا کیا اور برارت حاصل ہونا دعار و زعم الف سے
اسواسطے کہ حدیث شریف مین دعار زعم الف درود نہ پڑہنے والے کے
واسطے ہے اور زعم انف محاورہ عرب ہے کہ مراد اس سے عدم حصول
مقصود ہے اور خوشبو کا ہونا اس کے مجلس مین اور دہاپ لینا رحمت
حقتعالی کا اس کو اور اس کے جلسار کو اور زیادہ روشنی کا ہونا وقت
گذرنے پل صراط کی اور ثابت رہنا قدم کا پل صراط پر اور گذر جانا اس
شخص کا پل صراط سے بیطرفتہ العین مین بخلاف حال تارک درود شریف
کے اور اتم مقصود اور اعظم مطلوب یہ ہے کہ اس شخص کا نام سرور کائنا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس مین عرض ہوتا ہے محرر اوراق
عرض کرتا ہے کہ فی الواقع یہ عجب فضیلت ہے کہ کوئی چیز فضایل دارین اور

اور سعادت کونین سے ہمسری اس کا کرنا ممکن نہین اور یہ عجیب ذوق ہے
کہ کوئی مذاق اس کو نہین پہونچ سکتا جیسا کہ بعضے شاعر نے اسی مذاق مین
کہا ہے ؎ یار و میرا شکوہ ہے بھلا کیجیو اس سے اور زائد ہو نا شوق
و محبت کا حضرت کے ساتھہ اور حاضر رہنا حسن نیو یہ کا دل مین اور بند ہنا
آپ کے خیال کا آنکھہ مین کہ یہ لازمہ کثرت درود ہے اور محبت رکھنا حضرتکا
اور مسلمانون کا اس سے مصافحہ کرنا روز قیامت حضرت کا اس کے ساتھہ اور
رویت جمال نبوی عالم خواب مین محبت رکھنا فرشتونکا اور مرحبا کہنا ان کا
درود پڑھنے والون پر اور لکھا جانا درود کا سونے کے قلم سے چاندی کے
کاغذ پر دعا کرنا فرشتونکا واسطے زیادہ ہونے خیر و برکت کے اس کے
حق مین مغفرت چاہنا اور پونچانا ملائکہ سیاحین کا درود کو حضرت کے
پاس اس طور پر کہ فلان بن فلان آپ پر صلوٰۃ و سلام یا رسول اللہ عرض
کرتا ہے اور عظیم فواید اور اتم رغائب سے درود اور سلام کی یہ ہے
کہ حضرت کے جواب سلام سے وہ شخص مشرف ہوتا ہے اور معنی سلام و
دعا سلامتی ہے پس کون امر اس سے بہتر ہے کہ حضرت کے دعا سلامتی
سے یہ شخص فیضیاب ہوتا ہے اگر تمام عمر مین کچھ اور بھی حاصل ہوے مجموعہ
صد ہزار کرامت و مشعر خیر و سلامت اور تو ہو شامل امر کا یقینیات سے ہے
کہ اس مین شبہ کو دخل نہین اسواسطے کہ حضرت کو حیات حقیقی حاصل ہے
اور فرض ہونا جواب سلام کا حدیث نبوی اور قرآن مین وارد ہے بلکہ
حضرت کے اخلاق کریمہ مین وارد ہے کہ حضرت ابتدا سلام مین سبقت فرماتے

پس جواب سلام مین تو اس سے زیادہ امید ہے پس اس جائے سے
یہ نکتہ ظاہر ہوا کہ حضرت کے زایرین دو سعادت سے مشرف ہوتے ہین
یک یہہ کہ پہلے حضرت خود اپنے جانب سے سبقت سلام سے مشرف
اور سرفراز فرماتے ہین دوسرا یہہ کہ حضرت اس کے سلام کا جواب ارشاد
فرماتے ہین ۔ ایصد ہزار روح فدائے سلام تو ۔ ویصد ہزار جان نثار
کلام تو فوائد درود شریف سے یہ ہے کہ تین روز تک متواتر فرشتگان
کراماً کاتبین بحرمت درود شریف کے اس کے گناہ لکھنے سے باز رہتے ہین
مخلوق اس کی غیبت کر نہین سکتی اور اس شخص کو روز قیامت زیر سایہ
عرش جائے ملتی ہے اور اس کے ترازوے اعمال گران ہوگے اور
روز قیامت مین پیاس نہوگی اور ازواج جنت مین بکثرت ملینگے اور
رشد و ہدایت مصالح دنیا اور آخرت مین حاصل ہوگی اور مشتمل ہونا
درود شریف کا ذکر آلہی اور شکر نعمت اور معرفت اور اقرار اس کے
نعمت کا اور اظہار عجز اپنا خاتمہ وساطت اور رسالت سے حضرت کے حقتعالی
سوال کرنے مین کہ اے باریتعالی تو رحمت کاملہ اپنے حبیب پر نازل کر اور
شک نہین کہ حقتعالی ایسا سوال اور طلب بندی سے دوست رکھتا ہے اور
جسوقت کہ بندہ صرف سوال اپنا امر مرغوب خدا اور رسول خدا مین کیا اور
اس کو اپنے مرغوب نفسی مقدم سمجھا لاجرم وہ شخص قابل جزائے کامل اور مستحق
فضل خاص ہونگا اور یہ نکتہ عجیبہ ہے اور فائدہ غریبہ ہے سر درود
مین پس محب و مشتاق کو لازم ہے کہ اس عبادت مقبولہ کو بکثرت ادا کرے

ادا کرے

اور جمیع عبادات نوافل پر مقدم جانے اور اس مین کوتاہی نکرے
اگر عدد مخصوص کو اس پر مواظبت اور مداومت آسان ہووے
اختیار کرے اور ورد روزمرہ اپنا مقرر کرے اس واسطے کہ حدیث
شریف مین وارد ہے کہ تھوڑا عمل دائم بہتر ہے عمل سے کہ منقطع ہووے
اور چاہیے کہ ہزار سے کم نکرے اگر نہین پانسو پر اکتفا کرے یہ بھی آسان
نہووے تو سو کو نہ چھوڑے اور بعضون نے تین ہزار اور بعضی دو ہزار وقت
صبح و شام کے اختیار کئے ہین اور چاہیے کہ وقت خواب بھی کچھ عدد
اس مین سے مقرر کرے اور مومن جسوقت کہ درود شریف کی کثرت کے
عادت رکھا ہے اس پر کثرت سے پڑھنا آسان ہوتا ہے اور بعضے ایسے
صیغہ ہین کہ تمام کرنا عدد ہزار کا اس پر نہایت آسان ہے اور جسوقت کہ
لذت اور شیرینی درود شریف کے مذاق جان طالب مین پہونچتی ہے
قوت اور قوام اس کے روح کا اسی کی ساتھہ ہوتا ہے اور عجب ہے کہ
کیساعت روز و شب مین اپنے صرف اس عبادت مین کہ منبع انوار و
برکات اور مفتاح جمیع خیرات اور سعادات ہے نکرے کہ ارشاد حضرت کا ایک
صحابی کو ہوا کہ انہون نے عرض کیا کہ مین اپنا کل وقت درود شریف مین صرف
کرون حضرت فرمائے کہ اس وقت مین تمہاری جمیع مہمات کو کافی ہوگا اور
گناہ تمہارے بخشے جائینگے اور ارشاد حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ کا ہوا اگر نہ
پاتا مین اللہ کے ذکر مین لذت جو کچھہ پاتا ہون البتہ اپنے کل عبادت کا
وقت صلوۃ نبویہ مین گذارتا اور اہل سلوک درود شریف پڑھنے کو موجب فتح

عظیم اور مواہب شریف جانے ہین اور بعضے مشایخ نے فرمایا کہ جبکہ شیخ کامل دستیاب نہوئے وہ شخص التزام صلوۃ کبری کہ وہ طریق موصل ہے طالب کو مطلوب کے طرف اور بعض مشایخ فرمائے ہین کہ بسبب قرارت قل ھو اللہ احد کی خدا کو پہچانا اور بسبب درود شریف کے حضرت سے صحبت رکھا اور شیخ کامل امام علی المتقی حکم کبیر ہین شیخ احمد بن موسیٰ المشرع الصوفی سے نقل کئے ہین کہ جو شخص درود شریف بہت پڑہیگا وہ شخص حضرت کو خواب اور بیداری مین دیکھے گا اور بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ فرمائے کہ جو قت ولی کامل مرشد نملے التزام ظاہر شریعت اور دوام ذکر آلہی کرے اور درود شریف مین بکثرت اشتغال رکہے کہ کثرت صلوۃ سے اس شخص کے نور باطن اور صفائی پیدا ہوتی ہے کہ وہ راہ فیض نبوی کیطرف بیواسطہ بتاتی ہے اور خلاصہ طریقہ شاذلی کہ شعب طریقہ قویمہ قادریہ سے ہے استفاضہ حضرت سے بیواسطہ بوسیلۂ التزام متابعت اور دوام حضورسات ذات حضرت کے ہے سخاوی اور دوسرے محدثین سے روایت ہے کہ محمد بن مطرف کے تین یکعدد معین نماز کے اور سونے کے قبل تھے یکشب حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب مین دیکھے کہ حضرت گہر مین ان کے تشریف فرما ہوئے اور فرمائے کہ تو منہہ کو میرے نزدیک لاکہ تیرا منہہ درود بہت پڑہتا ہے تاکہ مین اس پر بوسہ دیون وہ کہتے ہین مین شرم رکہا کہ مین اپنا منہہ حضرت کے روبرو رکہون پہر مین اپنا رخسار حضرت کے روبرو کیا پس حضرت

میری رخسار کو بوسہ دی جسوقت کہ بیدار ہوا میری تمام گہر مین مشک کی بو
شایع ہوئی اور آٹھ روز تک میری رخسار سی بوی مشک آتی رہی اور شیخ
احمد بن ابی بکر رواہ صوفی محدث اپنی کتاب مین شیخ مجدالدین فیروز آبادی
سی ساتھہ اس اسنید کی کہ ان کو پونچی ہی روایت کرتے ہین کہ اقلسنی نی کہتی
ہین کہ یکوقت شبلی ابو بکر مجاہد کی پاس ملاقات کی واسطی آئی ابو بکر نی انکی
تعظیم کے واسطی اوٹھی اور معانقہ کئی اور درمیان مین انکی دونو آنکھون کی
یک بوسہ دی راوی کہتے ہین کہ مینی شیخ احمد بن ابو بکر کو کہا کہ یاسیدی شبلی
تو دیوانی مشہور ہین پس آپ یہہ معاملہ ان کے ساتھہ کیسا کئی شیخ ابو بکر نے
کہی کہ مینی آپ سی یہہ کلام نہین کیا بلکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت
شبلی کو اپنی کنار مین لئی اور ان کی دونو آنکھون مین بوسہ دی پس مینی عرض
کیا یارسول اللہ آپ ایسا کام شبلی کی ساتھہ فرماتے ہین حضرت نی فرمایا کہ ہان
شبلی بعد ہر نماز کی آیت لقد جاءکم رسول الخ پڑہتے ہین پہر درود مجھپر
عرض کرتے ہین اور شیخ احمد بن ابو بکر اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ شیخ شبلی قدس سرہ
نے فرمائی کہ یک شخص اہل ہمسایہ میرا انتقال کیا اس سی مینی اپنی خواب مین پوچہا
کہ حقتعالی تیری ساتھہ کیا معاملہ کیا اسنی کہا تو کیا پوچہتا ہی کہ عجائب ہول مجھپر گذری
اور بوقت سوال منکر و نکیر بڑی دشواری واقع ہوی مین اپنی دل مین کہا کہ
شاید تو نی دین اسلام پر نہین مرا اور یہ عذاب بسبب اس کی ہی کہ تو نی زبان
اپنی یاد آلہی سی بیکار رکہا جسوقت کہ فرشتہ عذاب سی میری جانب قصد کئی یکایک
یکمرغ خوبصورت خوشبو درمیان مین میری اور فرشتگان عذاب کی حائل ہوا اور

بوقت جواب سوال کی منکر نکیر کو اور فرشتہ کا

محبت اور ایمان مجھکو یاد دلانی اس مرد کو کہا کہ حقتعالی نی تجھپر رحمت کری تو
کون ہی اس نے کہا کہ مین وہ مرد ہون کہ حقتعالی نے تیری کمبثرت درود
عرض کرنے سی مجکو پیدا کیا اور مین مامور ہون کہ تجکو مصیبت اور سختی ہوی مین
اُس وقت تیری کام آون اور شیخ احمد بن ابی بکر اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ
کعب الاحبار ایسا روایت کری کہ حقتعالی موسیٰ پہ وحی بہیجا کہ ایموسی اگر میری حمد
کرنیوالی عالم مین نہوتین تو یکقطرہ بارش کا آسمان سی نہ بہیجون اور یکدانہ نبات
زمین سی نہ اگاؤن ایسی ہی بہت چیزین حقتعالی نی فرمایا پہر کہا ایموسی تم چاہتی
ہو کہ مین تسی زیادہ نزدیک ہون اس طرح پر کہ کلام تمارا تمہاری زبان سی نزدیک
ہی اور جیسا کہ خطرۂ قلب تمہاری قلب سی تمارے نزدیک ہی اور جیسا کہ روح بدن سے
تمارے نزدیک ہی اور بصارت آنکھہ سی نزدیک ہی موسیٰ علیہ السلام کہی کہان ای
رب یہی بات چہتا ہون حقتعالی نی فرمایا کہ بہت درود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہیجو کیہہ نسبت تمکو حاصل ہووی دوسری روایت مین آیا کہ ایموسی تم چاہتی ہو کہ
پیاس روز قیامت تمکو نہووی موسی نی عرض کری کہ ہان ای پروردگار حقتعالی
نے فرمایا کہ بہت درود پڑو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روایت کری ہین اس کو حافظ
ابو نعیم نی حلیہ مین اور شیخ ابو بکر نے اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ درود عرض کرنا حضرت
پر محو کرنیوالا گناہون کا ہی زیادہ تر اس امر سی کہ پانی آگ کو بجاتا ہے اور
سلام عرض کرنا حضرت پر افضل ہے عتق رقاب سی اور محبت حضرت کی افضل ہے
اللہ کی راہ مین تلوار مارنے سی روایت کری ہین اس کو ابو القاسم اصبہانی اس امین

مالک

مالک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ دو مسلمان آپس مین ملاقات
کرین اور مصافحہ کرکے حضرت پر درود عرض کرین جدا نہون گی یہانتک
کہ گناہین اگلی پچھلی اُنکی معاف ہوجاوینگی اور حافظ بن بشکوال نی روایت
کئی ہین حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ سی کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائی کہ جو شخص حج فرض ادا کری اور بعد اس کی اللہ کی راہ مین جہاد کری
حج اس کا مقابل چار سو حجکا ہوویگا پس جو لوگ کہ قوۃ جہاد نہین رکھتے تھی
انکی دل شکستہ ہوئی حقتعالی حضرت پر وحی بہیجا کہ جو شخص آپ پر درود عرض
کری اس کو ثواب چار سو جہاد کا ملیگا کہ ہر یک جہاد مقابل چار سو حج کی ہوگا
اور شیخ مجدالدین فیروز آبادیسی روایت کرتے ہین قصہ مین ابو المظفر محمد بن
عبداللہ خیام سمرقندی کی کہ انہون کہی کہ یکروز معازہ کعب مین رستہ بہول
گیا تہا یکایک یکمرد کو دیکہا کہ وہ کہتا ہی میری ساتہہ آ مجہی گمان ہوا کہ شاید
یہہ خضر علیہ السلام ہین پوچہا کہ نام تمارا کیا ہے کہی کہ خضر بن ایشا ابو العباس
اور انکی ساتہہ دوسری شخص تہی مین نی انکا نام دریافت کیا انہون نے کہا
کہ الیاس بن شام راوی نی کہی کہ ایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہی ہو
انہون نے کہا کہ ہان راوی کہی قسم اللہ کی ہی اور قدرت کی ہے تم خبردار اس چیز
سی مجہکو کہ حضرت سی سنی تاکہ مین تمسی روایت کرون کہا اونہون نے کہ مین
سُنا حضرت سی کہ جو شخص کہی صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاک کیا جاتا ہی دل اس کا نفاق سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی سی اور اسی
اسناد سی راوی کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص

صلی اللہ علی محمد کہی اس کی منہہ پر ستر دروازہ رحمت کی کشادہ ہوتے ہین
اور اسی اسناد سی راوی کہتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجلس مین بیٹھے
یا اوٹھی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی اللہ علی محمد کہی حقتعالی اس کے
واسطی یک فرشتہ مقرر کردیتا ہی کہ وہ اس کی غیبت کرنی سی لوگون کو باز
رکہتا ہی اور اسی اسناد سی راوی بیان کرتے ہین کہ خضر و الیاس نی کہی کہ یکمرد
ملک شام سی حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا
باپ بوڑہا اور نابینا ہی اور وہ آپ کو دیکہنا چاہتا ہی ولیکن قدرت آنیکی
نہین رکہتا حضرت فرمائی اپنی باپ کو کہہ کہ ساتہہ شب کو صلی اللہ علی محمد کہی
مجہی خواب دیکہیگا اور اس سی کہہ کہ مجسی حدیث بھی روایت کری پس اسنی
موافق ارشاد حضرت کے عمل کیا اور حضرت سی حدیث بھی روایت کیا اور اسی
کتاب مین ابو ہریرہ سی روایت کرتے ہین کہ حضرت نی فرمایا درود انبیا اور
رسل حق تعالی پر بہیجو جیسا کہ مجہکو حق تعالی نی مبعوث کیا ان کو بھی مبعوث کیا
اس حدیث کو بیہقی شعب الایمان مین روایت کئی ہین اور انس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی کہ جب مجہپر سلام عرض کرو مرسلین پر بھی سلام
عرض کرو اس کو ابی عاصم نی روایت کیا اور روایت کعب مین وارد ہی کہ کوئی
روز آفتاب طلوع نہین کرتا مگر ستر ہزار فرشتہ قبر مطہر حضرت پر حاضر ہوتے
اور درود شریف عرض کرتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پہر شب کو یہہ جماعت آسمان پر
عروج کرتے ہین پہر دوسری جماعت ستر ہزار حاضر ہوتے ہین اور وہی کام مین
رہتے ہین تا وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے ستر ہزار فرشتونکے

ساتھہ اور بروایت حذیفہ وارد ہے کہ فرمائی حضرت نے درود عرض کرنا مجھپر
تاثیر بخشتا ہی درود پڑھنے والی پر اور اس کی اولاد اور اولاد اولاد پر
اس حدیث کو ابن بشکوال روایت کی ہے حکایت یکمرد طواف اور سعی
اور حج کی تمام مناسک سوائی درود شریف کی اور کچھہ نہین پڑھتا تھا لوگون
نے اس سی پوچھی کہ تو اور دعا کیون نہین پڑھتا اس نی کہا کہ مین عہد سبکا
کیا ہون کہ سوا درود شریف کی اور کچھہ نہین پڑھونگا اور سبب اسکا
یہ ہی کہ جب والد میری وفات کی چہرہ انکا بشکل حمار ہوا اس سے رنج مجھے
نہایت ہوا خواب مین گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
تشریف لائی ہین حضرت کا دامن پکڑا اور اپنی والد کی شفاعت کیا اور
اس حال کا سبب پوچھا حضرت نی فرمائے کہ وہ سود خوار تھا لیکن ہر روز
سو بار مجھپر درود شریف کو عرض کیا کرتا تھا اسواسطے مین اس کی شفاعت
اللہ کی پاس کیا اور شفاعت میری حقتعالی کی پاس قبول ہوئی ہی مین بیدار
ہوا اور دیکھا کہ چہرہ والد میرا مثل ماہ چہاردہم کی ہوا اور وقت دفن ہانتے
خدا کیا کہ باعث مغفرت اور بخشش آلہی تیری والد کی درود عرض کرنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا روایت کیا ہین کہ بعضی اہل علم کو لوگون نے
خواب مین دیکھی کہ وہ کہتے ہین کہ مجکو اور سب جماعت کو بسبب درود
عرض کرنے وقت قرارت علم حدیث کی حق تعالی بخش دیا اور شیخ جلال الدین
سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع مین نقل کی ہین کہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین
حفص بن عبد اللہ سی روایت کیا ہین کہ ابو زرعہ کو بعد موت انکی خواب مین

دیکھا کہ پہلی آسمان پہ فرشتونکی ساتھہ نماز مین امامت کرتے ہین راوی نے
ان سی کہا کہ یہہ مرتبہ تمکو کس طور پہ ملا انہون نے کہی کہ اپنی ہاتھہ سے
ہزار ہزار حدیث نبوی لکھا اور حدیث مین حضرت کی اسم مبارک کی بعد
درود لکھا اور حضرت نے فرمایا کہ یکبار مجھپہ درود عرض کرنے سے حق تعالی
اس پہ سو بار رحمت اپنی نازل کرتا ہی بعضی صلحا رہین سی تین ہزار دینار انکی
ذمہ پہ قرض تہی قرض خواہ فریاد اس کی قاضی کی پاس کیا قاضی ان کو مہلت
یکمہینہ کی دیا اور وہ مرد صالح روبروی قاضی کی آیا اور مسجد مین آکر حقتعالی
کے پاس تضرع وزاری کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بہیجنی مین
مشغول ہوا ستائیسوین شب مین دیکھا کہ یک شخص فرماتے ہین کہ علی بن
عیسی نامی جو وزیر ہی اس کے پاس جا اور کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہین کہ تین ہزار دینار میرے ادائی قرض کے واسطے دی وہ
مرد صالح جبکہ خواب سی خوشحال بیدار ہوئی اور اپنی دل مین کہی کہ اگر وزیر
پوچھے کہ دلیل صدق اس خواب کی کیا ہی پہر مین کیا کہونگا دوسری شب
مین پہر خواب مین جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف
ہوئی اور وہی ارشاد ہوا پہر خوابسی انہون نے بخوشی تمام بیدار ہوئی
مگر بمقتضائی بشریت وہی خطرہ دل مین رہا پہر تیسری شب مشرف ہوئی
کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ تو ابہی تک کیون نہین گیا انہون نے عرض کئے
کہ مین علامت صدق اس خواب کی چاہتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بعد تحسین وآفرین فرمائے کہ اگر تجسی علامت صدق اس کی پوچھے تو جواب مین

کہو کہ تو مجھپر بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب پانچہزار بار درود عرض کرتا ہی
قبل اس کہ کسی سے کچھہ بات کری اور یہہ امر سوائے حقتعالی اور کراماً
کاتبین کی کوئی شخص نہین جانتا ہی کہ وہ مرد صالح جبکہ روبرو وزیر کے
گئی اور قصہ خواب بیان کئی وزیر خوشحال ہوا اور کہا مرحبا بر رسول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر تین ہزار دینار واسطی قضائی دین کی دیا اور
تین ہزار واسطے نفقہ عیال کی دیا اور تین ہزار دیکر کہا کہ اس سی تجارت
کر اور مجھکو سوگند دیا کہ رابطہ محبت اپنی سی قطع نکری اور جو کچھہ کہ تجھکو
حاجت پڑے ہے مجھسے بیان کر وہ مرد صالح تین ہزار دینار قاضی کے پاس
لای تاکہ اپنی قرضخواہ کو دیوین قرض خواہ بہت بے اختیار انہ آیا دینار
قرض خواہ کو گن دیا اور قصہ اپنا انہون نے قاضی سے بیان کئی کہا قاضی نے
کہ یہ سب عنایات محض وزیر کی لئی کیون ہو ضامن تیری آدائی قرض کا مین
ہون پہر قرض خواہ نی جو ماجرا یہ دیکہا کہا یہ سب بزرگی تمہاری واسطے کیون
ہو مین سزاوار اس کا ہون کہ برات ذمہ سے اس قرضہ کے کرون پس تین
اللہ اور رسول کے واسطے اس کے قرض سے درگذرا قاضی نے کہا جیکر
خدا اور اوسکی رسول کے واسطے نکالا ہون پہر مین واپس نہین کرتا وہ مرد
صالح تمام مال لیکر اپنے مکان مین گئی اور شکر آلہی بجالای وللہ المنة
وعلی رسولہ الصلوٰة والتحیہ درود عرض کرنا ہر وقت افضل ہے لیکن
شب جمعہ اور روز جمعہ مین افضل تر ہے امام احمد حنبل رح فرماتے ہین کہ شب
جمعہ افضل ہے لیلۃ القدر سے اسواسطے کہ قرار حمل شریف حضرت کا اسی

شب مین ہوا اور حدیث مین وارد ہے کہ افضل ایام روز جمعہ ہی کہ اسی مین
آدم علیہ السلام پیدا ہوئی اور اسی مین نفخ صور ہوگا اور اسی مین بیہوشی
روز قیامت ہوگی پس بہت درود پڑھو مجھپر کہ درود تمارا اسدن مجھپر عرض
کیا جاتا ہے اور مین تمارے واسطے دعا کرتا ہون اور مغفرت چاہتا ہون
اس حدیث کو ابو داود نی روایت کیا اور امام نووی اس کی تصحیح کیا اور
دوسری روایت مین آیا ہی کہ روز جمعہ ملائکہ مقربان آلہی تمارے پاس
حاضر ہوتے ہین اور درود تمارا سنتی ہین اور میری پاس پونچاتی ہین اور
دوسری روایت مین ہی کہ جو درود روز جمعہ عرض کیا جاوی عرش سے
نیچی نہین ٹہرتا ہی یعنی عرش کی برابر یا عرش سی بلند ہوتا ہے اور اس روز
کسی جماعت فرشتون کو درود نہین پونچتا ہی مگر کہتے ہین کہ رحمت ہووے
درود پڑہنے والون پر اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ بہت
درود بہیجو مجھپر روز روشن اور شب روشن مین اور یکروایت
مین ہے کہ خصوصیات شب جمعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس شب مین بنفس نفیس جواب صلوٰۃ وسلام ارشاد فرماتے ہین کہ اور
مفاخر اسلام مین مروی ہے کہ حضرت نی فرمایا جو شخص کہ شب جمعہ میرے
پر درود عرض کری حقتعالی سو حاجتین اس کی برلاتا ہے ستر امور
دنیاسی اور تیس امر آخرت سے اور یکحدیث مین آیا کہ جو شخص روز جمعہ
ہزار بار مجھپر درود عرض کری جبتک وہ جای اپنی جنت مین کی دنیا مین
نہین دیکہیگا دنیاسی نہین اٹہیگا سخاوی اس حدیث کو مرفوعاً روایت

کرتے ہین کہ جو شخص ساتھہ جمعہ ہر جمعہ مین ساتھہ بار یہہ درود پڑھے
اس کی شفاعت میری پر واجب ہی اللھم صل علی محمد وعلی آل
صلوٰۃ تکون لك رضاء والحقه اداءً واته الوسیلة والمقام المحمود
الذی وعدته واجزه عنا ما هو اهله واجزه عنا افضل ما جازیت
نبیا عن امته وصل علی جمیع اخوانه من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین یا ارحم الراحمین اور ابن وہب یزیدین وہب کو کہے
کہ تو روز جمعہ اس درود کو ہزار بار پڑہنا مت چھوڑ اللھم صل علی محمد النبی
الامی اور کتاب مفاخر الاسلام مین سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے جو شخص کہ اسی بار روز جمعہ مجھپر درود
عرض کری اس کے ستر برس کے گناہ بخشی جاتی ہین اور شرح منہاج مین
نقل ہے کہ جو شخص روز جمعہ درود اس الفاظ کی ساتھہ پڑھی اللھم صل علی
محمد عبدك ورسولك النبی الامی علی آله واصحابه وسلم تسلیما اس کے
ستر برس کی گناہ حقتعالی بخشدیتا ہے اور کتاب مفاخر الاسلام مین لکھی ہین
کہ جو شخص بروز جمعہ بعد نماز عصر قبل سبات کی کہ اپنی جای سی اٹھی اسی بار
درود پڑہے حقتعالی اس کے اسی گناہان بخشدیتا ہی اور حدیث مین
وارد ہے کہ خالد بن کثیر کی مرنے کی وقت موت کی یک پارہ کاغذ پای
کہ اس پر یہ لکھا ہوا تہا براءۃ من النار لخالد بن کثیر یعنی خالد بن کثیر کو
آگ سی خلاص ہی لوگون نے پوچہے کہ وہ کیا کام کیا کرتے تہے جو یہہ مرتبہ
انکا ہوا لوگون نے کہی کہ ان کا عمل یہ تہا کہ ہر روز جمعہ مین ہزار بار درود

شریف پڑھتے تھے جیسا کہ کثرت درود شب جمعہ مین افضل ہی ویسا ہی
شب دوشنبہ مین افضل ہی ویسا ہی کہ دوشنبہ تمام دنون مین بزرگ ہی
اس مین بندونکی اعمال حقتعالی کی پاس عرض کئی جاتے ہین اور اسیواسطے
حضرت اُس دن مین اکثر روزہ رکھا کرتے تھے احیاء العلوم مین وارد
ہے کہ جو شخص شب دوشنبہ چہار رکعت نماز ادا کری رکعت اولی مین
بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑہی اور رکعت ثانی مین پنجاہ بار
اور رکعت سوم مین تیس بار اور رکعت چہارم مین چالیس بار سورۂ
اخلاص پڑہے اور بعد سلام پچہتر بار پڑہے اور طلب مغفرت اپنی
اور والدین کے کرکر پچہتر بار درود شریف حضرت پر پچیس مرتبہ
عرض کری پہر جو حاجت اپنی خدا سی چاہی ہوئے اور فضیلت مین
نماز روز پنجشنبہ کے وارد ہی کہ جو شخص مجہپر روز پنجشنبہ سو بار درود
عرض کری وہ کبہی محتاج نہوگا انشاء اللہ تعالی اگرچہ درود شریف
سہ جای پڑہنا افضل اور برکت ہی مگر علماء نی چند مواضع بیان کئی ہین کہ
اس مین درود شریف فاصل تر ہی یک بعد طہارت یہان تک کی بعد تیمم بہی
اور نماز مین بعد تشہد کے اور شافعیہ کے پاس بعد قنوت بہی اور بعد
نماز اور بعد اذان اور اقامت کی اور وقت اٹہنی کے واسطے تہجد کے
اور وقت گذر مسجد پر اور وقت داخل ہونے اور نکلنی کی مسجد سے
اور روز جمعہ اور شب جمعہ اور روز پنجشنبہ اور شنبہ اور یکشنبہ کہ ہر یک
اس مین حدیث وارد ہی اور خطبہ مین اور اول روز اور وقت سحر

بیان بعض مواضع افضلیت درود شریف

اور

اور رسائل مین بعد بسم اللہ کی اور تکبیرات عید مین نزدیک شافعیہ کے
اور نماز جنازہ مین اور احرام مین بعد تلبیہ کے اور صفا مروہ پر اور
بعد تہلیل اور تکبیر کے اور وقت دیکھنے کعبۃ اللہ کے اور وقت استلام
حجر اسود کی اور طواف مین اور وقت التزام کعبۃ اللہ کے اور
مواقف حج مین اور وقت حضوری روضۂ منورہ اور وقت مشاہدہ
آثار نبویہ اور مواطن حضور آپ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل مسجد قبا اور
مدینہ طیبہ اور جبل احد وغیرہ اور وقت ذبیحہ اور بیع و شرا اور تحریر وصیت
اور ارادہ سفر اور سوار ہونے اور منزل پر اترنیکی وقت اور بازار مین
جانیکی وقت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جس بازار مین
شغل آدمیون کا اور غفلت انکی زیادہ دیکھتے حمد و صلوۃ پڑھتے اور
وقت حاضر ہونے اور پلٹنے کے دعوت سی اور وقت داخل ہونیکی
گھر مین اور وقت لاحق ہونے کسی حاجت کی اور وقت خوف و احتیاج
کی اور وقت بھاگنی باندی اور غلام کی اور وقت غم و شدت اور طاعون
اور خوف غرق کی اور وقت سونیکی اور وقت چھینک کے اور فراموش
کرنے کسی چیز کی اور وقت کہانی مؤلی کے کہ اس مین حدیث وارد ہے
اور وقت آواز حمار کی اور پیچھے گناہ کی تاکہ اس کا کفارہ ہووے
اور اول و آخر دعا کی اور وقت ملاقات مسلمان کی اور وقت برخاست
مجلس کے کہ اس مین امن غیبت سے حاصل ہے اور وقت ختم قرآن اور
ابتدا درس اور وعظ مین اور سب سے تاکید زیادہ درود شریف کے

اسوقت ہے کہ جب اسم مبارک حضرت کا زبان پہ آوی یا لکھا جاوی کہ حدیث
شریف مین وارد ہے جو شخص کہ مجھپر کتابت مین درود لکھی جب تک کہ
میری نام پر درود لکھا ہوا ہی فرشتی اس کی واسطے مغفرت چاہتے ہین
اور اس حدیث کو بہت علمانی نقل کیے ہین ہر چند کہ سند اس کی ضعیف
ہے روایت ہی کہ بسبب بخل کاغذ کے یک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نام پر درود نہین لکھتا تھا اس کے ہاتھہ مین اکلہ کی بیماری پیدا ہوی
معاذ اللہ عز اور دوسرا شخص تھا کہ لفظ وسلم درود کے ساتھہ نہین لکھتا تھا
خواب مین اس پر حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم القیام کا
عتاب ہوا ارشاد فرمائی کہ کسواسطے تو اپنے تین چالیس نیکیون سے محروم
رکھتا ہے لفظ وسلم کی چار حرف ہین اور ہر حرف مین دس نیکیان ہین
اور اسی قبیل سے ہے کہ بعضی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اشارہ
بصورت صلعم وغیرہ کے کرتے ہین روایت ہے کہ یکشخص کو خواب مین پوچھے کہ
حقتعالی کیا معاملہ کیا اس نے کہا کہ بسبب درود لکھنے میرے نام مبارک پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقتعالی نے بخشدیا اور امام شافعی رح کو
لوگون نے خواب مین دیکھا اور حال کو دریافت کیا فرمائی کہ محکو رحمت اور
مغفرت حقتعالی نے فرمایا اور جنت مین لیگئے جیسا کہ نوشتہ کو لیجاتے ہین
اور مجھپر موتی اور یاقوت نثار کئی گئی جیسا کہ دولہ پر کرتے ہین سبب
اس کا یہہ ہوا کہ کتاب مین لکھا صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون
وعدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون ذکر صیغہای درود شریف کہ باعث

شرف

شرف رویت حضرت ہے اللھم صلی علی روح محمد فی الارواح اللھم
صل علی جسدہ فی الاجساد اللھم صل علی قبرہ فی القبور پس جو شخص کہ
ملازمت درود شریف کی طہارت کے ساتھہ ان صیغون سے کرے گا
انشاء اللہ تعالی رویت نبوی سے عالم خواب مین مشرف ہونگا اور
مفاخر الاسلام مین مروی ہے کہ جو شخص روز جمعہ ہزار بار اس صیغہ کے
ساتھہ درود عرض کری اللھم صل علی محمد النبی الامی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا اپنی جای جنت مین نظر کریگا اگر
ایسا کچھہ مین حاصل نہو پانچ جمعہ تک کری انشاء اللہ تعالی اس کو شحالی
حاصل ہونگی اور جو شخص کہ شب جمعہ دو رکعت نماز ادا کری ہر رکعت بعد
فاتحہ گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص اور بعد سلام کے
سو بار درود عرض کری اس صیغہ کے ساتھہ اللھم صل علی محمد النبی
الامی و آلہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب مین مشرف
ہونگا اور تین جمعہ سے زیادہ نہ گذرینگی انشاء اللہ تعالی اگر جمعہ مین
اس کے یہ سعادت میسر ہووی مصنف جذب القلوب اپنی طرف اشارہ
کرکے فرمای کہ اس کا تجربہ ہوا ہے اور یک روایت مین وارد ہے
کہ جو شخص دو رکعت نماز شب جمعہ مین ادا کرے اور ہر رکعت مین بعد
فاتحہ سورہ اخلاص پچیس بار پڑہے اور بعد سلام کے ہزار بار درود
شریف اس صیغہ سی ادا کری صلی اللہ علی النبی الامی حضرت سے خواب مین
مشرف ہونگا اور سعید بن عطاس روایت ہی کہ جو شخص بساط طاہر اپنا دست

راست دست چپ پر رکھکر سو وی اور وقت سونے کے یہہ دعا پڑھی
انشاء اللہ تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمال مبارک سے خوابمین
مشرف ہونگا اللھم انی اسئلك بجلال وجهك الكريم ان ترزقني في
منامي وجه نبيك محمد صلى الله عليه وآله وسلم رؤية تقر بها عيني و
تشرح بها صدري وتجمع بها شملي وتفرج بها كربتي وتجمع بها
بيني وبينه يوم القيمة في الدرجات العلى ثم لا تفرق بيني وبينه ابدا
يا ارحم الراحمين صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ اگرچہ اس طریقہ مین
ذکر درود شریف نہین آیا ہے مگر طالب اس سعادت عظمی کا بعد درود شریف
کے یہہ دعا پڑھے تو ہر آئینہ اتم اور اکمل ہے اور دوسرا طریقہ بھی اس
سعادت کی حاصل ہونیکے کے لئے علماء بیان کئی ہین لیکن خلاصہ سب
طریقونکا یہہ ہے کہ استغراق ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ظاہرا
باطنا اور کثرت سی درود پڑھنا اور توجہ تمام ذات مبارک کے طرف رکھے
واللہ الموفق ومنہ التوفیق انتہی مضمون جذب القلوب محرر اوراق
عرض کرتا ہے کہ طبقات شعرانی مین ابو المواہب شاذلی رح کا حال لکھا ہے
کہ وہ حضرت سی خواب مین بہت مشرف ہوا کرتے ابو المواہب رح فرماتے
ہین کہ یکوقت خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف
ہوا حضرت نے مجکو فرمائے کہ وقت خواب کے پانچ بار اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم اور بعد اس کے یہہ دعا اللھم ارزقنی محمدا ارنی وجہہ
محمد حالا ومالا پس جسوقت کہ تو سونا چاہے یہہ دعا پڑھے بلا ناغہ مین

بیان ان الصلوٰۃ علی الکون
صیغہ درود شریف تمام
افضل ہے

تیرے خواب مین آوینگا پھر ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرمائی یہہ کیا اچھا منتر ہے
اس کے لئی جو حضرت پر ایمان لایا اور میری اتباع کیا پھر یہان سی مضمون
جذب القلوب نقل کیا جاتا ہے جو صیغہ درود شریف کی احادیث نبویہ مین
وارد ہے بیشک وہ افضل ہے اور دوسرون سے بعضی علما فی فرمائے ہین
کہ جو صیغہ درود تشہد مین وارد ہے وہ سب سے افضل ہی بعضی علما شافعیہ
کہے ہین کہ جو شخص صیغہ تشہد کی ساتھہ درود پڑہے بیشک اس نے درود
ادا کیا اسطرح پر کہ مامور ہوا اور جو ثواب کہ درود شریف مین موعود ہے
بتحقیق اس نے حاصل کیا اور اسیواسطی اگر کوئی شخص قسم کہاوے
کہ افضل درود پڑہونگا پس وہ شخص درود تشہد پڑہنے سی اپنی قسم کی
ادا ہو جاویگا اور امام نووی رح فرمائی کہ درود پڑہنے والی کو چاہیے
کہ جو صیغہ حدیث مین وارد ہی سب کو یکجائی جمع کری تاکہ ثواب سب صیغہ
حدیث کا حاصل ہوئی اور وہ یہ ہے اللھم صل علی محمد عبدك
ورسولك النبی الامی وعلی ال محمد وازواجه امهات المومنین
وذریته واهل بیته کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی
العالمین انك حمید مجید وکما یلیق بعظم شرفه وکماله ورضاك
عنه وکما تحب وترضی له عددا معلوما لك ومدادا کلمات لك ورضی
نفسك وزنة عرشك افضل صلوٰتك واکملها واتمها کلما ذکرك
الذاکرون وغفل عن ذکرك الغافلون وسلم تسلیما کذالك علینا
معهم اجمعین ۱۲ اور شیخ کمال الدین حنفی رح فرماتے ہین کہ تمام کیفیات

کہ حدیث مین وارد ہی اس صیغہ مین موجود ہین اللھم صل ابدا افضل
صلوتك علی سیدنا محمد عبدك ونبیك ورسولك محمد والہ وسلم
تسلیما وزدہ تشریفا وتکریما وانزلہ المنزلۃ القرب عندك
یوم القیمۃ اور ابن قیم جوزی حنبلی اور بعض علمار شافعیہ رح سی کہی کہ اولی
وہ ہے کہ جو صیغہ درود کی حدیث مین وارد ہوئی یک یکوقت اس کو علی حدہ
پڑہے کہ جمع کرنا سب صیغونکا بہ حیثیت مجموعی احداث ہی اور کسی حدیث مین
وارد نہین انتہی بہر تقدیر بعضی صیغہ درود شریف کے جو احادیث مین وارد
ہین اس جائی ذکر کیے جاتے ہین وباللہ التوفیق صیغہ اولی اللھم صل علی
محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم وبارك
علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم فی العالمین انك
حمید مجید اس کو مسلم نی روایت کیی ہین صیغہ ثانیہ اللھم صل علی محمد ن
النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انك
حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم
وعلی ال ابراہیم انك حمید مجید اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
روایت کیی صیغہ ثالثہ اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی ال محمد کما
صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انك حمید مجید اس کو احمد نے
اپنی مسند مین روایت کیی ہین صیغہ رابعہ اللھم صل علی محمد وازواجہ
وذریتہ کما صلیت علی ال ابراہیم وبارك علی محمد وازواجہ
وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انك حمید مجید روایت کیی اس کو ابو

مسلم اور بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ نے صیغہ خامسہ اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید
مجید اس درود کو بخاری اور مسلم اور نسائی روایت کئی صیغہ سادسہ
اللھم اجعل صلوتک وبرکاتک علی محمد وعلی ال محمد کما جعلتھا علی
ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد و
علی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید
مجید اس حدیث کو تلمسانی اپنے مفاخرین روایت کیا صیغہ سابعہ اللھم
صل علی محمد واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید
مجید اللھم صل علینا معھم اللھم بارک علی محمد واھل بیتہ کما بارکت
علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علینا معھم صلوٰۃ اللہ
وصلوٰۃ المومنین علی محمد النبی الامی السلام علینا ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اس کو دارقطنی روایت کیا صیغہ ثامنہ اللھم صل علی محمد و
علی ال محمد صیغہ تاسعہ اللھم صل علی محمد النبی الامی وازواجہ
امھات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم
انک حمید مجید ان درود کو ابوداود نے روایت کیا اور نسائی
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا جس کو پسند ہے یہ بات کہ تواب پورا ماپ سے اوس کو دیا جاوے
جسوقت ہمپر اور اہل بیت پر درود بھیجے تو اس طور پر پڑھے صیغہ عاشرہ
اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما

صلیت و بارکت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انک حمید
مجید صیغہ حادی عشر اللھم اجعل صلوتك و رحمتك و برکاتك
علی محمد کما جعلتها علی ابراهیم انک حمید مجید اس کو احمد نے
روایت کیا صیغہ ثانی عشر اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیه
وصل علیه کما ینبغی ان یصلی علیه یہ درود کتاب شرف المصطفے
مین منقول ہی صیغہ ثالث عشر اللھم صل علی محمد عبدك و رسولك
النبی الامی الذی امن بك و بلّغ اٰیاتك و اعطه افضل رحمتك
و اٰته الشرف علی خلقك یوم القیمة و اجزه خیر الجزاء و السلام
علیه و رحمة اللہ و برکاتہ تنبیہ چاہیئے کہ جو صیغہ درود خالی سلام سی
ہو وی بعد اس کے یہ کلمہ ملاوی السلام علیك ایها النبی الکریم
و رحمة اللہ و برکاتہ اسواسطے کہ درود بغیر سلام اکثر علماء کی پاس
مکروہ ہی اور خلاف اولی ہو نہین سب علماء متفق ہین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صیغہ درود مین سلام ذکر نہین فرمائی کہ سلام عرض
کرنا صحابہ جانتے تھی لہذا محض سلام پر اختصار کرنا بھی مکروہ ہے یا خلاف
اولی اور عادت اکثر علماء مصنفین عجم کے ہی کہ ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مین لفظ علیہ السلام پر اختصار کرتے ہین اور کتب عرب مین
بہت کمتر یہہ لفظ پایا گیا اور جس پر کہ اتفاق مصنفین متقدمین اور متاخرین
ہے سو وہ التزاماً لفظ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اختیار کئے ہین کہ
اس مین نہایت حسن اور اختصار بقدر مقصود کی ساتھہ واقع ہوا

علماء کو اسبات مین اختلاف ہی کہ افضل صیغہ درود کا کونسا ہے اور نہین
معلوم کہ یہہ اختلاف اسواسطے ہے کہ ہر صیغہ درود مین حدیث وارد ہی
پس بسبب وارد ہونے حدیث کے اطلاق افضلیت اس درود پر
کئی ہین یا بسبب اشتمال درود کے کیفیت اور کمیت فاضلہ کی اطلاق افضلیت
ہوا جو بعضی رسائل مین اسباب مین تحریر کئے ہین وہ دس قول ہین قول
اول افضل درود تشہد ہی اشارہ اس کا اوپر گذرا دوسرا اللھم صل علی
محمد وعلی ال محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سھی عنہ الغافلون
قول تیسرا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ
قول چوتھا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اھلہ پانچوان قول
اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل صلوتک عدد معلوماتک چھٹا
قول اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی کل نبی وملک وعلی عدد
کلمات التامات المبارکات ساتوان قول اللھم صل علی محمد عبدک و
رسولک النبی الامی وعلی ازواجہ وذریاتہ عدد خلقک ورضی
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک اٹھوان قول اللھم صل علی محمد
وعلی ال محمد صلوۃ دائمۃ بدوامک نوان قول اللھم یارب محمد وال محمد
صل علی محمد وال محمد واجز محمد اما ھو اھلہ دسوان قول اللھم صل علی محمد
وازواجہ امھات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی
ابراھیم انک حمید مجید حدیث شریف مین وارد ہے کہ نبی صاحب
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جسوقت درود مجھپر پڑھو تو اچھی طورسی

پڑہ وبعضی علماء آیت وقولوا للناس حسنا کی تفسیر مین لکہی ہین کہ مراد ناس سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اور مراد قول حسن سی درود عرض کرنا
آپ پر ہی اور ابن سدی کہ علماء تفسیر سی ہین جماعت صحابہ وغیرہم رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین سے نقل کیے ہین کہ جب کو حق تعالی بیان شافی اور
قوت تعبیر معانی صحیحہ سی الفاظ فصیحہ کی سات عنایت فرماوے اس شخص کو چاہیے
کہ اپنی بیان فصیح سی اظہار عظمت شان نبوی انشاء صلوۃ وسلام کی سات ادا کرے
کہ ایسا شخص سالک مسلک سنی اور عارف اس نعمت سنی کا ہوگا اور معتمد اختلاف
افضلیت بعضی ان صیغون درود مین بھی حدیث صحابہ ہوسکتی ہے بناء علیہ
اکابر سلف وخلف انشای صیغہ ہای بلیغہ اور کلمات بالغہ درود سی مطابق
ان صیغون کی جو حدیث مین وارد ہین کئی ہین بعضی ان مین سے اسجائی
ذکر کیے جاتے ہین منہا اللہم صل علی محمد ن السابق الخلق لورہ الرحمۃ
للعالمین ظہورہ عدد ما مضی من خلقك وما بقی ومن سعد منہم ومن
شقی صلوۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلوۃ لا غایۃ لہا ولا انتہاء
لا امد لہا ولا انقضاء صلوۃ دائمۃ بدوامك وعلی الہ واصحابہ
کذلك والحمد للہ علی ذلك سخاوی نے کہے ہین کہ اس درود کا ثواب
دس ہزار ہی اور اسکیواسطی قصہ غریبہ ہی منہا اللہم صل علی سیدنا محمد افضل
ما صلیت علی احد من خلقك صلوۃ دائمۃ بدوامك باقیۃ ببقائك
صلوۃ تکون لك رضا لحقہ اداء صلوۃ مقبولۃ لدیك معروضۃ علیہ
وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم یہ صیغہ مشہور ہے اور سبعات عشر مین کہ اوراد

متبرک سے منقول ہی اور زمان تابعین سی اس پر عمل مشایخ ہی حضرت شیخ
اجل اکرم علی المتقی رح نے اپنی رسائل مین اس درود کی سات وصیت فرمای
مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ مجکو حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رح
وقت رخصت سفر مدینہ طیبہ کے اس درود کے اجازت دی اور اجازت
شیخ سی اس درود مین جو مجکو نور اور حضور اور خشوع اور تسکین حاصل
ہوئی اور دوسرے صیغون مین نہین ہوئی اور یہ بات خواص اور
اسرار اجازت مشایخ سی ہے واللہ اعلم منہا اللھم لك الحمد بعدد
من حمدك ولك الحمد بعدد من لم یحمدك ولك الحمد كما تحب ان
تحمد اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیه وصل علی محمد بعدد من لم
یصل علیه وصل علی محمد كما تحب ان تصلی علیه انتہا اس صیغہ کا طبرانی
سے ہے کہ اکابر علماء حدیث سی ہین اور کہے ہین کہ اس صیغہ کو روبرو آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عرض کیا اور حضرت نے سماعت فرماکر تبسم کیے یہانتک
کہ دندان مبارک ظاہر ہوئی اور دندان شریف سی نور نمودار ہوا ومنہا اللھم
صل علی محمد ملاء الدنیا وملاء الاخرۃ وبارك علی محمد ملاء الدنیا وملاء
الاخرۃ وسلم علی محمد ملاء الدنیا وملاء الاخرۃ ومنہا اللھم صل علی محمد و
اللہ واصحابه واولاده وازواجه وذریته واھل بیته واصهاره و
انصاره واشیاعه ومحبیه وامته وعلینا معهم اجمعین یا ارحم الراحمین
اس کو سخاوی نے شفا سی نقل کئی ہین اور حسن بصری رح فرماتے ہین کہ جو شخص کہ
ارادہ کری کہ پورا پیالہ حوض مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی پیوی پس وہ

درود مذکور پڑھے ومنہا اللھم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد
فی الاخرین وصل علی محمد فی المرسلین وصل علی محمد فی الملاء
الاعلی الی یوم الدین اللھم اعط محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والشرف
والدرجۃ الرفیعۃ والبعثہ مقاما محمودا اللھم امنت بمحمد ولم اراہ
فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ وارزقنی محبتہ وتوفنی علی ملتہ و
اسقنی من حوضہ شرابا مریئا سایغا ھنیئا لا اظمأ بعدہ ابدا انک علی
کل شئ قدیر اللھم بلغ روح محمد وآلہ منا تحیۃ وسلاما اللھم کما انت
بہ ولم اراہ فلا تحرمنی فی الجنان رویۃ تلمسانی نیشاپوری سے روایت
کی کہ عطائی کہے جو شخص یہ صیغہ صبح وشام تین بار پڑھے اس کے گناہان
سب محو ہون گے اور ہمیشہ خوشی مین رہیگا دعا اس کی مستجاب ہونگی
دشمنون پر فتح ونصرت حاصل ہونگی اور توفیق اسباب خیر پر اس کو حاصل
ہوئیگی اور ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بہشت مین رہیگا منہا
اللھم صل علی محمد وبارک وسلم وعظم واکرم فی الدنیا باعلاء دینہ واظہار
دعوتہ واعظام ذکرہ وابقاء شریعتہ وفی الاخرۃ بقبول شفاعتہ
فی امتہ وتضعیف ثوابہ واظہار فضلہ علی الاولین والاخرین وتقدمہ
علی کافۃ الانبیاء والمرسلین فی الشفاعۃ واعلاء درجتہ فی الجنۃ وعلی
الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین منہا صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم
صلوۃ ما ھو اھلہا اس درود کے پڑھنے کے واسطے صبح کو حکم ہے منہا
اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوۃ انت لہا اھل وھو لہا اھل وبارک وسلم

یہ درود شریف مقبول بارگاہ نبوی ہوا روایت ہی کہ یکمرد مقبول بارگاہ
نبویسی واسطے زیارت روضہ منورہ حاضر ہوئی اور تا ایام حضوری
اسی درود شریف کو عرض کرتے رہی جب ارادہ سفر وطن کئی ارشاد مبارک
ہوا کہ تھوڑی روز اور حاضر رہو کہ یہہ درود تمہارا ہمکو خوش آتا ہے۔
ومنہا اللھم صل علی محمد معدن الجود والکرم ومنبع العلم والحلم وعلی
الہ واصحابہ وسلم اور یہ درود اس سلسلۂ شریفہ کے مشایخ مین متعارف
ہے منہا اللھم صل علی وسلم علی حبیبک وقریبک ولبیبک مظہر
ربوبیتک ومثال حضرتک وتمثال قدرتک روح القدس
معطی الحیوۃ والفضیلۃ بامرک مرشد العوالم مفیض نواطق النفوس
صاحب الظفر والتعالی شموس نورک کہتے ہین کہ یہ درود فرمایا ہمکو
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ہی چنانچہ بعضی مشایخ اس سلسلہ سی منقول
ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ حضرت شیخ وسیدی وسندی وقبلہ گاہی
سمی کلیم آلہی قدس اللہ روحہ العلی اپنی رسالہ مین اس کو بیان کئی ہین واللہ
اعلم منہا اللھم صل وسلم علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسدہ فی
الاجساد وصل علی قبرہ فی القبور اور در منظم سی سخاوی نقل کیا ہی کہ جو شخص
اس درود کو بہت پڑہیگا شرف رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
سی خواب مین مشرف ہوگا اور حضرت کی شفاعت اس کو حاصل ہونگے
اور آب کوثر اس کو ملیگا جسد اس کا آتش دوزخ پر حرام ہوگا اور یہ صیغہ
حرمین شریفین مین بہت مستعمل ہے اور اس پر یہہ الفاظ بھی زیادہ

کرتے ہین وعلی اسم محمد فی الاسماء مصنف جذب القلوب فرماتے ہین
کہ جب محبوں غلبۂ شوق ہوا ہر ہر عضو شریف حضرت سرسی قدم تک جدا جدا
اور درود شریف مین ذکر کیا جیسا اللھم صل علی راس محمد فی الرؤس
وصل علی شعر محمد فی الشعور وصلی جبھۃ محمد فی الجباہ وعلی عین محمد
فی العیون وعلی اذن محمد فی الاذان وعلی وجہ محمد فی الوجوہ وعلی
صدر محمد فی الصدور وعلی قلب محمد فی القلوب اور کبھی یہ کہتا تھا وعلی
بلد محمد فی البلاد وعلی دار محمد فی الدور وعلی مسجد محمد فی المساجد
اور اسی طور پر ومنہا اللھم لبیک اللھم سعدیک صل وسلم علیہ ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
ومنہا صلوٰۃ اللہ البر الرحیم والملائکۃ المقربین والنبیین والصدیقین و
الشہداء والصالحین وما سبح لک من شئی فی الارض یا رب العالمین
علی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب خاتم النبیین وسید المرسلین و
امام المتقین الشاہد البشیر الداعی الیک باذنک السراج المنیر و
سلامہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین یہ صیغہ مروی ہی حضرت علی
رضی اللہ عنہ سی اس کو شفا مین ذکر کیا ہے منہا اللھم اجعل صلوتک و
برکاتک ورحمتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین
محمد عبدک ورسولک امام الخیر ورسول الرحمۃ اللھم ابعثہ مقاما
محمودا یغبطہ فیہ الاولون والاخرون اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید یہ صیغہ عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے منہا اللھم تقبل شفاعۃ محمد ن
الکبری وارفع درجۃ العلیاء واتہ سؤلہ فی الاخرۃ والاولی
کما اتیت ابراھیم وموسی یہہ درود طاؤس فی ابن عباس رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا منہا اللھم اعط محمدا افضل ما سئلک لنفسہ
واعط محمدا افضل ما سئلک لاحد من خلقک واعط محمدا افضل ما
انت مسئول لہ الی یوم القیمۃ یہ صیغہ مروی ہے وہب بن الورد سے
منہا اللھم صل علی محمد وعلی ال سیدنا محمد ن النبی الامی الذی
ارسلتہ رحمۃ للعالمین واصطفیتہ علی الخلایق اجمعین عدد
ما فی علمک وزنتہما فی علمک وعدد خلقک وعدد کل ذرۃ
اضعافا مضاعفۃ فی ذلک الف مرۃ فی الف مرۃ فی کل نفس ولحظۃ
ولحظۃ وطرفۃ تطرف بہا اھل السموات والارض وعلی الہ وصحبہ
وسلم منہا اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک السید الکامل الفاتح
الخاتم بنور المبین ورسولک الصادق الامین آت سیدنا محمدا الوسیلۃ
والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ والبعثہ مقاما محمود الذی وعدتہ
الشفیع المرتضی ورسولک المجتبی اللھم صل علیہ وعلی الہ کما صلیت
علی ابراھیم وبارک علیہ وعلی الہ کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین
انک حمید مجید عدد خلقک ورضی نفسک وسلم وتسلیما کثیرا
طیبا مبارکا برحمتک یا ارحم الراحمین منہا اللھم صل علی محمد وعلی
ال محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرر الجدیدان و

استقبل الفرقدان واضاء القمران بلغ روحه وارواح اهل بيته منا التحية والسلام اور بعد اس کے یہ دعا کرے جاتی ہے اللھم یا السیاحین الذین خلقتھم تبلیغ ہدایا الصلوۃ من الامتہ الی نبیک وحبیبک ان یبلغوا ہذہ الہدیتہ من ہذا الحقیر ویقول یا رسول اللہ قد بلغنا الیک العبد الفقیر المسکین فلان بن فلان الساکن فی بلدۃ فلانیہ بجای فلان بن فلان کی اپنا اور اپنے والدکا نام معہ محل سکونت لیوے العبد العاصی المذنب الذی لا ملجاو لا منجا لہ الا جنابک امید جو کچھ کہ عبارت مناسب اس مقام کی ہو عرض کرے منھا اللھم صل علی محمد و بعدد اوراق الاشجار ھو الدواب البراری بعدد قطرات الامطار والبحار وعلی الہ وصحبہ وسلم اور کہی کہا جاتا ہے بعدد کل قطرۃ قطرت من سمائک الی ارضک من حین خلقت الدنیا الی یوم القیمۃ وکذلک اوراق الاشجار والدواب البراری والبحار منھا اللھم صل علی محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ وعلی الہ وصحبہ وسلم فضیلت اس درود کی اکابر سے منقول ہے ومنھا اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم عدد کل شئی وصل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم زنۃ کل شئی اللھم صل علی محمد والہ وصحبہ وسلم عدد خلقک ورضاء نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ومنتھی علمک ومبلغ رضاک ومنھا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک منھا اللھم صل علی محمد عدد کل ما خلقت وذرأت

وبعدت عدد کل قطرۃ من سمواتک الی ارضک من حین
خلقت الدنیا الی یوم القیمۃ کلیوم الف مرۃ وعلی الہ وصحبہ
وسلم ومنہا اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوۃ
تکون لک رضا ولحقہ اداءً واعطہ الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ
الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا واجزہ عنا افضل ماجازیت نبیا
عن امتہ وصل علی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہدا
والصالحین وعلی جمیع الاولیاء والمتقین وعلی سیدنا شیخ محی الدین
عبد القادر المکین الامین وعلی جمیع ملائکتک من اہل السموات
والارضین وعلی جمیع عبادک الصالحین وعلینا معہم یا ارحم الراحمین
قرارت اس درود کی بعد نماز فجر کے کتب مشایخ مین آئی ہے۔
منہا اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بہا
من جمیع الاحوال والافات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا
بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا
بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات اور
کبھی من جمیع السیئات کی بجدیہ الفاظ بھی اضافہ کرتے ہین وتغفرلنا بہا
جمیع الزلات وتکفر عنا بہا جمیع الخطیئات مصنف جذب القلوب
کہتے ہین کہ اپنے تجربہ مین آیا ہے کہ اس درود شریف کا پڑہنا تمام
حاجات اور مہمات دنیوی اور اخروی کے واسطے کافی ہے اور
اقل عدد اس کا تین سو بار ہے روایت ہی کہ یک شخص واسطے قرارت

ہزار ہزار مرتبہ اس درود کے مامور ہوا تین سو بار پڑھا تھا کہ حاجت اس کی حاصل ہو گئی جب سے تین سو بار اس کا وظیفہ مقرر پایا۔

ومنہا اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی الطاھر الزکی صلوۃ تحل بھا العقد وتفك بھا الکرب صلوۃ تکون لك رضا والحقه ادا ء وعلی اله وصحبه وبارك وسلم پڑھنا اس درود کا دل اور سینہ کو روشن اور کشادہ کرتا ہے اور حاجات کی روائی اور تمام غموں کو دفع کرتا ہے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے اس درود کو نقل کئی ہیں ومنہا اللھم صل وسلم وبارك وکرم علی سیدنا وحبیبنا محمد عبدك ونبیك ورسولك النبی الامی نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ الذی ارسلتہ رحمۃ للعالمین وعلی اله واصحابه واولاده وذریته واھل بیته الطیبین الطاھرین وعلی ازواجه الطاھرات امھات المومنین افضل صلوۃ وازکی سلام وانمی برکات وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی ال وازواج واصحاب کل منھم والتابعین اور مصنف جذب القلوب سے یہ الفاظ زاید ہیں وعلی سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر المکین الامین وعلی کل ولی اللہ فی العالمین وسائر المومنین من الاولین والاخرین عدد ما علم اللہ وزنۃ ما علم اللہ وارحمنا الصنایع منھم اجمعین واشفعنا وعافنا من کل آفۃ وعاھۃ واعف عنا وعاملنا بلطفك الجمیل ولا تسلط علینا بذنوبنا من لا یرحمنا برحمتك یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین روایت ہی بعضے صالحین سے کہ جو شخص درود شریف کی مواظبت کرے تعالی اس کو ہر آفت سے

محفوظ رکھتا ہے مصنف موصوف کو اس درود کی بعضی مشایخ حدیث سی
اجازت ہی ونہا اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا وشفیعنا و
مذاذنا وملجانا محمد وعلی ال له واصحابه واولاده وذریته وان
واجه واهل بیته واتباعه واشیاعه صلوٰة ناشیة من معدن البر
الذی بینك وبینه ولا یعرفه احد الا انت اوهو وبارك وکرم
وشرف وعظم ومجد حسب قربه ودرجته عندك ومقدار اکرامك
ومحبتك له وصل وسلم علیه وعلی اله عدد کل علم علمته ایاه وکل فضل
خصصته به وکل نعمة انعمتها علیه صلوٰة جامعة لجمیع المراتب وشاملة
لکل الدرجات وعامة لکل الخیرات ما یمکن ان یتصور وما لا یتصور وما
یظهر علی احد ولا یظهر اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد عبدك ورسولك
ونبیك وحبیبك وخلیلك وصفیك ونجیبك وذخیرتك و
خیرتك وخیر خلقك الذی ارسلته رحمة للعالمین وهادیا للضالین
وشفیعا للمذنبین ودلیلا للمتحیرین وطریقا للعارفین وامامالمتقین
ونورا للمستبصرین وراحما علی المساکین وبشیرا للمطیعین ونذیرا
للعاملین ورؤفا ورحیما بالمومنین الذی نورت قلبه وشرحت
صدره ورفعت ذکره وعظمت قدره واعلیت کلمته وایدت
دینه واتیت تقیه ورحمت امته وعممت برکته اللھم صل وسلم
علیه صلوٰة تنور بها القلوب وتغفر الذنوب وتستر العیوب وتکشف
الکروب وتفرج الهموم وتذیل الغموم وتدفع البلاء وتنزل الشفاء

و تسهل الامور و تشرح الصدور و توسع القبور و تسير الحساب و
تعلم الكتاب و تثقل الميزان و تهنى الجنان و تعد اللقاء و تتم النعماء
صلوة تصلح الاحوال و تفرغ البال و تصفى الوقت و تجنب المقت صلوة تعم بركاتها
و تحيط كراماتها و تشيع انوارها و تظهر اسرارها موجبة السداد و باعثة
على الرشاد مانعة عن الضلال دافعة الاختلال و محصلة للكمال صلوة
لا تدع خيرا من خيرات الدنيا و الاخرة الا حصلتها و لا تترك كمالا من
كمالات الظاهر و الباطن الا تممتها و اكملتها صلوة دائمة متصلة باقية
غير منقطعة واقعة بلسان الحال و القال مودية جميع الحقوق في جميع
الاحوال صلوة راضية مرضية كاملة مكملة تامة متممة نامية منمية
مقبولة مشمولة جليلة جزيلة نور اسرارها ضياء سناء اشفاء عنا
و علما حالا و ذوقا اولا و اخرا و ظاهرا و باطنا برحمتك و فضلك و
جودك و عنايتك و كلايتك و حمايتك يا اله العالمين و يا خير الناصرين
و يا ارحم الراحمين و يا اكرم الاكرمين و يا غياث المستغيثين الى يوم الدين
من ازل الازال الى ابد الابدين برحمتك يا ارحم الراحمين و اخر دعوى
هم ان الحمد لله رب العالمين مصنف جذب القلوب فرماتے ہين کہ بوقت
حضوری مدینہ کے ہمجالت غلبہ شوق اس کو خود تحریر کیا یہ مولف کہتے ہین بھی
بعہد قریب رخصت کچھہ اشعار ہندی مین صلوة و سلام اور معروضات کو
اپنے بارگاہ رحمة للعالمین مین پیش کیا چنانچہ اثر پذیرائی بعضی معروضات کا
ظاہر ہوا پس کل معروضہ اس بارگاہ اکثر قبول ہون تو کچھہ عجب نہین الکہ

امید قوی اس بارگاہ عالی سی یہہ ہے کہ ہمکو وہ اشیا عنایات ہوئیگی
کہ ہماری حوصلہ تصور مین بھی نہین اسواسطے کہ حضرت کی دست مبارک
مین کونجیان جنت کی ہین اور حضرت کی رحمت کاملہ اس امتہ مرحومہ پر شامل
ہے کہ حضرت نی فرمائے کہ جنت تمام انبیا پر حرام ہے جب تک کہ مین نہ داخل
ہون اور تمام انبیاء کی امت پر حرام ہی جب تک کہ میری امتہ نہ داخل
ہون لفظ حدیث کو ذکر کیا جاتا ہی روی الدارمی والترمذی
وحسنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا مفاتیح الجنۃ بیدی وروی
الطبرانی بسند حسن عن عمر بن الخطاب ان الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی
ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی کذا فی ذیل سیرۃ المحمدیہ للمولوی
کرامت علی الدہلوی ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ کا فائدہ کتاب ذیل سیرت
محمدیہ مین تحریر ہی فی الکامل للمبرد مما کفر بہ الفقہاء الحجاج انہ رای الناس
یطوفون حول حجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باعواد
ورمتہ وانما کفروہ بہذا الا نص عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قال ان اللہ حرم
علی الارض ان تاکل اجساد الانبیا اخرجہ ابو داؤد ترجمہ کتاب تاریخ کامل
جو مبرد کی ہی ہے اس مین مذکور ہے کہ جن مسائل مین فقہاء نے حجاج کو کافر
کہین انمین سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ یکروز حجاج نے دیکھا کہ لوگ اطراف
حجرۂ رسول اللہ کی طرف کر رہے ہین حجاج نے کہا کہ یہ لوگ اطراف مین
لکڑیون اور جسد کہنہ کے طواف کرتے ہین وجہ حجاج کو کافر کہنی کی یہ ہے
کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ

حقتعالی زمین پر اجساد انبیاء کو کھانے سے حرام کیا ہے جانا چاہیئے کہ
آداب حرمین شریفین سے یہ ہے کہ وہان کے ساکنین اور قرب و جوار
کی تعظیم اور توادر توقیر کری اور سوای خیر کے یاد نکری اگر چہ امر لغزش کا بھی
دیکھی ان سے تو ضرور ہے کہ چشم پوشی کری اور ان کا ذکر برائی سے نکری
کہ برائی سے ذکر کرنا غیبت ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ غیبت اعمال
نیک کو ایسا کہا جاتی ہی جیسا کہ لکڑی کو آگ کہا جاتی ہے غیبت تمام مسلمانونکی
عموماً ممنوع ہے اہل حرمین شریفین کی غیبت مین بوجہ خصوص بہت شدت
ہی اسواسطے کہ صالحین کی تعظیم و توقیر خواہ وہ کبھی جاہون بسبب ان کی
صلاحیت کی ادا ہوتی ہی خصوصیت سکونت حرمین شریفین کو کچھ اس مین
دخل نہین بلکہ جو شخص کہ ساکنین حرمین شریفین سی لغزش دیکھہ کر پھر انکی
تعظیم و توقیر کیا ہے اسی خالص تعظیم حرمین شریفین بجالایا اسباب مین آدمی
خوب خیال کری کہ ہر مسلمان امیدوار رحمت اور غفران آلہی اور شفاعت
حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یعنی آدمی خواہ کیسا ہی گناہ
کری اگر مغفرت آلہی حضرت کی شفاعت سی شامل حال ہو جائی گناہ اس کی بالکل
عدم ہونگی اور حضرت کا ارشاد مبارک ہی شفاعتی لاہل الکبائر من امتی یعنی
میری شفاعت بڑی گناہگاران امتہ کیواسطے ہے جبکہ سب امتہ مرحومہ
حضرت کی شفاعت کی امید قوی ہے پس کیا حال ہوا کہ اہل حرمین شریفین کا
اور کیا عجب ہی کہ یہ لوگ بباعث سکونت ایسی محل متبرک کی وہ جماعت اور
زمرہ مین داخل ہوون کہ جن کی حق مین فرمان آلہی ہے اولئک یبدل اللہ

سئاتھم حسنات یعنی وہ لوگ وہ ہین کہ حقتعالی ان کی برائیون کو
نیکیون کے ساتھہ بدل فرماتا ہے اور زبان حال ان کا مترنم اس
شعر کا ہے ؎ نصیب ماست بہشت ایزد اشناس برو کہ مستحق کرامت
گناہگار انند۔ اس محل پر ایکمال حضرت سید الشہدا سیدنا حمزہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت حضوری مدینہ طیبہ کے مسموع ہوا بیان کرنے مین
آتا ہے حضرت کی مزار مبارک مدینہ طیبہ ہی ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور میلی
عرس شریف حضرت کے سال مین دو تین بار ہوتے ہین بعضی میلون مین لوگ
آتش بازی بھی جلاتے ہین ایک علما مدینہ طیبہ ہی یہ عادت رکھتے تھے کہ بروز
آتش بازی کہ امر خلاف شرع ہے آپ متابعین کے عرس شریف مین حضرت کے
حاضر نہین ہوتے اور روز دوم حاضر ہوتے یکوقت انہون نے خواب مین
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئی فرمایا کیا ہمسی یہ امر نہین ہوسکتا کہ
ہماری حاضرین کے گناہون کو حقتعالی سے معاف کرائین اور انکی شفاعت
جناب باری مین کرین جب اُن عالم کو اپنی عدم حضوری پر ندامت ہوئی
اور بعد اس کے وہ عالم ہمیشہ بوقت عرس شریف حضرت کی حاضر ہوا کرتے
اور کتاب جوہرۃ الشفاف فی فضائل الاشراف مین جو سید سمہودی کی ہے
تحریر ہے وقد قال ابن القدیم اخبرنی الشریف النقاض المراضی الحنفی
انہ رای والدی ابا عبد اللہ السلاوی فی المنام سنۃ ثلثۃ وعشرین
وستۃ مائۃ فقال لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی فقلت لہ بماذا فقال
بشئی من النسبۃ بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فقلت

انت شریف فقال لا تقلت فمن ابن النسبة قال کنسبة الکلب الی الراعی
قال ابن القدیم فاولته بانتسابه الی الانصار وانه اولی العلم ترجمہ
کہے ہین ابن قدیم نے کہ خبر آئی مجکو شریف قاضی رازی حنفی کہ انہون نے
میرے والد ابو عبداللہ سلاوی کو خواب مین دیکہے سنہ ۶۲۳ چھ سو تئیس ہجری
مین پوچہے کہ حقتعالی تمہاری ساتہہ کیا معاملہ کیا کہی کہ بخشدیا پہر قاضی موصوف
نے پوچہا کہ کیا سبب سے بخشائش ہوئی کہا اونہون نے بسبب تہوڑیسی نسبت کے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی رکہتا تہا قاضی موصوف نے پوچہے میرے
والد کو کیا تم سید ہو کہی کہ نہین پہر پوچہے کہ نسبت تمہاری حضرت کے
سات کہان سے آئے کہے کہ مجکو نسبت حضرت کے طرف ایسی ہی جیسا کہ نسبت
کتی کی راعی اور چوپان کیطرف ابن قدیم کہتے ہین کہ مین اپنی والد کی کلام
سے جانا کہ وہ اپنی نسبت انصار کیطرف بیان کرتے ہین اور وہ اہل علم سے
ہین یعنی والد ابن قدیم کے نسبت انصار رسول اللہ کے طرف رکہنے کے
سبب سے حقتعالی ان کی مغفرت اور بخشائش کیا کہ اس نسبت کو انہون نے
بکمال ادب ظاہر کیا کہ میری نسبت حضرت کے ساتہہ مثل نسبت کتے کے
ہے چوپان کیطرف یعنی مین اس بارگاہ عالی مین بمنزلہ مثل کتون کے نسبت
رکہتا ہون ولنعم ما قال ؎ نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم ۔
زانکہ نسبت بسگ کوئ شد بی ادبی پس ساکنین مدینہ طیبہ کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہ نسبت جوار اور ہمسایگی رکہتے ہین ان کو رحمت
اور مغفرت حق کیون نہ سرفراز ہو حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو ذات

جنۃ البقیع جو مقبرہ مدینہ طیبہ کا ہے مُردون سے بہر جاتا ہے فرشتے
ان کو جنت مین جھنک دیتے ہین ؎ سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ پیش تو بر ہان پی درمان طلبی ۔ ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبحیات
لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی اور دوسری حدیث کتاب جوہرۃ
الشفاف مین یہ ہے اخرجہ ابوطاھر المخلص فی السادس من حدیثہ
والبطرانی والدارقطنی فی اول الرابع من افرادہ وغیرھم ان اول
من اشفع لہ من امتی اھل المدینۃ ثم اھل مکۃ ثم اھل الطایف
روایت کیے ہین اس حدیث کو ابوطاہر مخلص نے اپنی چھٹے حدیث
مین اور دارقطنی چوتھے حدیث کے اول مین جو ان کے احادیث افراد
ہین اور ان کے سوائے محدثین نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمائے پہلے اپنی امت مین سے شفاعت اہل مدینہ کرونگا پھر اہل مکہ معظمہ
پھر اہل طائف کے اور قرآن شریف مین حقتعالی فرمایا وما کان اللہ
لیعذبھم وانت فیھم یعنے نہ عذاب کرے گا اللہ ان لوگون کو جن مین
آپ ہو باعث تشریف فرمائی حضرت کی اور رونق افروز رہنے قبر مطہر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم مین جمیع مومنین رحمت الٰہی
سے سرفراز ہین مگر اہل مدینہ منورہ کے واسطے تخصیص خاص حاصل ہے اور
حدیث شریف مین مطلقاً سب عرب کے ساتھہ محبت رکھنے کا حکم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے جو شخص اہل عرب سے محبت رکھا پس وہ میری محبت کے
باعث ان سے محبت رکھا پس محبت رکھنا جملہ قوم عرب سے علامت اور نشانی

محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس کے خلاف مین امر خلاف
ہے نعوذ باللہ منہا جبکہ حکم جملہ قوم عرب سے محبت رکھنے کا ہوا پس اہل
حرمین شریفین کے واسطے اور دوستی رکھنیکے باب مین خصوصیت حاصل ہے
اور محبت مین یہ عادت جاری ہے کہ دوست کے اگرچہ برائی ہی ہووے
وہ دوست اپنی دوست کی بُرائی کو ذکر نہین کرتا بلکہ اس مین تاویلات حسنہ
کرتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ از صحبت دوستان بزرگ
کاخلاق بدم حسن نمایند اس زمانہ مین بعضی حجاج وغیرہ اس امر مین مبتلا ہین کہ
اہل حرمین شریفین کے حال مین خصوصًا اہل مکہ معظمہ بباعث صفت جلال انکی
زبان شکایت دراز کرتے ہین اور جو جوار حرمین شریفین کہ بدو اور جاہلین
ہین ان کی شکایت مین تو کوئی دقیقہ نہین چھوڑتے اور جو خوبیان کہ نہین
ہین تو اس کا کچھ ذکر ہی نہین کرتے زبان کو سوائے طعن وتشنیع انکی نہین
کھولتے یہ امر باعث قلت محبت اور نسبت کا خدا اور رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی ہے کہ کیونکہ اہل مکہ جوار کعبۃ اللہ ہین اور بدوے جوار حرمین
شریفین انہین سے جو لوگ کہ جاہلین ہینے اہل فسق ہین ان کو یک اور بڑی
خصوصیت حاصل ہے کہ وہ لوگ واسطہ اور وسیلہ ہین حجاج کی پونہچنے مین
مکہ سے طرف مدینہ کے اور مدینہ سے طرف مکہ کے اسباب مین میر
فیاض الدین خان مرحوم المتخلص بہ بندہ کیا خوب کہے ہین ؎ قاصدے چل مجو
نبی تک لی دنیا ہون تجھے مین جی تک ۔ اور بعضی عاشقین کہے ہین ؎
زلف تو ہر دو جانب خونریز عاشقانست چیزی نمی تواند گفت ہر ستودہ میانست

اور یہہ نہین سمجھتے کہ سفر حج مین حجاج لوگ کیسی کیسی محنت جان و مال
اٹھاتے ہین مگر یک ادنی سی بات کو اختیار نہین کرتے باوجودیکہ زبان کو
ان کی شکایت سی روکنا چندان دشوار و مشکل نہین اور ان کی شکایت کچھہ
فرض نہین بلکہ کچھہ ثواب و نفع سوائی نقصان کے متصور نہین اور خوف
اس امر کا ہے کہ اس باعث سی کاملیت ثواب حج مین نقصان اور فتور واقع
ہووے نعوذ باللہ منہا پس سکوت انکی شکایت سی حجاج کو ضرور ہے اور امید
کاملیت ثواب ہے اور سلامت حال حجاج اس امر مین متصور ہے کہ بزرگون نے
فرمائے من سکت سلم و من سلم نجا یعنی جسنے سکوت اختیار کیا اس کو سلامتی
حال حاصل ہوا اور جس کو سلامتی حال حاصل ہوا وہ نجات پایا اگر کوئی شخص کہے
کہ یہہ شکایت کرنا اسواسطے ہے کہ لوگون کو حالات سفر اطلاع ہووے اور بوقت
سفر حجکی خرم اور احتیاط سی رہین اور حق تعالی بدویون کے قرآن مین شکایت
فرمایا الاعراب اشد کفرا و نفاقا یعنے جو عرب کہ صحرائی اور بدو ہی ہین وہ
سخت زیادہ ہین کفر و نفاق مین جواب امر اول یہہ ہے کہ جب آدمی حج اور زیارت
کے واسطے حرمین شریفین حاضر ہوتا ہے معلمین و ہانکی تمام امور ضروری اور لابدیکی
اطلاع حجاج کو دیتے ہین یہان ایسے امور کے ذکر کے کچھہ حاجت نہین سوا اس کے
اطلاع اور انتباہ کرنا مومنین کو ان کی حفاظت اور ہوشیاری کے واسطے یا حفظ
و رعایت اداب جوار حرمین شریفین بہ نیت صلاح خیر خواہی مومنین کے یہ امر آخر ہے
اور محض طعن و تشنیع کرنا امر آخر جواب امر ثانی یہہ ہے کہ یہ ارشاد الہی اسوقت تہا کہ
ہنوز کل بدو ی اسلام سی مشرف نہین ہوئی تہے اور کفر و نفاق انمین باقی تہا

باانہمہ زمانہ نبوی مین بدوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر
ہوتے تھے اور طرح طرح کی بدخلقی اور شدت سی درپیش ہوتے تھی آپ انکی سات
سراسر حسن خلق اور رحمت سے معاملہ فرماتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر ارادہ
سرزنش اور مواخذہ کا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے پس اتنیونکو
چاہیے کہ حضرت کی خصلت اور عادت اختیار کرین اور جو بدوی کہ حضرت کیوقت
مین اسلام سے مشرف ہوئی ہے حقتعالی انکی تعریف قرآن مجید مین فرمایا ومن
الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربات
عند اللہ وصلوٰت الرسول الا انہا قربۃ لہم سیدخلہم اللہ
فی رحمتہ ان اللہ غفور رحیم ترجمہ بعضی بدویون مین سے وہ لوگ
ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور قیامت کے دن کے سات اور جو چیز کہ
خرچ کرتے ہین ان کو باعث نزدیکی خدا اور رسول سمجھتے ہین آگاہ رہو کہ
وہ نزدیکی خدا اور رسول ہے قریب ہے کہ حقتعالی ان کو اپنی رحمت مین
داخل کرے گا اور اللہ بہت بخشنی اور رحم کرنیوالا ہے پس اس وقت مین سب
بدوی لوگ اسلام سے مشرف ہین۔ زبان فیض ترجمان حضرت پیر و مرشد
قبلہ وکعبہ قدس سرہ العزیز سی کہ پہلے کیبار حج کو تشریف لیجا کر وطن تشریف فرما
ہوئے تھے سوائے تعریف اور توصیف اُن لوگون کے اور کچھ مسموع نہین
ہوا اکثر ارشاد مبارک حضرت کا ہا بہین جالین کے ہوا کرتا کہ وہ لوگ سرتنگان اور
چوبداران حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حقیقت مین کلام الملوک
الکلام کہا یہ اچھی تمثیل اور کیا اچھا ارشاد ہے یونے جبکہ بادشاہ کسیکو اپنے تابعین

ہین سے طلب فرماتے تو اپنے چوبدار اور سرہنگون کو اس کے طلب کے
واسطے بھیجتے ہین پس وہ چوبدار اور سرہنگان سلطانی نہایت شکوہ اور
جلالت اور تمکین سے آتے ہین اور معاملہ اس شخص سے نہایت شدت کا
کرتے ہین کہ انکی یہ معاملہ کرنے سے اس شخص کا نفس منکسر ہوتا ہے اور
خضوع اور خشوع اس کے دل مین پیدا ہوتا ہے پس وہ شخص کمال تواضع
سے بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوتا ہے پس زائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے بھی بعینہ ایسا ہی معاملہ درپیش آتا ہے کہ بغیر طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کسی کی طاقت نہین کہ آپ کے خدمت مبارک مین حاضر ہو سکے جب
آپ طلب فرماتے ہین تو سامان سفر مدینہ طیبہ کا قرار پاتا ہے اور جمالین جو
راہبر ہین طبیعت ہر ایک آدمی کی مختلف ہے بعضی کی قلوب صافیہ ہوتے
ہین کہ ان کو زیادہ تربیت کی حاجت نہین ہوتی اور بعضون کی قلوب مکدر ہوتے
ہین کہ ان مین کدورت بخل اور نخوت وغیرہ ہوتی ہے پس جو لوگ قلوب
صافیہ رکھتے ہین پس وہ لوگ جمالین کی ہر طرح سے رعایت رکھتے ہین اور
ان کو ہر طرح خوش کرتے ہین وہ لوگ بیحوج بآرام تمام خدمت مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوتے ہین اور جن کے دل مین غل وغش بھرا ہے
وہ بمقتضای کسر و بخل مقابلہ اور مجادلہ اور بخل سی جمالین کی ساتھ درپیش آتے
ہین پس وہ لوگ بھی اپنی سطوت اور اقتدار اسجای ظاہر کرتے ہین کہ کبر و
نخوت بالکل انکی خیال سی نکلجاتا ہے بعد بارگاہ سلطانی نبوی مین حاضر ہوتے
ہین جاننا چاہیے کہ حرمین شریفین مین خالص عرب بہت کم ہین اور جو لوگ کہ

خالص عرب ہین وہ لوگ سب طرح کی تہذیب ظاہری اور تہذیب باطنی سے مہذب اور آراستہ ہین اور اہل مکہ مین جن کی مزاج مین جلال اور غصہ ہے وہ لوگ اکثر اسواتے ہین اور اہل اسواق بھی خالص عرب نہین بلکہ وہ اولاد ہین غیر ملک کے لوگون کی بعضی عادات سے ان کے حجاج کو رنج ہوتا ہے تاہم اہل مکہ خواہ عرب خالص ہوین خواہ اولاد غیر وطن ہو وین خواہ شرفا ہون یا غیر شریف برکت سے اس جائے معظم کی قوت ایمان اور دینداری وغیرہ صفات حسنہ ایسے ان مین پیدا ہین کہ اور ملک والون مین اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہین اور مدینہ طیبہ کے لوگون کی مزاج مین تو سوائے رحمت اور اخلاق کے جلال اور غصہ ذرہ نہین ہے کہ احوال ان کا احوال بلد مین بیان کیا جاویگا اب یہان تھوڑا ذکر بدویون کا بیان کیا جاتا ہے بدوی اس کو کہتے ہین کہ جو جنگل مین عربستان کے رہین جو کہ عوام الناس اس ملک ہند کے آنکو بدو کہتے ہین یون تو ملک عرب بہت بڑا ہے صحرائی عرب بہت ہین اور اس کے سکان بھی بے حساب ہین مگر جو صحرا کہ مابین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے واقع ہے اس کے ساکنین بھی لکھا ہین یک شتربان سے اس خاکسار نے پوچھا اس نے تعداد کہا کہ مثل الرمل یعنی شمار ان کا مثل جنگل کے ریت کے ہین الحاصل وہ لوگ ایسے بکثرت ہین کہ سلطان وقت ان کے بندوبست سے عاجز اور ہر ادنی اور اعلی ان کا سلاح بند اور سپاہی خواہ کوئی پیشہ کرے صلاح ضرور رکھتا ہے اور شجاعت اور جوانمردی مین تو زمین عرب کی تاثیر اور خاصیت ہے اور اغنیا ان مین وہ لوگ ہین کہ جن کے پاس کچھ اونٹ ہین اور کسی پاس کچھ زراعت اور وہ بھی بارش

موقوف ہے بارش ملک عرب مین خصوصاً حوالی حرمین شریفین بہت کم ہے جو کہ ملک
ہندوستان کی ربع بھی نہین اور ان لوگون مین بعضی وہ ہین جن کو صبح و شام کھجور
روٹی اور دودھ بکری یا اونٹ کا صبح و شام مع اہل و عیال بسیری شکم ملی اور مکان انکی
کھجور کے پھٹری اور پیڑی ہین اور یہہ لوگ بہت کم ہین اکثر فقرا رہین اور فقرا مین
کئی مراتب ہین بعضی انمین وہ لوگ ہین کہ ان کو مع اہل و عیال طعام ہر روزہ قلت
و عسر ملتا ہے اور بعضی وہ لوگ ہین کہ یکروز درمیان ہین اور بعضون کو دو روز
درمیان مین پس اگر طعام بھی میسر نہ ہوا کسیکو کبھو دو خرما روز میسر ہون اور کسیکو
یک چلو بھر دودھ بکری یا اونٹ کا میسر ہو اور ان کی مکانون کا حال یہ ہے کہ
اکثر ان مین سے بیمکان ہین اور پہاڑون کی درون مین رہتے ہین اور بعضون کی
مکان ہال اور رکھل کے رہتے ہین اور بندوبست سلطانیکا وہان کہین نام و نشان
بھی نہین بلکہ یک سپاہی سلطانی بھی کہین وہان نہین رہتا اور نظر نہین آتا مگر حرمین
شریفین کی وسط راہ مین یکمقام رابغ ملتا ہے کہ اس مین یک قلعہ ہے اس قلعہ مین بیس
پچیس سپاہی رہتے ہین جو ان کو اپنی ہی حفاظت مشکل ہے دوسرے کی حفاظت کیا کرین
اور اثنا راہ مین حرمین شریفین کے اکثر جاد و طرفہ پہاڑ قریب قریب ہین کہ درمیانے
اُن پہاڑون کے قافلہ گزرتا ہے پس دو طرفہ پہاڑ ایسی موقع پر جائی قلب مین واقع
ہے کہ اگر ان دو طرفہ پہاڑون پر دس بیس آدمی کچھ ہتیار تو کیا فقط ہاتھون مین
پتھر لیکر کھڑے ہو جاوین ہزارہا آدمیونکی لوٹنی روکنے کے لئے کافی ہین اور یہی
دو طرفہ پہاڑ پر یہ بدوی باسلاح کہ کمال شجاعت اور مردانگی سے موصوف اور متاز
ہین بستے ہین اور قافلہ ہزارہا اونٹونکا باسامان فقد و جنس قیمتی ہزارہا اسکے درمیانے

گذر کرتا ہے اب جائی انصاف اور غور ہی کہ باوجود ایسی بے بندوبستی حاکم اور بیخوفی
کی اور باوجود ایسی فقر شدید کی اور باوجود ایسی شجاعت اور سلاح رکھنے کے
اور ایسی کثرت انکی اور ایسی موقع پر رہنا ان کا کہ مکان ان کی مثل قلعہ بلکہ بہتر
از قلعہ ہے اور گذر قافلہ والونکا روبرو ان کی مثل سونے کی چڑیون کی ہے قافلہ
زائرینکا لوٹ اور غارتگیری کب سلامت جانیکا موقع ہے مگر انہین کی صبر اور قناعت
اور توکل اور دینداری ہے کہ ہمیشہ ہر سال دو تین بار قافلہ مدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ سے آتا
جاتا ہے بامن و امان آتا جاتا ہے بلکہ جو زائرین کہ پیادہ جاتی اور پیادیون کی راہ
الگ مقرر ہے اور اس رستی سی وہ لوگ جاتے ہین کہ طاقت سواری نہین رکھتی پس ان
لوگون سی بدوی نہایت تعظیم و توقیر سی پیش آتے ہین اور حتی الامکان ان کی خاطر
داری اور مہماندارین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتی یہہ خاکسار ۱۲۸۰ سنہ ہجری
مین جبکہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوا ایک زن و شوہر حجام پیشہ ہمراہ تھی وہ بسبب حالت
فقر کی راہ پیادہ سی مدینہ طیبہ کو حاضر ہوئی ایسی صفات حسنہ بدویان کی بیان
کرتے ہین کہ ہر منزل مین بدویون کی مکان مین اترتی اور ہر ہر بدوی اپنی مقدرت
موافق انکی ضیافت کرے اور اہل خانہ کو اپنے ہی کہتا کہ ان کے ہاتھ
پاؤن دھو لادین اور ان کے پاؤن پہ ہاتھ پھیر کر اپنے منہ
اپنے منہ پہ ملتی اور کہتی کہ یہ پاؤن کہان جانیوالے ہین یا کہانسی آئی ہین اور اگر
گاہی حسب تقدیر آلہی ایسی قافلہ والونکا اور طرح معاملہ درپیش بھی ہوا تو مسموع
ہوا کہ ویسی لوگ مقدار مین بہت کم ہوتے ہین یعنی ان ہزارہا آدمیون کی قافلہ سی
یکہزار بھی نہین نقصان پاتی پس نسبت ایسی مقدار قلیل کی بہ نسبت لکھو کہا بدویونکی

سنو کو پوچھ بھی شمار نہین ہوتا اور اچھی بُرے سب لوگو نہین ہی چنانچہ زمانہ مبارک
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی کہ وہ سب زمانونسی بہتر تھا کفار اور
منافقین وفاسقین بھی تھی پس یکجماعت قلیلہ کے باعث سب کو بُرا کہنا کمال نادانی
ہی اور یہہ بھی خیال کیا جاوے کہ اور ملک مین صحرائی لوگ جو چوری کا کسب اختیار
کرتے ہین اُنکی پاس لکھہا روپیہ اور اشرفی اور جواہر کے خزانہ معمور رہتی ہین اور ملک
بھی سرسبز اور شاداب رہتا خوردنی اور نوشیدنی مین کسیطرحکی ان کو تکلیف
اور ہرج نہین ہوتا اور حاکم وقت کیطرف سی ان کا بندوبست بھی ہوتا ہے
اس پر بھی انکی حرص اور طمع روز افزون رہتی ہی اور وہ اپنی کام مین روز
بروز ہوشیار اور تیز ہوتے جاتے ہین پس مومنین کو ضرور ہی کہ طریقہ انصاف کو
ہاتھ سی نہ دیوین اور جملہ قوم عرب سی محبت رکھین اور زبان اپنی ان کی شکایت سے
روکین تا مقبولیت حج اور زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو نصیب و
سرفراز ہووی اور ایسی اعمال کو کہ بی نفع محض ہین خطرات اور وساوس شیطانی
سے سمجھین کہ وہ بڑا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ ثواب اعمال مومنین کم ہووی
بلکہ اس کی خواہش اور خوشی یہہ ہی کہ بالکل ثواب عمل حبط ہوجاوے پس مسلمانونکو
چاہیے کہ مکر شیطان سی بچین اور امیدوار مقبولیت آلہی اور مقبولیت حضرت
رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہین ؎ رباعی دلخستہ ایم وسینہ نگاریم یارسول
واماندگان زحمت یاریم یارسول ؎ خوانی اگر زلطف بیائیم شاد شاد ؎ از لطف
تو امید بداریم یارسول ؎ یہ آداب درباب ساکنین اور جوار حرمین شریفین
کی تعظیم وتکریم اور حسن ظن رکھنی مین مذکور ہوی جس شخص کو کہ سعادت خصوصی

حرمین شریفین نصیب ہوئی ہے اس کو اپنی ذات کے واسطے یہ آداب چاہیے
کہ ہمیشہ توبہ اور استغفار اور زاریمین وہ شخص زیادہ اپنی وطن اور دوسرے
جایون سی مصروف رہی کہ حاضرین کو وہانکی حضوری خاص بارگاہ آلہی اور
قرب خاص حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفرازی ہی بزرگون
نی فرمائی ہین مقرباںرا بیش بود حیرانی یعنی جتنا کہ قرب بارگاہ سلطانی مین
زیادہ ہوا تناخوف بہی زیادہ ہے پس حتی الامکان گناہ صغیرہ سی بہی جتنا
رہی کہ بعضی علماء فرمائی ہین کہ صغائر اس جائی مین حکم کبائر رکہتی ہین اور ادابہی
حرمین شریفین کی یہ ہی کہ کسی چیز کو یہانتک کہ خاک پاک کو وہانکی بری نکہی کیونکہ
زمین مکہ معظمہ جائی تولد مبارک اور زمین مدینہ طیبہ جائی ہجرت اور اقامت اور
مقام استراحت اور ارامگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور جملہ اشیا
جو وہانکی ہین سب کو وہان سی نسبت حاصل ہی اور سب اشیاء وہان کی بزبان
حال مترنم ہین ؎ ایجور ہین نزدیک تو بری جائین کدہر کو ہم گل ہین تو تمہارے
ہین وگرنہ خار تمارے پس یہ نسبت اُن اشیاء کو حاصل ہونیکی باعث سب اشیاء کو
وہانکی سب ملک کی اشیایی بہتر جانے اگرچہ وہان کی اشیاء مین کوئی اوصاف
اور مُلک کی اشیاء سی کم پائی جاوے چنانچہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ یکحال
ترکیکا مسموع ہوا کہ وہ بہ نیت ہجرت مقیم مدینہ طیبہ ہوا تہا یکبار اپنی کہانی کی
واسطی جنوات یعنی دہین خرید کیا اور قوام اس کا نوی رقیق تہا اس کی زبانسی
یہ بات جاری ہوئی کہ ہماری ملک کا دہین یہان سی بہتر ہوتا ہے عالم ضام ہین
اس کو اشارہ نبوی ہوا کہ جلد یہان سے جا اور اپنی ملک کا دہین استعمال کر

وگرنہ تیرا ایمان سلب کیا جاویگا نعوذ باللہ من غضبہ وغضب رسولہ
ہر چند کہ یہ امر قلیل الوقوع ہے اور عادت اس رحمۃ للعالمین کی رحمت اور
مغفرت گناہان امتہ مرحومہ ہی مگر بارگاہ سلطانی ہی ایسی امر سی بھی بیخدر رہے
اور یہہ بات جان رکھی کہ گناہ صغائر تو کیا گناہ کبائر بھی شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حقتعالی معاف فرماتا ہے چنانچہ حدیث وارد ہی شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی یعنی شفاعت میری ان لوگون کی واسطے ہے جو میرے
امتہ مین گناہ کبیرہ کئی ہین پس اس حدیث سی واضح ہوا کہ کیسی بات نارضی حقتعا
کی کسی سی ظہور مین آوی حضرت اس سی راضی ہین پس امید ہی کہ حضرت کی شفاعت
سی وہ عفو ہو جاوی اور اگر معاذ اللہ نارضامندی حضرت کی ہووی پس جبتک کہ
حضرت اس سی راضی نہووین اللہ تعالی بھی اس سی راضی نہین ہے اللھم ارزقنا
رضاك ورضا حبیبك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلاصہ فضائل شیخ اسمعیل
نقشبی مین لکھا ہی استحق من عاب تربتہا للنفر ہیرا فق مالك رحمۃ اللہ علیہ
فیمن قال تربتہا ردیۃ یضرب ثلاثین درۃ وامر بسجنہ وقال ما احوجہ
الی ضرب عنقہ تربۃ دفن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزعم انہا
غیر طیبۃ یعنی جو شخص کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو عیب کرے مستحق ہی سزا کا فتوی دے ہین
امام مالک رح حق مین اس کی کہ کہا خاک مدینہ خوب نہین تیس درّی مارین اور اس کو
قید کرین اور فرمای کہ مستحق تمامتہ شخص گردن مارنیکا جو خاک کہ جس مین دفن مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کو کہتا ہے خوب نہین آداب سکونت مدینہ طیبہ سی
یہ ہے کہ ہر چند خارج روضہ نبوی سی گذرنا ہووی مگر جبکہ مقابل روضہ منورہ

ہووی ضرور ہی کہ توقف کری اور سلام عرض کرکے آگی بڑہی چنانچہ خلاصہ نقشبی
مین تحریر ہی کہ یک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا اس کو فرمایا
کہ ابو حازم کو کہو تو مجہپر گذر کرتا ہے موہنہ پہیرتا ہوا یعنی توقف کرکر مجہپر سلام نہین
پڑہتا جبلی بوحازم فی بوقت مرور مجاذی ہونے روضۂ منورہ کی سلام عرض کرنا آپ
پر ترک نہین کرتی اور جو آداب جذب القلوب مین تحریر ہی عرض کئی جاتے ہین
پہلا ادب اس سفر مبارک کا یہہ ہی کہ اس سفر مین نیت خالص زیارت نبوی کی رکہی
اور ابن صلاح اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہین کہ اگر اس مین قصد مسجد نبوی کا
بہی رکہی تو بہتر اور مستحب ہی اور شیخ الحنفیہ کمال الدین بن ہمام بہی اس بات کو اپنی
مشایخین سے نقل کئی ہین اور مکملات زیارت نبوی سی یہہ ہے کہ مسجد نبوی مین نیت
اعتکاف کری اگرچہ یکساعت ہو اور جملہ آداب سی یہہ ہی کہ مسجد نبوی مین سجادہ
بچہا کر لوگون پر جای تنگ نکری بلکہ چاہئے کہ جہانتک چاہی مسجد مین بیٹہی اور جب
اوٹہی سجادہ بہی اٹہالیوی اور مسجد مین تہوک یا کہجور کہا کر اس کا تخم نہ ڈالی اور جملہ
آداب ضروریہ سی کہ اکثر لوگ بسبب عوارض بشریہ کی اس مین قصور اور کوتاہی
کرتے ہین یہہ ہے کہ محبت ساکنان مدینہ طیبہ اور تعظیم مین ان کو کوتاہی نکری
ہر چند کہ وہ لوگ سوای سکونت مدینہ طیبہ کی اور کچہہ مرتبہ اور فضیلت نرکہتے ہون
یہانتک کہ فسق و بدعت اور سائر اقسام معاصی مین منسوب اور مطعون ہو وین
اسواسطیکہ شرف جوار حضرت کا ان کو کافی ہی اور یہہ شرف کسی بدعت اور معصیت سے
زائیل نہین ہوتا اور حسن خاتمت اور امید مغفرت اور مغفرتسی مایوس نہین کرتا جو کہ
مزلۃ الاقدام رعایت مین اس ادب واجب الاہتمام کی ہی حال بعضی سادات اور خدام

کا ہی کہ وہ بعضی تقصیرات اور بدعتون مین ملوث ہوتے ہین ان کو بھی سوی تعظیم
اور اجلال کی نہ دیکھی اور اعتقاد رکہی کہ بدضمن ہین نیکون کی معمور اور مستور ہین
اور ملاحظہ سترمشار قول مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شان مین اہل بدر کے
باوجود صدور بعضی تقصیرات بعضی اہل بدر سی واقع ہوا ہی غافل نہ ہی اور وقت
ملاقات طریقہ بشاشت اور لین کلام کو ہاتہ سی نہ دیوی اور رشتہ نسبت
قرابت اور شرف جوار حضرت کا جو ان کو حاصل ہی ملاحظہ رکہی اور سب وشتم و
غلظت سی اپنی تین باز رکہی کہ فرزند عاق نسبت فرزندی سی خارج نہین ہوتا
چنانچہ بعضی مشایخ آیۃ تطہیر سے یہ معنی سمجہتے ہین کہ کوئی شخص اولاد پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دنیا سی نہ اوٹہیگا یہانتک کہ پہلی رجس اور دنس معنوی سے
مثل مرض وغیرہ کی پاک نہوگا یہ ترجمہ کتاب آداب کا ہی جو بعضی علماء مکہ نے
تصنیف فرمائے ہین اور کلام سید سمہودیکا اور دوسری علما کا محل رعایت ادب
مین اس کی ساتہہ موافق ہے واللہ اعلم علما حکم ذکر حکم زیارت قبر شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ واجب ہی یا مستحب ہی اور توسل اور استمداد
کا زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باجماع علما افضل سنۃ اور موکد مستحب
ہے اور بعضی علماء مالکیہ واجب کہتی ہین اور امام ابوحنیفہ کی پاس بہی قریب واجب ہے
اور تاج الدین سبکی فضیلت اور قربت زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کو سات قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس کی جو اصول اربعہ
شرع شریف ہین بیان کئی ہین اما کتاب اللہ فرمان حقتعالی کا جو ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک الخ کہ یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہی اوپر رغبت

دلالی حضوری بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درمغفرت چاہنے کی
حضرت سی اور جمیع علماء اس آیۃ کریمہ سی برابری حالت ممات اور حیات مبارک
کے جانکر آداب زیارت شریف مین حکم کئی ہین کہ اس آیت کو عرض کری اور مغفرت
چاہے اور امید کمال رحمت سی حضرت کی سات امتہ مرحومہ کی جو سرفراز ہی کہ مغفرت
چاہنا حضرت کا واسطے اس بندہ کی جو مستغفر حاضر ہو خدمت اقدس مین بہ نسبت
دوسرونکی تاکید زیادہ ہی اور اس حکایت کو باسانید روایت کئی ہین کہ محمد بن حرب
ہلالی کہتے ہین کہ مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا اور زیارت قبر شریف کرکے مواجہ شریف
مین حاضر تھا ناگاہ یک اعرابی آیا اور زیارت کیا اور کہا یا خیر الرسل حق تعالی جو کتاب
آپ پہ نازل کیا اور فرمایا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ الخ اور
مین حاضر ہوا ہون مغفرت چاہنے والا گناہون سی اپنی بوسیلہ شفاعت آپ کی اور دیا
اور یہ شعر بھی عرض کیا یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ ٭ فطاب من طیبہن القاع
والاکم نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ ٭ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم راوی
کہتے ہین بعد بیٹھنے اس کی مین مشرف ہوا خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرماتے ہین حق تعالی نی بخشا اس کو بسبب شفاعت میری اور حافظ ابو عبد اللہ مصباح
الظلام مین روایت کرتے ہین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سی کہ بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی بعد تین روز کی یک اعرابی حاضر ہوا اور بی اختیار قبر شریف پہ گرا اور
خاک مبارک کو اپنی سر پہ بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو کچھ کہ آپ خدا تعالی
سی سنی ہم آپ سی سنی اور جو حق تعالی نازل کیا آپ پہ کلام مجید اس مین سی یہ آیت
بھی ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول

لوجدوا اللہ توابا رحیما اور میں اپنی ذات پر ظلم کر کر حاضر ہوا ہوں
خدمت شریف میں آپ کی میری واسطے مغفرت چاہئی حی راوی فرماتی ہیں کہ قبر
شریف سی آواز آئی قد غفر لک یعنی تحقیق بخشا گیا واسطے تیری اور لیکن سنت
ہونا زیارت شریف کا بہت سی احادیث وارد ہیں کہ یا میں فضیلت اس کی ذکر کی
گئی ہیں اور احادیث صحیحہ متفق علیہ کہ امر زیارت قبور میں آئی ہیں پس باب ثبوت
استحباب زیارت قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ سید القبور ہی کافی ہی اور اجماع
امتہ فضیلت اور استحباب زیارت میں آگی مذکور ہوا اور مذہب صحیح یہہ ہے کہ زیارت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عموماً واسطی مردون اور عورتون کی برابر ہی اما قیاس
زیارت کرنا آنحضرت کا قبور اہل بقیع اور شہدا احد کی تعین اور سب زیارت دوسرے
مستحب ہوی زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تبرک حاصل کرنا اور
رحمت چاہنا اور مستفیض خیر ہونا سات صلوٰۃ وسلام کے حضور میں ملائکہ حاقین جناب
عرش مآب کی بطریق اولی مندوب اور مستحب ہی اور بعضے علماء کہتے ہیں ۔ مذ
قبور سی فقط یاد کرنا آخرت کا ہے جیسا حدیث میں وارد ہے زوروا القبور
فانہا تذکرکم الاخرۃ اور واسطی استغفار اہل قبور کے جیسا کہ زیارت کرنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بقیع کو اور کبھی واسطے نفع لینے کی اہل قبور سی جیسا زیارت قبور
صالحین کی اور امام حجۃ الاسلام نے فرمایا ہے جو شخص کہ ساتھہ اسکی حالت حیات میں
اس کی تبرک طلب کرتے ہیں بعد موت اس کی بھی ساتھہ اس کی تبرک اور انتفاع
حاصل کرتے ہیں امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبر امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی میں
اجابت دعا کی تریاق اکبر ہے اور کبھی نہ زیارت واسطی ادائی حقوق کی ہوتی ہی حدیث

شریف مین آیا ہے جو شخص زیارت کرے اپنے والدین کی ہر جمعہ مین تو لکھا جاتا ہے
بار الوالدین کرکی اگرچہ تھا حالت زندگی مین ان کی نافرمانبرداری اور زیارت
قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہ سب معانی حاصل ہی ذکر توسل و
طلب شفاعت و استغاثہ و استمداد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توسل اور استمداد
بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت سی ہی کہ روح مبارک جسم شریف سے متعلق تھین
ہوئی تھی جیساکہ علماء حدیث تصحیح اس حدیث کی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جب آدم علیہ السلام سی خطیئہ سرزد ہوئی تو توسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ عرض کیے
یارب اسالک بحق محمد ان تغفر لی اور حیات دنیا مین اور عالم برزخ مین
اور عرصہ قیامت مین کہ انبیائے مرسل کو مجال دم مارنیکا نہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فتح باب شفاعت فرماوینگی اولین و آخرین کو مستغرق بحار رحمت اور نعمت
کرائینگی اور سبکے کہتے ہین کہ جبکہ توسل سات اعمال صالحہ کے باوجود اسباب کی کہ فعل
انسان ہے اور قصور و نقصان کی سات تعریف کیا گیا ہی جائز ہے اور درگاہ الٰہی
مین مقبول ہی چنانچہ آیت قرآنی ناطق ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ توسل
بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ محبوب خدا ہین بطریق اولی جایز ہے
لیکن توسل بیچ دنیا کے مدت حیات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ
اس سی ہی کہ حصر کیا جاوے حدیث شریف مین آیا ہے کہ یکدن نابینا خدمت شریف مین
حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائی کہ حقتعالی عافیت
سرفراز فرماوی حضرت ارشاد فرمائی تو اگر چاہتا ہی دعا کرتا ہون کہ حقتعالی بینائی
عطا کری اور اگر ثواب آخرت چاہتا ہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے واسطے تیرے

عرض کیا کہ دعا فرمائی یارسول اللہ حضرت ارشاد فرمائی کہ وضو کرا ور یہ دعا پڑھ اللھم
انی اسالك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بك
الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللھم شفعه فی بیہقی اس حدیث کی تصحیح
کیا ہی سات زیادتی اس عبارت کی فقام وقد ابصر اور اخبار بیچ باب توسل اور
استمداد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی باب حاجات ہین مانند سعت ارزاق اور
حصول اولاد اور نزول باران کی اور مانند اس کی بہت ہین لیکن توسل اور
استمداد سات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد وصال شریف کی بہت سے
احادیث وارد ہوئی ہین طبرانی معجم کبیر مین عثمان بن حنیف سی روایت کرتے
ہین کہ یکبر دحضرت امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پاس کچھ حاجت
رکھتا تھا اور التفات شریف حضرت کا کچھ اسطرف نتھا وہ مرد حال اپنا عثمان بن حنیف سے
کہا اور تدبیر پوچھا کہا انہون نے وضو کرا ور دو رکعت نماز مسجد مین ادا کر اور دعا جو انکی
حکایت مین مذکور ہوئی اللھم انی اسالك الخ کہے اس کو پڑھ اور بعد اس کی حاجت
اپنی عرض کر وہ شخص موافق ان کی عمل کیا بعد اس کی دروازہ پر حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی آیا دربان ہاتھ اس کا پکڑ کے حضرت عثمان کی روبرو لیگیا حضرت نے اس کو
اپنی جائی پر بٹھائی اور حاجت اس کی روا فرمائی اور کہے جو حاجت تجکو ہووے
سو کہہ کہ مین ادا کرون وہ مرد خوشحال وہان سی نزدیک عثمان بن حنیف کے
آیا اور کہا جزاک اللہ خیرا کیا تم میرے واسطی حضرت عثمان کی پاس سفارش کیے
تھے کہا انہون نے کہ نہین مگر رسول خدا کو دیکھا کہ یکبر دنابینا کو یہ دعا توسل ارشاد
فرمائے تھے وہ اچھا ہوگیا مین نے قیاس کیا کہ توسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے موجب روائی حاجات ہی تجکو بھی یہ دعا سکھلایا قاضی عیاض مالکی کتاب
شفا مین لکھتے ہین کہ نیز مین ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی اور امام مالک رح کی کسی
امر مین مناظرہ اور بحث واقع ہوئی خلیفہ مذکور نے اثنار کلام مین آواز بلند کیا امام
کہی کہ مسجد نبوی مین تو آواز بلند کرتا ہے اور حقتعالی فرماتا ہے لاترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی واسطے تعلیم کے اور جو کہ آواز اپنا پست کرتے ہین انکی مدح فرماتا ہے
اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی اور حضرت کی تعظیم و تکریم بعد وفات
شریف ویسے ہی ہی جو عالم حیات مین تھی خلیفہ کو اس قول سی رقت اور خضوع اور
خشوع پیدا ہوا پھر امام سی پوچھا کہ بوقت دعا قبلہ کیطرف متوجہ ہون یا حضرت کیطرف
امام فرمای کیسا تو منھ پھیرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھیرتا ہے حالانکہ حضرت
تیری اور تیری باپ آدم کی وسیلہ ہین حقتعالی کے پاس بلکہ منہ اپنا حضرت کے جانب
کر اور حضرت سی شفاعت طلب کر حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قبر مین فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اتری اور فرمای اللہ الذی
یحیی ویمیت اغفر لامی فاطمہ بنت اسد ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک
والانبیاء الذین من قبلی اس حدیث سی دلیل ہے حضرت کے توسل پر ہر دو حالت
حیات اور وفات مین اسواسطیکہ مغفرت فاطمہ بنت اسد کی کی لئی توسل جو آنحضرت نی اپنی
ذات کی سات کی سات کی ہین تو اسوقت حضرت عالم حیات مین تشریف فرماتے اور انبیاء
علیہم السلام کی سات جو حضرت فرمای ہین انبیاء علیہم السلام وفات فرما چکی ہین جبکہ توسل
انبیاء کا بعد وفات کی جائز ہوا پھر توسل سلطان الانبیاء سی بعد وفات کیون جایز نہو
بلکہ اسی حدیث سی توسل اولیاء اللہ پر بھی دلیل لایا جاوے تو کچھ بعید نہین اور ابن ابی شیبہ

بسند صحیح روایت کرتے ہین کہ زمانہ مین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی قحط واقع ہوا
یک شخص قبر شریف کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خواب مین تشریف لاکر فرمای کہ تو عمر کو بشارت اور
خوشخبری دی کہ اس سال بارش ہوگا اور اس قسم توسل کی حقیقت یہ ہی کہ توسل کرنیوالا
حضرت سی یہ چاہتا ہی کہ اپنی حاجت روائی کی واسطی حقتعالی کی پاس حضرت شفاعت
اور دعا فرماوین جیسا کہ حالت حیاتمین حضرت سی عرض کرتے تھی اور مضمون عبارت
یا محمد انی توجہت بک الی ربی اس سی خبر دیتا ہی ابن جوزی روایت کرتے ہین کہ
یکوقت اہل مدینہ کو قحط سخت واقع ہوا لوگ خدمت مین حضرت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا
کی حاضر ہوی حضرت نی فرمای کہ تم لوگ حضرت کی قبر شریف کی پاس حاضر ہوکر تھوڑا سا
آسمان کی جانب کھولدو تاکہ فیما بین قبر شریف حضرت کی اور آسمان کی کوی شی حایل نہو
لوگون نی موافق ارشاد حضرت کی عمل کیا برسات بہت ہوا اور صالحین اور اولیاء اللہ کو
بھی تعلق اور فیضان نبوی ہی اسواسطی صالحین کی توسل مین بھی آثار اور اخبار وارد ہین
حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مین یکوقت بارش رک گیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ توسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حق تعالی کی پاس دعا کی اور کہی کہ خداوندا
جسوقت کہ زمانہ پیغمبر مین قحط ہوتا تو ہم تیری پیغمبر کی وسیلہ سی دعا بارش کی واسطی
کرتے تھے اب توسل تیری پیغمبر کی چچا کا کرتے ہین پس تو پانی برسا اور یکروایت مین آیا ہی
کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنی دعا مین کہی کہ خداوندا بسبب نسبت تیری رسول کی یہ لوگ میری
طرف متوجہ ہوی ہین تو مجکو رو برو انکی شرمندہ مت کر اور حاجت روائی مین مستعجل کی
نزدیک مرقد انور بہت سی آثار اور اخبار وارد ہین محمد بن المنکدر کہتے ہین کہ یک شخص

میرے والد کی نزدیک اسی دینار رکھا کر جہاد کو روانہ ہوا اور کہا کہ اگر تمکو حاجت ہو
اس میں سی خرچ کرو پھر بوقت ضرورت میری والدنی اس سی خرچ کی جبکہ وہ
شخص پلٹ کر آیا اپنی دینار کو طلب کیا والد میری اس کی ادائی سی عاجز ہو کر کہو کہ
کل تیری امانت دونگا اور مسجد نبوی میں آپ حاضر ہو کر شب باشی کی کبھی روبرو روضہ
منورہ کی اور کبھی نزدیک منبر مبارک عجز و الحاح کرتے یکایک اندھیری شب میں
کیمر ظاہر ہوا اور اسی دینار کی تھیلی ان کو دیا پھر میری والدنی اپنا قرض اس سی
ادا کی امام ابوبکر مقری کہتے ہیں کہ میں اور طبرانی اور ابوالشیخ روضہ منورہ کی پاس
حاضر تھے اس حالت میں کہ بھوک اپنے غالب تھی اور دو روز سی طعام ان کو میسر نہیں ہوا
تھا جب وقت عشا قریب ہوا روبہ مرقد انور کے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ الجوع
یہ کہکر میں اور ابوالشیخ سو گئی اور طبرانی انتظار میں کسی چیز کے بیٹھے تھے یکایک شخص
سید علی آکر دروازہ ٹھوکی ان کی ہمراہ دو غلام تھی کہ ان کے ہاتو میں زنبیل تھی اسمیں
طعام انواع و اقسام اور کھجور تھی انہون نے ہماری پاس آکر بیٹھے اور کہا نا کہائے
اور ما بقی ہماری پاس چھوڑ کر کہو کہ تم شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
کئی اسوقت حضرت خواجہ میری تشریف فرما ہو کر ارشاد کئی کہ جو کچھ تمہاری پاس ہے
لیجاؤ اس واسطے میں تمہاری پاس حاضر ہوا ابن الجلا کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کو حاضر
ہوا اس حالت میں کہ میسر یکدو فاقہ گذری تھی میں نے قبر شریف کی پاس کھڑی ہو کر
عرض کیا انا ضیفک یارسول اللہ اور سو گیا خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تشریف فرما ہو کر یکقرص نان مجھے عنایت فرمائی نصف اس میں سے حالت
خواب میں کہالیا جب بیدار ہوا نصف میرے ہاتھ میں باقی تھا ابوبکر اقطع کہتے ہیں کہ

کہ مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا اور مجھپر پانچ فاقہ گذرے تھی تیسرے روز نزدیک
قبر شریف حضرت کے حاضر ہوکر عرض کیا انا ضیفک یارسول اللہ یعنے مین آپکا
مہمان ہون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سو رہا خواب مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت کے سیدہی جانب اور عمر
حضرت کی یسار پر اور حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہ حضرت کے روبرو تھے
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمائی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق
افروز ہین راوی کہتے ہین کہ بجد و خبر فرحت اثر کی مین اٹھا اور بوسہ چشمان مبارک
کا لی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمای جسوقت مین بیدار
ہوا ایک ٹکڑا اس روٹیکا میری ہاتھہ مین تھا احمد بن محمد صوفی کہتے ہین کہ تین مہینہ مین
نے جنگل مین پھرا اور جسم میرا تمام متشقق ہوگیا تھا اسیحالت مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا
اور حضرت پر سلام عرض کیا اور سوگیا یکایک حضرت خواب مین تشریف فرما ہوکر
ارشاد کی کہ ای احمد تیرا کیا حال ہی اور کیا عرض رکھتا ہے مین نے عرض کیا انا جائع
وانا فی ضیافتک یارسول اللہ حضرت فرمائی کہ ہاتھہ اپنا کھول اور چند دراہم
مجھی عنایت فرمائی جب مینے بیدار ہوا وہ دراہم میری ہاتھہ مین تھے پھر مینے بازار سے
فالودہ وغیرہ کیا کے جنگل مین گیا اس قسم کی سرفرازی کی حکایات بہت ہین اکثر
جن حکایات مین کہ سرفرازی طعام ہوا ہی ماخوذ بنفس نفیس سرفرازی طعام ہوا ہے
یا کسی اہل بیت مین سی واسطے سرفرازی طعام کی ارشاد ہوا ہی کوئی غیر شخص سوائے اہلبیت کے
واسطے سرفرازی طعام کی ارشاد نہین فرمائی اور مقتضای کرم یہی ہے تتمیما جب
ان چار اقسام یعنی کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس سی توسل اور استمداد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ثابت ہوا اول توسل بروح مقدس آنحضرت کے
قبل وجود مبارک آپ کے کہ اس منقبت عظمی مین کسی انبیار اور اولیار کو آپ کی
ساتھہ مشارکت نہین اسواسطے کہ نہ وارد ہو نا نص کا اور کسی انبیار کے لئے اسباب مین
کافی ہے دوسرا توسل حالت حیات دنیویہ مین ظاہر ہے کہ امتہ مرحومہ حضرت کے بشیار
حالت حیات مین بباعث توسل حضرت کی فائز بمقاصد دارین ہوئی اور بباعث
شرف متابعت اور نسبت قرابت کی آل اور اصحاب اور اولیار امتہ بھی اس
توسل مین داخل ہین اور ظہور تصرفات اور کرامات اولیار اللہ اس عالم مین
واسطی اثبات مدعا کے کافی ہے قصہ توسل عمر رضی اللہ عنہ مین حضرت عباس رضی اللہ
کی سات کسیکو خلاف نہین ہے ایسا ہی توسل و استمداد بوسیلہ شفاعت قیامت کے
روز انبیار اور اولیار اور صالحین امتہ سی بھی جایز ہے جیسا کہ کتب عقائد مین
مذکور ہی لیکن توسل اور استمداد مقام قبر مین اختصاص اس کا حضرات انبیار رض
سی ہونے مین تردد ہے ظاہرًا یہ توسل اولیار اللہ اور صلحار سی بھی جائز ہے
واللہ اعلم اور دلیل واسطی جواز توسل انبیار اور اولیار کرام کی مقام برزخ مین قیاس
حالت حیات پر ہی یعنی جیسا کہ حالت حیات مین انبیار اور اولیار سی توسل جایز ہی
ویسا ہی مقام قبر اور برزخ مین یعنی توسل جایز ہی اسواسطیکہ اولیار اللہ کے روح
مبارک کو ادراک اور شعور اور مرتبہ قرب ان کا حقتعالی کے پاس بعد رحلت ان کے
بھی حاصل ہی اور معنی توسل و استمداد اس محل مین یہی ہین کہ جو خاص بندی حقتعالی کی
ہین ان کو یہی حاصل اور مرتبہ اور محبت جو حق تعالی کی بارگاہ مین سرفراز ہی ویسے
بندونکی روحانیت کی وسیلہ سی اور انکی مرتبہ اور قرب کی ذریعہ سی خدا کی نزدیک دعا کرنا

اور یہ امر کچھ احتیاج نص صریح کا نہین رکھتا بلکہ نہ وارد ہونا نص کا در باب ممانعت
اس توسل کے کافی ہے ہان اگر کہئین دلیل قطعی در باب خصوصیت توسل ساتھہ
انبیاء علیہم السلام کی پائی جاوی تو ممانعت درست ہے مگر کوئی دلیل تو ایسی ظاہر نہین ہے
اگر کوئی کہے کہ ایمان پر موت ہونا اور قرب الٰہی باقی رہنا سوائی انبیاء کی اور زنکی
واسطے متیقن نہین جواب اس کا یہہ ہے کہ باقی رہنا روح کا واسطے انبیاء کی اور غیر زنکی برابر ہے
فیجوز التوسل بصلحاء کما قال بالفضل اور بہت سی اخبار مشایخ کبار کی جو ارباب کشف
ہین اس شبہ کو دور کرنیوالی ہین ہان بعضی فقہا کو یہ طرح کا خلاف ہے الحق احق ان
یتبع واللہ اعلم انتہی مضمون جذب القلوب ملخصا مولف کثیف عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر چند
حکایات جو عنایت رحمۃ للعالمین کی مستغیثین پر شامل ہوئی ہے کہ کتاب مصباح الظلام سے نقل
کئی جاتے ہین اور جہان لفظ مولف مرقوم ہو وہان مراد مولف کتاب مصباح الظلام سے نقل ہے
کہ بعضی شیوخ قبروان الشعامہ کے ایسا کہتے ہین کہ یکبار اپنے ملک سے ارادہ سفر حج کا
کیا دوست نے اس سے کہا کہ مین حاجت رکھتا ہون تو متوجہ ہو کر حاجت روائی میرے
کر اس مرد نے کہا کہ کیا تیری حاجت ہے اس دوست نے اس کو کہا کہ میری یہ عرضی کو مدینہ
منورہ مین لیجا کر جانب بالین روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفن کر
اور سلام میرا عرض کر مگر اس کو کہول کر مت دیکھہ اور یہی میری بڑی حاجت ہے
اس مرد نے کہا کہ مین تیری حاجت کو قبول کیا پھر وہ حاجی موافق وصیت اپنے دوست کے
عمل کیا اور پھر بعد فراغ حج و زیارت وطن کو اپنی رجوع کیا اس کی دوستنی شہر کے
باہر تک اس حاجی کا استقبال کیا اور قسم دیکر باصرار پھلے اپنی مکان مین اس حاجی کو لیگیا اور
بہت اچھی طور سی انکی ضیافت کیا اور بوقت رخصت اپنے مکان کے باہر تک ان کو پہونچایا

اور کہا کہ حقتعالی تجھ خیر دیوی تو نے میری عرضی پونچایا وہ حاجی کہتے ہین کہ مجھ اس
دوست کی یہ بات سنکر کمال تعجب ہوا کہ اس کو یہ حال میری عرضی پونچانیکا کیسا معلوم ہوا
پھر وہ حاجی نی اپنے دوست سی پوچھا کہ تو نی حال میری عرضی پونچانیکا کیسا جانا اس نے کہا
کہ میرا یکقطعہ ہے کہ مین تجھسی بیان کرتا ہون یک بھائی میرا چھوٹی لڑکی کو چھوڑ کر انتقال کیا مین نے
اس لڑکی کو بمحنت و مشقت اپنی طور سی پرورش کیا پھر وہ لڑکا بھی ایام طفولیت مین انتقال
کیا مین نے یکشب خواب مین دیکھا کہ قیامت برپا ہی اور آدمی نہایت سختی مین پیاسی ہین
اور مین ہی پیاسا ہون اور وہ برادرزادہ میرا ہاتھہ مین پانی لیا ہوا کھڑا ہے پس
مین نی اس برادرزادہ سی اپنی پانی کو طلب کیا پس اسنی مجھ جواب دیا کہ میرا باپ تجھسی
کقدار زاید ہی محبوبیہ بات اس لڑکیکی نہایت گران معلوم ہوئی پھر مین نے خوابسی گھبرا کر
اوٹھا اور جو ماجرا کہ شب کو مین دیکھا تھا اس سی غمگین رہا پھر صبح کو اپنا سبال خدا کے
راہ مین خیرات کیا اور بارگاہ الٰہی مین دعا کیا کہ حقتعالی مجھے فرزند دیوی پھر یک
مدت کی بعد حقتعالی مجھے یک لڑکا عنایت فرمایا جو تمنی بوقت رخصت سفر حجکی دیکھے تھے
جب تمکو اتفاق سفر حجکا ہوا تو مین یک عرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت
مبارک مین اسمضمون کی لکھا کہ حضرت حقتعالی سی دعا فرماوین کہ اس لڑکیکو قبول فرماوے
واسطی امید اسبات کی جو بھائی نی میری بسبب لڑکی اپنی نفع پایا ہی مجھے بھی حاصل ہووے
اور عرضی وہی تھی جو تمہاری ہمراہ روانہ کیا پھر وہ لڑکا فلانی روز بیمار ہوکر انتقال
کیا بس مین نی جان لیا کہ عرضی میری حضرت کی خدمت مبارک مین پہونچگئی اسواسطے کہ
مقصود میرا حاصل ہوا وہ حاجی کہتے ہین جو تاریخ وفات اپنی لڑکی کی اسنی مجھے بیان
کیا اور مین نے خیال کیا تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ مین مین نے روضہ منورہ کے

پاس حاضر ہو کر عرضی کو اس کے پونچایا تہا مولف روایت کرتے ہین حافظ ابا الحسن
بن علی القرشی سے وہ روایت کرتے ہین ابا عبداللہ مرسی سی وہ حکایت کرتے ہین
حافظ ابیطاہر اسمعیل بن الاناطی سی وہ کہتے ہین کہ سحنون ناسخ مجہسی بیان کرتے تہے
کہ مجہے یکبار اہل روم نے قید کیا اور یک زمانہ تک ان کے قید مین گرفتار رہا پس ایک روز
مین نے فکر کیا کہ نہ میری پاس کچہہ مال ہی کہ وہ کام آوی اور نہ کوئی اہل قرابت ہین
کہ وہ مجہے چہڑاوین اب میرے واسطے سوای اس کی کوئی تدبیر اور تجویز نہین ہی کہ مین
اپنا عرض حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک مین لکہہ بہیجون پہر مین نے
یک عرضی اپنی عرض حال کی لکہہ کر یک سوداگر مسلمان کو وہ عرضی دیا اور اس کو
کہا کہ جسوقت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روضہ اقدس کی پاس پونچی تو اس عرضی
کو قبر اطہر کی نزدیک لٹکاوی پس وہ مرد سوداگر ویسا ہی کیا پہر جسوقت کے لوگ
مجہسے پلٹی یک سوداگر قافلہ حجاج مین تہا مجکو حاکم وقت سی لینا چاہا پس یکایک میرے
پاس آیا اور مجکو حاکم وقت کے پاس لیگیا پس نزدیک حاکم کے یکمرد تہا مین گمان
کرتا ہون کہ وہ مرد عجمی تہا حاکم نے مجہے دیکہکر اس مرد عجمی سی کہا کہ یہہ وہی شخص ہے
کہ جس کو تو مجہسے مانگتا ہے وہ مرد عجمی نے حاکم وقت کو کہا کہ مین نہین جانتا ہون
پہر وہ مرد عجمی نی میرا نام پوچہا پس مین نی اپنا نام بیان کیا پہر کہا کہ اپنا خط لکہہ کر
بتا جبکہ مین نے اپنا خط لکہہ کر اس مرد عجمی کو بتایا اسوقت حاکم وقت سی کہا کہ یہ وہی
شخص ہے کہ جس کو مین نے تجہسے چاہا تہا پس مجہکو وہ مرد عجمی نے حاکم وقت سی خرید کیا
اور ان کافرون کی ملک سی نکالا سحنون ناسخ کہتے ہین کہ مین نے مرد عجمی سے
پوچہا کہ تو نی مجہکو حاکم وقت سی کسواسطے خرید کیا اسنی کہا کہ مین بعد فراغ حج واسطے

زیارت کی مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا جسوقت کی زیارت بنوسی مشرف ہوا اور
قبر اطہر کے پاس حاضر رہا یکایک میرے دل مین خیال آیا کہ کاشکی اگر حضرت اس عالم
مین تشریف رکھتے مجھے کچھ حکم اور ارشاد فرماتے تو مین ارشاد حضرت کا بسر وچشم بجالاتا
پھر اس خیال کی یکایک یک کاغذ پر میری نظر پڑی کہ قبر اطہر کے نزدیک لٹکا ہوا
اسی ہل رہا تھا پھر وہ کاغذ کو دیکھتے ہی میری دل مین خیال آیا کہ جو مین نے بات چاہا
تھا وہ حاصل ہوئی اور حضرت نی اس کاغذ کی مضمون کا مجھے ارشاد فرمائی ہین پھر مین
جب کاغذ کو دیکھا تو اس مین تیرا نام لکھا ہوا تھا اور تو نے اپنی خلاصی قیدی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی چاہا تھا پھر جس شہر مین کہ تو قید تھا مین نی وہانکا قصد کیا اور حاکم
سی تجھے لینا چاہا اور معاوضہ مین تیری کچھ روپیہ بھی مقرر کیا جب تو حاکم وقت کے
پاس حاضر ہوا تو مجھے تجھی شناخت نہ تھی پھر مین نے واسطے تصدیق اس امر کہ ایا کاتب
عرضی تو ہی ہے نام تیرا پوچھا اور خط تیرا دیکھا جب مین تحقیق کر لیا کہ تو وہی کاتب عرضی
ہے حاکم وقت کو روپیہ دیکر تیری خلاصی کیا اور یہ کام مین واسطے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محض کیا ایضا مولف کہتے ہین کہ باسانید مجھے یہ بات پونچی کہ فقیہ
ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن ابراہیم الحمون نی یک قصیدہ نعت شریف مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھا اور عرض کیا کہ مجھے انعام اس کا شہادت فی سبیل اللہ
ملی پھر وہ خدا کی راہ مین شہید ہوئی مولف موصوف شیخ زاہد ابا العباس احمد بن محمد
ہوائی سی کہ وہ مشہور بہ ابن تایت ہین روایت کرتے ہین کہ شیخ زاہد نے کہے
کہ میرے نزدیک شہر فاین مین یکصورت تھی اس کی یہ عادت تھی کہ اگر اس کو کوی
امر مصیبت کا درپیش آوی کہ اس سی وہ گھبرا جاوی جلد اپنے ہاتون کو منہ پر اپنی گھبک

آنکھون کو اپنی بند کرکے یا محمد کہتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ زاہد کہتے ہین کہ بعد
انتقال اس کی یک اہل قرابت نی اس کی مجھی بیان کیا کہ اس کو خواب مین دیکھا
اور پوچھا کہ ای میری پھوپی فرشتہ منکر و نکیر جو آدمیون کو سختی اور فتنہ مین
ڈالتی ہین اور ان کی ایمان کی آزمایش کرتے ہین تو نی دیکھی تب اسعورت
مرحومہ نے جواب دیا کہ ہان جبکہ میری پاس وہ فرشتہ آئی اور مین ان کو دیکھتی
ہی ہاتھہ کو اپنی منہ پر رکھکر یا محمد کہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی ہاتون کو
منہ پہ سی نکالی اُن فرشتون کو نہین دیکھی کہ کہان گئی اور کیا ہوئی ایضاً
مولف موصوف روایت کرتے ہین شریف ابا اسحاق ابراہیم بن عیسٰی بن ماجد
الحنی سی کہ وہ ایسا کہتے ہین کہ مین درمیان مدینہ طیبہ اور ملک شام کے تھا
پس اونٹ میرا اس مقام مین گم ہوا اور مجھی شیخ احمد رفاعی سی اجازت پونچی
کہ شیخ نے فرمای ہین کہ جو شخص کو کوئی حاجت درپیش ہووی پس وہ میرا
جو شہر عباد ان ہے اس جانب میری قبر کیطرف متوجہ ہوکر سات قدم جادی
اور مجھی فریاد چاہے پس حاجت اس کی ادا ہونگی پس منہ اپنا شہر عباد ان کی جانب
کرکر شیخ احمد رفاعی سی استغاثہ کا ارادہ کیا یکایک ہاتف سی ندا آئی کہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی شرم نہین کرتا کہ تو قرب مین شہر مدینہ ہوکر غیر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرتا ہے پھر مین نے منہ اپنا مدینہ کے طرف پھیرا
اور عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ مین آپ ہی فریاد چاہتا ہون اس لفظ کو ابھی
تمام نہین کیا تھا کہ شتربان نے مجھے کہا کہ اونٹ تیار مل گیا یہ موجود ہے مولف
ایاس بن ابی تمیمہ سی روایت کرتے ہین انہون نے عطاسی اور عطائی ابوہریرہ

کہتے ہین کہ انصار نے حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ
نجار ہماری پاس آیا ہی آپ دعا فرماؤ کہ ہمسے دور ہووی پھر حضرت نی دعا فرمای
اور نجار انصار کا دور ہوا ایضاً مولف موصوف ابا الحجاج یوسف بن تیمی سے
روایت کرتے ہین کہ انہون نے ایکبار بسبب خرچ سواری نہونیکی کہ مغطمہ سے
مدینہ طیبہ کو پیادہ چلے راہ سی گئی وہ کہتے ہین کہ درمیان طریق مین راستہ بھولی پھر
اسباب مین فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کی یکایک نظر انکی ایک عورت
کیطرف پڑی کہ وہ مدینہ طیبہ سی آرہی تھی جب انہون نے ان کو دیکھی پھر واپس
مدینہ کو جانا شروع کیے راوی کہتے ہین کہ مین نے ان کی یہ حرکت سے جان لیا کہ
واپس ہوتا اُن بی بی کا میری رہنمائی کی واسطے ہی ہین بھی ان کی قدم بقدم گیا
یہانتک کہ مدینہ طیبہ کو پہونچا ایضاً مولف موصوف ابو الحجاج یوسف مذکور سے
روایت کرتے ہین کہ ایک فقیر کو دیکھی کہ وہ واسطے زیارت مدینہ جارہے تھے اور راہ
گم کی بجز دراہ گم کرنے کے فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین گئی یکایک
قبۂ عباس جو قریب مدینہ ہے ظاہر ہوا حالانکہ درمیان ان کی اور قبۂ عباس کے
تخمیناً یکدرز کی راہ تھی مولف موصوف ابو عبداللہ عمر بن سالم سے جو ان کا عرف خوب
ہے روایت کرتے ہین کہ یکشب کو خواب مین دیکھی کہ وہ دریای نیل مین یکجزیرہ پر ہین
یکایک مگرمچھ آیا اور نگل جانیکا ارادہ کیا پھر میرے دل مین نہایت خوف پیدا ہوا یکایک
یک شخص ظاہر ہوی اور میری دل مین یہ آیا کہ وہ شخص رسولخدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہین حضرت نے مجھے دیکھکر ارشاد فرمای کہ جسوقت تمکو کچھ شدت واقع ہووے
تو یہ بات کہو انا مستجیر بک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی موصوف

یعنی ابو عبداللہ کہتے ہین کہ بعد اس ماجرا کی یک نابینا بھائی میرا حضرت کے زیارت کا ارادہ کیا مین نے ان سے اپنا خواب بیان کیا اور کہا کہ اگر تمکو کچھ شدت واقع ہووی اسوقت انا مستجیر بک یا رسول اللہ کہو پس انہون نے اپنے وطن سی سفر کیی یہانتک کہ بعد فراغ حج سفر مدینہ طیبہ کا قصد کیی اور اثناء راہ مین بلدہ رابغ جس کو اب رابق کہتے ہین پونچی اس مقام پر ان کی پاس پانی نہایت قلیل تہا اور ان کا یک خادم تہا کہ وہ بھی واسطی پانیکی جست وجو کی گیا تہا راوی کہتے ہین کہ مشک میری ہاتہہ مین تہی اور شدت سی مجھے پیاس ہووی اس وقت مجکو نصیحت میری بہائیکی یاد آئی اور مین نے کہا انا مستجیر بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد یہہ کہنے کے یک پکار کی آواز مسموع ہوئی وہ یہ کہتا ہے کہ توانپی مشک بہرلی اور مجھ پانیکی آواز سنی مین آئی کہ میری مشک مین آرہا ہے یہانتک کہ میری مشک لبریز ہوگئی اور مجھی نہین معلوم کہ یہ پانی کہانسے آیا مولف موصوف شیخ ابوالحسین علی بن یوسف القرشی روایت کرتے ہین کہ مین نے نیند مین خواب دیکہا کہ یک شیر غرآن نے مجھپر حملہ کیا مین نے فریاد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کیا وہ شیر روبرو سی ہٹ کر سیدہی جانب آیا مین نے یا محمد کہا پہر بائین جانب آیا مین نے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا پہر ہٹ کر پیچہے آیا مین نے یا محمد کہا اسوقت یک شخص پیدا ہوئی کہ وہ نیما مین میری اور شیر کی حائل ہوئی پہر مین نے ان کو نہ دیکہا اور خواب سی ہشیار ہوا مولف موصوف ابو محمد عبدالواحد بن ارضہاجی سی روایت کرتے ہین کہ وہ یکسال ملک شام مین بیمار رہی جسوقت کہ قافلہ مدینہ طیبہ کو جانیکا تیار ہوا قافلہ مین ندا ہوئی کہ ہر یک شخص تین روز کا پانی اپنی ہمراہ

اور مین نی بغیر پانیکی ہمراہ قافلہ سفر کیا جسوقت کہ شب ہوئی سو رہ طہ پڑا اور حضرت
عرض کیا کہ مین آپکا مہمان ہون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق تعالی سی
مین نے دعا کیا کہ حضرت کی جمال باکمال سی مشرف فرمادی تاکہ اپنی مقدمہ مین کچھ
حضرت سی عرض کرون پھر جب مین سو گیا خواب مین حضرت سی مشرف ہوا اور حضرت
پر سلام عرض کیا حضرت نی مجکو اپنی سینہ شریف سی ملا کر فرمائی کہ تو اپنی حاجت روائی
کی ساتھہ خوش ہوا اور کچھہ فکر مت کر راوی کہتے ہین کہ حضرت کی برکت سی قافلہ صبح کو
ایسی پانی پر پہونچا کہ وہ پانی تمام اہل قافلہ کو کفایت کیا اور برکت سی دیدار مبارک
حضرت کی مجھے ایسی قوت حاصل ہوئی کہ مین تمام قافلہ پر سبقت کرتا مولف موصوف
اصغر عبداللہ الحسین بن الحارث بن مسکین سی روایت کرتے ہین کہ خوابمین دیکھے
دو مرد اپنی ہاتون مین بڑی بڑی دو چھریان لیکر آئے اور ارادہ ذبح کا کیے اسوقت
راوی کہتے ہین مین نے کہا کہ مجھے رسول اللہ کے واسطی چھوڑ دو انہون نے جوابدیا
کہ تو رسول اللہ سی محبت نہین رکھتا مین نے کہا کہ قسم خدا کی مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی محبت رکھتا ہون پھر مجھے چھوڑ دیا راوی کہتے ہین کہ بعد اس واقعہ
کے حکم حاکم مجھپر ہوا کہ تم قلعہ مین جاؤ پھر میرے دل مین وہی بات آئی جو مین نے
خواب مین کہا تھا مین نے حاکم کے آدمیون سے کہا کہ تم رسول اللہ کے واسطے
مجھے چھوڑ دو پھر مین نے برکت سی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قید قلعہ سے
خلاص پایا مولف موصوف ابوعبداللہ محمد بن سالم سے روایت کرتے ہین کہ
مین پیادونکی راہ سے مدینہ طیبہ کے زیارت کو گیا جب مجھی ضعف لاحق ہوتا تو مین یہہ
کہتا انا فی ضیافتک یارسول اللہ یعنی آپکی مہمانداری مین ہون یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز دیہ کہنے کے ضعف میرا زیادہ ہوتا مولف موصوف احمد بن محمد
سلاوی سی روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین بعد زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بوقت معاودت وطن اپنے کے روبروئے روضۂ اقدس حاضر ہوکر
عرض کیا ۔ یاحبیبی یاسیدی وسیدالکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اب جنگل
مین جاتا ہون جسوقت مجھے کچھہ شدت درپیش ہووے تو مین آپ کی وسیلہ سی حق تعالی
سی دعا کرونگا پھر روبرو مزارات سیدنا ابوبکر الصدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کی
حاضر ہوکر یہی کہا راوی کہتے ہین اثنار راہ مین یک صحرا رابق ودق مین یک بڑی
باولی تھی اور اوس مین پانی تھا مین اس مین گر پڑا اور صبح تک عصر تک اسی مین رہا اور
سوای موت کے مجھے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا اسوقت مین نی جو حضرت کی خدمت مین عرض
کیا تنہا یاد آیا پھر مین حضرت کے طرف متوجہ ہوکر عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو کچھہ مین آپ سی اور صاحبین سی آپ کی عرض کیا تھا اور اس سی زاید کہنی نہین آیا
کہ مجھ کو قدرت حاصل ہوگئی اور تائید مبارک حضرت کی باولی سی باہر آیا اور ہلاکت سے
نجات پایا والحمد للہ علی ذلک مولف موصوف یسین بن ابی محمد سی روایت کرتے
ہین کہ وہ کہتے ہین کہ ہم لوگ گاؤن مین تھی کہ یکفقیر مدینہ سی مراجعت کیا ہوا میری پاس آیا
اور کہا کہ مین نی جب مدینہ منورہ سی نکلا میری پاس کچھہ تھا اور مین بھوکا تھا اور اثنار
راہ مین جب بھی بھوک بشدت ہوئی مین نی حضرت کیطرف متوجہ ہوکر عرض کیا انا
جائع وانا ضیفك یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مین بھوکا ہون اور
آپکا مہمان ہون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز اس کہنی کی بھی تین روز کا فاقہ
ہوا اور مین جب اسی خیال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ غلہ مدینہ طیبہ کا پیدا ہوا ہے مولف موصوف

ابا عبداللہ محمد بن علی الجزومی سی روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین مین مقام جوجر مین
تہا اور مین نی دریا مین داخل ہوا یکایک موج اور ہوا اور دریا کو ایسی آئی کہ قریب
تہا کہ غرق ہوجاؤن اوس وقت مکہا الغیاث بک یا رسول اللہ امدنی یعنی
فریاد ہی آپ سی یا رسول اللہ ای نبی میری مدد فرمایئے اور حضرت کی سات متسک کیا
پس بحر متوجہ ہوئے حضرت کیطرف یا تو کشتی بسبب ہوا اور موجکی دریا کی اندر جایع ہی
یکایک بسبب تائید مبارک حضرت کی اوپر اگئی مولف موصوف دو شیخ سی روایت کرتے
ہین یک شیخ ابوالحسن علی بن ابی القاسم دوسری ابا الحسن علی بن ابی الفضائل اور
یہ دونوا ابوالعباس مرسی سی وہ کہتے ہین کہ مین یکوقت مین دریا پر سوار تہا پس یکایک
دریا کو متموج ہوا اور ہم قریب تہے کہ غرق ہوجاوین اوس وقت یک شخص کی آواز
سنی مین آئی کہ وہ یہ کہتا ہی اے دشمنون اپنے نفس کی تمہاری نوبت یہانتک پونچی اور
تم دعا نہین کرتی راوی کہتے ہین اسوقت مین نی اپنی ہاتون کو دراز کرکی دعا کیا کہ
یا اللہ تیری نبی کی حرمت سی جو تیری نزدیک ہی تو ہمکو بچالی اور سلامت رکھ یہ کہنا
میرا ابہی تمام نہین ہوا کہ مین نی دیکہا یکجماعت فرشتون کی دریا کو گہیرلی اور مجہ کو
بشارت نجات اور سلامتی دئی مین نی اپنی رفیقون کو کہا کہ کل کی روز تم مقام مرسی
جو منزل مقصود ہر پونچوگی صحیح وسلامت انشاء اللہ تعالی ابوالحسن علی بن الفضائل
کہتے ہین کہ ابوالعباس مرسی نی مجہے نصیحت کئی کہ ایفرزند تجہی کوئی حاجت ہووی تو بوسیلہ
آنحضرت صلعم دعا کر مولف موصوف فارس سی روایت کرتے ہین کہ بی بی کو ان کی لڑکا
تولد ہوا اس شب مین کہ سخت برسات اور جاڑہ تہا اور انکی پاس اسوقت کوئی شمع نتہی کہ روشن
چراغ یا لکڑی یا کہانیکی قسم سی خرید کرین نہایت متفکر ہوئی اس حالت مین غنودگی عارض ہوئی

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی مشرف ہوئی اور حضرت سبقت فرماکر سلام ارشاد کی
اور فرمائی تو کیون متفکر ہی عرض کیا یارسول اللہ میرا ایسا حال ہی حضرت نی فرمائی کہ
صبح کو فلان مجوسی کی پاس جا حضرت اس کا نام بھی فرمائی کہ مین اس کو جانتا ہون پھر ارشاد
ہوا کہ تو اس مجوسی کو کہہ کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ بیس درہم مجھے دی فارس کہتے
ہین کہ جب مین غنودگی سی ہشیار ہوا کمال متعجب اور متحیر ہوا اور دل مین کہا کہ یہ بات
نادر ہی شیطان کو قدرت نہین کہ صورت حضرت کی پکڑ کر خواب مین آوی اور حضرت
مجوسی کی کہو فرمائی ہین پھر سو گیا خواب مین پھر حضرت رونق افروز ہو کر فرمائی کہ تو
دیر مت کر اور اس مجوسی کی پاس جا پھر صبح ہوتی ہی مین نی اس مجوسی کی پاس گیا دیکھا
کہ وہ کھڑا ہوا تھا مگر اس نی مجھے نہین پہچانا اور مجھو شرم معلوم ہوئی کہ اپنی حاجت اس سے
کہون پھر اس نی مجھے بغور دیکھکر کہا ای بزرگ تم کچھ حاجت رکھتے ہو مین نے کہا کہ
ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تجھے ارشاد فرمائی کہ مجکو بیس درہم دی اس نے
اپنی آستین کا کونا کھولکر بیس درہم مجھے دیا پھر مین اسی کہا کہ ای شخص مین نے
تجکو حضرت کی ارشاد سی پہچان کر تیری پاس آیا تو مجھے کیسا پہچانا کہ بیس درہم دی
دیا اس نی کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خواب مین شب کو مشرف ہوا کہ ایسا
ایسا حلیہ شریف تھا مجھ کو ارشاد فرمائی کہ کل کی روز یکمرد اس حالت اور صورت کا جب
تیری پاس آیا بیس درہم اسی دینا پس مین اس علالت سی تجھے بھیجا تا کہ تو رسول اللہ کا
بھیجا ہوا ہی فارس کہتی ہین کہ پھر وہ تھوڑا توقف کر کے کہا کہ تو مجھے اپنی مکان مین لیچا پس
مین اس کو اپنی مکان مین لیگیا بعد اس کی ہمشیرہ اور بجورو اور لڑکا بھی آیا پس یہ چار و
اسلام سی مشرف ہوی اور اپنی اسلام مین راست اور مستقیم رہی مولف موصوف کہتی ہین

یکوقت معتمد علی اللہ خلیفہ عباس شب کو سو رہا تھا یکایک خواب سی گھبرا کر اٹھا اور کہا
کہ منصور جمالی کو فیلبقانہ سی یہان حاضر کرو پس منصور کو روبرو خلیفہ کی حاضر کیے پوچھا
اس سی کہ تو کب سی قید ہی اس نی کہا کہ تین سال سی خلیفہ نی کہا کہ تو سچا حال اپنا کہہ
جمال مذکور نے کہا کہ سکونت میری شہر موصل ہی میرے نزدیک ایک اونٹ تھا کہ اس پر
مزدوری کر کر اہل و عیال کو اپنی پرورش کرتا پس مجہ کو مزدوری نہ ملنی کی باعث سے
میری اہل و عیال پر تکلیف واقع ہوئی اور مین واسطی طلب معیشت کی شہر موصل کو
چہوڑ نکلا پس یکایک بجماعت لشکری مجہی اثنار راہ مین ملی کہ وہ چورون کو گرفتار
کر کے لا رہے تھی اور مین ان کا ایلچی تھا اُن چورون مین سی یک مرد نے سپاہیونکو
مال دیکر چہوٹ گیا اور اس کی بای پر سپاہیون نی مجہے گرفتار کیا اور اونٹ بھی
میرا لیلیئ مین نے ہر چند انسی کہا کہ للہ مجہے چہوڑ دو مگر وہ نمانی پہر اُن چورون مین سے
بعضی تو مر گئی اور بعضی رہائی پائی اب فقط مین تنہا باقی ہون معتمد علی اللہ نی پانسو
دینار سرخ دیا اور تیس دینار میرا مشاہرہ مقرر کیا اور اپنی اونٹون کا مجہے جمال بنایا
پہر خلیفہ نی حاضرین مجلس کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ مین نی ابھی خواب مین حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین ای احمد تو ابھی منصور کے جانب متوجہ ہو
اور اس کو قید سی رہا کر کہ وہ مظلوم ہی فائدہ معتمد علی اللہ لقب خلیفہ ہی اور نام
اس کا احمد ہی مولف موصوف کہتے ہین کہ ابو حسان زیادی کی پاس یکمرد خراسانی
یک کیسہ دس ہزار درہم کا امانت رکھا کر ارادہ حج کا کیا یکایک اسمرد کو خبر موت والد
اس کی پونہچی یہہ خبر سنکر ارادہ حج سی باز رہا اور ابو حسان اپنی امانت طلب کیا
اور ابو حسان بہت قرضدار تہی وہ دس ہزار درہم اپنی ادای قرض مین صرف کیے

ادائی امانت مین نہایت حیران اور پریشان ہوئی اور یہہ قصہ بہت بڑا ہی
خلاصہ یہہ ہی کہ ابوحسان کو مامون خلیفہ وقت نی طلب کیا اور کہا تمار اکیا قصہ ہے
بیان کرو ابوحسان اپنا سب قصہ کہا مامون نی سنکر بہت رویا اور کہا کہ اج کی شب
مجھے رسول اللہ نی سونی ندی اول شب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مجھے
فرمائی کہ ابوحسان کی مدد کر پس جاگ گیا مین اور تم کو نہین پہچانا اور اپنی دل مین
خیال کیا کہ تمار احسب و نسب دریافت کرونگا پہر سو گیا پہر حضرت خواب مین تشریف
فرما ہوئی اور فرمائی کہ ابوحسان زیادی کی مدد کر پہر مین خواب سی گہبرا کی اوٹھا
پہر سو گیا پہر بار سوم کلمۂ زجر سی فرمائی دیلك امداد باحسان یعنی تیرے واسطے
خرابی ہو مدد کر ابا حسان کی پہر مین جب سی نہین سویا اور آدمیون کو تیری تلاش
مین بہیجا ابوحسان کہتے ہین پہر خلیفہ نی مجہ کو دس ہزار درہم دیا اور کہا اس مرد خراسانی
کی امانت ادا کر پہر اسیقدر دیکر کہا کہ تو اپنی مکان کی تعمیر کر اور کام اپنی درست کر
پہر تیس ہزار درہم دیکر کہا اس مین لڑکیون کی شادی کر اور سامان جہیز ان کا تیار
کر پہر میرے نزدیک آ زیادہ اس سی سلوک کرون گا ابوحسان کہتے ہین کہ جسوقت
مین اپنے مکان مین تو دیکہا کہ وہ مرد موجود ہے پس اس کو مکان کے اندر لیگیا
اور یک تہیلی نکالکر اس کو دیا اور کہا کہ اپنی امانت لی لی اس نے دیکہکر کہا کہ یہ تہیلی
میری نہین پس مین اپنا قصہ بیان کیا اس نے رو کر کہا اگر تو آگی اس کے بیان
کرتا تو یہ معاملہ تشدد کا تجسے دریغ نکرتا قسم ہے اللہ کی مین وہ مال نہ لونگا
جو وہ میرا نہین اور مین تجکو معاف کیا ابوحسان کہتے ہین پہر مین مامون خلیفہ کے
پاس گیا خلیفہ نے مجہے اپنے نزدیک بٹہایا اور یکعہدنامہ اپنی جانماز کی نیچے سے

نکال کر مجھے دیا اور کہا یہ عہد نامہ قضارت مدینہ کا ہی اور تیری واسطے مین نے
اس قدر ماہوار مقرر کیا پس حقتعالی کا خوف اور تقوی کرتا کہ عنایت رسول اللہ
تجھپر سرفراز رہی مولف کہتے ہین کہ شہر بغداد مین یکمرد عطار اہل کرخی نہایت امانت
داری مین مشہور تھا یکبار مقروض ہوکر خانہ نشینی اختیار کیا اور ہر روز اپنی حاجت
ادائی کی لئی حقتعالی کی پاس دعا کرتا اور آنحضرت پر درود عرض کرتا جبکہ شب جمعہ
ہوئی موافق معہودہ اپنی حضرت پر درود پڑہکر حقتعالی سی اپنی حاجت چاہا اسی شب مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا حضرت فرمائی کہ تو ابن عیسی وزیر کے پاس
جا اور مین اسی حکم کیا ہون وہ تجھے چار سو دینار دیویگا تو اس کو اپنی صرف مین لا
اور وہ کہتے ہین کہ مجھپر سو دینار قرض تھی پہر مین ابن عیسی وزیر کی پاس گیا مگر دربان
نے وزیر کے نزدیک جانے سی مانع ہوا ایکایک اندر سی ایک رفیق وزیر کا نکلا کہ
وہ مجھے پہچانتا تھا اس کو مین اپنی حال سی اطلاع کیا وہ کہا کہ تیری تلاش مین وزیر
صبح سی ہی اور تیرا حال اور حسب و نسب مجھسے دریافت کیا پس تو یہین ٹہیر پہر وہ
رفیق وزیر کے پاس جاکر بہت جلد میری پاس پلٹ آیا اور مجھے ہمراہ اپنے
وزیر کے پاس لیگیا وزیر مجھسی نام میرا پوچہا کہا مین فلان بن فلان عطار پہر مجھسے
پوچہا کیا تو اہل محلہ کرخی ہے مین نے کہا ہان وزیر نے کہا کہ حق تعالی تجکو جزا خیر
دیوی کہ تو میرے پاس آیا قسم ہی خدا کی آج کی شب مین سویا نہین اسواسطے
کہ مین خوابمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین فلان بن فلان
عطار کو چار سو دینار دی کہ وہ اپنی کام مین لاوی پہر عطار کہتے ہین کہ مین بھی کہا
حضرت میری خواب مین بھی تشریف لاکر مجھے ایسا ایسا فرمائے وزیر یہہ سنکر

بہت رویا اور کہا کہ مین امیدوار ہون کہ رسول اللہ کی عنایت مجھپر ہمیشہ رہی
پھر چار سو دینار منگوا کر مجھے دیا اور کہا یہ واسطے اتباع امر رسول اللہ کی
ہے اور کہا کہ چھہ سو دینار اپنی طرف سے مین تجکو ہبہ کیا وہ مروعطا رکھی کہ مین
حضرت کے ارشاد سی کبھی زاید نہ لونگا اسواسطے کہ مین اسی مین برکت سمجھتا ہون
پھر وزیر رویا اور کہا کہ یہ بات تیری حق ہے جو تیرا دل چاہے سو لی وہ کہتے
ہین کہ مین چار سو دینار لیا کچھہ اس مین اپنا قرض ادا کیا اور باقی مین تجارت کیا
یکسال نہین گذرا کہ میری پاس ہزار دینار جمع ہوئی پھر اس سی باقی قرض اپنا
ادا کیا اسوقت سی میرا حال روز بروز حضرت کی عنایت سی درست ہی اللھم صل
افضل صلواتک علی اشرف مخلوقاتک سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
واصحابہ وسلم خصوصا علی ولدہ الشریف محبوبک سیدنا ومرشدنا محی الدین
غوث الاعظم وعلی ال نبیہ واتباعہ اجمعین اٰمین۔

فصل دوم بیان مین روضۂ منورہ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جذب القلوب مین تحریر ہی کہ جس حجرۂ شریفہ مین
کہ قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دو صاحبین رضی اللہ عنہما ہین وہ حجرۂ شریفہ
داخل مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا تہا اور وہ حجرۂ شریفہ شاخ خرما سی بنا
ہوا تھا جسوقت کہ اس مین حضرت سرور انبیاء استراحت فرمای اور دفن شریف
حضرت کا بموجب حکم الٰہی اس حجرۂ شریفہ مین ہوا حضرت عائشہ مطہرہ اپنی مکان
مبارک مین انے تشریف فرما تھی اور درمیان مین بی بی کی اور قبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی پردہ نہین تہا من بعد جب حضرت کی زیارت مبارک کی حضوری مین

لوگون نی کثرت شروع کی اور قبر مبارک کی خاک پاک لیجانیمین جرت اور بی پروائی
اختیار کی حضرت رضی اللہ عنہانی مکان کو اپنی دو درجہ فرمائی اور یک دیوار فیمابین
قبر مطہر کی اور اپنی سکونت گاہ کی بنا کی جبتک دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا
اس حجرہ شریفہ مین نہین ہوا تہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نزدیک قبر شریف حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قبر مبارک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گاہ
بیگاہ ہر وضع اور ہر حالت مین حاضر ہوتے پہر جسوقت دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ کا اس حجرہ مین ہوا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جب تک ستر کامل نفرانی نزدیک
قبور مطہرہ کی نہ آئی الی اصل یہہ حجرہ شریفہ بعد وصال شریف اور دفن مبارک حضرت
کی ویسی ہی بیحالت پر رہا جبکہ زمانہ خلافت حضرت عمر کا پونچا اس حجرہ شریفہ کو خشت
خام سی بنا فرمائی اور یہ حجرہ شریفہ زمانہ عمارت ولید تک ظاہر تہا کہ ہر یک شخص
اس حجرہ شریفہ کی زیارت مبارک سی مشرف ہوا کرتے پہر عہد خلافت ولید مین
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بحکم ولید بن عبد الملک اس حجرہ شریفہ کو ہدم کرکے
نقش دار پتھر سی بنا کی اور دوسرا احاطہ بھی اس حجرہ شریفہ پر قایم کی اور کوئی
دروازہ اس حجرہ شریفہ کا یا اوس احاطہ بیرون حجرہ کا باقی نہین رکھے محمد بن
عبد العزیز سی روایت ہی کہ بوقت کہودنی پایہ اس حجرہ شریفہ کے یکقدم ظاہر
ہوا اور بعد تحقیق کی معلوم ہوا کہ یہ پای مبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پہر زمانہ
سیدنا عمر بن عبد العزیز سی آجتک حاضر ہونا حجرہ شریفہ مین ممنوع ہوا مگر ۵۴۸ھ
مین حجرہ شریفہ سی یک آواز مسموع ہوا اس طریق پر کہ جیسا عمارت سی کوئی چیز
گری ہے پہر یک مشایخین وقت مین سی تجویز کی گئی کہ وہ صفت طہارت اور

لطافت اور مجاہدت سے موصوف تھے اور قبل چند روز حضوری حجرۂ شریفہ ترک طعام کی
اور اپنے تئین یک سبی سے باندھی اور ایک دریچہ کہ یکجانب مین سقف حجرۂ شریفہ کے تھا
اندرون حجرۂ شریفہ کے داخل ہوئی غالبًا اسوقت خاک سقف حجرۂ شریفہ سے گری تھی
اسکو نکالی اور اپنی محاسن سے جاروب کشی اسجائی پاک کی کئے پہر قریب مین اسی ایام کے
ایک اخوات مین سے کہ وہ صاحب خدمت تھا کسی اور مصلوت کیوا سطے حجرۂ شریفہ مین حاضر
ہوکر صفائی حجرۂ شریفہ کیا اور سنہ ۵۵۰ پانسو پچاس ہجری مین جمال الدین اصفہانی کہ صاحب
تاثیر حمیدہ اور مجاہد جزیلہ تھی اور جوار حضرت مین قریب باب جبرئیل کی مدفون ہے جالی صندل
کی اطراف مین حجرۂ شریفہ کی بنایا اور اسی ایام مین ابن ابی لہبی کہ وزراے ملوک مصر سے
تھا پردہ دیبائی سفید کا اسمین سرخ ریشم سے سورۂ یس بنا ہوا تھا وا سطے حجرۂ شریفہ کے
مستضی باللہ خلیفہ عباسی سے اجازت لیکر بھیجا اور وہ پردہ حجرۂ شریفہ پر آویزان ہوا چنانچہ
اجتک سلاطین روم مین یہی عادت جاری ہے اور سنہ ۷۰۳ چھ سو ستہ دولت قلاؤن
صالحی مین احاطۂ حجرۂ کے اوپر قبہ سبز سقف مسجد نبوی سے بلند بنا ہوا کہ اسکی قبل بلندی
قبۂ شریفہ کے زیادہ نصف قامت آدمی سے نہین تھی اور جالی نحاسی اطراف حجرۂ شریفہ کے
بھی گذرا ناصاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ اب یعنے سنہ ۱۰۰۱ ایکہزار یک ہجری مین
جو زمانہ تصنیف کتاب جذب القلوب ہے بنا مسجد نبوی ملک اشرف قاتمیائی کی ہے یہ
سلاطین مصر سے تھا اور بنا اسکے سنہ ۸۸۲ مین واقع ہوئی اور یہ ملک قاتمیائی کی ہاتھ سے
ملک مصر سلاطین روم کی ہاتھ مین گیا اور ملک قاتمیائی نے بباعث تبرک ہونے جائے
حجرۂ شریفہ کے اقدام مبارک سے تکلف فرش سنگ مرمر نہین کیا بلکہ محض اسخاک
پاک پر اکتفا کیا پہر سلطان سلیمان رومی نے اوا سط مین سنہ ایکہزار کے فرش سنگ

مرمر کا حجرۂ شریفہ مین کیا اور حد روضۂ جنت اور حد ریاض عثمانی اور مقام تہجد حضرت بنا السلطان
موصوف ہے فائدہ بعضے نسخون مین جذب القلوب کے ملوک شراکسہ اور بعض مین
ملوک شرکیہ اور تاریخون مین ملوک جراکسہ مرقوم ہے باختلاف الفاظ یہ سب نام یکوم
ترک کا ہے اور اون قوم سے سلاطین ہوئی ہین ۷۵۷ھ پانسو ستاون ہجری مین یک
معجزۂ نبوی ظاہر ہوا سلطان محمود بن زنگی کہ صاحب سلاطین سے تہا اور جمال اسکا دربر
تہا یکشب خواب مین سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور حضرت
دو شخصون کے جانب ارشاد فرماکر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھے انکے شر سے بچا سلطان
موصوف نے فراست سے جان لیا کہ البتہ اب کوئی امر عجیب مدینہ طیبہ مین حادث ہوا
سلطان موصوف نے اسیوقت آخیر شب مین ہمراہ اپنے بیس شخص اور بہت مال لیکر
متوجہ طرف مدینہ طیبہ کے ہوا اور سولہوین روز داخل مدینہ طیبہ ہوا اور تلاش مین
ان دو مامون کے بہت مال سب اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور سب کو بجملہ تقسیم مال بلاکر
منور دیکہا مگر کسیکو موافق صورت ان ملعون کے جو خواب مین دیکہا تہا نپایا پہر سلطان
نے فرمایا کہ ایا کوئی اہل مدینہ سے باقی رہا ہے کہ میرے روبرو نہین آیا لوگون نے کہی
کہ اب کوئی شخص ایسا باقی نرہا کہ نہ آیا ہو وے مگر دو شخص مغربی کہ صفت عفت وصلاح
وجود وکرم سے آراستہ ہین بباعث مشغولی ورد و وظایف ہرگز لوگون مین نہین آتے
سلطان ان دو شخصون کو اپنے روبرو طلب کرکے دیکہا کہ یہ وہ ہی دو شخص ہین جو خواب مین
دیکہا تہا سلطان نے انسے پوچہا کہ فرودگاہ تمہاری کہان ہے انہون نے کہا کہ فرودگاہ ہماری فلانی مسافرخانے کے حجرہ مین کہ وہ قریب حجرۂ نبویہ واقع تہا سلطان ان دو
شخصون کو وہین بہیجکر آپ بنفسہ انکی فرودگاہ مین گیا دیکہا کہ قرآن طاق مین رکہا ہوا

اور کتب نصایح و دقایق اور مال یک گوشہ مین رکہا ہوا ہے اس مال سے مدینہ کے
ساکنین کو تقسیم کرتے ہے اور سونے کی جاے پر انکے یک حصیر بچہا ہوا تہا سلطان
نے اس حصیر کو الٹہا مارا دیکہا کہ ایک سُرنگ جانب مین حجرۂ نبویہ کے کہودین ہین
اور دوسرے جانب مین یک غار بہی کہودین ہین تاکہ مٹی اس سُرنگ کے اُس غار
مین ڈالین اور یک دوسری روایت مین وارد ہے کہ دو چمڑے خاک لیجانیکے واسطے
بہی وہان رکہے ہین اور انکی یہ عادت تہی کہ سُرنگ کی مٹی رات کو نواحی بقیع مین لیجاکر
ڈالتے بعد تہدید اور تعذیب شدید کی بیان حقیقت حال کیے کہ وہ دونو نصرانی ہین
نصاری نے انکو بلباس حجاج مغارب بہت کچہہ مال ہمراہ انکے دیکر مدینہ طیبہ کو روانہ
کیے ہے تاکہ کسی حیلہ سے حجرۂ شریفہ نبویہ مین داخل ہوکر حضرت کے جسد شریف سے
بے ادبی کرین لکہا ہے کہ جس شب مین یہ سُرنگ قبر شریف کی نزدیک پونچا ابر اور
بارش اور رعد اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور صبح مین اسکی سلطان داخل مدینہ طیبہ ہوا
الحاصل سلطان کو یہ بات انکی سنکر حالت عظیم پیدا ہوئی اور بہت رویا اور دونو
ناپاک کہ زیر چالی حجرۂ نبویہ کی گردن مارا پہر انکی اجساد پلید کو جلایا اور اطراف مین حجرۂ
نبویہ کی خندق کہودکر شیشہ گلا ہوا اسمین بہرا تاکہ کسی شخص کو قبر شریف تک پونچنا
ممکن نہو دوسرا قصہ یہ ہے کہ ابن نجار تاریخ بغداد علی ساکنہا السلام مین لکہے ہین
کہ بعضے زنادقہ امراء عبیدیہ سے کہ وہ حکام مصر تہے اور خدمت حرمین شریفین ہی اونکی
تعویض تہی چاہے کہ اگر جسد مبارک حضرت کا اور صاحبین کا مدینہ طیبہ سے مصر مین
نقل کیا جاوے البتہ ملک مصر کے واسطے موجب منقبت عظیم ہوگا اور مصر کو
تمام ممالک دنیا پہ شرف اور افتخار حاصل ہوگا اور مسلمان ہر طرف کے واسطے

واسطے زیارت کے مصر مین آوینگے الحاصل حاکم مصر نے بنا بر اس خیال محال کی عمارت
عظیم مصر مین تیار کیا اور ایک شخص کو کہ نام اسکا ابو الفتوح تہا اپنے حصول مقصود کیواسطے
مدینہ طیبہ مین بہیجا اہل مدینہ سب اس حال سے مطلع اور واقف ہو گئے تہے جب ابو الفتوح
اول مجلس مین اہل مدینہ کے پونچا یک قرار مدینہ سے بعظمت تمام اس آیت کو قرات
کیے۔ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ
لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ
وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
پس بسماعت اس آیت کے جوش اور حرکت اہل مدینہ مین پیدا ہوئی چاہے کہ ابو الفتوح
کو اسی مجلس مین قتل کرین لیکن حکومت اور خدمت اسماے پاک کی ان اشرار کے
ہاتہہ مین نہی سرعت اور تعجیل اس باب مین مصلحت نہین دیکہی ابو الفتوح کے دلمین
یہی خوف پیدا ہوا اور کہا میر اسر یہی اگر جاوے بہتر ہے اسبات سے کہ دست
تعرض اپنا قبر شریف پر دراز کرون اور اسی شب مین ہوا سخت بہی کہ اس سے زمین
ہل گئی اور اونٹ معہ پالان اور گہوڑی معہ زین کے مثل گوئی پہرنے لگے ابو الفتوح کو
یہ حال دیکہکر عبرت اور خوف زیادہ ہوا اور خوف دہشت حاکم مصر کی جو دل مین
اسکے تہی بالکل جاتی رہی اور وہ اپنے صدق ہمت اور خلوص عقیدت سے
سلامت واپس بہیجا محب طبری کتاب ریاض نضرہ مین لکہتے ہین کہ یک قوم رقضہ
حلب سے روبرو امیر مدینہ کے آئے اور بہت مال اور ہدایا اسکو دئے تاکہ
حجرہ شریفہ مین حاضر ہو کر اجساد شریفہ صاحبین کو حجرہ منیفہ سے باہر لاوین امیر مدینہ
بباعث بد مذہبی اور حطام دنیوی اس امر کو قبول کیا اور بواب یعنے دربان مسجد

نبوی کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت حرم نبوی مین داخل ہونا چاہین بے تامل کہولا جاوے اور وہ
لوگ جو کام کرین اون کو مانع نہ ہووے بواب مذکور کہتے ہین کہ جس وقت لوگ نماز عشا
سے فارغ ہوئے اور دروازہ حرم نبوی بند کئے گئے چالیس آدمی سامان روشنی اور
آلات ہدم عمارت ہمراہ لیکر دروازہ باب السلام پر کھڑے ہوے اور دروازہ ماری بواب
کہتے ہین کہ مین حکم امیر پر مجبور تھا دروازہ حرم کہول دیا اور خود ایک گوشہ حرم مین بیٹھہ کر روتا رہا
واللہ اعلم کیا غضب الھی نازل ہوتا اور کیا حسر برپا ہوتا ہے پھر قدرت الھی نمودار ہوئی
سبحان اللہ وہ جماعت ابھی منبر شریف تک نہین پہونچی تھی تمامہم معہ آلات اور اسباب کے
قریب ستون زیادتی عثمانی کے زمین مین دھس گئی۔ امیر ایک دیر تک منتظر رہا کہ
کوئی شخص اون سے آوے اور اپنی کارروائی بیان کرے جبکہ زمانہ تک کچھہ اونکی
خبر امیر کو معلوم نہین ہوئی بواب کو بلایا اور کیفیت اونکی پوچھا بواب نے جو حال کہ اونکا دیکھا
تھا بیان کیا امیر نے کہا کہ تو دیوانہ ہے جو یہ بات کہتا ہے اوس نے کہا کہ تو خود آکر دیکھہ
کہ ابھی اثر اون کے دھسنے کا باقی ہے اس واسطے کہ بعض اون جماعت کا لباس اوپر
باقی رہ گیا ہے محب طبری نے اس حکایت کو ثقات سے نقل کئے ہین کہ وہ صدق و
دیانت سے مشہور ہین اور بعضہ مورخان مدینہ بھی اس کو ذکر کئے ہین چنانچہ سمہودی اپنی
تاریخ مین اس کو ذکر کئے ہین ذکر حلیہ جالی شریف روضہ منورہ نبویہ علی صاحبہا افضل
الصلوۃ وازکی التحیۃ۔ جالی شریف جو جانب مواجہہ شریف کے واقع ہے اوسمین
تین چشمہ بڑی رواق کی مثل روا تہائے مسجد نبوی کے ہین کہ رفعت اور بلندی ہر رواق
کی بقدر بیس ہاتھہ ہے عرض مختلف ہے۔ عرض درمیان کی رواق کا سات ہاتھہ
اور عرض دو بازو کی رواق کا چھہ چھہ ہاتھہ ہے طول جالی مبارک مواجہہ شریف کا معہ

ستون اور کونون کے انتیس ہاتھ ہے اور اس جانب مین فاصلہ بابین جالی شریف اور
حجرۂ نبویہ کے بقدر دو ہاتھ کے ہے اور درمیان یہ تینون رواقون کے پتلی جالی نصب ہے
مگر نقشہ جالی کی نصب کا تینون چشمون مین مختلف ہے دو بازوؤن کی رواق مین چوکھٹ نصب
کر کے ہر ایک رواق مین دو دو چشمہ پیدا کئے اور درمیان ہر ایک کے ان چشمون سے پتلی
جالی نصب ہے نقشہ یہ دونون چشمون جالی کا یہ ہے کہ چوکھٹ ان کی پتلی ہے اور دو بازو
اور اوپر کے چوکھٹ چاندی سے ہے اور درمیان کی رواق چشمہ مین نقشہ جالی کا اسطور
پر ہے کہ وسط جالی مین نمونہ دروازہ کا بنا ہوا ہے غرض اس نمونہ دروازہ کا بقدر یک و نیم
ہات اور طول اس کا بقدر تین ہات کے ہے اس چشمہ کے اوپر کی چوکھٹ اور دو بازو کی
چوکھٹین سراسر نقروی ہے فقط دہلیز پتلی ہے اور درمیان اس نمونہ دروازہ کے پیشانی
پر ایک تختی نقروی نصب ہے کہ غرض اس کا موافق غرض نمونہ دروازہ کے ہے اور طول
بقدر تین ہات ہے اور اس تختی پر کچھ تر کی عبارت تحریر ہے۔ بلندی جالی مبارک کی
جو یہ تینون چشمہائے رواقی مین نصب ہے بقدر نصف چشمہ رواقی کے دس ہات ہے ہر ہر
جالی مبارک کے چشمہ پر تین کلس بالمع طلائی لگی ہین بازو کی دو کلس بقدر ایک بالش اور
درمیان کا ایک کلس بڑا ہے اور درمیان کے کلس مین یا اللہ یا احمد کندہ ہے اور
ہر ہر چشمہ جالی مین آدھی جالی تک لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ
صادق الوعد الامین بخط ثلث کندہ ہے کہ قطر قلم اس کا بقدر ایک انگشت ہے اور
نصف جالی باقی مین دہلیز تک گل و برگ کندہ ہے ادھر چشمہائے جالی مین دو دو دستندان
مدور واسطے زیارت حجرۂ شریف کے بنائی ہین مواجہ شریف کے جانب جو لوگ کہ حاضر ہوتے
ہین وہی دستندان سے زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین اور اسی جانب مین حجرۂ شریف

پر ہ پر محاذی قبر اطہر نبویہ کے اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے ھذا قبر النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور محاذی قبر مطہرہ صاحبین کے اسما مبارک صاحبین
اسی طور پر تحریر ہین الحاصل یہ جالی شریف جس کا حلیہ مذکور ہوا یہ جالی روبرو کی ہے اور نقشہ
اس جالی کا ایسا ہے جیسا کہ پیتل کی تختی پر جالی کندہ ہوتی ہے اور پیچھے اس جالی کے
ایک دوسری جالی بطور چوکھٹی کے پیتلی سیخون کی ہے کہ سطبری ان سیخون کی بقدر فبضہ
دست کے اور پیشانی پر اوس جالی کے بقدر سوا ہاتھ کے ملمع طلائی ہے عرض وطول اس
جالی کا موافق جالی اول ہے۔ پیچھے اس جالی کے ایک اور تیسری جالی تار کی ہے
یہ جالی بید کی لکڑی مین نصب ہے کہ وہ بید کی لکڑی چیمہ ہاے رواقی مین جڑی ہوئی ہے
مگر جالی اول ودوم نصف چشمہ تک تھی یہ جالی نیچے سے اوپر تک چشمہ بھر کر ہے اور درمیان
ان تینون جالی کے بقدر ریک یک بالش کے فاصلہ ہے یہ تین چشمہ رواقی کہ جس مین
جالی نصب ہے ستون اون کے چار ہین اور ہر ہر ستون نصف تک سنگ مرمر کا ہے
حلیہ اون کا مفصلاً حلیہ مسجد نبوی مین بیان کیا جاویگا اور اوپر ہر ہر چشمہ کے ایک ایک
تختی سبز رنگ باحروف طلائی نصب ہے طول اوس کا موافق عرض چشمہ کے اور عرض اس
تختی کا مقدار دیڑھ بالش کے ہے اور بجانب مواجہ شریف کے جو قطعہ مسجد نبوی کا ہے
وہ ایک قطعہ زیارت عثمانی کا ہے اور اسی جانب دیوار قبلہ ہے یہ تین چشمہ رواقی جو بجانب
جالی مواجہہ شریف کے ہے ہر ہر چشمہ کے رواق پر پردہ ہاے اطلسی آویزان ہے نقشہ اون پردونکا
یہ ہے کہ اوپر اون کا کمانی ہے اور اوپر سے یہ پردہ موافق رواق کے ہین کمان رواق سے
چسپیدہ بند ہی ہین ہر چند کہ یہ پردے طول وعرض مین برابر ہین رواق کے مگر نصف
رواق تک موافق بلندی ستون رواق کے ستون تک سبز ریشمی ڈوری سے زمین معلق

اوپر ان سے اوپر کے جانب جوان پردون کا کانی سے بمقدار کمان جہالر طلائی چھ انگشتی
کلابتو کی بطور سوال وجواب کے بفاصلہ آٹھ انگشت کے لگی ہوئی ہے اور جس قدر کہ پردہ
زمین سے معلق ہین اس کو بھی ویسی جہالر اور قور کلابتونی ہے الحاصل یہ پردون کو بتمامہ
اطراف مین بڑی جہالر اور نیت کلابتونی عریض ہے اور یہ پردے بھی بڑی عظیم الشان
پیمایش مین تخمیناً مکسر سو گز بلکہ زائد اس سے ہون گی ایسی عظیم الشان عمارت پر ایسے پردونکا
معلق رہنا ٹہاٹ بارگاہ شاہنشاہی معلوم ہوتا ہے ۔ جالی شریف جو بجانب بالین مبارک
کے واقع ہے اوس کے بھی تین چشمہ رواقدار ہین طول ان رواقون کا چالیس ہاتہہ اور رفعت
اسی قدر جو مواجہ شریف کے کمان مین ذکر ہوا یہ تینون رواقون کی ستون نصف تک سنگ
سادہ کے منقش کار طلائی ہین پھر ہر ہر رواق مین یان تینون رواق سے ستون استادہ
کرکے ایک رواق کو دو دو چشمی روائی کئے ہین اور ان چشمون کے ستون نصف تک
سنگ مرمر کے ان پر یہ تین بڑے چشمون کے چھ چھوٹے چشمے ہوئے پس ان چشمون مین
زمین سے آدمی چشم تک اعنی جالی سے اور اوپر سبز روغن کیا ہوا ہے اور سر پر اس
جالی کے کنگرے آہنی ہین مقدار ایک ہاتھ کی بلندی مرمر کنگرے مین لفظ اللہ کندہ
ہے اور سر پر اس جالی کے بمقدار ایک ہات کی کار طلائی ہے دوسرے چشمہ رواقی مین جو
جالی نصب ہے اوس مین ایک دو پائی دروازہ لوہے کا جالدار نصب ہے طول اس کا پانچ ہات
اور عرض چار ہات ہے اس دروازہ مین تین انگشتی خطوط کار طلائی ہے اور درمیان اون خطوط
کے سبز بیل واقع ہے اور اس دروازہ مین دو قفل چاندی کے نصب ہین اور پیشانی
پر اس دروازے کے کل جہرگ اور حروف کندہ ہین یہ عبارت مفہوم ہوتی ہے سنہ
ثمان وثلاثین وثمانمایۃ یعنے آٹھ سو اٹھاسی مین یہ جالی تیار ہوئی اسپر بھی سب طلا کیا ہوا ہے

اور نام اس کا باب الوفود ہے اور یہ دروازہ ہمیشہ نامسدود رہتا ہے جس وقت کہ سلطان یا اصل مدینہ پر کچھ شدت کا وقت آوے یہ دروازہ کھول کر حضرت سے مدد اور اعانت طلب کرتے ہین اور اس کو باب الوفود اس واسطے کہتے ہین جس وقت کہ ایلچی ہر طرف سے حضرت کی جناب مین حاضر ہوتے حضرت حجرۂ مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اسی جانب سے برآمد ہوکر اپنی لقاء باصفاء سے اون کو مشرف فرماتے وفود جمع وافد بمعنی ایلچی ہے اور بازو پر اس دروازہ کے ستون نیم سنگ مرمری استادہ ہین ایک ستون جانب شمال اس دروازہ کے ہذہ اسطوانۃ الوفود کندہ ہے اور جو ستون کہ جانب جنوب پر جو جانب قبلہ واقع ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ السریر کندہ ہے اور روبرو اس ستون کے اندرون مسجد ایک ستون ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ ابولبابہ المشہور باسطوانۃ التوبۃ کندہ ہے اور بازو سے اوس کے جانب مغرب ایک اور ستون ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ المخلقۃ کندہ ہے حال ہر ہر ستون کا بعد ختم حلیہ جالی شریف کے بیان کیا جاوے گا الغرض ہر ہر چشمہ جالی مین پیشانی پر بخط طلائی تختیان نصب ہین جیسا کہ مواجہ شریف کے چشمون کی پیشانی پر ہین اور اس کا ذکر اپنے محل پر ہوا یہ جالی ضخیم یعنے دل دار جس مین گل و برگ اور حروف طلائی کندہ ہین نصف چشمہ مسجد نبوی تک نصب ہین وہان سے انتہا دکان تک جالی لوہے کے تارون سے ہے اور ان چشمون کی رواقون کے گوشون مین چینی کے روغن سے رنگارنگ گل کاری کی ہوئی ہے یہ تینون بڑے رواقون پر جو جانب بالین واقع ہے پردے اطلس سبز کے مثل مواجہ شریف کے آویزان ہے اور اس جانب بالین سے حجرۂ نبویہ تک تخمیناً سات ہات کا فاصلہ ہے اب حال ستونون کا عرض کیا جاتا ہے۔ لیکن اسطوانۃ الوفود اسکو کہتے ہین کہ ایلچی حضرت کے خامت اقدس مین اسی جانب سے حاضر ہوتے تھے وجہ اس کی

اور باب الوفود کی ایک ہی ہے اسطوانۃ الحارس کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
نماز کی جاے تھی اور آپ وہین تشریف رکھکر نگہبانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماتے
اس واسطے اس کو اسطوانۃ الحارس کہتے ہین۔ اسطوانۃ السریر کے پاس تخت آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے اعتکاف کے آخری ماہ رمضان شریف مین بچھتا اور اوسی
تخت پر حضرت اعتکاف مین تشریف رکھتے۔ اسطوانۃ ابو لبابہ وہ ہے کہ ابو لبابہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین بے عذر حاضر نہین ہوے پھر اپنے
فعل پر نادم اور پشیمان ہوکر اپنے تئین اسی ستون سے باندھ لئے پھر اون کی توبہ قبول ہوئی
اور قبولیت توبہ مین یہ آیت نازل ہوئی وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الخ اور اسی کی تفسیر
مین قصہ انکا مبین ہے اسطوانۃ عائشہؓ وہ ستون ہے کہ بعد تحویل قبلہ بجانب کعبہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع یا اٹھارہ روز اس ستون کے پاس نماز ادا فرمائے بعد اسکے اب
جہان محراب نبوی ہے وہان اپنی نماز کی جاے مقرر فرمائے مگر وہان نماز پڑہنے کی فضیلت
اور ثواب سوائے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے کسی کو معلوم نہ تھا۔ حضرت موصوفہ کی
فرمانے سے لوگون کو معلوم ہوا اس واسطے اس کو اسطوانۃ عائشہ کہتے ہین اور وہان بھی
دعا مستجاب ہے۔ اسطوانۃ مخلقہ وہ ستون ہے کہ بنا بر یک روایت کے قبل تیار ہونی منبر شریف کے
حضرت اسی ستون پر تکیہ کرکے خطبہ ادا فرماتے بعد تیاری منبر کے جبکہ حضرت منبر پر خطبہ
ادا فرمانا شروع کئے وہ ستون مثل بچون کے گریا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہاتھ اوسپر پھیرے اور فرمائے اگر تو چاہتی ہے کہ جاد کا درخت سرسبز دنیا مین یا بہشت
کے چشمون سے پانی پیے اور اولیاء اللہ تجھ سے میوہ کھاوین۔ اس مین کئی روایت
ہین بنا بر ایک روایت کے اس نے جنت کو اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کو

زمین مین دفن فرمائے اسی ستون سے مولانا روم رحمہ اللہ خبر دیتے ہین ؎ استن حنانہ در ہجر رسول ؛ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ؛ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب حال اس ستون کا ذکر فرماتے گریہ کرتے اور ارشاد فرماتے کہ کیا حال ہوا ہمارا لکڑی کو عشق اور محبت حضرت کا پیدا ہو کر حضرت کی جدائی سے گریہ کی اور ہم باوجودیکہ انسان ہین اور حضرت پر ایمان لائے ہم مین عشق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پایا جاوے۔ الغرض اس ستون کو خلوق جو ایک قسم کی خوشبوئی کا نام ہے لگایا کرتے اس واسطے جو اب ستون اوس کی جای پر ہے اوس کو ستون مخلقہ کہتے ہین۔ جالی شریف جو بجانب خلف شریف کے واقع ہے ستائیس ہات طولاً اور رفعت اور بلندی اسی قدر ہے جو چشمہ مواجہ شریف اور بالین شریف کے ہین اور ان دو راہ قبی چشمون کو بھی دو چشمہ کہتے ہین مگر اون دو چشمون سے ایک چشمہ بڑا ہے اور ایک چھوٹا ہے۔ پہلے چشمہ مین دروازہ لوہے کا جالدار موافق نقشہ باب الوفود کے ہے اس کو باب شامی کہتے ہین مگر فرق محض اتنا ہے کہ باب الوفود مین خطوط طلائی طولاً ہین اور باب شامی مین عرضاً اور پیشانی پر اس دروازہ کی یہ عبارت بخط ثلث کندہ ہے۔ انشاء ھذہ المقصورۃ الشریفۃ الطاب الملک الاشرف ابو النصر قایتبائی عام ثمان وثمانین وثمانمایہ۔ اور اوسپر بخط کوفی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے اور ان سب حروف پر ملمع طلائی ہے اور قفل نقرئی مثل باب الوفود کے ہے اور ایک طرف کا کونہ اس دروازہ کا بقدر ایک ہات کے عریض اوسپر سراسر رواق تک کاٹ دیا ہے اس مین بخط کوفی نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا ہے روبرو اس دروازۂ مبارک کے چبوترہ چھ ہات مربع واقع ہے اور ہر دو جانب اس چبوترہ کے تین تین ہات بلند اور ایک ہات سے زایدہ عریض دیوار نقشدار

پتھر کی ہے اس دیوار میں کتاب خانہ نصب ہیں اغوات لوگ اس میں اپنا سامان رکھتے ہیں
اسی دیوار پر پانچ فانوس آہنی روشنی کی باغلاف پارچہ سرخ رکھے رہتے ہیں ذکر اون کا
مفصلاً فصل روشنی میں آوے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور تختی ہائے چوبی اسپر سورے اور آیات
لکھے ہوئے اسی دیوار پر دھری رہتی ہیں جو لوگ کہ سالم قرآن نہیں پڑھ سکتے وہ اوس سے مشرف
ہوتے ہیں اس چبوترہ پر سنگ مرمر کا فرش اوسپر جانماز قالین عمدہ کی بچھی رہتی ہیں اور زائرین
بھی یہاں حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوا کرتے ہیں اس جالے میں قرآن بھی بہت سے
دھرے رہتے ہیں زائرین یہاں حاضر ہو کر قرآن خوانی کرتے ہیں یہ دروازہ بوقت غسل ہانڈیہائے
روشنی اندرون روضۂ منورہ ہر ماہ اور بوقت غسل روضۂ مطہرہ ہر سال روشن ہوتا ہے اور
کیفیت مفصلاً فصل روشنی اور فصل تقریبات میں بیان ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ دوسری
رواق میں بھی دو چشمہ ہیں پہلے چشمہ میں محراب سنگ سادہ کا یک جسم تراشا ہوا منقش پانچ ہات
بلند نخچہ اور دو ہات عریض استادہ قایم ہے اوپر سپر نقش و نگار مصفا کندہ ہے با ملمع طلائی
اور اس محراب کے پیشانی پر بخط ثلث زرین آیۃ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کندہ ہے اور اس محراب پر نقشہ مکہ معظمہ کا
بہت عمدہ ایک تختی پر لکھا ہوا ہے نصب ہے ایک بازو پر اس محراب کے ان اللہ وملئکتہ
یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ دوسرے بازو
پر نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین بخط کوفی با ملمع طلائی ہے اور اس
محراب کے اوپر سے سراسر رواق تک کار چینی کیا ہوا ہے یہ محراب بجائے تہجد گاہ حضرت کے
قایم کیا گیا یہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک حصیر بچھی رہتی تھی حضرت اوسپر نماز
تہجد ادا فرماتے ۔ دوسرے چشمہ میں بھی جالی آہنی مواقع نقشہ فوق الذکر نصب ہے اور کونہ

اوس طرف کا بھی ویسا ہی سراسر کارچینی کا ہے اوس مین بھی خط کوفی آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الخ لکھا ہوا ہے اس کونا سے متصل ایک گھڑیال بلند تا آدم ہے محض وقت نما دھری ہے اور اسی کے جوڑ کی ایک اور گھڑیال متقابل اس کے اغوات کے چبوترہ پر رکھی ہوئی ہے یہ دونون گھڑیالین نہایت عمدہ بیش قیمت چال مین بہت صحیح ہین ہر چند کہ آلات نجمی کے بھی اوس مین ہین مگر برعایت ادب حرم نبوی اوس کو کوئی نہین دیتے محض وقت نمائی کے جانب کونجی دیتے ہین۔ اس رواق کے روبرو بھی چبوترہ ہے اسپر بھی جانماز قالین عمدہ کی مفروش ہین لوگ واسطے استحصال برکات کے مقام تہجد گاہ نبوی مین نماز تہجد وغیرہ ادا کرتے ہین اطراف اس چبوترہ کے کٹہرہ پیتلی ہے متصل جالی شریف روضہ منورہ کے اس طرف کتاب خانے آمنہ ہا سراسر رکھے ہین اوس مین قرآن شریف اور دلائل الخیرات اور اکثر کتب علوم دینی رکھتے ہین اور اون کتابخانون پر صندوقین عمدہ عمدہ رکھے ہین اس مین کلام اللہ کے سیپارہ پاکیزہ خط کے مطلا مذہب رکھے ہین بعد نماز ظہر اور عصر کے اس سے لوگ قرارت کرتے ہین اور اون رواقون پر بھی موافق حلیہ سابقہ کے اطلسی پردے پڑے ہین اور اسی جانب مین اندرون جالی مبارک قبہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا واقع ہے اور اس جانب کی جالی سے حجرہ نبویہ تک تخمیناً پندرہ ہات کا فاصلہ ہے۔ جالی شریف جو بجانب پائین مبارک ہے تین رواقی چشمہ بڑی بڑی طول مین تخمیناً چالیس ہات رفعت اون کی اسی قدر ہے جو سابق مین مذکور ہوا دو رواقین اوس مین سے برابر محاذی اور متصل ہین لیکن تیسری رواق یہ دو رواقون سے تین ہات پیچھے ہٹ کے ہے بہ سبب تین ہات ہٹ جانے رواق سوی کے ایک کونہ تین ہات کا عریض پیدا ہوا اس کونہ کو سراسر کارچینی بیسے اور یہ سنگ مرمر شفاف کا بنا ہوا ہے اور یہ دو چشمہ جو محاذی

متصل ہین اس مین بھی لوہے کی جالی موافق نقشہ سابق الذکر نصب ہے اور ایک چشمہ جو
اُن چشمون سے ہٹ کر ہے اس مین دروازہ جالی آہنی کا نصب ہے پیشانی پر اس دروازہ کے
خطوط طلائی طولا تحریر ہین اور اس دروازہ پر تین قفل نقرئی ہین اور اس کو باب قبہ
فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین اس سے اور باب شامی سے راہ پہلے قبہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا کی ہے وہان سے راہ حجرۂ نبویہ کی ہے اسی باب سے اعوات اور شیخ الحرم وغیرہ
دو وقتہ واسطے روشنی کے اور بخور دینے کے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین اور
اکثر لوگ یہان حاضر ہوکر خدمت مین حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے عرض حاجات
کرتے ہین اور یہ مقام استجابت دعا بھی ہے اور یہ تینون چشمون کی بڑی بڑی رواقین
ہین اور پردے اطلسی موافق حلیہ سابق کے آویزان ہین الحاصل جالی بالین اور پائین
شریف کی جو تین تین چشمہ رواقی ہین دو چشمہ بالین اور دو چشمہ پائین کے اندر حجرۂ نبویہ
واقع ہے یعنی یہ دو چشمہ محیط حجرۂ نبویہ ہین اور تیسری رواقی چشمہ بالین و پائین کے اندر
قبہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہے اور درمیان مین قبہ حضرتؓ کے اور حجرۂ نبویہ کے
ستون سنگ مرمر کے نصب ہین اس مین اس مین جالی لوہے کی نصب ہے اور اس جالی مین
دو طرف راستہ واسطے مدورفت فیمابین قبہ خاتون جنت اور حجرۂ نبویہ کے چھوٹا ہوا ہے
اندرون جالی شریف اطراف مین حجرۂ نبویہ کے فرش سنگ مرمر شفاف کا ہے
اس مین سنگ سیاہ کی گل کاری ہے اور جیسا کہ باہر کی جانب پردے اطلسی معہ جھالر
اور فیت کلابتون ہے ویسا ہی اندرون حجرۂ نبویہ کی کمانون پر پردے آویزان ہے طول
حجرۂ نبویہ کا بجانب بالین شریف اور پائین کے تخمیناً بیس ہاتھ ہے اور بجانب مواجہ شریف
اور خلف شریف کے بھی اسی قدر ہے رفعت حجرۂ شریفہ کی تخمیناً پندرہ ہاتھ ہے اور حجرۂ شریفہ

اوپر سے مسقف ہے اوپر سقف کے گنبد ہے یہ گنبد جالی شریف جن کمانون مین نصب ہے
انہین کمانون پر بنائی گئی ہے بیضہ گنبد شریف کا کمانون سے تخمیناً پچیس ہات بلند ہے
اور سنگ بست ہے اوپر اس بیضہ شریف کے بجاے باریک چونے کے پتر جس کا نصب ہے
اوپر سے روغن سبز کیا ہوا ہے اوپر اس کے کلس طلائی بقدر چار ہات کے رفیع نصب ہے
اوپر اس کلس کے ہلال طلائی ہے کہ ہلال عید اسپر ہر سال وماہ نثار ہوتا ہے دورہ
بیضہ گنبد شریف کا تخمیناً سو ہات کا ہے گنبد شریف باہر مدینہ طیبہ کے دو تین کوس سے
نمایان ہوتا ہے اور یہ معجزہ نبویہ ہے کہ گنبد شریف ہیت بلند بلند پہاڑون سے بلند معلوم
ہوتا ہے اور بڑے بڑے پہارین روبرو گنبد شریف کے پست پائے جاتے ہین جیسا کہ
حال حیات شریف مین حضرت کے ظہور معجزۂ نبویہ تھا کہ بڑے بڑے قد اور آدمی حضرت کے
روبرو پست معلوم ہوتے تھے اور شان مبارک حضرت کی کہ شان الٰہی ہے سب سے رفیع اور
بلند پائی جاتی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما حجرۂ نبویہ کی دیوار تمامہ سراسر پردہ سے پوشش
کی ہوئی ہے یہ پردہ سبز وسفید ریشم سے تیار کیا ہوا ہے یعنی سبز زمین پر سفید ریشم سے
کلمۂ طیب اور اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا ہوا ہے اور وسط مین اس
پردۂ شریف کے کمربند زرین دو بالش کا عریض اوس مین بھی حروف بنے ہوئے ہین گرداگرد
حجرۂ مبارک کے ہے یہ پردۂ شریف بوقت تبدیل سلطان روم کے تبدیل پاتا ہے یعنے
جب سلطان نیا تخت نشین ہوتے ہین نیا پردہ گذرانا جاتا ہے اس واسطے یہ پردۂ
شریف کا تبرک کمیاب ہے اور دیکھنے مین آیا ہے کہ زائرین کو اغوات ایک روپیہ لیکر بقدر
ایک ہی روپیہ کے مدور قطع کر دیتے ہین۔ تابوت یعنے صندوق مزار شریف حضرت
خاتون جنت رضی اللہ عنہا مربع چار ہات کا اور بقدر قد آدم بلند اور سراسر چوبی ہے اور

اسپر اطلس سبز کا غلاف سراسر مستور ہے اور یہ قبہ شریف متطیل بطور قبر کے واقع ہے
اوپر سے غلاف کے کبھی دوشالہ زرین گران قیمت کے اور کبھی دوپٹہ بنارسی بیش بہا گذرانتے
ہین اور ہر ماہ مین اوس کو تبدیل کرے ہین اوپر سے اون دوشالون اور دوپٹون کے
تسبیحاے جواہرات بیش بہا اقسام اقسام کے گذرانتے ہین اور موسم زیارت حجاج مین بڑی
بڑے موتیون کے عمدہ گران قیمت تسبیحیان رہتی ہین جذب القلوب مین شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اب جس جاے روضۂ اطہر حضرت سیدۃ النسا بی بی فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ عنہا واقع ہے وہین مکان مبارک حضرت کا تھا۔ اور اس تابوت پر شامیانہ اطلس
سبز زردوزی چکن کا لگا ہوا ہے۔ سواے روائی پردون کے جو سابق مین مذکور ہوے
ہر ہر چشمہ جالی شریف مین اطلسی پردے دوسرے قسم کے آویزان ہے کہ اطراف مین انکے
حاشیہ مغرق زرین چکن کے کام سے ہے اور عرض حاشیہ ہاے زرین کا اس قدر ہے
کہ ہودہ اطلس کا درمیان مین بہت کم چھوٹا ہوا ہے اور کار زرین چکن سے آیات قرآنی
وغیرہ بنے ہوئے ہین ایسے کل جالی مبارک کے چوبیس پردے ہین بہ سبب اختلاف
طول اور عرض چشمون کے عرض وطول پردون کا بھی مختلف ہے پردے بڑے اونچین
دس دس ہات طویل اور چھ چھ ہات عریض ہین اور اسی قسم کے پردے اس سے
بھی بہت بڑے بڑے پانچون دروازہ حرم شریف اور تینون محراب مسجد نبوی پر اور دروازہ
منبر اور دریچہ ہاے باب جبرئیل پر آویزان ہے۔ پس اس قسم کے پردے کل تعداد مین
چالیس ہین سواے منبر شریف کے کل پردے بوقت قافلہ
حجاج آویزان رہتے ہین اور خالی ایام مین نہین
رہتے مگر منبر شریف کا پردہ ہر جمعہ مین دروازہ منبر شریف
اور آویزان ہوتا ہے

فصل سوم بیان مین مسجد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے

صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ علماء تاریخ اور اہل سیر بیان کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اونٹنی حضرت کی اب جہان دروازہ مسجد نبوی ہے وہان بیٹھ گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ مقام ہمارے اترنے کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس آیت کو تلاوت فرمائے۔ وقل رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اس وقت مین یہ مکان مسجد نبوی کا نخلستان تھا اور درمیان اس نخلستان کے مربدہ یعنی جائے خشک کرنے کھجور کے کہ ملک سے دو یتیم کے تھے جو کہ بعض انصار اون کو پرورش کرتے تھے اور ایک جماعت مسلمانون کی کہ قبل از تشریف فرمائی حضرت کے مدینہ طیبہ مین اسلام سے مشرف ہوئے تھے وہان نماز ادا کرتے تھے حضرت نے اون یتیمون کو طلب فرماکر اس جائے کو خرید فرمانا چاہا اونہون نے بلا عوض گذرانا چاہی مگر حضرت راضی نہ ہوئے اور اون کو پہلے قیمت دیکر بعد اوس کی بنیاد مسجد کی اوس جائے شروع فرمائے اور بعضے انصار بھی علاوہ اس کے نخل اپنے بمعاوضہ اوس زمین کے اپنے پاس سے اون یتیمون کو دئے اور مالکان زمین کو راضی کئے اور جو نخل کہ بے موقع واقع ہوئے تھے وہان سے نکلوادئے اور جو موضع کہ قریب بیت ابوب کے ہے وہان سے خشت تیار کئے حضرت نے بنفس نفیس اپنے سات ایک جماعت صحابہ کی بنا مسجد مین خشت اور تسلی اور تشویق اصحاب کے لئے یہ بشارت فرماتے اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فاغفر الانصار

والمہاجرۃ اور سقف مسجد کا خرما کی شاخ سے اور ستون اوس کے بھی کھجور کی لکڑی سے
بنائے حدیث مین وارد ہے کہ جس وقت حضرت نے بناء مسجد شروع کئے جبرئیل امین حکم لائے
کہ سقف مسجد موافق سقف مسجد موسیٰؑ کے بلندی مین ہووے کہ سات گز سے زائد نہ تھا
اور زینت اور تکلفات کو اوس مین راہ نہ ہووے سقف مسجد نبوی حضرت کے زمانہ مبارک مین
اس طور پر تھا کہ اگر بارش ہووے پانی اوس کا آدمیون کے سرون پر گرتا اور طول مسجد کا
بناء اول مین قبلہ سے حد شمال تک چوبین گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ترسٹ گز تھا پھر
فتح خیبر کے بعد سن سات ہجری مین تجدید بناء حضرت نے فرمائی اوس وقت طول و عرض مسجد
شریف سو سو گز ہوا اور اس بناء ثانی مین بھی حضرت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہم خشت کو بنیاد مسجد مین اپنے ہاتھون سے رکھے اور پھر بناء اول کے بعد سولہ یا
سترہ مہینہ تک بیت المقدس کے طرف نماز ادا فرمائے من بعد موافق حکم الٰہی کعبۃ اللہ
قبلہ مقرر ہوا اور مسجد کے تین دروازے تھے ایک بجانب قبلہ اور ایک جانب غرب کہ اس کو
باب رحمۃ کہتے ہین اور جانب مقابل مین دوسرا دروازہ تھا کہ حضرت اوسی دروازہ سے تشریف
لایا کرتے اس کو اب باب جبرئیل کہتے ہین اور حضرت کے وقت مین اس کا نام باب آل عثمان
تھا اور سمت قبلہ اس مسجد مبارک کا حضرت نے برای العین مشاہدہ فرما کر تقرر کئے کہ جبرئیل امین نے
حسب ارشاد الٰہی کوہ اودر حتون کو درمیان سے اٹھا دئے کعبۃ اللہ بعینہ مشاہدۂ مبارک
مین حضرت کے آیا اور قبلہ اس مسجد کا جانب مینراب کعبۃ اللہ ہے بعد تحویل قبلہ کے حضرت نے
اسطوانۃ مخلق کے پیچھے چودہ یا پندرہ روز نماز ادا کئے اب اس کو اسطوانۃ عائشہ مطہرہ
رضی اللہ عنہا کہتے ہین۔ من بعد حضرت نے اپنی نماز کی جاے وہ مقرر فرمائی جہان اب
محراب نبوی ہے حضرت کے زمانہ مبارک مین عادت محراب مسجد کی نہ تھی عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ کے وقت مین یہ عادت جاری ہوئی اور قبل وضع منبر قریب مین اُس ستون کے جو
متصل جانب غرب مسجد کے تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ ادا فرماتے اور
کبھی کبھی حضرت بہ سبب طول قیام کے اس جاے لکڑی بھی نصب فرمائے تھے پھر ایک
شخص نے منبر تیار کرکے گذرانا اوس وقت سے منبر پر خطبہ ادا فرمانے کی عادت قرار پائی پھر
وہ لکڑی کہ حضرت گاہے گاہے اوس پر تکیہ فرما کر خطبہ ادا فرماتے تھے آواز سے گریہ و بکا کی
قصہ اس کا اوپر گذرا۔ طول منبر شریف بقول صحیح دو گز تھا اور حالیہ منبر شریف کا بیان حالیہ مسجد
نبوی مین آوے گا ان شاء اللہ تعالی پہلے زیادتی مسجد شریف مین زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ مین ہوئی پس سیدنا عمر حسب ارشاد نبوی ۱۷ھ ہجری مین مسجد نبوی کو جانب قبلہ
اور جانب شام اور مغرب زیادہ فرمائے اور بہ سبب واقع ہونے حجرات ازواج مطہرات کے
جانب مشرق زیادہ نہین کیے پس طول مسجد زمانہ نبوی مین بجانب شام ایک سو چالیس گز
اور عرض اوس کا مشرق سے مغرب تک ایک سو بیس گز تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
ارشاد تھا کہ اگر ان حضرت باسباب مین اشارہ نہ فرماتے زیادتی مسجد مین ہرگز نہ کرتا اگرچہ
آدمیون پر جاتے تنگ ہوتی اس زیادتی مسجد مین مکان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا
داخل ہوا اور مکان سیدنا جعفر طیار کا نصف زیادتی عمر اور نصف زیادتی عثمان رضی اللہ
عنہما مین داخل مسجد نبوی ہوا۔ دوسری زیادتی زمانہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے
زیادہ ہوئی اور حضرت عثمانؓ نے ستون مسجد نبوی نقشدار پتھرون سے اور سقف مسجد کا
چوب ساگوان سے بنا کیے اور ستون مسجد کو لوہے اور رصاص سے مستحکم کیے زیادتی
عثمانؓ بجانب شمال مسجد کی زیادہ اور بجانب جنوب کمتر واقع ہوئی اور بجانب مشرق بہ سبب
واقع ہونے حجرات ازواج مطہرات کے بحال خود رکھی گئی اور ابتدا سے عمارت عثمانی شہر

ربیع الاول ۲۹ سنہ مین اور اتمام اس کا اول محرم سنہ ۳۰ مین ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۳۵ مین
ہوا لیکن مشہور قول اول ہے۔ تیسرے بار تغیر اور زیادتی مسجد نبوی مین بوقت ولید
بن عبد الملک کے واقع ہوئی اور عمر بن عبد العزیز اس وقت مین ولید کی طرف سے عامل مدینہ
طیبہ تھے پس عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بحکم ولید مکان لوگون کی جو اطراف مسجد نبوی
کے تھے بیت المال سے خرید کر کے داخل مسجد کئے اور حجرات ازواج مطہرات بھی منہدم
ہو کر شامل مسجد مبارک ہوئے اس وقت لوگون پر مصیبت ہوئی کہ اگر حجرات ازواج مطہرات
باقی رہتے لوگ اس کے زیارت سے مشرف ہوتے کہ کس طور سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس دار فانی مین بسر برد فرمائے ہین اور ولید نے مکان حضرت خاتون جنت کا
جو اوس مین فاطمہ بنت حسین و حسن اکبر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور اون کی اولاد
اوس مین سکونت پذیر تھی جبراً لیکر داخل مسجد کیا عمر بن عبد العزیز بحکم ولید ہزار دینار بعوض
مکان دینا چاہے مگر اونہون نے اس امر پر قسم کھائی اور قبول نہ فرمائے اور بیرون
مدینہ ایک موضع اپنی سکونت کے واسطے اختیار کئے کذا فی جذب القلوب محرر اوراق کنز
المطالب یا زبدۃ الاعمال مین دیکھا کہ اصل باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو اندرون احاطہ مسجد کے
واقع ہے وہ یہ ہے کہ جب فاطمہ بنت حسینؓ بامر ولید مکان سے فاطمۃ الزہرہ جدہ شریفہ
اپنی کے باہر آئے اس مقام پر کہ جہان اب باغ فاطمہ ہے نامزد ہے مکان بنا فرمائی
اور حکم کئے کہ وہان باولی تیار ہوئی جبکہ تیاری باولی شروع ہوئی اوس مین کئی چیز حائل
نکلی حضرت موصوفہ اس مین آب وضو اپنا ڈالے جب سے کوئی چیز حائل نمود نہین ہوئی اب
وہ باولی بیاہ زمزم ہے اس کے پانی کا مزہ بھی آب زمزم سے بہت شابہ ہے لوگ
اس کو بطریق تبرک پیتے ہین اور تطبیق اس روایت کی جذب القلوب کے روایت سے ممکن ہے

کہ حضرت موصوف پہلے مدینہ طیبہ سے باہر اپنے واسطے جاے مقرر فرمائے ہون پھر مقام
باغ فاطمہ پر جاے سکونت اختیار کئے ہون رجنا الی نقل مضامین جذب القلوب قول
مسجد شریف زمانہ مین ولید کے دو سو در عہ تھا اور عرض ایک سو سینٹ گز ولید نے
عمارت مسجد شریف مین نہایت تکلف کیا سقف اور دیوار اور ستون پر مسجد کے نقش
طلائی کیا اور قیصر روم کو لکھا اوس نے چالیس کاریگر اور چالیس شخص قوم قبطی کے اور اسی ہزار
دینار اور زنجیر ہاے نقرہ اور قنادیل اور ایک روایت مین چالیس ہزار مثقال طلا اور
انواع واقسام کے اسباب تکلف مسجد شریف کے واسطے بھیجا اور علامت محراب مروج
ہے اسی وقت سے روایت ہے کہ ایک شخص کاریگران روم سے ارادہ کیا کہ قریب
حجرۂ شریف کے پیشاب کرے بجبر داس قصد کے زمین پر گرا سر اوس کا پارہ پارہ ہوا
بمعائنہ اس بات کے دوسرے کاریگر اسلام سے مشرف ہوئے لکھتے ہین کہ اس وقت جو
بہتر صورت شجر یا بہتر نقش لکھتا تیس درہم علاوہ مزدوری کے انعام پاتا فقط نقش و
نگار دیوار قبلہ کو پینتالیس ہزار درہم صرف ہوئے ابتداء عمارت ولید ۸۸ھ ہجری اور
اتمام اس کا ۹۱ھ ہجری مین ہوا عمارت ولید مین چہار گوشہاے مسجد مین چار مینار
اذان تیار ہوئے سلیمان بن عبدالملک جبکہ بعداداے حج مدینہ طیبہ مین زیارت کو
حاضر ہوا جو منارہ کہ قریب باب السلام کے تھا اور اوس کا سایہ صحن مکان مین سلیمان
بن عبدالملک کے گرتا تھا اوس کو منہدم کیا صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ
کلام سید سمہودی سے ایسا پایا جاتا ہے کہ قبل عمارت ولید کی عادت یہ زمانہ کی
جاری نہ تھی واللہ اعلم بالصواب اور زمانہ ولید مین مسجد نبوی مین نماز جنازہ ادا کیا جاتا نہ
تھا چوتھے دفعہ زیادتی مسجد نبوی مین بوقت مہدی خلیفہ عباسی کے ۱۶۰ھ مین

ہوئی اس نے بھی مثل ولید کے تکلف اور زینت عمارت مسجد نبوی مین کیا اور زیادتی مہدی
کی فقط بجانب شام بمقدار دس ستون کے ہوئی بعضے روایت مین آیا ہے کہ ۱۶۰ھ مین
مامون خلیفہ عباسی نے بھی عمارت مہدی مین بھی زیادہ کیا واللہ اعلم بیان حلیہ مسجد نبوی
جو حال بنا کی ہوئی سلطان عبدالمجید خان بن سلطان محمود خان کی ہے باعث بنا رحال
یہ مسموع ہوا کہ بنا قدیم سے ایک ڈھیلا ایک مصلی پر گرا اور وہ شہید ہوئی سلطان
موصوف نے یہ خبر سنکر تجدید بنا مسجد شریف کیا یہ مسجد نبوی اور حرم شریف نہایت
عمدہ رشک خلد برین ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جو عشاق نبوی ہین اون کے
واسطے حرم نبوی کا حلیہ عرض کرنے مین آتا ہے تاکہ جو لوگ بظاہر فرش نہین ہوسکتے ہین
اس کے تصور سے ایک نوع کی زیارت اور برکات اور سعادت عظمی حاصل کرین ابتدا
بیان حلیہ مسجد نبوی دیوار قبلہ سے کی جاتی ہے۔ جانا چاہئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ زیادتی مسجد نبوی مین جو فرمائے وہ بجانب قبلہ واقع ہے اس واسطے کہ دیوار مسجد نبوی
جو حضرت کے وقت مین تھی وہ پیچھے ہٹ گئی لیکن نشان کے واسطے کٹہرہ پیتلی بنائی
ہین اور اہل مسجد مین روضہ منورہ اور منبر اور محراب نبوی واقع ہے اور جو جالے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ بجانب قبلہ زیادہ فرمائے اوس کو زیادتی عثمانی کہتے ہین سوائے اسکے
ہر طرف مسجد نبوی کے اور سلاطین نے اضافہ فرمائے ہین تاہم نشان اصل مسجد نبوی
ہر طرف مین واسطے برکات کے باقی رکھے ہین یعنے جہان تک کہ مسجد نبوی تھی وہان تک
نیم نیم ستون کو مسجد کے ترزنگاری ہے اور جہان سے اضافہ سلاطین ہے وہانکے
ستون سراسر سادہ ہین کیفیت اس کی مفصل آگے بیان کیجائے گی معلوم ہووے
کہ دیوار قبلہ مسجد نبوی معہ زیادتی عثمانی اور اضافہ سلاطین طول مین یک سو پینتالیس ہاتھ

اور دیوار قبلہ مین سولہ چشمین رواق بندی سے پیدا ہین ہر ہر چشمے مین قریب یک ہات کے بلندی
پر بہ نصب تختیان سنگ مرمر سراسر ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک خیابان بندی سے ہے
اور درمیان ہین مثل خانۂ آئنہ کے جاے چھوڑ کر ہر دو جانب مین اس کی تختیان سنگ
مرمر کی بقدر ایک ہات دو انگشت کے عریض اور بقدر ایک ہات ایک بالش بلند نصب ہین
اور پیشانی پر اس کے بھی تختی سنگ مرمر نصب ہے پس یہ چشمہ مثل خانۂ آئنہ بقدر دو ہات
چار انگشت کے بلند اور بقدر ایک ہات دو انگشت کے عریض واقع ہے متن مین جو مثل آئنہ خانہ
واقع ہے اس مین چینی سفید نہایت عمدہ اسپر گل کاری برنگ سرخ و سبز و اودہ بشکل اشجار
کی ہوئی ہے اور حاشیہ مین اوس کے چینی سبز عمدہ شفاف نصب ہے کہ حسن و لطافت اسکا
دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ؎ نہ ہے صفاء عمارت کہ در تماشایش ؎ بدیدہ بار
نہ گردد نگاہ از دیوار ؎ پس حاشیہ سبز مین گل کاری برنگ ہاے الوان زمین شفاف سفید
پر جو سب بکار چینی مثل آئنہ کے تجلی اور برقان اپنا بتا رہی ہے اور رواق بندی دیوار قبلہ سے
جو چشمہ پیدا ہین ہر ہر چشمہ مین بہ خیابان بندی کار چینی چھ چھ سات سات واقع ہین اور جو
تختیان سنگ مرمر کی پیشانی پر اس کار چینی کے واقع ہین اوسپر اسماء مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو دلائل الخیرات مین دو سو ایک اوپر ہین بخط طلائی منبد کندہ
ہین اور محاذی ہر ہر اسم شریف کے ایک طغرا مدور ہے کہ اس مین عبارت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بخط منبد طلائی کندہ ہے کہ قطر قلم ان حروف کا بقدر ڈیڑھ انگشت کے ہے اور زمین مین
روغن سرخ بھر دیے ہین کہ وہ حروف طلائی زمین سرخ مین رشک یاقوت ہین ایک
جلوہ نمائی کرتے ہین اور شان خط ثلث ہے حروف اس کے نہایت خوش خطی سے
لکھے ہوئے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور اوپر اس کے ایک پٹی بقدر چھ انگشت کے

عریض کارچینی کی سراسر واقع ہے پھر اوپر اس کے یکسطر خط ثلث طلائی منبد کی واقع ہے
کہ قط قلم اس کا موافق سابق کے ہے اور زمین اس کی سبز ہے اور ایک سطر سراسر
دیوار قبلہ پر واقع ہے عریض بقدر ربع گز معماری تخمیناً اور اسی دیوار قبلہ مین محراب عثمانی واقع ہے
کہ وہان سلسلہ اس کارچینی کا منقطع ہوکر پھر دوسرے جانب شروع ہے پس ہر دو جانب
مین محراب عثمانی کے اور روشندان کے خیابان بندی کارچینی کی ہے جس چشمہ مین
محراب عثمانی واقع ہے اس کی رواق بھی سب سے بڑی ہے جانب یمین محراب عثمانی پانچ
چشمہ رواق بندی اور اٹھائیس خیابان کارچینی ہے اور جانب یسار مین کہ انتہا مین اس کے
باب السلام ہے گیارہ چشمہ رواق بندی اور ستاون خیابان کارچینی ہے اور اسی طرف
زیادتی مسجد نبوی مین جو از جانب سلاطین ہے ایک سطر مطلا سبز زمین کی محراب
عثمانی کی رواق پر سے گذر کے آخر دیوار قبلہ تک منتہی ہوئی ہے اس سطر کی ابتدا مین
بعد بسم اللہ کے آیت فی بیوت اذن اللہ ان ترفع آخر تک بعد اس کے معہ بسم اللہ
آیت واذا قرءت القران فاستعذ آخر تک پھر معہ بسم اللہ سورہ انا فتحنا کامل پھر
درود شریف اور بہت سے اشعار نعتیہ کندہ ہین اتمام اس سطر کا مکرر آیت آخر سورہ انا فتحنا جو ہو الذی
ارسل رسولہ تا اثر السجود تک ہے پھر اوپر اس سطر کے بقدر چھ انگشت ایک پٹی کارچینی کی بطور
اوس کی پیشانی کے واقع ہے پھر اوپر اوس کے دوسری سطر خط ثلث جلی مطلا کہ قط قلم
اوس کا بقدر دو اڑائی انگشت کے ہے عرض اوس سطر کا قریب دو بالش کے اور زمین
اوس کی سرخ ہے پھر اوپر اس کے بقدر چھ انگشت کے کارچینی واقع ہے پھر اوپر اوس کے
سطر سوم مثل اول کے خط طلائی منبد کہ قط قلم اس کا بھی بقدر ڈیڑھ انگشت اور زمین اسکی
سبز ہے اور یہ سطر بھی مین آیت قرآنی مثل انا فتحنا الحمد للہ اور سوا اسکے

آیات قرآنی ہست کندہ ہین بیان اس کا بتمامہ اس مختصر مین گنجایش نہین رکھتا پس یہ تینون
سطر یعنے ہر دو جانب سطور زمین سبز اور درمیان مین زمین سرخ بشان خط ثلث طلائی نہایت
جلوہ نما ہے اور یہ تینون سطور ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک ہے لیکن محض سطر اول ان سطور سے
اور سطر دوم سرخ متن اور سطر سوم سبز متن محراب عثمانی تک منقطع ہو کر جانب ثانی محراب
موصوف سے شروع ہین اور دیوار قبلہ کی آخر تک منتہی ہوئی پھر اوپر اوس کے کارچینی ارتفاع
کمان چشمہ تک واقع ہے اور درمیان مین ایک ایک روشندان ہر چشمے مین بطور دریچہ
کے نہایت خوشنما کماندار ہے اور جالی آہنی نہایت نازک ہر ہر روشندان کے درمیان
نصب ہے اور رواق کے ہر دو جانب آئینہ ہاے دیوار نگ سفید اور سبز اور اودہ کی گل کاری ہے
اور مسجد نبوی کی پشت کی جانب مکان عشرہ مبشرہ کا ہے اوس مین درختہاے سبز تر و تازہ
نصب ہے اُن روشندان مین سے نہایت زہت سے نمایش دیتے ہین کہ اس سے دیکھنے
والون کو فرحت حاصل ہوتی ہے طول ان روشندان کا مقدار چار ہات کے اور عرض دو
ہات کا ہے ارتفاع دیوار قبلہ کمان نوتک مقدار چالیس ہات کے تخمینا ہے اور کمانون پر
قبہ واقع ہین مگر ارتفاع قبہ ہا مختلف ہین کہین تخمینا دس ہات کہین کم کہین زیادا اور جس
چشمہ مین کہ محراب عثمانی ہے وہ چشمہ بھی سب سے بڑا ہے محراب عثمانی نہایت پر تکلف ہے
یعنے سنگ مرمر کا ہے بمقدار دیڑھ قد آدم بلند اور بقدر چار ہات کے عریض ہے رواق
اوس کی سنگ مرمر سفید شفاف مہرہ دار سی اس مین سیاہ مہلیان نصب ہین مگر
نہ بعینہ صورت مہلی کی کہ نا مشروع ہے اور ہر ہر مہلی کے دونون جانب طلائی تحریر
ہے اور ہر دو جانب اوس کے زمین سرخ مین قطعات متعددہ بخط ثلث مطلا اور قط قلم
بمقدار دیڑھ انگشت کے ہے تحریر ہے اور رواق محراب سے تین ہات اوپر ایک دائرہ سنگی ہے

اطراف مین اس کے برگ عقدہ کندہ ہین اور تمام دائرہ مغرق بطلا ہے اور اس دائرہ مین بہ آئینہ
بندی گل کاری گونا گون ہے اور ہر دو جانب اس دائرہ کے دو سمو سے سنگی بھی مثل دائرہ
مذکورہ مغرق بطلا اور گل کاری آئینہ بندی کے واقع ہے پس یہ دائرہ معہ ہر دو سمو سہ
ایک عجیب خوشنما ہے اور اس قبہ مین بائیس روشندان کمانداز نفیس بصفت مذکورہ
ہے جانب یمین محراب موصوف کہ جانب شرق مسجد شریف ہے پانچ چشمہ بروات بندی کمانہائے
چسپیدہ دیوار قبلہ سے ہین اس مین اٹھائیس آئینہ کار چینی ہے اور آخر مین دیوار کے اس طرف
دروازۂ منارہ حضرت بلالؓ کہ اس کو اب منارۂ رئیسہ کہتے ہین واقع ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
کہ اس منارہ پر اب رئیس المؤذنین اذان دیتے ہین الحاصل بعضے جانب اس دیوار قبلہ یمین
محراب عثمانی کا محاذی جالی مبارک مواجہ شریف کے واقع ہے اور جانب یسار محراب موصوف
کہ غربی ہے اور سلاطین اس طرف مسجد مبارک کو زیادہ کئے ہین گیارہ چشمہ کماندار ہین یمین
ستاون آئنہ کار چینی ہے اور باب السلام مسجد نبوی اسی جانب ہے ۔ عرض زیادتی عثمانی کا
بیس ہات جو ہے بعینہ باقی ہے اس مین سلاطین وغیرہ کے طرف سے کچھ زیادتی نہین
ہوئی ۔ زیادتی عثمانی کی دو درجہ ہین طول مین درجہ اول درجہ دوم سے کم ہے اس واسطے کہ
دونو جانب مین اس کے حجرہ دس دس ہات کے طویل واقع ہین درجہ اول ایک سو پینتیس
ہات ہے اور درجہ دوم ایک سو پچپن ہات ہے اور حد طول اس کا باب السلام سے منارہ رئیسہ
تک اور عرض دیوار قبلہ سے وہ کٹہرہ پیتلی ہے جو حد زیادتی عثمانی ہے پس حد ارض زیادتی
عثمانی جانب یمین کچہ جالی مواجہ شریف واقع ہے اور باقی کٹہرہ پیتلی ہے اور زیادتی عثمانی
مین نیم ستون سنگ مرمر کے ہین اس مین حسب موقعہ تحریرات متعددہ طلائی ہین اور
سنگ مرمر کمال شفاف سفید مہرہ دار ہے اطراف مین اوس کے کتابت بخط ثلث طلائی اشعا

نعتیہ وغیرہ نہایت خوشنما ہے انتہا مین اس نیم ستون کے حلقہ برگہای سنگ سادہ بروغن سرخ نہایت عمدہ کندہ ہے اور یہ حلقہ برگ ایک بالشت کی بلند ہے اور مغرق بطلا ہے اور اس نیم ستون مرمر پر ستون سنگ سادہ بروغن سرخ کمال نزاکت اور صفائی سے استاد کیا ہوا ہے قابل تصویر اس ستون کا بھی مغرق بطلا ہے اور یہ نیم ستون سنگ مرمر اس ستون سرخ کی کرسی معلوم ہوتا ہے کرسی نشینی اور صفائی اور نزاکت اور صناعی اس کی قابل دید ہے زیادتی عثمانی اٹھتر ہات طول اور بیس ہات عریض ہے باقی بتیس ہات طول مین اسی طرف جو سلاطین کی زیادتی ہے اس مین بھی ویسا ہے دیوار قبلہ مین کما ہے چسپیدہ معہ آئینہ کاری چینی جیسا کہ زیادتی عثمانی مین بیان اوس کا بشرح وبسط ہوا واقع ہے رواقہا رمسجد شریف جو نیم ستون مرمر پر واقع ہین چالیس پر ایک ہے اور یہ نیم ستون مرمر تیرہ ہین کہ علامت زیادتی عثمانی ہے باقی جو زیادتی سلاطین ہے اس مین ستون سنگ سادہ کی سرخ ہین کل ستون زیادتی عثمانی اور زیادتی سلاطین جو بجانب زیادتی عثمانی ہے اکتیس ہین اور جانب یسار محراب عثمانی دروازہ منارہ باب السلام ہے وہ بھی نہایت عمدہ اور پر تکلف ہے چوکھٹ اور پیشانی اوس کی مغرق بطلا ہے الغرض جو کٹہرہ پیتلی حد زیادتی عثمانی ہے جانب اس کے وہ مقام کی ابتدا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا مسجد شریف فرمائے ہین پس یہ کٹہرہ مذکور بمنزلہ دیوار قبلہ اس کے واقع ہے اور اسی سے ریاض الجنت شروع ہے تین چشمہ مسجد نبوی تک ریاض الجنت کا عرض اور چار چشمون تک اس کا طول ہے اور اس جانے کو ریاض الجنت اس واسطے کہتے ہین کہ یہ مقام درمیان قبر معطر اور منبر منور کے واقع ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے مابین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی درمیان قبر شریف اور منبر منیف میرے ایک باغ ہے باغہای جنت سے محدثین معنی مین اس حدیث کے

وجوہات متعددہ بیان کئے ہین پس بکثرت استعمال روضہ مخدوف ہوکر ریاض الجنۃ مشہور
ہوا حدود ریاض الجنۃ مین بھی ویسے ہی نیم نیم ستون مرمری ہین جیسا حد زیادتی عثمانی مین
ذکر ہوا۔ پھر ماورا اس ریاض الجنۃ کے اور دو دو چشمی بہ نصب ستونہاے سنگ سرخ غیر مرمری
کہ تا نصف ستون کا رطلائی ہے اور طول و عرض اونکا موافق چشمہاے سابق ہے یہ وہ
حد ہے کہ یہان تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابا ے کرام کے وقت مبارک مین سقف
مسجد نبوی پر تھا تیسرا ایک اور حد ہے کہ ستون سنگ سرخ سادہ لہ طلا خص سر اور کرسی پر
اون کے ہے اور طول مین مسجد نبوی کے بعد حد ثانی تین ستون کے بعد جو تھے ستون پر
ہذا مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندہ ہے اور تین کرسی ہاے سنگین بالختی ہاے سنگ
مرمر صحن مسجد مبارک مین نصب ہین یہ علامت اس کی ہے کہ کل مسجد نبوی معہ سقف
اور صحن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابا ے کرام رضی اللہ عنہم کے وقت مین اتنی ہی
تھی من بعد خلفاے عباسیہ اور بنی امیہ کے وقت مین اضافہ ہوئی کل مسجد نبوی معہ زیادتی
صحابا ے کرام سواے زیادتی عثمانی مشرق سے مغرب تک انیانوے ۸۹ ہاتھ اور جنوب سے
شمال تک ننیانوے ۹۹ ہاتھ الحمد للہ کہ یہ پیمایش قریب بہ روایت جذب القلوب ہے اب
جو بنا سقف مسجد نبوی ہے محض نو ہات بجانب شمال اصل مسجد شریف جو معہ صحن بھی رہ گیا
اور باقی سب اصل مسجد نبوی معہ صحن کو سقف مسجد بنا حال معہ اضافہ سلاطین محیط ہے اور
معلوم کیا چاہئے کہ اوپر محض تفصیل اُن ستون کی بیان کی گئی جو حدود عثمانی اور حدود اصل
مسجد نبوی وغیرہ تھی سیواے اس کے جو سلاطین نے سقف مسجد نبوی مین اضافہ کئے ہین
ن کے ستون اور چشمہ سیوا انکے ہین اصل مسجد نبوی بجانب بالین روضہ اقدس کے ہے
لیکن بجانب بالین روضہ منورہ کے فقط چھ چشمہ مسجد موصوف سے ہین اور ایسی اصل مسجد نبوی کے

جو کہ جانب بالین مبارک روضہ منورہ کے واقع ہے محراب نبوی اور محراب سلیمانی اور دو کبری
ہین محراب نبوی اس جاے پر ہے کہ یہان آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام رحلت
تک امامت سے اپنے صحابے کرام کو نماز پڑہائی۔ محراب موصوف سنگ مرمر شفاف کا ہے بکا
طلا نہایت عمدہ اور طریقہ محراب مسجد جو تا حال مروج ہے ایجاد کیا ہوا ہے عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ کا ہے قبل ان کے یہ طریقہ نہ تھا کہ عامل مدینہ طیبہ جانب سے ولید بن عبد الملک
کے تھی اونہون نے بنائی پشت پر اس محراب کے یہ عبارت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم امر بعمارۃ ھذا المحراب النبوی العبد
المعترف بالتقصیر مولانا السلطان ابو النصر قایتبای خلد اللہ ملکہ
سنۃ ثمان وثمانین وثمانمائۃ یعنی ابو النصر قایتبائی نے اس محراب کو ۸۸۸ ہجری
مین تیار کیا محراب نبوی بناے قدیم مین سلطان عبد الحمید خان بانی حال سنے اس مین کچھ
تصرف نہین کیا اور یہ محراب جانب بالین جالی اقدس روضہ اطہر سے بیس ہاتھ کے فاصلہ پر
ہے اور بلندی محراب شریف بقدر دو قد آدم ہے اوپر اوس محراب کے ایک قبہ مثلث یعنی
سہ گوشی اسپر ایک کلس طلائی بہت عمدہ نصب ہے یہ قبہ معہ کلس رفعت مین بقدر قد آدم
نہایت رفیع الشان ہے اور دل یعنی ضخامت محراب شریف بقدر سوا دو ہاتھ کے ہے ہر چند
کہ اس محراب مبارک مین چند قطعات سنگ مرمر ہین مگر صناعی سے ایسا وصل کیا گیا ہے
کہ کل محراب ایک جسم دکھائی دیتا ہے اس محراب کے رواق سفید مرمر شفاف پر سیاہ
لہرہ پیلی نما نہایت جلوہ دیتا ہے اور اس رواق پر ہر دو جانب خط ثلث کے سطر کندہ
اسپر طلائی ملمع ہے اور یہ عبارت تحریر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قد نری
تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر

المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ صدق اللہ ان
اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم
تسلیما صدق اللہ اللھم صلی علی سیدنا محمد خاتم النبین وامام
المرسلین ورسول رب العالمین ۔ اور ماتحت اس سطر کے ہر دو جانب اق
محراب موصوف مین یہ حدیث کندہ ہے کہ زمین اوس کی سبز ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوٰۃ عماد الدین پھر اندرون محراب ایک سطر مین یہ حروف طلا سے تحریر ہے
الحامدون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر
والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین اور ہر دو جانب ضخامت محراب
خط طلائی سے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے زمین سبز
وسیاہ وسرخ مین اقسام اقسام کی طلائی عمدہ گل کاری ہے کہ دیکھنے سے تعلق ہے
پیشانی پر اوس کے ہر چہار جانب سنگ مرمر کی بیل اور پھول کندہ کر کے کیا ہے وہ بھی
سراسر مغرق بطلا ہے اوپر محراب کے جو قبہ اور کلس بنا ہوا ہے اس مین بھی سبز سرخ رنگ کے
زمین مین عمدہ عمدہ طلائی کام ہے بیچ مین اوس قبہ کے ایک حلقہ مدور سبز رنگ کے اوس مین
حروف زرین کندہ ہین بشان طغرا دور سے برابر سمجھ نہین ہوتی اور یہ محراب کسی طرف
دیوار نہین ہے دونون بازو پر کٹھرہ پیتلی نصب ہے اور تھوڑے فاصلہ سے جنب مین کٹھرہ
پیتلی کے دونو طرف محراب کے کمانین پیتلی ہین پھر جانب ثانی کمانون کے کٹھرہ پیتلی
نصب ہے اور یہ وہی کٹھرہ حد زیادتی عثمانی ہے اور دونو کمانون کی اندر دروازہ بطور پھاٹک
کے نصب ہے کہ اس دروازہ سے زیادتی عثمانی مین آدمی داخل ہو سکتا ہے اور اون بیچ دونو کمانون
ایک ایک گرد پیتلی نصب ہے ایک کمان کے گردہ پر بخط ثلث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کندہ ہے اور دوسرے پر یہ حدیث ہے ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ
اور جانب ثانی کمان متصلی جو جانب شمال محراب نبوی ہے پھر ایک گردہ کمان پر قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ ہے اور دوسری پر یہ حدیث من زارنی فی مماتی
فکانما زارنی فی حیاتی ترجمہ حدیث اول درمیان حجرہ اور منبر میرے ایک باغ
ہے باغون سے جنت کے ترجمہ حدیث دوم جو شخص کہ میری زیارت رحلت کے بعد کرے
پس گویا کہ وہ مجھ سے عالم حیات مین ملاقات کیا اور یہ دونون کمانین درمیان منبر شریف
اور حجرہ منیف کے واقع ہین جانب یسار منبر مبارک کے ایک طرف ہین یہ حدیث کندہ ہے
الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا دوسری جانب مین یہ
حدیث کندہ ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی صدق رسول اللہ
ترجمہ حدیث اول ۔ ایمان داخل ہوگا مدینہ طیبہ مین جیسا کہ داخل ہوتا ہے سانپ اپنی سوراخ مین
ترجمہ حدیث دوم ۔ جو شخص کہ میری قبر کی زیارت کرے اوس کے لئے میری شفاعت
واجب ہے سچ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محراب نبوی بفاصلہ تیرہ ہات کے منبر
شریف سے واقع ہے پس یہ محراب درمیان جالی بالین شریف اور منبر منیف کے واقع ہے
جاننا چاہئے کہ اوائل عہد آن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین منبر کا طریقہ نہ تھا اور سبب
بنا منبر دو لکھتے ہین پہلا یہ کہ جب حضرت کو دیر تک خطبہ مین کھڑے ہونے سے تکلیف
ہونے لگی دوسرا یہ کہ ایلچی جا بجا سے واسطے سیکھنے احکام اسلام کے آپ کی خدمت
شریف مین حاضر ہوتے صحابائے کرام سے آپ کو تمیز نہین کر سکتے اس واسطے تیاری
منبر کئے تاکہ حضرت اسپر تشریف رکھنے سے خطبہ مین ہرج نہ ہو اور ایلچی بھی حضرت کو
صحابائے کرام رضی اللہ عنہم مین پہچان لین اور جو منبر شریف کو بنایا اوس کے نام

بعضے باقول یا باقوم اور بعضے میمون اور بعضے صباح اور کلاب کہتے ہین اور یہ منبر
مبارک چوبی تیار ہوا تھا اور سنہ سات یا آٹھ ہجری مین تیاری اس کی ہوئی بلندی
مین بقدر دو ہاتھ کے اور تین درجہ کا یعنی دو زینہ اور ایک نشستگاہ تھی بقدر ایک گز مربع
اور نیچے نشستگاہ کے جو درجے تھے وہ بالشت بالشت کے عرض کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نشستگاہ منبر پر تشریف رکھکر پاے شریف اپنے درجہ دوم پر رکھتے جس وقت کہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے ازراہ ادب دوسرے درجہ پر بیٹھتے تیسرے درجہ پر
پاے شریف اپنا رکھتے بعد جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تیسرے درجہ پر
بیٹھکر پاے شریف اپنے زمین پر رکھتے جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے چھ سال
تک موافق طریقہ عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کئے من بعد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی جاے پر تشریف رکھے اور منبر مبارک کو پارچہ قبطیہ سے غلاف تیار کرکے پہنائے
کہ قبل حضرت عثمان کے یہ عادت نہ تھی حضرت عثمان کے وقت سے شروع ہوئی جبکہ
معاویہ رضی اللہ خلیفہ ہوے چھ درجہ منبر تیار کئے پھر جب مروان حاکم مدینہ طیبہ ہوا منبر
شریف کو وسیع کیا اور طریقہ وسعت منبر شریف اس طور پر ہوا کہ منبر نبوی پر آبنوس کا
منبر بطور غلاف کے بنایا گیا تاکہ نشستگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون کے بیٹھنے سے
محفوظ رہے اس وقت مین لوگ اس مین ہات داخل کرکے منبر شریف کو مس کرتے تھے
اور برکت اوس سے حاصل کرتے تھے اور واسطے اخذ برکت کے کسی طرف سے نشستگاہ آنحضرت
کھلی رکھتے تھے۔ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو کہ اوس وقت مین حاکم
مدینہ تھے لکھے کہ منبر نبوی کو مسجد نبوی سے نقل کرکے شام کو بھیجدین جبکہ مروان حسب
ایماے معاویہ منبر نبوی کو حرکت دینے کا ارادہ کیا ایک ایسی ہوا سے سیاہ ہی کہ روز روشن مین

ستارہ نظر پڑے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ معاویہؓ بذات خود بارادہ نقل منبر
نیشہ کو حرکت دی سورج گھن سی ایسی تاریکی ہوئی کہ دن کو ستارہ نظر آئے معاویہ
رضی اللہ عنہ بمشاہدہ اس حال کے اس فعل سے باز آئے بلکہ یہ عذر کئے کہ مین منبر نیشہ کو
اس لئے حرکت دیا تاکہ دیکھون دیمک نے کھایا ہے یا کیا ہے۔ مطری سے یہ روایت ہے کہ
معاویہؓ نے منبر شریف کے چھ درجے ایسے کئے کہ منبر شریف نبوی جو تھا تین درجہ ایک
اور دوسرا منبر تین درجہ کا بناکر منبر نبوی اوپر رکھے ایسے کل چھ درجے ہوئے پھر جبکہ منبر شریف کے
لکڑیان بباعث کہنگی کے گر گئے خلفاء بنی عباس نے منبر نیشہ کی تجدید کئے اسطور
پر کہ منبر نبوی کی لکڑیون کے سات دوسری لکڑیان بچگی تھین اوس کے گیگی تیار کی
پھر جبکہ حرم شریف مین آتش زدگی ہوئی یہ منبر نیشہ محروق ہوا پھر بعضے خلفاء بنی عباس نے
تجدید منبر کئے اور جو لکڑیان منبر نبوی محروق کی بچی رہین اس کو دیوار قبلہ مسجد نبوی کی
جانب رکھدئے تاکہ لوگ اوس کو مس کرین اور برکات حاصل کرین اس واسطے کہ وہ لکڑیان
حضرت کے جسم شریف سے مس کی ہوئی تھین ؎ بمقامیکہ نشان کف پائے تو بود ۔ سالہا
سجدہ صاحب نظران خواہد بود ۔ الغرض کئی بار دوبدل منبر نیشہ کا ہوا آخر الامر
اب منبر جو مسجد نبوی مین موجود ہے بنا کیا ہوا سلطان مراد بن سلطان سلیم رومی کا ہے
اور تاریخ بنا سنہ ۹۹۸ ہجری ہے اور یہ تاریخ منبر نیشہ پر بخط ثلث طلائی کندہ ہے منبر اعمر سلطان
مادیہ منبر تمام سنگ مرمر کا ہے کہ نہایت مصرہ دار شفاف ہے اس کے نیچے چبوترہ
سنگ مرمر کا قریب دو بالشت کے ہے مواجہ منبر تحت چبوترہ دو سیڑیان سنگ مرمر
کی اوپر اوس چبوترہ کے بقدر دو ہات کے عریض اور ایک قدآدم پر ایک ہات زائد بلندی
مین ہے اور اس کمان مین دو پاٹی دروازہ نصب ہے پیشانی پر کمان کے کلمہ طیب اور کچھ

اشعار بھی کندہ ہین بباعث دقت مفہوم نہین ہوتے کمان دروازہ پر جابجا تحریر طلائی
بہت عمدہ ہے اور اس کمان سے سیڑیان منبر کی شروع ہین پھر دس درجہ پر نشستگاہ ہے
کہ اوسپر ہر چہار طرف کمان سنگ مرمر کے عمدہ بنے ہوئے ہین بقدر قد آدم رفیع ہین
ان چاردون کمان پر ایک قبہ مخروطی سنگ مرمر کا بقدر قد آدم بلند بنا ہوا ہے سراسر مغرق بطلا
ہے اور ہر دو جانب سیڑیون کی منڈیر سنگ مرمر جالدار کے نصب ہے اور یہ بھی سراسر
طلائی ہے منبر شریف کا دروازہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے مگر جمعہ کے روز کھلتا ہے اوسپر
ایک پردہ اطلس سبز کا رزین کا معلق ہوتا ہے اور ہر دو جانب اس کے نشان سبز
مخملی کا رزین کی نصب ہوتے ہین چنانچہ بیان اس کا مفصلاً فصل نماز مین کیا جاوے گا اس
منبر شریف کے روبرو سات ہاتھ کے فاصلہ پر ایک مکبر ہے کہ بلندی اس کی زیادہ قد آدم سے
بربع ہاتھ ہے زمین اس کی سراسر سنگ مرمر کی ہے کہ ستون مرمری پر قایم ہے راہ آمد و رفت
مین کمان قایم ہے اور اوس مین دو پاٹی دروازہ قایم ہے اور ماتحت کمان کے سیڑیان سنگ سادہ
کی چکردار نصب ہین اور یہ مکبرہ صغیر یعنی چھوٹا مکبرہ کہلاتا ہے اوپر بوقت نمازون مین
مکبرین اوسپر کھڑے ہوکر باواز بلند تکبیر کہتے ہین تاکہ تمام مصلین کو رکوع و سجود اور قیام
امام کی اطلاع ہو الغرض منبر شریف کے دونو جانب مین دو حالون پر بے غلاف قرآن مطلا
عمدہ عمدہ خط کے قریب دو تین سو کے رکھے ہوئے ہین اور بہت سے لوگ اس جا سے
حاضر رہکر تلاوت قرآن مجید کرتے ہین اور منبر کے بازو کی جانب دس ہاتھ کے فاصلہ پر
بجانب مغرب محراب سلیمانی ہے یہ بنا کردہ سلطان سلیمان خان رومی کا ہے نقشہ
اس محراب کا بعینہ موافق محراب نبوی ہے مگر فرق یہ ہے کہ رواق محراب نبوی مین کار
طلائی زیادہ ہے اور محراب سلیمانی مین اس قدر نہین اور ان دونو محراب کی درمیان مین

منبر نبوی واقع ہے اور پشت محراب سلیمانی پر یہ عبارت کندہ ہے انشا هذا المحراب
المبارک المظفر سلطان سلیمان شاہ بن سلطان بایزید خان
اعز اللہ انصارہ بمحمد وآلہ وسلم تاریخ شہر جمادی الاول سنہ ۹۰۸ ہجری ثمان
وتسعمایۃ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اس محراب کو سلطان سلیمان شاہ نے سنہ ۹۰۸ ہجری
شہر جمادی الاول میں بنایا ہے اور اس محراب کی بھی ہر دو جانب میں مثل محراب نبوی
کے دو کمانیں پتیلی ہیں اور اوس میں پیتلی دروازہ ہیں ایک کمان کی پیشانی پر لا الہ
الا اللہ الملک الحق المبین دوسری پر محمد الرسول اللہ صادق
الوعد الامین دوسری جانب میں ایک کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یؤمن بھا لم یکن من
اھلہا اور ایک جانب میں دوسری کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔ ترجمہ حدیث اول یہ ہے کہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری روز قیامت حق ہے جو شخص
ایمان میری شفاعت پر نہ لاوے یعنی انکار میری شفاعت کا کرے وہ مستحق شفاعت کا
نہیں ہے مصداق انکار شفاعت فرقہ نجدیہ ہیں جن کو وہابیہ کہتے ہیں پس مسلمان کو
لازم ہے کہ حضرت پر جان سے نثار ہیں اور تصدیق ارشاد حضرت کریں اور ایمان لاویں
اللھم ارزقنا محبتک ومحبۃ نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بجاہ النبی
المقصود جو جالی روضہ منورہ کی خلف شریف کے جانب واقع ہے اوسی طرف میں
قبہ اتون جنت رضی اللہ عنہا کا ہے اور یہ قبہ شریفہ کی اطراف بھی جالی روضہ
منورہ کی محیط ہے اور باہر اس جالی کے ایک قطعہ اور کئی چشمہ مسجد نبوی کے ہے

ہین طول اس قطعہ کا جنوب سے شمال تک انتیس ہات اور عرض اس کا مشرق سے مغرب
تک تیتیس ہات ہے اور اس قطعہ مسجد مین دو چبوترہ ہین ایک چبوترہ متصل جالی شریف کے
کہ اوس مین محراب تہجد گاہ نبوی واقع ہے اور نقشہ اس کا حلیہ جالی شریف مین بیان
کیا گیا اور سیہری درمیان مین چہوڑ کر پھر ایک چبوترہ بطور چوکی خانہ کے واقع ہے کہ اسپر
اغوات موافق باری اپنے شب و روز حاضر رہتے ہین طول اس کا قریب دس بارہ ہات
کے ہے اور عرض دو تین ہات کا ہے اس چبوترہ کے پیچھے ایک اور چبوترہ اغوات کا ہے
کہ وہ قریب بارہ پندرہ ہات کے مربع ہے اور اطراف اس کے پیتلی کٹہرہ ہے کہ
سنگین منقش مونگرون مین نصب ہے اور ہر چند کہ جانماز قالین تمام مسجد نبوی مین مفروش
ہین مگر خصوصاً اس چبوترہ پر عمدہ عمدہ قالین کی جانماز بچھتی ہین اس واسطے کہ یہان اہل
خدمت مثل شیخ الحرم و نائب الحرم اور خزانہ دار کی حضوری کا مقام ہے اور ان کے لئے
یہان مصلے بھی بچھتے ہین اور بوقت نماز پنجگانہ سب اسی چبوترہ پر اغوات صف باندہکر
نماز ادا کرتے ہین اور اس قطعہ مسجد مین دو گھڑیال بلند بقدر قد آدم بیش قیمتی دھرے ہوے
ہین کہ ذکر اون کا حلیہ جالی شریف مین ہوا اور اسی قطعہ مسجد مین سراسر بیوتات مسجد کہ
انتہا اس کا سراسر جانب مسجد سے ہی واقع ہے اور اس قطعہ مسجد مین کہ واقع خلف شریف ہے
حجرہ اغوات ہین کہ اس مین کونجیان منارہ ہاے اذان کی اور مصلے مامون کے
اور سامان وغیرہ رکہتے ہین اور باب النساء بھی بہ سبب قربت جالی شریف کے
اور دروازون سے زاید ہے اور چبوترہ کلان مربع اغوات کا جس کے اطراف کٹہرہ پیتلی
ہے جس کا ذکر اوپر ہوا یہ چبوترہ اصحاب صفہ کا ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے وقت مین تھا کہ یہان ایک سائبان بنا ہوا تھا جو صحابا کہ مجرد اور بے سامان تھے وہ

یہان رہتے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہین اونہین مین سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
ہین کہ اون کی خوراک اور غذا محض دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اون پر بادجودیکہ
تین تین چار چار فاقہ گذرتے تاہم وہ کسی سے سوال نہ کرتے ابوہریرہ فرماتے ہین کہ
اکثر اوقات شدۃ فاقہ سے مجھپر غشی آجاتی لوگ یہ گمان کرتے کہ اس کو کچھ جنون ہوا ہی
جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہین سے ہدیہ آتا وہ سب اصحاب صفہ مین
تقسیم پاتا اور بعضون کو حضرت اپنے ساتھ کھانے مین شریک فرماتے اور بعضون کو
صحابہ کرام جو اغنیا تھے اون کو تفویض فرماتے تاکہ اون کی ضیافت کرین اس واسطے
لقب اصحاب صفہ کا حضرت کے وقت مین اضیاف المسلمین تھا شمار ان کا سو کبھی زیادہ کبھی کم
ہوتا تعریف اون کی حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل
اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف
تعرفھم بسیماھم لا یسالون الناس الحافا ترجمہ یہ خیرات اور صدقات کے مستحق
وہ فقرا ہین جو اپنے تئین اللہ کی راہ مین روکے ہین کہ زمین پر چلنے کی قوۃ نہین رکھتے جو
لوگ کہ حال سے ان کے ناواقف ہین بہ سبب نہ سوال کرنے کے اون کو غنی اور مالدار
جانتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم انکو علامت سے اور تہور سے پہچانتے
ہو وہ لوگ کسی سے عجز والحاح سے نہین سوال کرتے انتہی اور اسی طرف مین حجرات ازواج
مطہرات ہین اور آمد و رفت بھی اون کی اسی جانب سے تھی اس واسطے اس کو باب النساء
کہتے ہین اب بھی عورات کی جالی جو مسجد نبوی مین ہے قریب باب النساء کے واقع
ہے فقط جالی مبارک پائین کے طرف مین جو قطعہ مسجد نبوی ہے طول اس کا جنوب سے
شمال تک سراسر متصل نہ یادتی عثمانی جانب دروازہ مندرجہ رئیسے اور جانب

شمالی اس کا متصل سراسر قطعہ مسجد جالی پائین مبارک ہے اس قطعہ کا مشرق سے مغرب تک
کہ جانب مغرب ہین اس کے باب جبرئیل اور جانب مشرق ہین جالی پائین روضۂ منورہ
ہے اور ایک ہی درجے اس قطعہ ہین تین حجرے کے بقدر چار ہاتھ کے بلند اور دو ہاتھ کے
عریض ہین اور باہر سے اس کے سینھاے آہنی اور اندرون ہین دروازے نصب ہین
اور باہر ان تینون حجرون پر کار طلائی ہے اور درمیان کے حجرے کے پر کار طلائی زائد
ہے اور پیشانی پر اس کے ایک طرۂ طلائی نصب ہے اور نیچے اس کے بکار طلائی یہ آیت
شریف کندہ ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیما اسی جانب ستون مقام جبرئیل ہے کہ یہ ستون حال ہین جالی
شریف کے اندر داخل ہوگیا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ شاید حضوری جبرئیل کی خدمت
نبوی ہین اسی طرف ہوتی ہو گی اب بعضے معلمین ہین یہ عادت جاری ہے کہ زائرین کو
اس مقام ہین حاضر کرکے ملائکہ پر اس مضمون سے عرض کرتے ہین السلام علیکم یا ملئکۃ
حافین قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سلام ہو تم پر اے فرشتو جو حاضر
ہو تم اطراف قبر مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ شائد
ارباب کشف کو شہود اس بات کا ہوا ہے کہ قبر انور کے پاس ستر ہزار ہر روز نوبت بنوبت
حاضر ہوتے ہین حضوری اون کی اسی دروازہ سے ہوتی ہے باہر باب جبرئیل کے اور اون
تینون در یکچون سراسر سنگ مرمر کا فرش ہے اور دونو جانب ابتدا و انتہا مین فرش سنگ
مرمر کے دروازہ چوبی خوش نما نصب ہین اور یہ فرش سنگ مرمر بیرون دروازہ مسجد
نبوی خاص اسی دروازہ مبارک کی طرف ہے اور دوسرے دروازہ مسجد کے طرف نہین
اور اندر حد سنگ مرمر باوجودیکہ بیرون مسجد ہے مگر یہان کوئی جوتہ پہن کر حاضر نہین ہوتا

یہ اہتمام بھی مخصوص اسی دروازہ سے ہے کہ اور دروازہ ہائے مسجد تک جوتہ پہنکر حاضر ہونے
کی اجازت ہے سبب اس کا ظاہر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروازہ یعنی باب جبرئیل جالی
روضہ منورہ سے قریب ہے کہ ایسے کوئی دروازہ قریب نہیں اور شاید تعظیم فرشتگان
حاضرین قبر شریف بھی مدنظر ہو واللہ اعلم اور جو جنازہ کہ لاوارث ہو اور میت حرم شریف میں
حاضر کرنے کی اپنے کو وصیت نہ کیا ہو اُن کی نماز بھی یہی فرش سنگ مرمر پر ادا کرتے
ہیں الحاصل طول مسجد نبوی بنا رحال معہ زیادتی عثمانی وزیادتی سلاطین مشرق سے
مغرب تک ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے مگر دو درجون کا طول کچھ کم ہے اور عرض
مسجد نبوی جنوب سے شمال تک ۹۶ ہاتھ ہے باب النسا کی جانب میں متصل قطعہ
مسجد خلف شریف سراسر دالانچہ بیوتات غرب رویہ ہے اور اس کے دو درجے ہیں طول
میں جنوب سے شمال تک ایک سو ایک ہاتھ ہے اور عرض میں مشرق سے مغرب
تک اٹھائیس ہات ہے اور اس میں بقدر ستر ہاتھ کے عورتون کے واسطے جالی
نصب ہے جو بی کہ اسپر روغن سبز کیا ہوا ہے اس جالی میں سوائے عورتون کے مرد
بیٹھ نہیں سکتے اور اس دالانچہ کی دیوار میں سراسر کتابخانہ نصب ہیں کہ اس میں اغوات
اور اہل حرم اور مدرسین سامان اپنا رکھتے ہیں تعداد میں اٹھتر ہیں ان میں ایک
درجے کتابخانہ اڑتالیس اور دو درجے تیس ہیں ابتدا میں اس بیوتاتکی قریب باب
النسا ایک دیوار سنگ بست بقدر قد آدم ضخیم دو ہاتھ کی اور طول میں سولہ ہاتھ ہے
وسط میں اس دیوار کے محض واسطے خوشنمائی کے ایک محراب سنگ سرخ کہ اوسپر
گل کاری مبنذ بملمع طلائی ہے کہ عمارت حال میں تیار ہوا ہے اور اس دیوار میں
بھی کتاب خانہ نصب ہیں محض اغوات اس میں اپنا سامان رکھتے ہیں مابین اس

دیوار کے اور عورتون کے جالی کے انتیس ہاتھ کا فاصلہ ہے اس قطعہ مین شب کو اغوات
موافق اپنی بلدی کے یہان حاضر رہتے ہین اور بستر ہای خواب بھی اون کے یہان
رہتے ہین اور برعایت حضوری اغوات اس دالانچہ کی رواقون پر پردے آویزان
ہے معمول ہے کہ بسترین اغوات کے قبل عشا آتے ہین اور بعد ازان صبح اونکے
مکانون کو واپس جاتے ہین اس دالانچہ غرب رویہ کے جواب مین محاذی دوسرا
دالانچہ شرق رویہ باب الرحمۃ کی طرف پر واقع ہے طول اس کا مساوی طول دالانچہ
غرب رویہ کے ہے مگر عرض اس دالانچہ کا پینتیس ہاتھ ہے دو درجے طول مین
ان دونو دالانچون کے دس دس رواق اور عرض مین دو دو رواق ہین دالانچہ غربرویہ
مین کتاب خانے دیوار مین نصب ہین اس دالانچہ شرق رویہ مین کتابخانہ ہاے چوبی
بلندی مین سات ہاتھ اور عرض مین تین ہاتھ اور ضخامت مین بقدر ایک ہاتھ ہین
اور تعداد مین بتیس ہین ان مین بھی اہل حرم اور مصلیان اہل مدینہ کا اسباب رہتا
ہے اور ان کتاب خانون کو اغوات سے کچھ تعلق نہین اور جو کہ غیر ملک والے مدینہ
طیبہ مین اقامت پذیر ہون اور اہل حرم سے راہ و رسم پیدا کرین بشرط مستعار
کوئی ایک کتاب خانہ کی کونجی ان کو ملتی ہے بوقت حضوری حرم شریف اسباب
ضروری اپنے رکھنے کا انکو بہت آرام ہوتا ہے متصل ان دونون دالانچون کے
جواب مسجد مبارک واقع ہے کہ طول اس کا ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے دونون
جانب مین اس قطعہ کے ایک ایک منارہ اذان ایک معروف منارہ شکیلہ دوسرا
منارہ سلیمانیہ واقع ہے اور دروازہ ان منارون کے بھی اسی جواب مین سے ہے
اور وسط مین اس کے باب مجیدی ہے روبرو مسجد مبارک اور بیوتات کے

دوتین ہاتھ کے ایک طرۂ طلائی مثل قلغی طاوس کے نصب ہے اور
ہر دو جانب تختی پر گل کاری نہایت عمدہ کندہ ہے اور اسپر بھی ملمع طلائی
ہے اور تختی سنگ مرمر میں بخط ثلث طلائی یہ حدیث کندہ ہے صلوٰۃ فی
مسجدی خیر من الف صلوٰۃ فی غیرہا الا المسجد الحرام۔ ترجمہ ایک نماز
میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسرے مسجدوں میں مگر مسجد
حرام اور جو رواقین مسجد مبارک اور جواب اور دالانچہ بیوتات کہ محاذی صحن
مسجد واقع ہیں دو دو رواقوں کے وسط میں سر پر ہر ہر ستون کے سنگین
مدورات بقدر دو بالش دورہ میں نہایت خوش قطع آئینہ نما ہیں اور اطراف
ان مدورات کے سہ نابی قوس بلندی میں سہ انگشتی واقع ہے اور اس
پر ملمع طلائی ہے اور اس مدورات میں بخط ثلث طلائی اسمائے
صحابائے کرام رضی اللہ عنہم اور اسامی دوازدہ امام وغیرہم رضی اللہ
عنہم کندہ ہیں اور بمثل آئینہ طلائی نہایت مزین اور خوشنما
معلوم ہوتے ہیں تعداد میں انچالیس ہیں قبہ ہائے مسجد مبارک
معہ جواب اور دالانچہ کل دو سو تیس اور ستون کل مسجد میں معہ
جواب وغیرہ تین سو اٹھاون اس میں نیم ستون مرمری یعنی جو ستون
کہ زمین سے نصف تک سنگ مرمر اور نصف سقف تک سنگ سادہ کی اکتیس
ہیں اور نیم ستون زرین یعنے جن ستون کے نصف تک محض کار طلائی ہے
اور باقی سنگ سادہ کے ہیں سترہ ہیں اور نیمہ جو بطور جواب کے
دیوار سے متصل نصب ہیں اڑسٹھ اور باقی ستون سادہ دو سو بیالیس

ہین سطبری ستونون کے دور ہ مین اس قدر ہے کہ دونون ہاتھ آدمی اگر
حلقہ کرے اس مین آجاے نیم ستون مرمری اور نیم ستون طلائی پر نصف
تک کار طلائی اور باقی ستونون کے سرون پر یقدر ایک ہاتھ کار طلائی
ہے اور سر پر سب ستونون کے گل کاری نہایت عمدہ پتھر پر کندہ
اور اس پر ملمع طلائی ہے اور سب ستون بلکہ کل مسجد سنگ سرخ سے
بنی ہوئی ہے اور واسطے زینت اور برقان کے روغن پھرا ہوا ہے۔ پس
ہر ہر ستون سرخ پر نقش عمدہ طلائی کمال نزاکت اور صفائی سے
ہے۔ مثل سرو ایک صورت تصویر ہے اور دریچے جو دیوار قبلہ مین واسطے
آمد و رفت ہوا کے اور روشنی کے بنائے ہین نہایت پاکیزہ اور
مزین ہے کسی جاے تو وہ دریچے بصورت کل پتھر سے تراشے ہوے
نہایت نزاکت اور صفائی سے دیوار قبلہ مین نصب ہے اور اس مین
آئینہ ہاے رنگارنگ موافق مقتضاے مکان اس مین جڑے ہین
وہ آئینہ ہاے رنگارنگ بصورت برگ گل ہین اور قوران کے مغرق بطلا ہین
اور کوئی دریچے رواق دار ہین اور کوئی مربع ہین اور رواقون مین اور اطراف
حاشیہ دریچہا آئینہ ہاے رنگارنگ نصب ہین اور وہ سب دریچے
تعداد مین (۲۸۴) ہین قطعات بخط طلائی آئینہ وار حجرۂ شریفہ
کے اطراف اور ہوا اس کے بکثرت نصب ہین اس مین احادیث
اور اشعار نعتیہ تحریر ہے۔ اون قطعات مین سے ایک قطعہ
مین یہ حدیث ہے۔ اللہم صل علی محمد من قال فی صحیح الجنان لہ سبعون

عالم حول العرش یستغفرون بحب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ویلعنون
ببغض ابی بکر وعمر۔ ترجمہ حدیث تحقیق کے واسطے حق تعالیٰ کے ستر ہزار
مخلوق ہین اطراف عرش کے کہ مغفرت چاہتے ہین محبین ابی بکر اور عمر کے
واسطے اور دشمنون پر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لعنت کرتے ہین
اور ہر دروازہ مسجد نبوی کے مقابل ایک قطعہ بخط ثلث طلائی پر
تکلف آویزان اور اس مین نویت سنۃ الاعتکاف تحریر ہے یعنے
مین نیت اعتکاف مسنون کی کرتا ہون اور یہ یاد دہی ہے کہ ہر کوئی
شخص بمجرد داخل ہونے مسجد مبارک کے نیت اعتکاف کر لیوے
تاکہ جتنا اس کو ثواب حاصل ہووے۔ ایک ثواب زیارت
نبوی دوسرا دخول مسجد۔ تیسرا اعتکاف کا اور یہ بنا بر مذہب
امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے ہے۔ ان کے پاس وقفہ کرنا مسجد مین نیت
اعتکاف ایک لمحہ بھی اعتکاف صحیح ہے اور ہر ہر قطعہ معلقہ مسجد
شریف نہایت پر تکلف اور مزین اور مصفا ہین کہ صفائی اور حسن مین
آئینون پر مات کرتے ہین اور یہ سب قطعات بطور آئینہ بندی کی مرتبہ ہے
اپنے اپنے موقع پر آویزان ہے صحن مین مسجد مبارک کے محاذی جالی
خلف شریف کے ایک احاطہ ہے اور اس کے اطراف مین کثیرہ
آہنی سبز نصب ہین اور آمد و رفت کے واسطے اس مین ایک دروازہ
ہے مگر جبکہ خادمین حرم شریف آب رسانی اشجار کو جاتے ہین تو وہ
کھل جاتا ہے ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے ہر کوئی اسمین جا نہین سکتا اسکے

اندر چند درخت خرما اور ایک درخت املی اور ایک درخت بیر کا ہے اور
یہ باغ فاطمہ کے ساتھ نامزد ہے اور باہر متصل کٹیرہ ہائے سبز ایک
چاہ ہے اس کو چاہ زمزم کہتے ہین کہ اس مین آب چاہ زمزم آتا ہے چنانچہ
ایک سال اس کا قصہ یہ مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے ڈول
چاہ زمزم مین مکہ معظمہ مین ڈالدیا تھا وہ ڈول اس چاہ مدینہ مین نکلا
اور واسطے اظہار معجزۂ نبویہ کے وہ ڈول ایک مدت تک مدینہ
طیبہ مین آویزان رہا۔ اصل اس باغ فاطمہ کا اوائل فصل مین مذکور
ہوا۔ یہان سے حلیہ دروازہ ہائے مسجد نبوی عرض کیا جاتا ہے
سب دروازون سے مسجد نبوی کی بہت پر تکلف اور بڑا باب السلام
ہے کہ جانب اور خ اس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بلندی مین دس
بارہ ہاتھ بلند گل کاری آہنی ہے کہ وہ مغرق بہ طلا ہے اور پاٹونیز
اس کے بیل بوٹے انواع اقسام کے نصب ہین۔ ایک پاٹ پر
ان المتقین فی جنات النعیم اور دوسرے پر ادخلوھا بسلام
آمین پتیلے حروف کندہ نصب ہین۔ اور اس دروازہ پر ایک
بڑا قبہ مثل قبہ ہائے مسجد شریف بنا ہوا ہے اور اندر قبہ کے بخط طلائی سہ
انگشتی شان ثلث بہت سے آیات قرآنی مثل وننزل من القرآن
ماھو شفاء وغیرہ تحریر ہین اور باہر دروازہ کے سراسر چوکھٹ
ایک سطر حروف طلائی جلی بشان ثلث تحریر ہین کہ اس مین دعا واسطے
سلطان عبد المجید خان کے تحریر ہے اور اس کا نصب بھی سلطان عثمان خان

تک اوس مین مذکور ہے اور ماتحت قبہ اور ہر دو جانب دروازہ دیوارون پر
سراسر کار چینی ہے اور بیچہ دروازہ غرب رو یہ ہے جانب غرب مین مسجد کے
واقع ہے جنب مین اسی دروازہ کے باب الرحمہ ہے یہہ بھی پر تکلف ہے
مگر نہ مثل باب السلام کے طول و عرض مین بھی کم ہے اس باب الرحمہ پر سائبان
سنگ سرخ ہے۔ دونون جانب سائبان دو ستون مثل ستونہائے مسجد
منقش مطلا ہے مگر ان ستونون کے مابین یہہ آیت کندہ ہے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم بخط ثلث طلائی تحریر ہے یہ دروازہ
مبارک بھی جانب غرب ہے مسجد شریف مین واقع ہے محاذی اور مقابل مین اس
دروازہ کے جانب شرق مسجد شریف باب النسا ہے اور اوس کے اطراف
بھی بہت آیات قرآنی بخط ثلث طلائی تحریر ہین پیشانی پر اس دروازہ کے بخط
ثلث یہہ آیت تحریر ہے جو ازواج مطہرات کی شان مین نازل ہے وقرن
فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ اور دوسری یہہ آیت واذکرن
ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ یہہ دروازہ شرق رو یہ ہے
جنب مین اس کے سراسر باب جبرئیل ہے اور پیشانی پر اس کے بخط ثلث یہ
آیت شریف مطلا تحریر ہے فان اللہ ہو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین
یہہ دو تو دروازہ یعنی باب نسا اور باب جبرئیل بھی پر تکلف ہین مگر باب الرحمۃ
سے کم باب نسا پر سنگ سرخ کا سائبان کمر کی ستون سنگ سرخ پر استادہ
ہے باب جبرئیل بلا سائبان ہے۔ وسط جواب مسجد نبوی مین باب توسل ہے

جو مشہور باب مجیدی ہے باب توسل بانی مسجد حال سلطان عبدالمجید خان نے
نام اس کا رکھا تاکہ وسیلہ اپنی نجات کا ہووے اور باب مجیدی اسواسطے
مشہور ہی کہ یہ ایجاد سے سلطان مذکور کے ہی اسکی پیشانی پر بخط ثلث طلائی
کندہ ہے یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا
فی سبیلہ لعلکم تفلحون یہہ دروازہ سب دروازون سے بلندی مین
کم ہے اور حلیہ اسکا قریب حلیہ باب النسا کی ہے اور یہ دروازہ شمال رویہ ہے
اور باہر ہر ہر دروازہ کے حنفی پانی کے ہین سنگ سرخ سے نہایت عمدہ
بنے ہوئے ہین اس مین توٹیان وضو کیواسطے لگائی ہین مگر باب السلام کے
حنفے حرم شریف سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے اور یہ حنفے سب سے بڑے اور
مدور ہے اور باقی تینون دروازون حنفے متصل دیوار مسجد نبوی قریب تر دروازہ
ہے مصلے جو مسجد نبوی مین مفروش ہین ہر ہر مصلے بقدر دو ہات کے عریض اور
تین ہات طویل ہین سب مصلے پشمی رنگ سرخ و سبز و زرد ہین کہ پشم ان کے
بقدر دو تین انگشت کے نہایت نرم اور مخملی ہے کہ اسپر بیٹھنے سے نہایت آرام
اور راحت حاصل ہوتی ہے اور رنگ ان کا بہت شوخ اور عمدہ ہی کہ دیکھنے
سے آنکھون کو زینت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اس قسم کے مصلے استنبول مین
تیار ہوتے ہین لیکن ایسا نرم عمدہ رنگ پشم کا قالین ملک ہند مین دیکھنے مین
نہین آیا البتہ اس قسم کے مصلے استنبول سے مکہ معظمہ مین اگر یک یک مصلے پندرہ
پندرہ بیس بیس روپیہ کمپنی کو بکتے ہین تعداد کل مصلون کی تین ہزار دو سو اٹھاون
ہے یہ مصلے بموسم سرما مسجد مبارک مین بچھتے ہین اور موسم گرما مین اٹھ جاتے ہین

اسواسطے کہ پشمی فرش گرم ہوتا ہے موسم سرما مین اس سے آرام ہوتا ہے اور
موسم گرما مین گرمی زاید ہوتی ہے سابق مین مسجد مبارک مین بموسم گرما فقط فرش
حصیر رہتا تھا چند سال سے وحدانہ میمن کہ وہ خدمت گذاری حرم مین شریفین
مین نہایت کمربستہ ہی سلطان روم سے اجازت لیکر جانماز ہائے شطرنجی کا
فرش گذارنا یہہ ایام گرما مسجد نبوی مین وہی مصلے بچھتے ہین۔ منارہ اذان مسجد
شریف مین پانچ ہین یک منارہ رئیسہ کہ جائے اذان حضرت بلال
رضی اللہ عنہ ہے رئیس المؤذنین اس منارہ پر اذان کہتے ہین فقط یہہ منارہ
سلطان عبدالمجید خان کے وقت مین تجدید نہوا بلکہ منارہ قدیم رہا اور باقی
منارہ اذان تجدید ہوئے اور یہ منارہ بہ نسبت سب منارون کے روضہ
اطہر سے قریب تر ہے اور جانب شرقی دیوار قبلہ سے متصل ہے بلکہ منتہی گوشہ
شرقی دیوار قبلہ ہی یہ منارہ سب منارون سے بلند ہے اور اس کے تین درجے
ہین بلندی اس کی قریب دوسو ہاتھ کے ہے دوسرا منارہ باب السلام ہے یہ منارہ
محاذی اور مقابل منارہ رئیسہ کے گوشہ غربی مین دیوار قبلہ کے واقع ہے اس کے
قریب مین منارہ باب الرحمہ ہی یہ دو منارہ دو درجے ہین بلندی قریب سو ہاتھ
کے ہین وضع انکی بھی قدیم معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم اور دو منارہ دونو گوشہائے
جواب مسجد شریف مین واقع ہین نام یک منارہ کا شکلیہ دوسرا سلیمانیہ ہی یہ
دو منارے بوضع جدید بستونی نہایت صفائی اور راستگی سے تیار ہوئے
ہین ان دونون منارون کے تین تین درجے ہین اور ہر ہر درجہ اس کا
سنگہائے مقرنس ہی نہایت نازک ہی اور سر پر ہر درجے کے ملمع طلائی ہے اور

اور بلندی دونون منارونکی قریب ڈیرسو ہاتھہ کے ہی حرم کے شریف کے باہر
قریب مین کئی احاطہ بنے ہوئے ہین اسمین طہارت خانہ سنگ بست متعدد ہین
اور وہ نہایت پاکیزہ رہتے ہین اسکی شست وشودن بہر مین کئی بار ہوتی ہے
ہر ہر طہارت خانہ مین پانی کی ٹوٹی لگی ہے کہ اس سے ہر آدمی بآسانی
طہارت کرسکتا ہے اور لوگون کو اوس سے نہایت آسایش وآرام ہے
جاننا چاہئے کہ مسجد نبوی نہایت عمدہ اور کمال پر تکلف ہی اور اس مین قسم
قسم کے صناعی ہی یک تو یہ کہ مسجد موصوف باوجودیکہ سراسر سنگ بست ہے
مگر اس کی بنا مین ایسی نزاکت کاریگری ہے کہ جیسا کوئی تارنیہ کاغذ یا پارچہ
کمال صناعی اور نزاکت سے ہندوستان مین تیار کرتے ہین اور نقش اسکا ایسا
عمدہ اور نفیس کیا ہوا ہی کہ جیسا کاغذ عمدہ منقش ولایت سے آتا ہے اور التزام اس
بنائے مسجد مین یہ ہے کہ جہان جہان ستون مسجد حضرتؐ کے وقت مین تھے اسی
مقام پر بنا در حال مین قایم رہین تا برکات بنائے زمانہ نبوی باقی رہے اور حضرتؐ
کے وقت مبارک مین ستون مسجد نبوی درخت خرما سے اور سقف اسکا شاخہائے
خرما سے تھا پس قریبہ عمارت اسوقت کہان ملحوظ باینہمہ بنائے حال کی قریبہ عمارت
مین کچھ بھی فرق نہ آیا اور باقی رہنا قریبہ عمارت سابقہ بکمال عجیب بلکہ معجزہ نبویہ ہے
صلی اللہ علی سیدنا محمد صاحب المعجزات پس یہ عمارت رفیع الشان مصفا معہ
پردہاے رزین اور شیشہ آلات گران بہا سے مملو ہے اور اسقدر فسحت
عمارت مین سب جائے پر فرش عمدہ مخملی مفروش ہی اور طلا اسجائے ایسا لیقہ
ہے کہ جابجا ہر در و دیوار پر اور ہر ہر ستون مسجد پر یہان تک منارہ ہاے اذان

باوجود اس کلانی اور سطبری کے سب مطلا اور مذہب ہین اور سب پر ملمع طلائی ہے
اطلس وحریر کا اس مین اتنا صرف ہے کہ کمانی پردہ روضہ منورہ کے ستونہا تہہ کے
مکسر ہین سب اطلسی ہین اور ہر ہر پر دیکے اطراف مین جہار شش انگشتی طلائی
کلابتون کے اور چہار انگشتی قور طلائی معہ جواب دو انگشتی لگی ہوئی ایسے بھی پردہ بکثرت
ہین سوائے اس کے پردہہائے اطلسی بشکل مربع مستطیل باحاشیہ یکدستی
کارچکن کلابتونی ہر ہر محراب اور دروازہ ہا مسجد مبارکے واسطے اور ہر ہر پردہ
پیمایش مین چالیس چالیس پچاس پچاس ہاتھہ مکسر ہے یہ بھی بکثرت ہین سامان
طلائی روضہ منورہ کا مثل طوغہا موم بتی اور قنادیل اور درخت طلائی روشنی کے
اور عود سوز ہین کہ مرصع بہ الماس و یاقوت وزمرد گران بہا سقف پر آویزان ہے
اور تختیان جواہر والماس ویاقوت وزمرد بیش بہا کے اور خوشہ ہاے مروارید
گران بہا جو اپنے مدضع اور موقع پر لگے ہین ماورا اس کے صرف نقرہ کا تو کچھ
حساب بھی نہین کہ قنادیل جو نفس مسجد نبوی مین بکثرت ہین زنجیرین سب کے
نقروی ہین اور بڑے بڑے طوغین موم بتی کے دہرے ہین اس سے وچند
سامان طلائی نقروی روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا کوٹھے مین کوتل رکھا ہوا ہے
اس کے استعمال کی نوبت نہین پہونچتی پس حرم نبوی ٹہاٹ بارگاہ شاہنشاہی کا
معلوم ہوتا ہے حاضرین نماز پنجگانہ اور زائرین جو بکثرت کمال آداب سے بجز انکسار
حرم نبوی مین حاضر رہتے ہین کوی دست تضرع اور دعا روضہ منورہ کیطرف
دراز کرتے ہین کوی دست بستہ کہڑے ہوکر متوجہ روضہ شریف سلام عرض کرتے
ہین کوی کمال شوق اشک آنکہون سے بہاتے ہین کوئی بکمال ادب بیٹھے ہوے

درود شریف عرض کرتے ہین کوی نہایت اضطرار جالی شریف روضہ انور کو
بلک جاتے ہین کوی خشوع وخضوع سے اس عتبہ عالیہ پر جبہہ سائی کرتے
ہین ہر چند کہ بعضے لوگ اس امر سے انکو منع کرتے ہین مگر وہ اپنے فعل سے باز
نہین آتے ادہر اغوات بالباس فاخرہ کمربستہ گرد وپیش روضہ مقدسہ اہتمام
مین سرگرم ہین اودہر خدام حرم بالباس پاکیزہ اپنے خدمات پر معمور اور بکار
خود مشغول ہین اس سے صاف وصریح پایا جاتا ہے کہ شہنشاہ عالیمقام دربار عام
مین برآمد اور جلوس فرمایا ہے سرفرازی کا اس شہنشاہ کے کچھ حال مجھ سے
مت پوچھو کہ جس کے دلمین یک ذرہ اور محبت اس ذات مکرم سے حاصل ہو
اس پر صاف وصریح یہ امر منکشوف ہوتا ہے کہ اس روضہ منورہ مین یک شاہنشاہ
برآمد ہے کہ نظر رحمت اور عنایات سے اپنے ہر ہر حاضرین کو سرفراز فرماتا ہے
اور ہر ہر شخص بقدر حوصلہ اوظرف اپنے مقتبس انوار عنایات اور مراحم شہنشاہی
اور جذبہ عنایات حضرت کا ہر ہر حاضرین کے دلپر ایسا ہوتا ہے کہ الطاف
صدوالدین اسپر تصدق ونثار ہے اس حال سے عقدہ حل ہوتا ہے کہ صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم بوقت ایسے مخاطب ہونے کے فداك بابائنا وامهاتنا
یعنے ہمارے ماں باپ فدا ہون آپ پر عرض کرتے اور تصدیق مضمون
حدیث نبوی بھی بمرتبہ حق الیقین پہونچتا ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ
جن کو ذرہ بھی ایمان حاصل ہے وہ لوگ میری شفاعت سے مستفید ہین اسواسطے
کہ جو لوگ یکذرہ ایمان رکھکر حضرتؐ کے روضہ مبارک کے پاس حاضر ہوجاوین
عنایات اور رحمت سے حضرت کے محروم نرہین پس روز محشر تو روز خاص رحمت

اور کرامت اور شفاعت ہر اس روز وہ لوگ کیون کر حضرت کی شفاعت سے
محروم رہین گے اور معنے حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی کی
بھی صاف حاضرین کو دیکھہ جاتے ہین ترجمہ حدیث حضرت کا ارشاد ہے جو
شخص میری قبر کی زیارت کرے اوس کے واسطے میری شفاعت واجب ہے اور
توجہات حضرت کے قلب حاضرین پر مشہود ہونا نتیجہ شفاعت حقتعالے کے پاس
ہے کسواسطے کہ توجہات حضرت عین توجہات حق ہے پس کھل گیا سر اس
آیہ کریمہ کا کہ قرآن مین وارد ہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک
فاستغفر اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر لوگ
اپنی ذاتون پر ظلم کرے اور گنہگار ہو کر حضرت کے پاس حاضر ہون اور حضرت
انکی مغفرت خدا سے چاہین تو انپر حق تعالی بھت متوجہ ہوتا ہے اور رحم فرماتا ہی
پس شفاعت حضرت کی نہ مخصوص اور محصور روز قیامت ہی بلکہ حاضرین کو شفاعت
سے حضرت کی دارین مین فیض یاب ہوتے ہین اور حاضرین کے واسطے بغیر حضور کے
بلا وقفہ شفاعت سرفراز ہے اور یہ عنایت اور توجہات نبویہ عام حاضرین پر
مبذول ہین پھر جو لوگ کہ اخص الخاص یعنے اولیا اور ابدال اور اقطاب
امت مرحومہ ہین حال عنایت نبویہ انپر اور ہے کہ وہ ہمسے بیان نہین ہوسکتا
اور صد وائے اور ہزار افسوس ہے حال پر اون لوگون کے کہ اپنے تئین امت
مرحومہ مین شمار کرتے ہین اور شفاعت سے حضرت کے انکار اور در باب
زیارت کی توجیہات رکیکہ تاویلات واہیہ کرتے ہین ھدانا اللہ
وایاہا سواء الطریق یہ وہ بارگاہ شاہنشاہی ہے کہ سلاطین اور بادشاہان

جہان جس کے حضوری کی تمنا ہی مین مر گئے سلاطین ظاہری تو کیا چیز ہے جملہ انبیاء و مرسلین صلوۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام یہان کے انتسا بکی تمنا رکھتے ہین اسی باعث سے شب معراج مسجد اقصے بیت المقدس مین سب انبیاء اور مرسلین اپکی اقتدا سے شرف ہوئے اور عیسی علیہ السلام تبنا آپکی امت مرحومہ مین داخل ہون گے اور زیر سایہ مزار اطہر آپ کے دفن ہون گے جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد کی شان مبارک مین ارشاد فرماتے ہین افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی فلك العلی لا تغرب یعنے سب آفتاب نبوت انبیاء و مرسلین کی چمکی اور غروب ہوئی مگر ہمارا آفتاب جو ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہمیشہ بلند رہے گا اور کبھی نہ زایل ہوگا اور حضرت کے واسطے آنا فانا تا قیام قیامت ازدیاد مقامات اور ترقی درجات حق تعالی کے پاس سے عنایت اور سرفراز رہے لی اور کیا خوش نصیبی مساکین اور فقراء امت مرحومہ ہے کہ لکوک بلکہ کروڑہا حضوری سے مشرف ہوگئے اور قیامت تک ہوتے جائین گے نظر خاص اس شہنشاہ کی غربا کے حال زار پر ہمیشہ مبذول ہے غریب پروری خاصہ اس بارگاہ کا ہے اسواسطے ارشاد ہوا اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ؎ فقر تو مقبول تھا دربار کا ✦ خاص تھا تمغا مرے سرکار کا

فصل چہارم در بیان خدمت روضہ منورہ کے واسطے خدمت مبارک جالی شریف کے خوجے مقرر ہین وہ قریب یک سو کے ہین اور ان کیواسطے یک ہی طرح کا لباس مکلف اور نفیس مقرر ہے یعنے سر پر مخملی ٹوپی گنبدہ

گندہ پنبہ دار سوئین کا کام کیا ہوا اس پر عمامہ بیگوشی صاف چپٹہ مدور بندہا
ہوا اور جسم مین دو تین لباس اندر اور پر سب کی شلیع بڑی آستین کی
اور سر وال اور مکرشال کی فرہ جامہ وار سے بندہی ہوئی اور خوجہ کو یماں
کی اصطلاح موافق آغا کہتے ہین اور جمع ان کی اغوات ہے اور وہ مثل
سرہنگان اور چوبداران بارگاہ عالی نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ہین
اور سب مین بڑے عہدہ دار کو ان کی شیخ الاغوات کہتے ہین اور
جتنان سامان حرم شریف کہ ہزارہا روپیہ کا ہے سب انہین کی سپرد ہی
بعد نماز عشا کی ہر شب لوگون کی برخاست کی جاتی ہے کسیکو اندرون
حرم شریف رہنے کا حکم نہین مگر وہ جس کو اجازت دیوے یہانتک کہ
بادشاہ حاکم صدر کہ ترک سے وہان ہی بغیر ان کی اجازت اسوقت کی
مین نہین رہتے اور اندرون جالی مبارک کے روشنی اور تمام
حرم کے قندیلون کی روشنی سوائے روشنی درختون کے اور
حفاظت اور سب خدمت جالی شریف اغوات سے متعلق ہے اور
بچون کو جو بعد انقضای ایام چلہ کی داخلہ کیواسطے حاضر کرتے ہین یہ بھی
متعلق اغوات ہے اور اگر کوئی شخص حرکت نامناسب جیسا مسجد نبوی
مین آواز بلند کرے یا ہجوم ہیجوم قع خلاف تہذیب کرے اس سے باز رکہنا
اور تعلیم ادب کرنا متعلق اغوات سے ہی مسجد نبوی مین کوئی کسیکا نام لیکر
پکار نہین سکتا کیونکہ اس مین آواز بلند ہوتا ہے اگر کسیکو بلانا مقصود ہو تو
اوس آواز خفیف سے کہتے ہین بس وہ سر شخص جان لیتا ہی کہ مجھے بلاتا ہے تمام

بلدہ مبارک کے لوگ بباعث خدمت اور قرب شاہنشاہی کی کمال تعظیم
اور توقیر اغوات کی کرتے ہین علی الخصوص جسوقت کی اغوات کسی خدمت کے
لئے اندرون جالی یعنی کی حاضر ہوتی ہین پس باہر نکلتی ہے معاً کوئی
توھات ان کے اپنے ہاتون اور سر پہ رکھ لیتا ہے اور کوئی ان کی
جسم پہ ہات پھیر کر اپنی موٹھہ اور جسم پہ مل لیتا ہے اور کوئی ان کی قدمبوسی
اپنا ہات لگا کر اپنے آنکھون پر رکھ لیتا ہے غرض ہر قسم کے برکات انکی
تعظیم اور توقیر مین حاصل کرتے ہین اور قاعدہ انمین یہ ہے کہ جس کو خدمت
گذاری مین مدت سات برس سے تجاوز کرے اس کو یک تلگی سفید جسطرح
کہ یہان اقربائے رئیس یعنی والی ملک کن دستار مین طرہ مقیشی لگاتے ہین
ملتی ہے پس اس کی کمال تعظیم اور توقیرات اغوات پر ہوتی ہے کہ جن کو
وہ طرہ نہین ہے اور بعضی ان مین عالم ہی ہین کہ درس کہتے ہین اور
یہ لوگ سلطان روم کے پاس سے خرید ہو کر یہان خدمت مبارک مین
داخل کیا جاتے ہین زہے نصیب اور ان کے واسطے معاش بھی مقرر
کیا جاتا ہے اس کا ذکر آگے ہونگا ان لوگون کے واسطے خاص یہہ
خدمت مبارک ہونیکا یہہ وجہ معلوم ہوئی کہ سلطان روم نے اول ہر
فریق سے واسطے اس خدمت مبارک کے مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بجا آوری
کما حقہ اس خدمت مبارک کی مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بلدہ طیبہ ہین انمین سے
مقرر کیا بباعث اہل وعیال حاضر باشی ان سے شب و روز نہین ہوئی بعد
اس کے غلام زرنیہ حبشی کہ وہ خوجہ نہین تھے ان کو مقرر کیا وہ بھی بباعث

خواہش بشریت یہان کے آداب ادا نہ کئے اور یہان مرد اور عورت
ہر کوئی حاضر ہوا کرتے اسواسطے خوجون کو تجویز کیا کہ وہ مبرا ذکورت
اور اناوت سے ہین دونو فریق مرد اور عورت کی ہمکلامی کے قابل ہین
اگر کوئی شخص اپنے طرف سے واسطے خدمت جالی اقدس کے خوجہ
داخل کرے تو ہو سکتا ہے مگر زر کثیر صرف ہوتا ہے یعنے اول تو
خود خوجہ بیش قیمت اور گران بہا ہوتا ہے دوسرا یہہ کہ زر کثیر شیخ الاغوات
اور خوجون کو دینا پڑتا ہے جب اس کو جماعت اغوات ہین واسطے
خدمت جالی شریف کے داخل کرتے ہین اور طریقہ اس کے معیشت کا
یہ ہوتا ہے کہ شیخ الاغوات کسی یک خوجے کے اس کی تعویض کر
دیتا ہے کہ طعام اور لباس اس کا اسی سے متعلق رہتا ہے اور یکمدت
تنگ اس کو تعلیم آداب اور قواعد خدمت گذاری کرتا ہے بعد اس کے
جب وہ سب قوانین اور آداب خدمت گذاری تعلیم پا گیا اور امانت اور
دیانت بھی اس کی دیکھہ لی بوقت خالی ہونے جائے کی اس کو معاش
مقررہ پر سلطان خوجی کی میسر آتی ہے ۔ حرم ہین جاروب کشان و
اسم ہین جاروب کشی ہر روز قریب پہر روز برآمد ہونے کے وقت
ہوتی ہے وقت جاروب کشی جالی شریف کے پہروہ جو اطلس سبز
سبز کے ہین چھوڑتے ہین تاکہ اندرون جالی شریف گرد و غبار داخل
نہ ہو فقط پردہ چھوڑنے کے واسطے یکجا ذم علیحدہ قوم ترک سے مقرر
ہے مگر اطراف جالی شریف جاروب کشی اغوات کرتے ہین اب جو شیخ

ہین نام ان کا مستلم ہے نہایت امانت و دیانت دار ہین اور بڑی خوش
اخلاق جالی شریف کے اندر جو لکھا روپیہ کا سامان ہی تفصیل اس کی اپنے
موقع پر ہے حفاظت اس کی انہین کی ذمہ ہین ہے چنانچہ قبل چند مدت
کسی نے سلطان سے خیانت اخوات بیان کیا پس بنظر اس کے سلطان نے
واسطے تحقیقات کی یک شخص کو مدینہ طیبہ ہین بھیجا وہ حاضر ہوکر از روے
دفتر کے سب داخلہ دیکھا تو سامان چہار چند زیادہ پایا آغا مستلم سے
زیادتی سامان کا استفسار کیا آغا صاحب نے فرمایا کہ یہہ اہل الخیر نے گذرانا
ہے جب امانت اور دیانت آغا صاحب سے سلطان نے واقف ہوا تو انکی
لئے تمغا اور نشان بھیجا پس اکثر اوقات آغا صاحب کی حضوری حرم شریف ہین
گذرتے ہین کئی دفعہ سلطان حال واسطے سپرد کرنے عہدہ سترگ کے اپنے
پاس طلب کیا مگر نہین جاتے اور عذر اپنے مزاج کا اور بیماری کا کرتے
ہین مکان ان کا اور سب عہدہ دارون کا اور خوراکی سرکار کے طرف سے
مقرر ہے آغا صاحب کو سلطان سے یک گنے روزانہ مقرر ہے اور انکی
یک نائب ہین ان کو نصف گنی اور آغا صاحب کی بالادست خزانہ دار ہین
کہ بھی جالی شریف انہین کے تفویض ہے ماہوار ان کی تین ہزار
قرش ہین یکہ روپیہ کمپنی کے پندرہ قرش ہوتے ہین ہر چند کہ خزنہ دار
اب تمام ہین اور کلید ہاے جالی شریف متعلق آغا مستلم ہے اور خزنہ دار
کے بالادست نائب الحرم ہین یہہ دونو بھی خوجہ ہین ماہوار ان کی چار ہزار
قرش ہین اور ان کے بالادست شیخ الحرم ہین کہ وہ ترکی ہین ان کو بادشاہی

یہان سے عہدہ دارون تک
اور ان کی تنخواہ کی
خبر ہے

کہتے ہین ماہوار ان کی پندرہ ہزار قرش ہے کل اغوات چہار جماعت ہین
جماعت اولی کو کلید بردار کہتے ہین تنخواہ انکی سانہ سو پچاس قرش جماعت
ثانیہ کو خبری کہتے ہین تنخواہ ان کی پانسو قرش جماعت ثالثہ کو ابطالین
کہتے ہین کہ مشہور مطالین ہین تنخواہ ان کی یکسو ننانوے قرش تک ہے جماعت
رابعہ کو ردیف کہتے ہین تنخواہ ان کی اسی قرش بعضے بے تنخواہ بھی ہین
اور ترقی اغوات حسب استحقاق خدمت گذاری اور امانت و دیانت ان کی
موافق قاعدۂ عدالت اور نصفت کی درجہ بدرجہ ہوتی ہے سوائے ان
اغوات کے اور خدمہ متعدد جنہ سو کے ہین ان مین اہل بلدہ اور ترک
بھی اور بعضی ہندی ہین کہ پچیس آدمی یکہفتہ تک خدمت کرتے ہین اور ڈیر
مجیدی حق خدمت گذاری پاتے ہین من بعد دوسری جماعت آتی ہے اسیطرح
پر جماعت اولی کی باری بعد چہہ مہینہ کے آتی ہے اور کام ان کا شرکت
اور تائید خدمت اغوات مین ہے۔ بوقت دو گھڑی خام دن برآمد ہوی تمام
قندیلون مین حرم کی روغن زیتون گذرانتے ہین اسطور پر کہ خوجہ چوبہائے
شاخدار سے کہ ہر سر کی بات مین یکچوب رہتی ہے قندیل کو اتارتی ہین وہ
خادمین سے یک کے ہاتھہ مین آفتابہ روغن زیتون کا رہتا ہے اس کے ٹوٹی
سے گلاس مین تیل ڈالتے ہین اور یک کے ہاتھہ مین فتیلہ یعنے بتیان روئی
کی تیار رہتی ہین وہ گلاس مین لگا دیتے ہین اور قبل مغرب بھی یہ لوگ روشنی
قندیلون مین کر دیتے ہین اور اغوات محض قندیلین اتارتی ہین اور علی الصباح
بعد نماز صبح فجر کی دروازہ جالی مبارک روشن ہوتا ہے پس یہہ خدمہ کے ہاتھین

بیان تعداد اغوات حرم شریف کی کلاہ اور
ان کے مشاہرہ کا اور
ان کی خدمت متعلقہ
کا ۱۲

ایک ایک کشتی تیل کی ہوتی ہے کہ اس کو بطور کمان کے علاقہ لگا ہوا اور اس کے
اندر گہرے گلاسون کے بنے ہوئے اس مین گلاسین موم تیل و تبی کے رکھے ہوئے
ہوتے ہین پس اغوات کے ہمراہ جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین یہہ
گلاسین اندرون جالی شریف کے قندیلون مین رکھدیتے ہین اور وہ
گلاسین جو شب مین روشن تھے اسی کشتی مین رکھہ کر باہر لاتے ہین اور
تمام حرم شریف کے جاروب کشی اور درختون کی روشنی وغیرہ تمامہ متعلق
انہین خدمہ سے ہے سوا اس کے بعد نماز عشار روشنی درختون کی گل
کرنا اور بعد از ان فجر قبل نماز پہر روشن کرنا اور روشنی موم تبی ہائے
کلان کی بھی متعلق انہین خدمہ سے ہے اور بعد عشا جب روشنی درختہا
گل کی جاتی ہے پانچ فانوس آہنی اغوات روشن کرکے اولاً تمام مسجد
مبارک کے تلاشی لیتے ہین تاکہ اگر ہو اکسی مصلی کی کوئی چیز پڑی ہو تو اس کو
اٹھا لیتے ہین اور بوقت طلب اس کو دے دیتے ہین اور یہہ فانوس مثل
ہند کے ہین جیسا کہ زمانہ قدیم مین لوگ پیروا سطے حفاظت ہوا کے فانوس
آہنی اس پر سرخ کپڑے کا غلاف پہنا کر رکھتے ہین خادمین مافوق الذکر کا ایک
شیخ ہی ماہوار مین تین ہزار قرش پاتا ہے اور کام روغن زیتون قنادیل
انہین سے متعلق ہے چند خادمین واسطے حفاظت قرآن اور دلائل الخیرات
وقف مسجد نبوی کے ہین قرآن و دلائل شریفہ دو قطار دھرے رہتے ہین
ایک یمین منبر منیف دوسرے یسار منبر شریف کہ سب مطلا مذہب خوشخط ہین
پس خدمت ان کی یہ ہے کہ قرآن ہر قطار مین قریب دو تین سو کے ہونگے

ان کو قرآ کے روبرو رکھنا اور شب کو یکہ موم بتی کی ان کے سامنے رکھنا
بعد قرارت پھر ان کو اپنے جائے پر برابر رکھدینا - کلید بردار حرم شریف
چودہ ۱۴ ہین اور پیشدست ان کے بیس ہین ہر شب دو کلید بردار حرم
معہ چند پیشدست اپنے حرم شریف مین رہتے ہین جسوقت پچھلی رات کو
رئیس موذنین باب السلام حاضر ہوکر باواز بلند تکبیر کہتا ہے پیشدست کلید
بردار سنتی ہی کلید بردار سے اجازت لیکر دروازہ مبارک کھولدیتا ہے
جماعت اغوات کے دو دفعہ گنتی ہوتی ہے یک بعد عصر دوسرا بعد نماز صبح
حنفی کی حرم شریف مین جالی مبارک کے قریب باب السلام کی طرف جو اغوات
کی حاضر رہنے کی جائے ہے ہر شب وہین رہتے ہین اور تبدل ان کا بعد نماز
اشراق ہوتا ہے اکثر کا یہی حال ہے اور بعضے اپنے دورہ موافق اپنے گھر مین
رہتے ہین اور شب باشی اون کی والا ان شرق مسجد نبوی مین روبرو محراب
مجیدی کے ہوتی ہے اور قبل وقت نماز عشا خادمین بستری ان کے حرم مین
لاتا ہے اور بعد نماز صبح کے پھر مکانون کو ان کے لیجاتے ہین اور بجانب
شمال جالی مبارک یک چبوترہ بطور چبوترہ کنجانہ کے واقع ہے اس کو دکۃ الاربعین
کہتے ہین وہ جائے اصحاب صفہ ہے اس پر تمام روز عشا تک اور برخواست
تک اور اغوث حاضر رہتے ہین حجاج اور زائرین مین سے اگر کوئی چاہے
تبرک روضہ شریف مثل خاک پاک جالی شریف اور آب غسل جالی شریف اور
خاشاک جاروب جالی مبارک اور صندل جو پردہ مبارک کے اطراف اندر جالی
شریف کے رکھتا ہے اور پارچہ پردہ مبارک حجرہ شریفہ اور موم بتی سوختہ

اندرون جالی اقدس اس کو دیتے ہین لیکن ان کو بطور شکرانہ کچھہ یک زر نقد
نذر کرنا بھی ضرور ہے اور یہان کے اخوات نہایت نرم دل اور ذی اخلاق
ہین بخلاف حرم کعبۃ اللہ کے کہ ان کی مزاجون مین غصہ اور جلال غالب ہے
کل خدام مسجد نبویہ کی اور مساجد جو مدینہ طیبہ مین ہین ان کی ائمہ اور موذنین
قریب یکہزار کے ہین ان کو بھی وظیفہ حرم شریف کے علاقہ سے ملتا ہے اور
شیخ الحرم کے یہان سے تقسیم پاتا ہے تعداد خطبا اور مکبرین اور ائمہ اور
موذنین حرم مین ۳۶۰ سو ساٹھ ہے ماہوار امام اور خطیب کی پانچ مجیدیہ ہے مجیدی
تنگ ماہوار موذن اور مکبر کی تین مجیدیہ چار تنگ مجیدی دو روپیہ کمپنی کی
ہوتی ہے ماہوار اور ہر ہر خدمت کی الگ الگ ہے اور شیخ بھی ہر یک کا
علیحدہ مگر بعضون ان مین سے یک شخص دو عہدہ رکھتا ہے جیسا کہ یک شخص موذن
بھی ہے اور مکبر یکا عہدہ بھی رکھتا ہے ماہوار دونون عہدون کی لیتا ہے
علی ہذا القیاس خطیب اور امام اور جو کچھہ کہ یکعہدہ رکھتا ہے فقط موذن یا فقط
امام ماہوار یکعہدہ پاتا ہے یہہ تو تنخواہ یاب ہین سوائے ان کے تین سو
اسم علیحدہ ہین ان کو تنخواہ نہین ملتی مگر اوقاف سلطانی سے حصہ ملتا ہے وہ بھی
موذنی مسجد نبوی مین کیا کرتے ہین جمعہ کے روز نکلتے اولی مین دو چار شخص
روبرو منبر نبوی کے حاضر رہتے ہین جس وقت خطیب درود اور رضی اللہ
عنہ اور اذان وغیرہ کہتے ہین اس کو جلسہ رسول کہتے ہین تنخواہ ان کی الگ مقرر
ہے بیان اس کا فصل ادائی نماز روزینہ مین مذکور ہے رئیس الموذنین فرقہ
موذنین مین کوئی مقرر نہین جو کوئی منارہ حضرت بلال پر جس کو منارہ رئیس کہتے ہین

چڑہے پس وہ رئیس ہے ان ہر فرقہ کا ایک ایک شیخ ہی پھر ان سب شیخ کا
یک صدر شیخ ہے اگر کسی امر مین ان لوگون سے اذان امامت وغیرہ مین
تفرقہ ہو شیخ الحرم باز پرس اس صدر شیخ سے کرتے ہین اور وہ فرقہ خاص کی
شیخ سے اور وہ اس شخص سے جو اپنے دعا و زیارتی مین تفرقہ کیا مگر یہ نہایت
شاذ و نادر ہی ورنہ یمان جو دستورات کہ مقرر ہین اس مین کبھی فرق نہین ہوتا
شیخ الحرم جو باشاہ آغا مستحفظ سے اجازت لیکر پچھلی شب سے حرم مین حاضر رہتے
ہین اور بعد نماز فجر اپنے مکان کو جاتے ہین نماز نیچگانہ بلا ناغہ بلکہ اکثر اوقات انکی
حرم شریف کی حضوری مین مصروف ہی پانچون دروازون پر یک یک بواب اہل ہند
سے مقرر ہے خوش نصیبی اہل ہند ہے کہ بواب حرم رسول اللہ مین ماہوار ان کی
نوبت نوبت قرعہ سے مسجد شریف مین متعاد و رقمین بطور صراحی کے لیکر یعنی پانی کا جرہ
لیکر سبیل کرتے ہین اور بعضے لنگر بھی پلاتے ہین ان کا بھی یک شیخ ہی کہ وقف
سلطانیسے وظیفہ پاتا ہی حرم شریف کے اداب مین یہ قاعدہ مقرر ہے کہ خوجی اور
بواب بغیر عبادت کے تصدق کی کسیکو کچھ بوجھ لیکر حرم مین آنے نہین دیتے
کیواسطے کہ راستہ بعض جا کا حرم کی اندر سے قریب ہی تو جانتے ہین کہ یہ رہگذر
کیواسطے داخل حرم شریف ہوتا ہے ایسا ہی کوئی اگر سین کہانیکی یا زنبیل خالی
لیکر داخل ہو مگر معلوم ہووے کہ یہ طعام مستحفظین یا فقرا مسجد کیواسطے یا زنبیل
واسطے خریدی خرار مجلس لوگ کی ہو تو حایل نہین ہوتی اور کسیکو بڑی لاٹھی
لیکر بھی داخل مسجد ہونے نہین دیتے ہان اگر چھوٹی لکڑی دستی تو مضایقہ نہین
اور کوئی چیز بدبودار مثل روغن گیاس وغیرہ بھی لانے نہین دیتے اور جو کوئی حرم

مین آکر خلاف اطوار زائرین کی کرے مثلاً در و دیوار خوب دیکھے تو وہاں اشتباہ
لوگون کو ہوتا ہے کہ یہ شاید بدمذہب ہے تماشا بینی یا مخبری کے واسطے
یہان حاضر ہوا ہے چنانچہ یہ خاکسار واسطے حلیہ نویسی کے در و دیوار مسجد
شریف بخوبی دیکھا ایک شخص عربی مین فرمائے کہ تم اسماعیلے ہو مین نے کہا
اسمٰعیلے نہین جانتا حنفی ہون پھر فرمایا کہ تم مسلمان ہو تو التحیات پڑھو پس
التحیات پڑھکر سنا گیا کہ تو ان کو اطمینان ہوا دوسرے بار یہ اتفاق ہوا کہ سید
شاہ حماد صاحب چھوٹے صاحبزادے بھی روبرو جالی مبارک کچھ سرمائے قلم سے
لکھ رہے تھے یک شخص اغوات کو اطلاع دیا کہ یہ مخبر ہے انمین سے یک شخص
آکر دیکھکر کہا کہ یہ کاغذ مین دعا ہے پس یہ سرفرازی رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تھے الحمد للہ اور آگے جو دس بارہ سال کی حاضر ہونا ہوا تھا
تو اس وقت بوآب مسجد شریف کو یہ حکم تھا کہ بعد عصر کوئی شیعہ سے حرم مین حاضر ہونے
اور بوابون کو ایسی شناخت تھی کہ صورت دیکھتے ہی جان لیتی تھی کہ یہ شیعہ ہے
ہر چند کہ پہلے سے کچھ بھی تعارف نہوا اور جب جماعت نماز کھڑے ہوا ان کو
جبراً حرم سے نکالدیتی تھی سبب اس کا پوچھا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ نماز کیوقت
لوگ اپنی نماز مین مشغول ہوتے ہین اہل تشیع اپنی قابو کا وقت پاکر حالی شریف
نزدیک حاضر ہوکر ہر دو صحابای کبار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وصحبہ وسلم
کے پاس حاضر ہین ان کی خدمت کی بی ادبی کی ارادہ سے کوئی شئے
ناقابل جالی شریف کے اندر ڈالتے ہین خصوصاً بوقت صلوٰۃ عصر کہ تاریکی
بھی شروع ہوتی ہے اسواسطے ایسے وقتون مین ان کو حاضر رہنے نہین

دیتے لیکن اب وہ تاکید نہین ہی تاہم اب بھی عادت اغوات یہ جاری ہی کہ بمجرد
ادای صلوۃ فرض کی کوئی یک شخص ان مین سے جاکر اطراف جالی مبارک کے
پھر کر دیکھ لیتے ہین بعد اس کے سنت ادا کرتے ہین اور تمام روز مین بھی
یہی معاملہ جاری ہی کہ تھوڑی تھوڑی عرصہ کے بعد کوئی یک شخص اغوات سے
اطراف جالی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی گردش کرکے
دریافت کرتے رہتے ہین بطور پھرہ کے ۔

فصل پنجم

بیان مین کیفیت اذان اور صلوۃ پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے صبح کی اذان سے
پہلے جب دو نیم ساعت باقی رہی رئیس الموذنین باب نساء پر حاضر ہوکر باواز
بلند لا الہ الا اللہ کہتا ہے کلید بردار جو حرم شریف مین حاضر رہتے ہین
اون کی آواز سنکر دروازہ شریف کھولدیتے ہین رئیس مذکور حرم شریف
مین حاضر ہوکر ریاض الجنۃ مین چند دوگانہ ادا کرتے ہین وہان سے پھر منارہ
رئیسیہ پر درود شریف آہستہ پڑہتا ہوا چڑہتا ہے اور منارہ پر بھی چڑہ کر
چند دوگانہ ادا کرتا ہے اور پھر بہ تذکیر شروع کرتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی
لباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا
عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین
من انصار ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا
ربنا

فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا وآتنا ما
وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيمة انك لا تخلف الميعاد
ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا
كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف
عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين ربنا
آتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ربنا
امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين رب اجعلني
مقيم الصلوة ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لي ولوالدي
وللمومنين يوم يقوم الحساب ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وا
ترحمنا لنكونن من الخاسرين ربنا عليك توكلنا واليك انبنا
واليك المصير ربنا لا تجعلنا فتنة للذين كفروا واغفر لنا
ربنا انك انت العزيز الحكيم ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا
بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف رحيم
ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك على كل شيء قدير لا اله الا الله
لا اله الا الله لا اله الا الله فاعلم انه لا اله الا الله الذين
امنوا وتطمئن قلوبهم بذكر الله الا بذكر الله تطمئن القلوب الذين
امنوا وعملوا الصالحات طوبى لهم وحسن مآب يا ايها الذين امنوا اذكروا
الله وقولوا لا اله الا الله وما بكم من نعمة فمن الله وما تفعلوا من
خير يعلمه الله وما تقدموا من انفسكم من خير تجدوه عند الله هو خير

او اعظم اجرا و استغفر الله ان الله غفور رحيم افلح من ذكر الله
وقال لا اله الا الله وخاب وخسر من لم يقل لا اله الا الله الجنة ونعيمها
لمن قال لا اله الا الله والنار وجحيمها لمن لم يقل لا اله الا الله يا سعادة
لمن قام من مقامه ولذ بذا احلامه وذكر الله العظيم المولى الكريم بقلبه
ولسانه وقال لا اله الا الله لا اله الا الله قبل كل شئ لا اله الا الله
بعد كل شئ لا اله الا الله يبقى ربنا ويفنى كل شئ لا اله الا الله قائلها
في الجنان خلدا الله وعن النيران ابعده الله وعلى الامر انك اجله الله
ومن السندس الاخضر كساه الله ومن الرحيق المختوم سقاه الله ومن
الحور العين زوجه الله كل ذلك ببركة لا اله الا الله يا رب عفوا
ومغفرة وجودا ورحمة ورضاءك يا مولاي وحسن خاتمة بلا محنة
ختامها لا اله الا الله ما احلم الله لا اله الا الله ما اكرم الله لا اله
الا الله لا اله الا الله ما اعظم الله لا اله الا الله عدد ما خلق الله
لا اله الا الله عدد ما رزق الله لا اله الا الله عدد ما هو
رازق لا اله الا الله عدد انفاس الخلايق لا اله الا الله عدد الرمل
والحصى والدقايق لا اله الا الله عدد امواج البحار الدوافق لا اله
الا الله عدد ما هب النسيم المرايق لا اله الا الله عدد ما طاف بالبيت
العتيق طايف لا اله الا الله عدد ما وقف بعرفات الخير واقف لا اله
الا الله عدد ما لاذ بهذا الجناب الرفيع آمن وخايف لا اله الا الله عدد
ما شتاق الى قبر هذا الحبيب شايق لا اله الا الله عدد كل راكع وساجد

لا اله الا الله عدد كل تايم وقاعد لا اله الا الله عدد ما كان وما
يكون وعدد ما هو كائن في علم الله لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو حي دايم لا يموت بيده الخير والله
المصير وهو على كل شئ قدير واساله اللطف والتدبير فيما جرت به المقادير
هو ربي هو حسبي حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش
العظيم وكفى بالله شهيد لا اله الا الله محمد رسول الله النبي الصادق
الفاتح الخاتم وسيلتنا الى الله وملاذنا وذخرنا وملجانا عند الله يوم
العرض على الله على هذه الشهادة نحي وعليها نموت وبها نبعث انشا
الله من الامنين الفرحين المطمئنين المستبشرين الفايزين بعفو الله
وكرمه ما شاء الله كان وما لم يشاء لم يكن ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم استغفر الله العظيم من كل ذنب واسئل الله المولى
الكريم من كل خير واسئله بمنه وكرمه وعفوه وجوده ان يتوب علي وان
يغفر لي ولوالدي ولوالدي والدي ولوالديهم ولمن احسن الينا ولمن اسئ
علينا ولمن ازارع الخير فينا والمشايخنا ولمن اوصانا واوصيناه بالدعاء
ولخاصتنا ولعامتنا ولاحيائنا ولاموتانا ولمن فيك اجنا والجميع المسلمين
والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الاحياء منهم والاموات انك يا
مولانا سميع قريب مجيب الدعوات يا مقبل التوبة عن عباده ويعفو
بكرمه عن السيئات القايل تعالى في محكم الايات البينات على لسان
سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات من بعد ان تذكرني

اشعار حمد و نعت وغیرہ کو پڑھ کر اس آیت پر تذکیر کو ختم کرتے ہیں الا لہ الخلق و الا
تبارک اللہ رب العالمین ہو الحی لا الہ الا ہو فادعوہ مخلصین لہ الدین الحمد للہ
رب العالمین اور یہ تذکیر رئیس اور ایک فقیر دوسرا موذن منارہ سلیمانیہ پر
پڑھتے ہیں اور طریقہ اوس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ یک فقرہ رئیس پڑھکر
چپ ہوتا ہے بعد سکوت رئیس وہی فقرہ موذن منارہ سلیمانیہ کہتا ہے
اسیطرح سے ہر دو اس تذکیر کو تمام کرتے ہیں اور یہ تذکیر ہفتہ میں مختلف
نہیں ہوتے مدام یک سے طور پر پڑھا جاتی ہے بعد اس کے تہلیل
کہتے ہیں اور تہلیل ہفتہ میں ہر اک دن الگ الگ ہے اور تہلیل کو
پانچوں منارہ کی موذنین ایک بعد ایک کے تاکہ معلوم تمام لوگوں کو ہووے
کہ وقت اذان تہجد قریب ہے۔ تہلیل شب شنبہ یہہ ہے لا الہ الا اللہ
الملک الوہاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم التواب۔ لا الہ الا اللہ مسبب الاسباب
وفاتح مغلق الابواب لا الہ الا اللہ فاتح الباب لکل عبد منیب اداب ومنجی من
تاب من العذاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی لیس علی باب جودہ وکرمہ
حاجب ولا ابواب ولا علی خزاین فضلہ کتاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی
اذا سئل اعطی واذا دعی اجاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن من تاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار
کرمہ علار السحاب ونظرۃ بعین عنایتہ تکشف غما العذاب لا الہ الا اللہ القایل
تعالی فی محکم الکتاب علی لسان سید الاحباب رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی
ربنا وتقبل دعای ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ سید الاحباب المنزل علیہ الکتاب الہادی الی طرق الصواب
المضلل بالسحاب افضل من مشی علی التراب الذی الہ اخیر آل و اصحابہ خیر اصحاب
الداعی الی جنۃ الخلد دار المآب تشفیع المذنبین من العذاب صلی اللہ علیہ و آلہ
وصحبہ وسلم صلوۃ دائمۃ باقیۃ الی یوم المرجع و المآب۔

تہلیل شب یکشنبہ یہہ ہی لا الہ الا اللہ الذی ارتفعت بقدرتہ السموات
لا الہ الا اللہ الذی زینہا بالنجوم الزاہرات لا الہ الا اللہ محیت الاحیار
ومحی الاموات لا الہ الا اللہ قاضی الحاجات ومجیب الدعوات وکاشف
الکربات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی وجاد بالامنیات
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو کثیرہ عن السیئات
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا الطرقات و نظرۃ
بعین عنایتہ تذہب الحسرات لا الہ الا اللہ اقابل تعالی فی محکم الآیات
البینات علی لسان سید السادات ان الحسنات یذہبن السیئات لا الہ
الا اللہ محمد الرسول اللہ سید السادات المبعوث بالآیات البینات
الی کافۃ البریات المؤید بالمعجزات الباہرات الداعی الی روضات الجنات
تشفیع المذنبین من الہلکات صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم صلوۃ دائمۃ
باقیۃ باللیل و النہار تملا الارض و السموات۔

تہلیل شب دوشنبہ یہہ ہے لا الہ الا اللہ الملک القہار لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الستار لا الہ الا اللہ مکور النہار علی اللیل و مکور اللیل علی النہار
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی و اذا استجیر اجار لا الہ الا اللہ

الحليم الكريم الذى يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكرمه عن الاوزار
لا اله الا الله الحليم الكريم الذى قطرة من بحار كرمه تملاء الاقطار و
نظرة بعين عنايته تذهب عنا الاكدار لا اله الا الله القائل تعالى فى
محكم الايات والتذكار على لسان نبيه المصطفى المختار وربك يخلق
ما يشاء ويختار لا اله الا الله محمد رسول الله النبى العربى المختار
المبعوث بالهدى والانوار المؤيد بالملائكة الابرار على المهاجرين والانصار
الذى اله خير آل واصحاب خير اصحاب الداعى الى جنة الخلد دار القرار
شفيع المذنبين من عذاب النار صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلام
صلاة دائمة باقية ليس لها حد ولا انحصار تبلى شبابه شيبه
لا اله الا الله حقا حقا لا اله الا الله ايمانا وصدقا تعبدا ومنا وارقا
لا اله الا الله تفنى الخلايق وربنا عز وجل حى يبقى لا اله الا الله
المعبود فى سائر الافاق جنوبا وشمالا وغربا وشرقا لا اله الا الله
قائلها لا يزال فى مدارج المعالى رقا ومن كل خير يلقاه ومن كل شر وقا
لا اله الا الله الحليم الكريم الذى اذا سئل اعطى وكان وعده حقا لا اله
الا الله الحليم الكريم الذى قطرة من بحار كرمه تملاء الاكوان رزقا وقطرة بعين
عنايته تصلح الانسان حقا لا اله الا الله القائل فى محكم ايات تنزيله على لسان
نبيه صدقا وامرا هلك ان يصطبروا عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك
انا انزلنا عليك القران لتشقى لا اله الا الله محمد رسول الله المبعوث بالرسالة
حقا المنزل عليه القران صدقا اكمل الخلايق خلقا واحسنهم خلقا افصح الفصحاء

متقالک ونطقا دایرالعالمین واتقی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ صلوٰۃ دائمۃ
باقیۃ تدوم وتبقی تہلیل شب چارشنبہ یہ ہمہ فی لا الہ الا اللہ الملک الدیان
لا الہ الا اللہ العظیم السلطان لا الہ الا اللہ ربنا الرحمن وبہ التعاون لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی واذا استعین اعان لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن العصیان لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا الاکوان ونظرۃ بعین عنایتہ تذہب
عنا الاحزان لا الہ الا اللہ القایل تعالی فی محکم القرآن علی لسان سید ولد
العدنان ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ولمن خاف مقام ربہ جنتان
لا الہ الا اللہ محمد رسول المختار من آل عدنان المنزل علیہ القرآن الذی
فرد اللہ بوجودہ الاکوان المبعوث بالہدی والبیان الی الثقلین الانس
والجان الداعی الی نعیم الجنان شفیع المذنبین من عذاب النیران صلی اللہ
علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم صلوٰۃ دائمۃ باقیۃ فی کل حین وان۔
تہلیل شب پنجشنبہ یہ ہمہ بر۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ۔ لا الہ الا اللہ
ولا نتوکل الا علی اللہ لا الہ الا اللہ نعم الرب ونعم الالہ طوبی لعبد
اتخذہ مولاہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملاء
ارضہ وسماءہ ونظرۃ بعین عنایتہ تقرب العبد الی مولاہ لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن
عصاہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم القایل تعالی جل ثناءہ وتقدست
اسماءہ علی لسان نبیہ ومصطفاہ واصبر وما صبرک الا باللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الذی اصطفاہ من خلقہ واجتباہ
قربہ وادناہ رب لحبیب سماہ واعطاہ مالم یعط احداً سواہ وخصہ
بالشفاعۃ یوم التلاق شب جمعہ ہمدست بنین ہوی بعد تبدیل تجدید کے اذان
پانچون منارون پر ہوتی ہے اور سو ذنین فقرہ اذان کے پانچون منارون پر
ایک ایک کے جد کہتے ہین بعد اذان فقط رئس المو ذنین نہایت
خوش الحانی سے یہ صلوۃ پڑہتا ہے الصلوۃ والسلام علیک یاسیدنا
وحبیبنا وشفیعنا وقرۃ اعیننا یاسیدی یارسول اللہ والصلوۃ والسلام
علیک یاحبیب اللہ الصلوۃ والسلام علیک یاجمال ملک اللہ الصلوۃ والسلام
علیک یامن بالشفاعۃ حضک اللہ الصلوۃ والسلام علیک یاوسیلتنا الی اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یااکرم الخلق علی اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا اول
خلق اللہ الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم رسل اللہ الصلوۃ والسلام علیک ایہا
النبی السید الحبیب الکریم والنبی الرسول الہاشمی العظیم والرؤف الرحیم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ الصلوۃ والسلام علیک صلی اللہ وسلم علیک وعلی آلک و
اصحابک وبارک وسلم وعلی سادا تنا وموالینا وائمتنا ابی بکر وعمر وعثمان
وعلی ورضی اللہ عن سائر الصحابۃ اجمعین ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی النبی یاایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یہی صلوۃ ہے بعد اذان
تہجد جو مذکور ہوی بعد اذان ظہر اور عصر اور عشا کے بھی پڑہی جاتی ہے
فرق صرف اسیقدر ہے کہ بعد اذان تہجد کے اس صلوۃ کو فقط رئس المو ذنین
پڑہتا ہے بعد اذان ظہر اور عصر اور عشا کی پانچون منارہ مین ایک بعد ایک

رہتی ہیں اور یہ صلوٰۃ نصف ساعت بخوبی میں ادا ہوتی ہے بعد اذان نجد کی صلوٰۃ مذکورہ ہوگی یہ تسبیح

لا الہ الا اللہ سبحان خالق الاصباح لا الہ الا اللہ سبحان منشی الریاح
لا الہ الا اللہ سبحان خالق الاشباح والارواح لا الہ الا اللہ سبحان من
یعلم اللیل ابن راح لا الہ الا اللہ سبحان ھارم اللیل بضیاء الصباح لا الہ
الا اللہ سبحان مطیر الجناح لا الہ الا اللہ سبحان الکریم الفتاح لا الہ الا
اللہ سبحان اللہ الواحد القہار پھر یہ آیت پڑھ کر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ذالکم
اللہ فانی تؤفکون فالق الاصباح وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا
ذالک تقدیر العزیز العلیم وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمات البر
والبحر قد فصلنا القوم یعقلون وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر
ومستودع قد فصلنا الآیات لقوم یفقھون وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ
ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا
بعد اس کے صبح کی اذان محض رئیس المؤذنین دیتا ہے بعد اذان کے
تھوڑے عرصہ کے بعد منارہ پر سے اوتر جاتا ہے پھر اقامت جماعت
شافعیہ کے ہوتی ہے جمعہ کے روز اگلی اذان ہے کے یہہ تذکیر کہتے ہیں
یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض وان شئت ما فی صدورکم او تخفوہ یحاسبکم
بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شئ قدیر آمن
الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ
وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا

غفرانك ربنا واليك المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها
ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما
حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر
لنا وارحمنا انت مولينا فانصرنا مع القوم الكافرين ما كان محمد ابا احد
من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شئ عليما
يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا هو الذى
يصلى عليكم وملئكته ليخرجكم من الظلمت الى النور وكان بالمومنين رحيما
تحيتهم يوم يلقونه سلام واعد لهم اجرا كريما يا ايها النبى انا ارسلناك
شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وبشر المومنين
بان لهم من الله فضلا كبيرا ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع اذاهم
وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا يا ايها الذين امنوا اذا نودى للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذالكم خير لكم ان كنتم
تعلمون فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض وابتغوا من فضل الله
واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و
تركوك قايما قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرزقين
ان الله وملئكته يصلون على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما اللهم صل وسلم وزد وانعم وبارك على اشرف عبادك وزين
عبادك سيدنا ومولينا محمد وعلى اله وصحبه وسلم وزده يا رب شرفا
وكرما ومهابة ورفعة وعزا ومجدا وفخرا وتعظيما بادروا الى طاعة الله

والی طاعۃ رسولہ والی الصلوٰۃ کان فی امان اللہ تمام ہوی تذکیر
بعد اوس کے وہ صلوٰۃ ہوتی ہے جو بعد اذان تہجد کے ہوتی ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا پھر اذان جمعہ کی ہوتی ہے بعد اذان موذن
منارہ سے اتر آتا ہے، اور رمضان مین بجائے تذکیر کے یہہ تسمیر
کہتے ہین تسحروا اھناکم اللہ پہلے رئیس الموذنین کہتا ہے پھر
موذنین کے بعد دیگرے کہتے ہین رئیس کہتا ہے تسحروا الا فیکم
اللہ من بعد سب موذنین کہتے ہین رئیس کہتا ہے تسحروا تاب اللہ علینا
وعلیکم قبلکم اللہ پھر موذنین ہی کہتے ہین پھر رئیس کہتا ہے تسحروا
وعظموا وجددوا واعتنموا شہر الصیام شہر التہجد والقیام والانعام
شہر غفران الآثام یا امۃ خیر الانام ھناکم اللہ اہل منارہ ایک ایک بعد
ہی کہتے ہین پھر رئیس کہتا ہے تسحروا وعظموا وجددوا واغتنموا شہر
رمضان شہر التہجد والقرآن شہر التفضل والاحسان شہر تفتح فیہ
ابواب الجنان وتغلق فیہ ابواب النیران ویصفد فیہ کل مارد
من الشیطان یا امۃ سید ولد عدنان ھناکم اللہ اہل منارہ ایک ایک بعد
ہی کہتے ہین پھر رئیس کہتا ہے تسحروا وعظموا وجددوا واغتنموا ھذہ اللیالی والایام
واکثروا فیہا من تلاوۃ والقیام تدخلوا بجنۃ بسلام یا امۃ النبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام ھناکم تسحروا وعظموا وجددوا واغتنموا
شہر البرکات شہر التہجد والقراءۃ شہر التفضل والحسنات
وتنال فیہ الغفرات وتمحوا فیہ السیئات وتغفر فیہ الزلات وتکبر

فیه الخیرات وترفع فیه الدرجات یا امة سید السادات هنا کم الله
سب مؤذنین ایک کے بعد ایک کہتے ہیں پھر کہتا ہے تسحروا هنا کم الله تسحروا الا
ضیعکم الله تسحروا تاب الله علینا وعلیکم قبلکم الله تسحروا وعملوا
وجدوا واغتنموا شهرکم هذا شهر عظیم القدر یا اهل النفاکم
من عتیق فیه ربه اعتقا فیه الجنان تطیبه والنار فیه تغلقا فیه
البرکات تنزلت والخیر فیه حققا هنا لکم یا صائمین فابشروا مؤذنین
ایک کے بعد اسکو کہتے ہیں پھر کہتا ہے عباد الرحمن تسحروا فان فی التسحور برکة
سنة بینکم ولا تدعوا ان فانه قال صلی الله علیه وآله وسلم
للصائم فرحتان فرحه عند فطاره وفرحه عند لقاء ربه کلوا
واشربوا هنا کم الله کلوا واشربوا لا ضیعکم الله کلوا واشربوا تاب
الله علینا وعلیکم قبلکم الله اہل منارہ اسکے ایک ایک کے بعد کہتے ہیں پھر کہتا ہے
کلوا واشربوا وعظموا وجدوا واغتنموا واحفظوا حرمات
مساکم الذی خلقکم فهداکم والذی رزقکم فاواکم یصوم هذا
الشهر الشریف هنا کم وبجوار نبیه محمد صلی الله علیه وسلم حیاکم
ربکم ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ما هداکم قبلنا الله
وایاکم مؤذنین ایک ایک کے بعد کہتے ہیں پھر کہتا ہے کلوا مما فی الارض
حلالا طیبا واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم کلوا من رزق ربکم واشکروا له
بلدة طیبة ورب غفور کلوا واشربوا وصلوا علی نبیکم خیر الانام
علیه من الله افضل الصلوة واتم السلام پھر بعد اسکے تہلیل کہتے ہیں

جو آگے گذری پھر بعد اوس کے پہلا رئیس اوتر آتا ہے اور دوسرا رئیس سنا رہ پھا کر یہ تسبیح کہتا ہے
قرب الاذان وحان وقت الاذان رحم اللہ من یتقظ ویصوم تحفظ
وعن الغیبۃ والنمیمۃ اعرض کلوا واشربوا فقد قرب الصباح
واکثروا من التلاوۃ فی المساء والصباح یا امۃ اسعد للفلاح ھنا کم
اللہ اور بھی الفاظ تسبیح جو خیال مین آوے کہتا ہے اور توسل بجناب رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے اور اشعار بھی دعائے سوزنین اہل سنارہ جیسا کہ رئیس کہتے ہین
کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً واعملوا صالحا اصلحکم اللہ
سب سوزنین اہل سنارہ جیسا کہ رئیس کہتے ہین سوزن کہتے ہین کلوا من رزق ربکم واشکروا
لہ بلدۃ طیبۃ ورب غفور کلوا واشربوا وصلوا علی نبیکم خیر الانام
علیہ من اللہ افضل الصلوٰۃ وازکی السلام ما بقی من اللیل الا
قلیل واشربوا الماء مع التعجیل سبحان اللہ العظیم ادبر اللیل واقبل
النہار بقدرۃ العزیز الجبار کل ذالک نقص من الاعمار فاعتبروا یا اولی
الابصار الملک للہ الواحد القہار بعد اسکے ابدا اذان تہجد کہتے ہین
بعد اذان تہجد کے تہلیل وتسبیح روزمرہ جسکا ذکر اوپر ہوا کہتے ہین بعد اسکے
اذان صبح کی کہتے ہین فصل ششم بیان مین روشنی روضۂ منورہ
اور مسجد نبوی کے حال روشنی روزمرہ کا جب گیارہ گھنٹہ پینتیس ۳۵ دقیقہ
دن کے گذرے ایک شخص عرب اہل بلدہ سے سفید جبہ پہن کر باندکر
اغوات کے حجرہ سے کیفہ اچاندی اور چپل کی اور چھوٹے چھوٹے
عصا ہاتھ مین واسطے روشنی روضۂ منورہ اور مسجد نبوی کے آکر گیارہ بجے

درجہ مین مسجد مبارک کے قریب جالی شریف متصل اوس دروازہ کے
جالی شریف کے جو روبرو اغوات کے جبوترہ کے ہے بیٹھ جاتے
ہین اور جو لوگ کے نماز کے واسطے حاضر ہوتے ہین اون مین بچے اور
بڑے آن کر ایک ایک شخص اون کیفون اور موم بتی مین سے ایک
ایک کیفہ اور موم بتی لیکر اون کے طرف بیٹھ جاتے ہین جب گیارہ
گھنٹہ پر چالیس دقیقہ دن کے ہوے ایک اور شخص اوسی طریق سے
سفید شاہا پہن کر کمر باندہکر روبرو دیکرہ ثانیہ کے موجود آن کر بیٹھ
جاتے ہین جب گیارہ گھنٹہ بیالیس دقیقہ ہوے وہ شخص مکرر اسکے
پاس سے اٹھ کر بسم اللہ کہتے ہین پس بمجرد اون کے بسم اللہ
کہنے کی سب خوجے بڑے اور چھوٹے جماعت کے اپنے مقام
سے اوٹھ کر باب جبرئیل کے قریب جالی مبارک کے طرف موتھ
کر کے صف باندہکر دست بستہ کھڑے رہتے ہین اور کلید بردار
خوجہ کو نجی جالی مبارک کے دروازہ کی لاکر دروازہ مبارک روشن کرتا
ہے کونجیان اور قفل دروازہ جالی مبارک کے تامی چاندی کے ہین
اور سب کونجیان ایک ہی چاندی کے زنجیر مین ہین وہ زنجیر اس قدر
موٹی اور دراز ہے کہ خوجہ کلید بردار اس زنجیر کو اپنے گلے مین
ڈال کر اغوات کے حجرہ سے باہر نکلتا ہے جب دروازہ مبارک
جالی شریف کا روشن ہوا دو خوجہ وہی حجرہ مین سے دو سونے کے
کلے بڑے بڑے اوس مین موم بتی قریب دیڑ گز کے طول ہین روشن

کرکے باہر لاکر بڑے خوجون کے ہاتھ مین دیتے ہین وہ خوجے اونکو اونکے اپنے ہاتھ مین لئے ہوے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین اور پیچھے دو اور خوجے اون کی جماعت کے جالی شریف کے اندر جاتے ہین پیچھے خوجون کے اور عرب اہل بلد سے ایک ہاتھ مین چاندی کا کیفہ دوسرے ہاتھ مین چھوٹے موم بتی روشن کرکے واسطے روشنی قنادیل اندرون جالی شریف کے حاضر ہوتے ہین جن کو اس سعادت عظمی سے مشرف ہونا منظور رہو تو خوجونکو نذرانہ دیکر بھی وقت مین اس خدمت روشنی سے مشرف ہوتے ہین دوسرے خوجے جو باب جبرئیل کے پاس صف باندھے ہوے کھڑے ہوتے ہین ایک ایک چوب جس کے سر پر دوشاخا لوہے کے لگے ہوے رہتے ہین واسطے روشنی قنادیل مسجد مبارک کے جاتے ہین نمازی لوگ چھلے سے اپنے ہاتھون مین کیفہ اور موم بتی لئے ہوے صف باندھکر واسطے خدمت گزاری روشنی مسجد مبارک حاضر اور مستعد رہتے ہین موم بتی کو روشن کرکے اون کیفون مین رکھتے ہین تاکہ فرش مسجد مبارک کا موم بتی کے آنسو سے خراب نہو پیچھے اون خوجون کے روانہ ہوتے ہین جب خوجہ قندیل مسجد مبارک کو سہ زنجیرا وس چوب سے نکال کھڑا ہو جاتا ہے وہ شخص جو اپنے ہاتھ مین موم بتی روشن کئے ہوے کھڑا ہوتا ہے۔

فائدہ صفحہ ہذا جو (۲۹۴) ہے اس کے بعد صفحہ (۳۲۱) ہے فیما بین ان دو صفحون ہندسات کے سہواً چھوٹ گئے ہین مضمون برابر ملتا ہے

اُس موم بتی سے بتی قندیل کی روشن کر دیتا ہے پھر اُس قندیل کو خواجہ اوپر
دو شاخی مین اُس کے لٹکا دیتا ہی اسی طرح سے روشنی تمام قنادیل مسجد شریف کی
ہوتی ہے جب سب روشنی ہو گئی سب لوگ جو کیفہ لیگئے تھے اور موم بتیان
بچی ہوئی لاکر اُنھین صاحب کے نزدیک رکھدیتے ہین اور وہ صاحب وہ سب
کیفہ جمع ہوے بعد اُسی حجرہ مین اعوات کے رکھدیتے ہین اور دو خوجہ چھوٹی
جماعت مین کے روبرو چبوترے کے ہاتھ باندہے ہوے کھڑے رہتے
ہین جب سب خوجہ روشنی سے فراغت پاکر آوین اُنکی ہاتھ سے سرخ بوتلو
روشنی کی لیکر پھر اُسی حجرہ مین رکھدیتے ہین اور جمعہ کی اور پیر کی رات کو وہ
ہر یکہ سونے کے ایک شیخ الحرم اپنے ہاتھ مین اور ایک دوسرا نائب شیخ الحرم
جو خوجونمین سے ہین اپنے ہاتھ مین لئے ہوے جالی شریف کے اندر حاضر
ہوتے ہین اور قاضی اپنے ہاتھ مین جمعہ کی رات کو بخوردان لیکر حاضر ہوتے ہین
اور ہر شب مین بخور کی خدمت ایک شخص علیحدہ کو مقرر ہے اور عادت یہ ہے
کہ خواہ شیخ الحرم یا قاضی یا اور اہل خدمات جب اندر جالی شریف کے حاضر
ہون تو سفید شاہا پہنکر اور سفید پٹکے سے کمرون کو باندہکر عطر اور گلاب اور
خوشبو اپنے جسم پر ملکر جالی شریف کے اندر داخل ہوتے ہین اور جالی مبارک
کے اندر حاضر ہونیکا نام داخلی مشہور ہے اور پھر باہر آکر اسکو اُتار دیتے
ہین جالی مبارک مین حجرہ نبوی کے اطراف اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا
کے روضہ مبارک کے اطراف ملکر پتھر ہانڈی کانچ کی بازبجیر طلائی کہ زنجیر ایک
ایک کی تخمیناً وزنی اسّی تولہ کی ہوگی آویزان ہے اور سوائے اِس کے

ایک چھیکہ گلاسون کا بانچی کا بازبخیر طلائی آویزان ہے اور دو جھاڑ طلائی چہار شاخی
بے کنول وزنی تخمیناً اسّی تار کی ہونگی اور ماورا اس کے عود دانی انگیٹھیان یعنی
انتشدان اور لنتر اور ہانڈی اور قنادیل سراسر سونے کی بنی ہوئی کہ تعداد مین پینتیس ہین
مواجہہ شریف اور بالین شریف کے رخ پر آویزان ہے اور ایک جوڑی درخت
نقروی چہار کنولی کانچی قبہ خاتون جنت مین لگی ہوئی ہین اور دو جفت یکہ کلان
سراسر سونے کے اور ایک جوڑ آئینہ کی مرصع الماس سے ارتفاع مین
دو ہاتھ کے اور نیچے اُسکے دو بڑی تھالیا سونے کی معہ دستہاے طلائی
چوکیون پر دھرے ہین اور اُس کے اندر الماس بہت حسن سے جڑا ہوا ہے
وزنی تخمیناً اسّی تار کے ہونگی اور نیچے اُس کے گردہ چرمی کہ اُن پر گل دبرگ
نقروی جڑے ہوے ہین بچھا جاتے ہین اور دوسرے جوڑ تین ہاتھ کے
ارتفاع مین وزنی تخمیناً ایکسو تار کی مواجہہ شریف اندر رکھی ہوئی ہین اور ایکفرد یکہ نقروی
وزن مین دس تار تخمیناً ڈیڑھ ہاتھ کے ارتفاع مین روضہ شریف مین حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کے دھری ہوئی ہے مسجد نبوی کی تمام ہانڈیان اور جالی مبارک
کے اور یہ یکہ اور جھاڑون مین ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور سوائے اِسکے
یکہ نقروی پانچ سات ہین کہ وہ جالی شریف کے اندر رمضان شریف مین روشن
ہوا کرتی ہین معلوم کیا جاوے کہ یہ جو سامان مسجد نبوی کا اور جالی شریف کا لکھا گیا یہ
وہ سامان ہے کہ عادت اسکی ہر تا وہ کی اور رواج اس کے استعمال کا جاری
ہے ورنہ اس سامان اور اسباب سے وہ چند زیادہ سامان نقروی اور طلائی اور کانچ
کا لکھو کہا روپیہ کا حرم شریف کی کوٹھی مین پڑا ہوا ہے کہ اس کے استعمال کی طرف

خدام اور حکام کو التفات نہین سے مثلاً بڑے بڑے سیکے طوقین اور چاندی کے
بھی وزنی تخمیناً چالیس اٹھارہ اور پچاس اٹھارہ کے جوڑیان بیشمار ہین کہ بعضے بعضے انہین
سے بسبب قدامت کے شکستہ بھی ہوگئی ہین اور زنجیر قنادیل کی جو ایکسپچوستر
نقروی ہین اور اتنی ہی کو تل موجود ہین اور طلائی زنجیرین اس سے چھاچند موجود
ہین بسبب سرقہ ہونیکے نہین گزرانتے ہین اب باقی سامان جو جالی شریف مین
سوائے روشنی کے موجود ہے جو کچھ کہ معلوم ہوا ہے وہ عرض کرنے مین
آتا ہے حجرۂ شریف کہ طول مین بیس ہاتھ اور عرض مین پندرہ ہاتھ سراسر پوشیدہ
پردۂ مبارک سے ہے اطراف اسکے مروارید کلان وعدہ حسب موقعہ لگے ہوے
ہین اور مواجہ شریف کی طرف ایک تختی الماس کی مقدار مین ایک کف دست کے
موافق ہوگی نہایت تابان و درخشان ہے اور لاقیمت ہے سونے کے حلقہ
مین جڑی ہوئی پردہ مبارک مین آویزان ہے اور یہ سب جواہرات سے جو
وہان موجود ہے مستثنی ہے اور سوائے اسکے تختیان جواہر انکی مثل زمرد
و یاقوت وغیرہ کی بطور خوشہ ریشم مین گہٹی ہوئی کہ عدد مین دو تین سو ہونگی جابجا
پردہ شریف مین آویزان ہے مگر پردہ شریف مین پوشیدہ ہونیکے سبب سے باہر
باہر سے نمایان نہین ہے یہ فقط جواہرات قیمتی لکھو کہار روپیہ کا ہے کہ اہل اخلاص
نے نثار اقدام اوس صاحب لولاک کے کیے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وازواجہ وسلم اکثر جواہرات گزرانے ہوے اقربا سلطان روم کی عورتون
مین سے ہے راوی کہتے ہین کہ جسوقت داخلہ جواہرات کا لیا گیا تین روز کامل
فقط اسی مین صرف ہوے سوائے اسکے قریب سو کے بلکہ اس سے

زائد کلام اللہ عجیب عجیب جالی مبارک کے اندر کتابخانہ مین رکھی ہوے
ہین کہ بیان اسکا کما حقہ غیر ممکن ہے تھوڑا سا حلیہ انکا بطور نمونہ کے عرض
کیا جاتا ہے قرآن شریف کے اوراق پر طلا اس قبیل کا دیا ہوا ہے کہ بالکل پتر
سونیکا معلوم ہوتا ہے کاغذ پنا اس کا بالکل تمیز نہین ہوتا اور تحریر حروف روپہ کی
اس قبیل سے ہے کہ جیسا کوئی پتر جما دیا ہے ویسا ہی کاغذ نقروی اور حروف طلائی
ایسے جو نسخط کہ ہر حرف اسکے مثل جواہر کے قابل دید ہے اور باقی اوصاف
اُنکے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین لکھنے مین نہین آتے یہ قرآنین گزرانے
ہوے سلطان کے اور حضرت کے عاشقون نے گزرانے ہین اور بسبب
معروضہ انکی جالی شریف کے اندر رہتے ہین باہر نہین نکلتے حرم شریف مین
درمیان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اڑتالیس درخت روشنی ہین
ہر چند کہ چند درخت اُنسے ایسے بزرگ اور عظیم الشان ہین کہ بڑے بڑے
مکانون کی زینت کے واسطے ایکدو اُنمین سے کافی اور بس ہے تاہم مسجد نبوی
ایسی وسیع و بزرگ ہے کہ اگر اسکی دو چند بلکہ چہار چند بھی آویزان ہو تو گنجایش
ہے واسطے ایضاح کے حلیہ اور مقام ہر ہر درخت کا بیان کیے جاتا ہے ایک
درخت کانچ کا برنگ سفید اسی کنول کا پیتلی شاخون کا چھار حلقے بلند یمین ڈیڑھ
قد آدم کے موافق محاذی گوشہ جالی بالین شریف کے پانچوین چشمہ مین مسجد مبارک
کے آویزان ہے اور گزرانا ہوا سلطان کا ہے کہ اُسمین روشنی ہر روز ہوا کرتی
ہے اور ایک جوڑی سرخ درخت کی چالیس کنول کانچ کے طلائی کام کے مرادار
پیتلی شاخون کے دو حلقہ موافق قد آدم کے بلندی مین محاذی جالی بالین شریف کی

بیان روشنی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام

کہ ایک اُن کا چشمہ مسجد مین اور دوسرا بارہوین چشمہ مین مسجد نبوی کی آویزان
ہے یہ دونون نہایت عمدہ اور کم یاب ہین یہ جوڑی گزانی ہوئی ہے
جبتک وہ زندہ رہا ہزار روپیہ سالانہ اوسکی روشنی ہر روزہ کیواسطے گزرتا
رہا بعد انتقال اوسکے فرزند اُس کے آٹھوین دنکی روشنی کا خرچ گزرتا ہے
اب قافلہ کیوقت اُسمین روشنی کیجاتی ہے اور ایک جوڑی سفید درخت
بارہ کنول پیتلی شاخون کی کہ ایک اُنسے محاذی جالی خلف مبارک کے اول
چشمہ مسجد مین آویزان ہے اور دوسرا محاذی پہلے چشمہ جالی پائین شریف کے
پہلے درجہ مسجد مین آویزان ہے اور ایک درخت چوبیس کنول کا پیتلی
شاخ کا دو حلقے برنگ سفید محاذی پہلے چشمہ جالی پائین شریف کے
آویزان ہے اور ایک درخت چھ کنول کا طلائی کہ شاخ اُسکی سفید کانچ کی
ہے کہ نہایت عمدہ ہے روبرو دروازہ جالی مبارک حضرت خاتون جنت رضی اللہ
عنہا کی آویزان ہے اور ایک درخت اسی کنول کا پیتلی شاخ محاذی کوشہ جالی
مواجہ شریف کے آویزان ہے اِن سب مین ہر روز روشنی ہوا کرتی ہے
اور ایک جوڑی درخت چہار کنولی کانچ کے کہ بیخ اور شاخ اوسکی نقروی نقشی
ڈھلی ہوئی وزن مین تخمیناً یکمن و بیس اثار مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان
ہے اور یکمن ایسی ہی نقروی بیخ و شاخ و بے کنول کانچ محاذی اِسی کے
آویزان ہے اور ایک درخت اٹھارہ کنول کا دو حلقی کہ بیخ اور شاخ اُسکی نقروی
ڈھلی ہوئی وزن مین بست آثار تخمیناً مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان ہے
اور دو عدد مہتابی طلائی بے آویزہ کانچ روبروئے جالی مواجہ شریف کے آویزان

ہے اور اُنمین ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کانچ کا تیس کنولی
ملمع نقروی بیخ و شاخ محراب عثمانیہ کی روبرو آویزان ہے اور روشنی اُسمین ہر شب
کو ہوتی ہے اور دو عدد حلقہ گلاسون کے چہیکہ کے طور پر روبرو جالی مواجہ شریف
کے آویزان ہے اور اُسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور گوشہ جالی مواجہ
شریف سے باب السلام تک آٹھ درخت ہین کہ بعضے اُنمین سے آٹھ کنول و بعضی
چہہ کنول کے اور بعضونمین روشنی زیتون کے تیل کی اور بعض مین موم بتی کی
ہر شب ہوتی ہے اور سوائے اسکے اخیر درجہ مسجد مین درمیان باب السلام
اور باب الرحمۃ اور مقابل اس کے نو درخت ہین کہ بعض اُنمین سے آٹھ کنولی
اور بعض چہہ کنولی ہین اور ہر شب اُنمین تیل زیتون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور
ایک درخت نقروی بلا کنول بطرز قدیم وزن مین تخمیناً پندرہ ثار کا مقابل جالی بالین
شریف کے چھٹی چشمہ مین مسجد کے آویزان ہے اور ایک درخت کانچ کا گیارہ
کنولی دو طبقی مقابل جالی بالین شریف کے کہ شاخ اور بیخ اُسکی بھی کانچ کی ہے جالی شریف
سے پہلے چشمہ مسجد مین آویزان ہے اور روشنی اُس مین پیر کی رات اور
اور جمعہ کی رات ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کانچ کا پچیس کنول کا بطرز جدید
نایاب کہ شاخ اور بیخ اُس کی ملمع طلائی روبرو ئے محراب نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم درجہ سوم مین مسجد کے آویختہ ہے اور سیدہی طرف منبر مبارک
کے روبرو ئے محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکجوڑی درخت کانچ
آٹھ کنول کی کہ شاخ اور بیخ اُسکی پیتلی ہے آویزان ہے اور اُسمین روشنی
ہر شب ہوا کرتی ہے اور بائین طرف منبر مبارک کے روبرو محراب سلیمانی

کے تین درخت آٹھ کنولی کہ شاخ اور بیخ اُن کی کانچ کی نقشی نہایت عمدہ
لٹکے ہوے ہین اور اسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور تین درخت فرشی
بلندی مین ڈیڑھ قد آدم کی موافق کہ شاخ اور بیخ اُسکی کانچکی نقشی اور اُس کے
سر پر ایک طرہ کانچ کا نہایت عمدہ تیس کنولی محاذی جالی بالین شریف چوکی
پر مسجد شریف مین دھری ہوئی ہین اور سوائے اس کے تین درخت پانچ کنولی
کہ شاخ اور بیخ انکی برنجی یعنی پیتلی شیشم کے سہ پایون پر دھری ہوئی ہین اور
اُنمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور ایک جوڑ بڑی طوقکی موم بتی کی کہ وزن
مین تخمیناً دو من کے ہوگی چاندی کے کیے مین کہ وہ بھی تخمیناً ساٹھ تار کے وزن
مین ہوگی اور ایک چھوٹی جوڑ طوقکی کہ وزن مین تخمیناً پانچ تار کے ہوگی چھوٹے
کیے مین نصب ہے دونون جانب محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دھرے
ہوئے ہین اور ایسا ہی دو جوڑ چھوٹے بڑے طوقکی پیتلی یکو نمین دونو جانب
سلیمانی کے اور ایسا ہی ایک جوڑ چھوٹی بڑی پیتلی یکو نمین دونون جانب محراب
عثمانی کے دھرے ہوے ہین لیکن جو محراب عثمانی کی بڑی طوقین ہین اُن
دو محراب کے طوقون سے کچھ کم ہین اور روشنی ان سب بڑے طوقون کی
باعث بلندی کے سیڑھی پر چڑھکر کرتے ہین چنانچہ محراب النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور محراب سلیمانی کی دو جانبون مین واسطے روشنی کے
پیتلی سیڑھی نصب کیگئی ہے اور محراب عثمانی کے طوقکی روشنی سیڑھی لکڑی
پر چڑھکر کرتے ہین اور ان طوقونمین روشنی جسوقت کہ امام نماز کو کھڑے
ہوتا ہے کرتے ہین اور بعد اختتام نماز کے خاموش کر دیتے ہین اور

پیتلی سیکے کہ ارتفاع مین تین ہاتھ اور تعداد مین آٹھ مین جالی شریف سے سراسر
پیتلی کتیری کی رکھی ہوئی ہین اور شکل اسکی یہ ہے کہ جسمین بتی لگاتے ہین
ایک ہاتھ بلند بشکل قندیل کے ہین اور نیچے اس کے دو ہاتھ کا دستہ تہالی
پر جما ہوا ہے اس مین بھی وقت نماز کے روشنی کرتے ہین اور دن کو سبز
غلاف اوپر پہنا دیتے ہین اور سوائے اس کے چھوٹے سیکے ایک ایک
ہاتھ کی بلند کہ وقت قرآن خوانی کے روشن کرتے ہین اور نفس مسجد مین ایکسو پچھتر
ہانڈی کانچ کی بازنجیرہائے نقروی کہ ساٹھ تولہ وزن مین تخمیناً زنجیر ایک ایک
ہانڈی کی ہونگی اور سوائے اس کے ایکسو پچھتر ہانڈی بیوتات مین یعنے دالان
ہر دو جانب مسجد شریف کے اور دروازون پر اور جواب مین بازنجیر پیتلی آویزان
ہے آگے کل حرم شریف کے ہانڈیان بازنجیر نقروی تھی اب بسبب سرقہ
ہونیکے جواب اور بیوتات مین سے زنجیر نقروی نکال لیکر زنجیر پیتلی لگائی ہین
اور اس مین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور روبرو چبوترہ اغوات کے
ایک ہانڈی سراسر نقروی ہے اور محاذی اس کے دو مہتابی طلائی
کانچ کے آویزون کی سرخ آویزان ہے اور روبرو محراب سلیمانی کے
دو لنتر کانچ کے بلندی مین ڈیڑھ ہاتھ کے ہونگے اور ایک لنتر نقشی عمدہ
کانچ کا درمیان مین ان دو کے آویزان ہے اور ایک قندیل کانچ کی نایاب
نقش روبرو سے منبر شریف کے آویزان ہے اور مولود شریف کی راتین
اور معراج شریف کی شب پانچون مناردن پر روشنی قنادیل کی سہ حلقہ اور
دروازہ حرم شریف پر بھی زیادہ ہوتی ہے اور ماہ محرم مین وقت آنے حاجیونکے

بہی ایسا ہی ہوتی ہے اور ایسا ہی شب برات اور شب اول جمعہ ماہ رجب اور
شب لیلتہ القدر اور دولہ مصر اور شام کو جو ہمراہ کل مصری اور شامی کے حاضر
ہوتا ہے آگے مراجعت اپنی یعنے امیر الحاج صحن مسجد شریف مین گیارہ طوق بڑی موم بتی کی
روشنی کر کر مولود شریف پڑہا جاتا ہے اور روشنی درختون مین اور ہانڈیون
مین آگے نماز مغرب کے کرتے ہین اور بعد نماز عشا کے خاموش کر دیتے ہین
اور پھر بعد اذان نماز صبح کے روشن کرتے ہین اور بعد نماز حنفی فجر کے
خاموش کر دیتے ہین جاننا چاہیے کہ فرمان سلطانی اغوات پر اس طور سے
ہے کہ اگر کوئی شخص حرم شریف کے یا جالی مبارک کے نام سے کچھ شے
گزرانے اور اغوات کا حق سوائے اس کے دیکر انکو راضی کر لیوے
تو وہ بیشک حسب معروضہ انکے گزرانی جاتی ہے اور دخل و تصرف اس پر
کسی کا نہین ہوتا ہے اگر حق انکا نہ دیوے تو وہ اشیا خود انکا حق ہے وہ
لے لیتے ہین ہانڈیان اندرون جالی شریف کے مہینہ مین ایکبار دہوئی جاتی
ہین جس روز کہ دہونے کا دن ہوتا ہے وقت نماز اشراق کے شیخ الحرم
اور نائب الحرم اور خزانہ دار اور مدیر اور شیخ الاغوات وغیرہ روبرو جالی
عورتونکے رو بقبلہ متوجہ جالی شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صف باندہکر بیٹھتے ہین اور سب اغوات صف باندہکر روبرو کھڑے
رہتے اور وہان ایک حصیر بچہا کر اوپر اس کے سفید چاندنی کی پاٹ بچہائی
جاتی ہین بعد اس کے کتاب اسمار اغوات کی نکال کر ایک ایک کا نام لیکر
پکارتے ہین جب سب اغوات جواب دئے اور معلوم ہوا کہ سب حاضر ہین

تو اُن کو حکم دیتے ہین کہ اندر سے ہانڈیان لاوین پس سب اغوات اندر سے
ہانڈیان لیکر روبرو اُنکے رکھدیتے ہین بعد اس کے حکم دیتے ہین پس اغوات
دو دو تین تین ہانڈیان جسقدر کہ نام سے اُنکے کتاب مین لکھا ہوا ہے اُٹھالیکر
اپنے اپنے مکانون مین لیجاتے ہین اور مکانمین اغوات کے عورتین انکی معرفت
کی اپنے اشتیاق سے حاضر رہتی ہین اغوات واسطے دھونیکے اُنکو سپرد
کرتے ہین اور ہر ہر ہانڈی کیواسطے ایک ایک طشت تانبے کا قلعی کیا ہوا
ہے اور ایک ایک صابون کی بٹی اور ایک کپڑا سفید پہلے بھوسی سے دھوتے
ہین اور صابون لگاکر صوف سے دھوتے ہین کپڑے کو پہلے سے دھولیکر
سکاتے ہین پھر وہی کپڑے سے ہانڈیون کو پوچھتے ہین بعد اسکے بخور دیتے
ہین اور زنجیرین بھی اسی طرح دھوتے ہین پہلے زنجیرین حرم شریف مین
لاکر اُس چاندنی پاٹ پر جو روبرو شیخ الحرم وغیرہ کے بچھائے تھی رکھدیتے
ہین اور سب اہل خدمات جو وہان حاضر رہتے ہین سب زنجیرون کو ایک
ایک کرکے دیکھتے ہین شاید کہ کسی نوع کا تفرقہ نہوا ہووے اتنے مین
یہ ہانڈیان بھی دھوئی ہوئی وہان لاکر رکھتے ہین پھر سب زنجیرون کو دیکھ لینے بعد
پھر دیگر ہانڈیان اپنے روبرو منگواکر اپنے ہاتھ سے زنجیرین اُس مین
لگاتے ہین اور اغوات اُن ہانڈیون کو اُٹھالیکر باب شاہی جالی مبارک
کے پاس لیجاکر حاضر رہتے ہین شیخ الحرم وغیرہ بھی اُٹھکر کھڑے ہوتے
ہین ایک شخص اُن کے روبرو آنکر کھڑے ہوکر فاتحہ عرض کرتا ہے
اور دعا بھی کرتا ہے پر اغوات ہانڈیان لیجاکر جالی شریف مین گزرانتی ہین

ہر جمعہ کو بعد نماز صبح کے شیخ الحرم بڑی چندی کیون کو جو اندر گزرانے ہوے
ہین دھوتے ہین اور اس پانی کے تبرک سے لوگ مشرف ہوتے ہین حرم شریف کے
ہانڈیان ہر روز تھوڑی تھوڑی دھوئی جاتی ہین یہانتک کہ ہفتہ مین اُنکا اختتام ہوتا
ہے پھر ابتدا ہفتہ سے یہ کام شروع ہوتا ہے مثلاً جو آج ہانڈیان دھوئی گئی
پھر آجکے آٹھوین روز اُنکے دھونے کی باری آتی ہے حرم شریف کی صفائی کے
لئے بڑی بڑی جاروب کھجور کی شاخ برگ سے بنی ہوئی بانس کے نیزون
مین بندھی ہوئی ہین اس سے کل حرم شریف کی صفائی ہوتی ہے یہ صفائی اندرون
حرم اغوات اور خادمین حرم شریف سے متعلق ہے ایسے ہی جاروبین بیرون
حرم شریف اطراف کیلئے مقرر ہین جنسے صفائی اطراف حرم شریف اور روبرو
دروازہائے شریف کے ہوتی ہے یہ صفائی بوابان حرم شریف سے متعلق ہے
چند زنبیلین بھی کچرا اُٹھانیکی لئے متعلق اسی صفائی کے مقرر ہین یہ کمترین مجرد اور اُن
بھی اس سعادت عظمی سے مشرف ہوا اپنے ہاتھون سے سعادت جاروب
کشی حاصل کیا اور کچرا بھی اُس بارگاہ پاک کا اُٹھایا اور خدمت بابرکت روشنی
اندرون روضہ منورہ اور مسجد نبوی سے شرف سعادت حاصل کیا ہرچند
کہ اس سعادت عظمی کی قابلیت نہین رکھتا تھا مگر عموم رحمت رحمۃ اللعالمین اور
شمول مکرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُمید قوی ہے کہ محض انہی کی
فضل وکرم سے اس ناچیز اور کمترین کی اس بضاعت مزجاۃ کو قبول فرمائین
اور حق تعالے انہی کی فضل وکرم سے عفو گناہان اس گناہگار کے فرمائے اور
سرفرازی اور عنایت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمترین

بندگان پروارین مین شامل اور سرفراز رکھے این یارب العالمین شعر ہمست
کہ بامکان تحریر آزاد کنند بندہ پیر ۞ ای بارخدائے عالم آرائی ۞ بر بندہ پیر خود ببخشائی
حرم نبوی مین بہت کچھ سامان صفائی اور روشنی وغیرہ متعلق خدمت گزاری حرم
شریف کی مقرر اور مہیا ہے منجملہ اُن سامان کے پیتلی ابریقین اور طشت اور آلات
آہنی مثل سیخ اور بصورت گلگیر طعام بخش کے حجرہ اغوات مین رکھے رہتے
ہین اور اغوات وغیرہ خدمتگاران حرم شریف ہر روز ہر وقت متجسس اور متفحص
جابجا حرم شریف مین پھرتے ہین اگر کسی جا ٹبّہ وغیرہ فرش سنگ مرمر وغیرہ
حرم شریف مین آجاوے اُس آلات آہنی سے کھکور کے ابر مردہ کو پانی مین
تر کرکے اُس کو پونچھہ دیتے ہین یا مقام حضوری عورتون کے ہین جو بچے اُنکے
ہمراہ رہتے ہین کوئی بچہ بول و براز کیا ہو اُسی وقت اُسکو پاک اور صاف کردیتے
ہین ایک ابریق اور طشت پیتلی ملمب پانی سے اور ایک گلگیر اندرون روضہ منورہ
کے لئے جالی مبارک کے اندر قریب مین طلائی یکون کے ہمیشہ رکھی رہتے
ہے اسواسطے کہ اگر اُن یکون کی موم بتی کا گل زائد ہوجائے گلگیر سے قطع
کرکے طشت کے پانی مین ڈالتے ہین تاکہ گل کی بدبو سے روضہ منورہ مین
منتشر نہووے پھر دیکھتے ہین کہ طشت کے پانی مین چند گل موم بتی کے گرے بعد
نوعی بدبو پیدا ہوجائے اُس طشت کو روضہ منورہ سے باہر لاکے وہ پانی
خالی کرکے بعد تطہیر دوسرا پانی اُس مین ڈالتے ہین اور پھر وہ طشت کو روضہ
منورہ کے اندر رکھتے ہین اُسکو دیکھکر زائرین مین یہ مشہور ہے کہ یہ طشت
وابریق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے واسطے ہے اور حضرت

اِس سے وضو فرماتے ہین اور پھر یہ اب وضو حضرت کا تبرکاً سلطان کے پاس
جاتا ہے ہر چند اگر یہ امر بھی ہو تو کچھ بعید نہین بلکہ ممکن ہے اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنی قبر اطہر مین بمجد شریف زندہ تشریف فرما ہین بعضے صحابۂ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین نے بعضے خلفاے بنی امیہ کے وقت جنہون نے بہت
اہل مدینہ کو ظلماً قتل کیے اور مسجد نبوی بے بانگ وصلوٰۃ رہی حضرت کی قبر اطہر
سے آواز وضو کرنے کی اور اذان کی سُنتے تھے مگر اس حالتمین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم عالم برزخ مین تشریف فرما ہین اور کئی ہزار فرشتہ روزانہ حضرت
کی خدمت گزاری کیلئے حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اور طبقات رحمت الہی
حضرت کی قبر اطہر پر نازل ہوتے ہین اس عالم کے پانی سے اس عالم مین تشریف
فرما ہو کر حضرت وضو فرمانا خاصہ اُس وقت کا تھا جبکہ حضرت اس عالم مین تشریف
فرما تھے اور اس عالم کا پانی حضرت کی خدمت گزاری سے مشرف تھا انہار
جنت اور اور آب کوثر حضرت کی خدمت گزاری سے محروم تھے اب حالت
یہ ہے کہ اگر ایسی خدمتگزاری کی ضرورت ہو تو حصہ حضرت کی خدمت کا انہار جنت
اور آب کوثر کو ملے۔ **فصل ہفتم** ادائے تقریبات سالانہ متعلق مسجد نبوی
اور روضہ مطہرہ کی مولود شریف کے مہینہ من گیارہوین تاریخ غسل حجرہ مبارک کا
ہوتا ہے بعد نماز صبح کے گیارہوین تاریخ (یعنے ربیع الاول) دروازہ شریف جالی کا جو واقع خلف
مبارک روبروے چبوترہ اغوات ہے کہلتا ہے اسکو باب شامی کہتے ہین
خوجے بڑی جماعت کے اور شیخ الحرم اور نائب الحرم اور قاضی اسی دروازہ سے
اندرون جالی شریف حاضر ہو کر بخور گزرانتے ہین اور نہایت آداب سے صلوٰۃ وسلام

عرض کرکر سامان اندر کا یکے وغیرہ باہر لاکر چبوترے اغوات پر لاکر رکھتے ہین
اور فرش دروازہ کے روبرو سے درجہ باب النساء تک اُٹھا لیتے ہین من بعد اغوات
ہاتھون مین آلہ آہنی مثل کفگیر کے لئے ہوئے تختیون کو سنگ مرمر کی جو حجرہ شریف
مین بچھے ہوے ہین لگڑتی ہین تاکہ جو کچھ گرد و غبار اس پر آگیا ہے نکلجاے جب
تمام تختیان صاف ہوجاوین جاروب دیتے ہین اور روبرو دروازہ شریف کے
ایک بڑا ظرف رکھا جاتا ہے اسمین سقا مشکون سے آب شیرین بھر دیتے
ہین اغوات قطعات ابرمردہ اس پانی مین بہگا کر تمام حجرہ شریفہ کو دہوتے ہین
اور دوسرے خوجے اسپر پانی چھڑکتی ہین جب غسل تمام حجرۂ شریف کا ہوجاوے پھر
دوسرے ابر کے ٹکڑون سے سب سنگ مرمر کی تختیان پونچھتے ہین اور صندل
ابیر چھڑکتے ہین یہ غسل شریف ہونے تک چھوٹی جماعت کے خوجے دورضہ
دروازہ شریف کے صف باندہے ہوے دست بستہ کھڑے رہتے ہین
اور کسی شخص کو روبرو سے دروازہ شریف کے جانے نہین دیتے اور پیچھے
ان خوجون کے بہت سے اہل مدینہ کھڑے رہتے ہین تاکہ غسل شریف
تمام ہوتے ہی پانیکولیون کوئی اپنے ہاتھ مین ابریق لیا ہوا اور کوئی کوزہ کوئی
مغراف ایسا ہی کوئی کچھ ظرف لیا ہوا اور کوئی کچھ لیا ہوا کھڑے رہتا ہے اور
قاضی اور مفتی اور والی اور شیخ الحرم اور تمام اعزہ اور شرفاء مدینہ منورہ کے
علاقہ کے آدمی اپنے اپنے ہاتھ مین بانس لیکر واسطے اخذ تبرک کے حاضر
رہتے جب غسل شریف ہوجاوے دو خوجہ اس پانی کو تقسیم کرتے ہین
پہلے شیخ الحرم اور والی وغیرہ کے واسطے باسنین بھر دیتے ہین پھر اغوات

اپنی اپنی خواہش موافق کوزہ اور دورقین بھر لیتے ہین من بعد تمام حاضرین کو بھر کر
عنایت فرماتے ہین پہلے سب حاضرین مسجد شریف مین اس پانی کو پی لیتے
ہین اور منہ کو اور سر و سینہ کو مل لیتے ہین بعد جو باقی رہجاے اپنے اہل و عیال
کیواسطے مکانون مین لیجاتے وقت تقسیم ہجوم اور کثرت ایسی ہوتی ہے کہ
کئی خوجے اہتمام کیواسطے کھڑے ہوتے ہین پھر بھی اہتمام مشکل ہوتا ہے
لیکن تمام حاضرین حسب خواہش مشرف اور سرفراز ہوتے ہین اور کوئی محروم
نہین پھرتا اور جو خوجے اُٹھا رکھتے ہین جب حُجاج اور زائرین حاضر ہون سال بھر
تک اسمین سے انکو تبرک دیتے ہین اور وہ لوگ باحتیاط تمام اپنے ملکو مین
لیجاتے ہین غربا اور مساکین کو روز غسل شریف شربت بھی تقسیم ہوتا ہے
بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی مولود شریف ہوتا ہے کیفیت اُسکی یہ ہے
کہ گیارہوین تاریخ ماہ مذکور مین قریب جالی عورتون کے کہ جہان خوجہ سرائیہ اکثر
بیٹھا کرتے ہین اور یہ خوجے خاص محل سرا سے سلطانکی ہین بہ نیت ہجرت
استنبول سے پروانگی لے آکر یہان حاضر ہین انکو حرم شریف کے کاروبار مین
کچھ مداخلت نہین اور اکثر اُنمین ذی مقدور ہین متصل جالی سے عورتونکی
قریب باب النسا جو ایک مقام ہے وہین نماز بھی پڑہتے ہین اُس جا ایک
سرا پردہ لگایا جاتا ہے اور شربت انار کی تیاری ایک مکان مخصوص مین کہ
وہ خاص انہین ابواب متعلقہ حرم شریف کے واسطے ہی ہوتی ہے اور سب
سبیل کرنیوالے پانی کے اسی روز اپنی اپنی دورقان اور کوزہ حکم سرکار
سے لیجاکر اس مکانمین رکھتے ہین اور بوقت نماز صبح بارہوین کو وہ شربت کہ

مصری سفید پڑکر نہایت عمدہ اور بہتر جو تیار ہوتا ہے اس سراپردہ مین لاکر
رکھدیتے ہین اور صحن مسجد شریف مین جو چہار ستون چھوٹے سنگ مرمر کے
نصب ہین ایک جانب باب النسا دوسرا طرف باب الرحمۃ کے تیسرا باب مجیدی
کیطرف چوتھا منارہ اذانکی جانب جانب باب النسا قریب باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی جو ستون ہے اسکے متصل ایک منبر رکھا جاتا ہے اور اسپر سفید کپڑا غلاف
اور اندر زینون پر بانات سرخ کا فرش رہتا ہے اور جالی سے باغ مذکور تک لگاکر
سراسر تکیہ اور گدی بچھاتے ہین اور اطراف منبر خالی فرش رہتا ہے یہ سب
کاروبار نماز فجر سے اشراق تک ہوجاتا ہے بعد نماز اشراق ان فرش کے گدی
مذکور پر شیخ الحرم اور نائب انکی اور قاضی اور مفتی اور والی کوتوال محتسب ایسے
ہی سب اہل خدمات آکر بیٹھتے ہین اور فرش اطراف منبر پر سب اہل عسکر
حاضر رہتے ہین اور پیچھے اُنکے سب اہل مدینہ منورہ بیٹھتے ہین جب یہ سب
لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے چہار شخص خطبا جمعہ سے بڑی بڑی دستار
اسی طریق پر باندھے ہوے اور چادرین اوڑھے ہوے آکر بازو سے
شیخ الحرم اور مفتی وغیرہ کے بیٹھتے ہین اُنکے پیچھے دو شخص سر و نیزہ اپنے کشتیان
اسمین بڑی بڑی یکی عود بتیان روشن کئے ہوے لاکر روبرو منبر کے رکھدیتے
ہین اور چہار بخوردان منبر شریف کی ہر دو جانب رکھتے ہین پھر ایک خطیب اُن
خطبا مذکور سے اس منبر شریف پر آکر دست بستہ کھڑے ہوکر محاذی روضہ مبارک
سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے سلام کہکر متوجہ جالی شریف
سودب دست بستہ دو زانو منبر شریف پر بیٹھکر عبارت مولود شریف جعفر برزنجی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر شریف جنت البقیع مین ہے

کی پڑہتے ہین اور عبارت اول مین اس مولود شریف کی جو احادیث صحیحہ بخاری
اور مسلم فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مروی ہین کہ مولف موصوف
بعد حمد وصلوٰۃ کے انکو ذکر کئے ہین پڑہتے ہین بعد اس کے ہاتھ اُٹہاکر الفاظ
دعائیہ مولود مذکور کو پڑہتے ہین اور سب حاضرین آمین آمین کہتے ہین جب دعا
ہوچکی پھر منبر پر کھڑے ہوکر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتمین
عرض کرکر اُترجاتے ہین اور دوسرے خطیب ویسا ہی اس منبر شریف پر چڑہکر
مقابل جالی شریف پہلے سلام عرض کرتا ہے من بعد مودب بیٹھکر بعد حمد
وصلوۃ کے وہی عبارت مولود شریف کی متضمن حال ولادت باسعادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے ہین جب عبارت ولادت شریف کی
آوے خطیب منبر پر کھڑے ہوکر متوجہ جالی شریف ہاتھ بندہے ہوئے تین بار
صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور سب حاضرین بھی قیام کرکر یہی
عرض کرتے ہین پھر خطیب منبر پر بیٹھکر حال تولد شریف تمام وکمال بیان کرکر مثل
خطیب سابق دعا مانگتے ہین اور مضمون اسکا فتح ونصرت سلطان اور امن وامان
عامۂ بلاد اہل اسلام اور مغفرت اور رحمت جمیع مومنین ومومنات اور تمام
حاضرین بھی ہاتھ اٹہائے ہوے آمین کہتے ہین جب دعا ہوچکی پھر سلام عرض
کرکے اُترتے ہین تیسرا شخص ویسا ہی پھر سلام عرض کرکر منبر پر چڑہتا اور بعد حمد
صلوۃ کے عبارت مولود شریف جسمین حال رضاعت اور حال سفر شام بعثت
مبارک تک عرض کرکر ویسا ہی دعا کرکر اور سلام عرض کرکے اُترتا ہے چوتھا
شخص پھر اسی طریق پر سلام عرض کرکے منبر پر چڑہتا ہے اور عبارت مولود شریف

جسمین حال اخلاق و شمائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہکر دعا مانگتے ہین اور حاضرین
آمین کہتے ہین اور جب دوسرا خطیب منبر پر چال ولادت باسعادت کھڑے ہوکر عرض
کرتا ہے پہر صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہکر بیٹھ جاتا ہے اور سب حاضرین بھی بیٹھ جاتے
ہین بہت سے لوگ اس سراپردہ سے جو آگے مذکور ہوا ہے نکلتے ہین کہ ہاتھون
مین اُنکے کانچ کے گلاس اس مین شربت اور ایک ایک رومال سفید لاکر اُن صاحبونکو
جو گدی تکیہ سے بیٹھتے ہین پلاتے ہین وہ لوگ اول شربت پی کر اس رومال سے
منہ کو صاف کرتے ہین جب سب ان لوگون کو شربت پلا چکے بڑی بڑی مشکونمین
بھر کر ہاتھونمین پیالہ سونے کا ملمع کیا ہوا لیکر سب حاضرین کو اس شربت سے مشرف
کرتے ہین حق تعالے جمیع اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو اس مجلس
مبارک اور شربت مطہر سے مشرف کرادے کہ ایسا باذایقہ وہ شربت ہوتا ہے
کہ کسی نعمت دنیوی مین وہ ذایقہ نہین حاصل ہے اور جو سبیل کرنیوالے یعنے سقہ
ایک روز آگے سے اپنی دورقان اور کوزے لیجا کر رکھتے ہین اور پھر شربت بھرے
گئے بعد اپنی اپنی تعارف والون مین ایک ایک کوزہ شربت کا پہونچاتے ہین اور
یہ شربت سے سب حاضرین مجلس خطیب چہارم کے دعا مانگنے تک مشرف ہوجاتے
ہین پہر یہ چوتھا خطیب بھی بعد اتمام دعا ویسا ہی سلام عرض کرکے منبر شریف سے
اُتر جاتے ہین اور سب حاضرین مجلس برخاست کرکر اپنے اپنے مقامون پر
روانہ ہوتے ہین اور رجب کے مہینہ مین ستائیسوین تاریخ اسی طرح کا مولود
ہوتا ہے اور اسکا نام رجبی مشہور ہے لیکن شہر رجب مین اور ربیع الاول شریف
مین تین امر کا فرق ہے ایک تو مقام کا کہ شہر ربیع الاول مین قریب باغ مذکور

کے منبر شریف رکھا جاتا ہے اور رجب مین منبر شریف صحن مسجد مین متصل اس
ستون کے جو منارہ اذان کی جانب واقع ہے رکھتے ہین اور اطراف مین فرش
ویسا ہی شیخ الحرم وغیرہ کیوا سطے ہوتا ہے اور اسی طور پر معراج شریف کی حدیث
خطبا نوبت بہ نوبت پڑھتے ہین اور تقسیم شربت وغیرہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور
دوسرا فرق وقت کا ہے کہ شہر ربیع الاول مین بعد نماز اشراق جلسہ مولود شریف
ہوتا ہے اور شہر رجب المرجب مین بعد نماز عصر کے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ
مولود شریف ربیع الاول مین فقط اہل مدینہ منورہ اور عساکر وہان کے حاضر رہتے
ہین اور شہر رجب مین اطراف اور اکناف سے قافلہ ہر ابتدا ماہ رجب سے
بکثرت آتے ہین اور مولود شریف ربیع الاول مین اگر امن طریق ہو تو فقط اہل مکہ معظمہ
آتے ہین اور یون تو کوئی مہینہ خالی نہین ہے کہ مدینہ طیبہ مین واسطے زیارت
شریف کے لوگ نہ آتے ہون مگر ہر سالمین تین قافلہ بہت بڑے آتے ہین
ایک شہر رجب مین اسی رجبی کیوا سطے کہ ایک مہینہ آگے تمام اطراف اور
اکناف سے لوگ آتے ہین کہ تمام شہر مبارک مملو ہو جاتا ہے دوسرا حج
کے بعد اور تیسرا حج کے قبل اور ہر شب جمعہ اور پیر مین بچونکی داخلی جالی شریف
کے اندر ہوا کرتی ہے اس طریق سے کہ جو بچہ شہر مدینہ منورہ مین پیدا ہوتے
ہین بعد انقضاء ایام چہلہ اُس کو حرم شریف مین داخلی کیوا سطے جمعہ کی رات
مین یا پیر کی شب مین لڑکا ہو یا لڑکی حاضر کرتے ہین اور سینہ پر بچون کے
روئی یا کھجور یا پھول رکھکر لاتے ہین بعد نماز مغرب کے ہر ہر بچہ کو ایک ایک خوجہ
لیکر جالی شریف کے اندر بجانب مواجہ شریف کے لیجا کر بٹھا جاتے ہین

اور ایک لحظہ بچہ کو اندر غلاف مبارک کے جو اندرون جالی مبارک پر گزرانا ہوا ہے کر دیتے ہین اور مشہور یہ ہے کہ جب بچہ کو غلاف شریف کے اندر کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست اطہر کو اس بچہ کے منہ اور چھاتی پر پھیرتے ہین جیساکہ عادت شریف حضرت کی اسوقت مین تھی کہ حضرت اس عالم فانی مین رونق افروز تھے اور بچون کو کمال سرفرازی اور رحمت سے اپنی گود مین لیتے تھے اور دست مبارک اُن کے منہ اور سینہ پر پھیرتے تھے اسلئے سینہ پر بچون کے کھجور وغیرہ رکھ لاتے ہین تاکہ وہ اشیا جو سینہ پر بچون کے ہین وہ بھی مشرف ہو جائے پھر ایک لحظہ کے بعد ان بچون کو باہر جالی شریف کے لاتے ہین سب حاضرین انکو نہایت اہتمام سے پیار کرتے ہین کہ اُن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا دست مبارک پھرا ہے اور وہ اشیا جو ہمراہ اُن کے رکھی تھی تبرکاً آپسمین تقسیم کرتے ہین اور ہر شب جمعہ کو محراب عثمانیہ مین چہار خطبا بیٹھ کر مولود شریف پڑھتے ہین اور علٰحدہ روشنی اُن کے لئے ہوتی ہے۔ **فصل ہشتم** بیانمین کیفیت بلدہ مبارکہ مدینہ طیبہ کے۔ جذب القلوب مین کیفیت ابتدائی آبادی اس بلدہ مبارکہ کی ایسے لکھتے ہین کہ علمائے سیر و تواریخ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کرتے ہین کہ آدمی بعد نجات طوفان کے کشتی نوح علیہ السلام سے جو نکلی وہ اسّی آدمی تھے وہ لوگ اطراف مین بابل کے دس روز کے راستہ اور بارہ فرسنگ کے میدان مین اُترے اور اپسمین توالد اور تناسل سے ایک جماعت کثیر ہو گئی نمرود ابن کنعان ابن حام اُنکا بادشاہ ہوا پھر جبکہ اُنمین نزاع ہوا اختلاف اور علحدگی آپسمین پیدا ہوئی ہر ایک

فصل ہشتم در بیان کیفیت بلدہ مبارکہ مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما و تکریما و مہابۃ و جلالۃ و بیان کیفیت ابتدائی آبادی اس بلدہ مبارکہ کی ۱۲

جماعت ایک ایک گوشہ اور ایک ایک کنارہ زمین کا اختیار کیے اور اُنمین بہتر زبانین
ہوے ایک جماعت کہ وہ اولاد میں سام ابن نوح علیہ السلام کے تھے زبان عربی
الہام حق تعالی سے وضع کیے اور زمین مدینہ طیبہ پر سکونت اختیار کیے اول جو
زمین پر زراعت اور درخت خرما نصب کیے وہی لوگ تھے اُنکو عمالقہ اور عمالیق
کہتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ طاق بن ارفشن بن سام بن نوح علیہ السلام کی
اولاد سے ہین پھر عمالقہ کو ایک مدت کے بعد بسط عظیم اموال اور املاک اور
ولایات مین حاصل ہوا اور مابین بحرین عمان اور حجاز شام اور مصر تک اُنکے
دست تصرف مین آیا ملک شام کے بادشاہان جابرین اور فرعونین جو ملک
مصر مین ہوے اُنھین کی اولاد سے ہین اور ملک حجاز مین ارقم ابن ابی الارقم
بادشاہ اُنکے قوم سے ہوا اور عمرین اُنکی بہت دراز ہوئین یہانتک کہ چارسو
برس تک صورت جنازہ اُنمین نہین دیکھتے اور نوحہ مسموع نہین ہوتے بعد
قوم عمالقہ کی قوم یہود اس سرزمین پر نزول کیے سبب نزول یہود سرزمین مدینہ
طیبہ پر علماء تاریخ کے نزدیک مختلف ہے خلاصہ اُن سب کا یہ ہے کہ جسوقت
موسی علی نبیاد علیہ السلام واسطے ادائے مناسک حج کے مکہ معظمہ مین آئے
جماعت کثیر بنی اسرائیل کی اُنکی ہمراہ تھے بوقت مراجعت عبور انکا سرزمین
مدینہ طیبہ پر ہوا جبکہ اُنھون نے اس سرزمین کو بصفت بلدہ نبی آخرالزمان کے
پائی اُس علامت سے کہ توریت مین پڑہی تھی ایک جماعت بنی اسرائیل سے
مشورت کرکے ترک صحبت موسی علیہ السلام کیے اور اُسی سرزمین پر اقامت
کیے پھر ایک جماعت اعراب کی جو نواحی حجاز مین ساکن تھے اُنکے ساتھ موافقت

کئے پس اِس قول پر پہلے اس سرزمین مین یہود اقامت کئے لاکن راجح قول
اول ہے یعنے پہلے یہود کی عمالقہ اُس زمین پر اقامت کئے واللہ اعلم پھر موسی علی
بینا علیہ السلام لشکر بنی اسرائیلیہ سے قلع اور قمع قوم عمالقہ کا کئے یہ تقریب نزول
یہود کا زمین مدینہ طیبہ پر بنا بر روایت ثانیہ ہے بعد اُنکے قوم انصار زمین مدینہ طیبہ
پر پہونچے کہ وہ لوگ اولاد سے یعرب ابن قحطان کے ہین اور یعرب ابن قحطان
بقول اکثر مورخین کے فرزند شالخ ابن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ہین
اُنھین کی اولاد سے قبیلہ اوس اور خزرج ہے کہ زمانہ بنو یمین سعادت اسلام سے
مشرف بہ لقب انصار ہوے ہکذا فی جذب القلوب ملخصاً جو احرثمینہ مین مرقوم
ہے کہ زمانہ قدیم مین حصار مدینہ طیبہ کو نہین تہا پہلے حصار مدینہ طیبہ کا عضد الدولہ
نے بعہد طایع ابن مطیع خلیفہ عباسی ۳۶۰ھ سنہ ہجری مین بنا کیا اور دوسری روایت
مین آیا ہے کہ اسحاق بن محمد الجعدلی نے ۴۶۳ھ سنہ ہجری مین حصار مدینہ طیبہ بنایا
اور چار دروازے اُس کے مقرر کیا پھر ۵۵۸ھ سنہ ہجری زمانہ سلطان نور الدین شہید
مین حصار مدینہ طیبہ بنا ہوا اور سلطان نور الدین شہید وہی شخص ہے جو حسب الحکم
حضرت کے مدینہ طیبہ مین حاضر ہو کر دو شخص نصاری کو جو بارادۂ بے ادبی حرم
نبوی مین سکونت اختیار کئے تہے سزا دی پھر سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم
رومی نے بنیاد قدیم پر حصار مدینہ طیبہ تیار کئے ابتدار بنا اُنکی ۹۳۹ھ سنہ اور اختتام
اُسکا ۹۴۶ھ سنہ ہے مدت بنا اسکی سات برس کے عرصہ مین ہوئی چنانچہ بنا حال
سلطان کی ہی باقی ہے اور باب مصری مدینہ پر آیۃ قرآنی کندہ ہے انہ من سلیمان
وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لاتعلوا علی واتونی مسلمین مصارف حصار کا

ایک لاکھ دینار سرخ ہے دور حصار کا دراع معماری سے تین ہزار ہشتصد دراع ہے اور برج وغیرہ مل کر چار ہزار دراع ہین ابتدا احنفی کے بعد ۸۰۰ سنہ کی ہے خلاصہ فضائل مدینہ طیبہ جو علامہ نفشی سے ہے اسمین یہ تحریر ہے کہ زمانہ نبوت مین حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر مین جو کہ اُس جانب ستون مسجد نبوی جانب قبلہ واقع تھا ستون مذکور پر چڑھ کر اذان کہا کرتے تھے اور ابوداؤد اور بیہقی سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی النجار سے کہی کہ میرا مکان بلند ہے اور اطراف مین مسجد نبوی کے واقع ہے اسواسطے بلال رضی اللہ عنہ اُس عورت کے مکان پر صبح کی اذان فرماتے کتاب تعریف مین مذکور ہے کہ جو نہر اب مدینہ طیبہ مین جاری ہے مروان ابن حکم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری کیا اصل نہر کی مقام قباجاہ کبیر سے ہے کتاب درمنصود مین لکھا ہے کہ جو عادت موذنین کی حرمین شریفین مین اس باب مین جاری ہوے کہ صلوۃ وسلام بعد اذان ظہر وعصر وعشا اور قبل اذان صبح وجمعہ کے حضرت پر عرض کرتے ہین اور مغرب مین بباعث تنگی وقت کے نہین عرض کرتے اسکو سلطان صلاح الدین ابن یوسف ابن ایوب نے جاری کیا اور بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ ابتدا اسکا مصر اور قاہرہ مصر مین ۷۹۱ سنہ ہجری مین ہوا کہ بعضے عاشقین نبوی نے خواب مین اسکا اشارہ پائے اور یہ روایت روایت ماقبل کے مخالف نہین اس باعث سے کہ ممکن ہے بعد سلطان صلاح الدین کے اس تاریخ تک یہ عادت موقوف ہوئی پھر ہوئی مصر مین اس عادت کی ابتدا ہوی ہووی یا سلطان صلاح الدین شب جمعہ

مین خاص حکم دیا ہوے محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ عہد سلطان صلاح الدین
کا قبل ۷۹۱ھ ہی اسواسطے صاحب کتاب نے توفیق وتطبیق درمیان ہر دو روایتون
کے بیان کی پھر کتاب در منصود مین یہ لکھا کہ صلوۃ وسلام حضرت ہر قبل اذان
کے عرض کرنا بدعت حسنہ ہے کہ اُسکو متاخرین صواب جانا ہے کرنے والا
اُسکا اپنی نیک نیتی سے ماجور ہوگا انتہی اب یہان سے وہ احوال شریف
مدینہ طیبہ کا بیان کیا جاتا ہے جو محرر نے بچشم خود دیکھا یا وہان کے ساکنین
سے سُنا اس بلدہ مبارک کے اندر کی فصیل مین دروازے ہین ایک بجانب
شرق ہے اُسکو باب الجمعہ کہتے ہین اور اُس دروازے کے باہر جنت البقیع
ہے دوسرا باب المجیدی بجانب شمال ہے اُسکے باہر قریب مین باغ تواسی
ہے کہ شمس الامراء امیر کبیر حیدر آباد دکن نے خرید کر کے سکونت زائرین اور
اور حجاج کیواسطے اُس کو وقف کئے بجانب غروب دو دروازے ہین
ایک باب مصری دوسرا باب صغیر ان دو دروازون کے روبرو جو میدان
ہے اُسکو مناخہ کہتے ہین اور معنی مناخہ کے نشست گاہ شتر ہے حجاج کے
اونٹ یہان ہی بیٹھتے ہین اور حجاج یہان اترتے ہین اسواسطے کہ اندرون
باب کوئی حاجی داخل سواری شتر سے نہین ہوسکتا یہ چار دروازے جس
حصار مین ہین وہ حصار سنگ بست پختہ ہے فقط باب مصری اور باب صغیر
کی جانب باہر مین حصار دوم ہے کہ بناء اُس حصار کی گلی ہے اور اس حصار
کے اندر قافلہ حجاج معہ سواری شتر داخل ہوتے ہین اس حصار مین پانچ
دروازے ہین ایک باب شامی دوسرا باب کوفہ تیسرا باب العوالی چوتھا

باب قبا یا پنجوان باب عنبری باب عنبری سے قافلۂ حجاج داخل ہوتا ہے اور اسی
سے ہی رخصت ہوتا ہے اُن دو حصار و نمین قریب پچاس ساٹھ ہزار لوگ رہتے
ہین اللھم زد و بارک فی امۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و جوارہ محلی اس بلدہ طیبہ کے
قریب ایکسو کے محلے ہین اور طریقہ محلون کا اس طور پر ہے کہ ایک بڑا محلہ ہو اُسکے
ضمن مین کئی محلے چھوٹے چھوٹے ہین تبرگاً تیمناً نام کہے محلون کا لکھا جاتا ہے
کہ ایک محلہ حارت الاغوات ہے کہ اُسمین اغوات لوگ رہتے ہین اور یہ محلہ
باب الجمعہ اور باب مجیدی بلدہ اور باب نسار اور باب جبرئیل حرم نبوی سے
اقرب ہے محرر کو راق بھی اُسی محلے مین سکونت پذیر تھا دوسرا محلہ دروان تیسرا
محلہ ارقاق الشعریہ چوتھا محلہ معقد بنی حسین پانچوان محلہ رقاق الطوال چھٹا محلہ
رقاق سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ساتوان محلہ شقیقہ الشیخی آٹھوان محلہ خدوش
باشانوان محلہ حرش بری دسوان محلہ حمدش تکارمہ گیارہوان محلہ حزنہ دار
بارہوان خوش الجمان باب مصری بلدہ سے باب السلام مسجد نبوی تک
ایک سیدھا راستہ ہے دو رقبہ برابر دوکانین ہین اس بازار مین ہر قسم کا
پارچہ میسر آتا ہے عمدہ بانات استنبولی کہ اسکو وہان جوق کہتے ہین تین
ریال کو اندازہ ملتے ہے ریال سوا روپیہ کمپنی سے کچھ کم ہوتا ہے اسواسطے
کہ روپیہ کمپنی وہان پندرہ قرش کو اور ریال بتیس قرش کو صرافی ہوتا ہے ریال
سکہ فرانس ہے سکہ سلطان مجیدی وہ تیس قرش کو صرف ہوتا ہے پس دو روپیہ
کمپنی معاول ایک مجیدی کے ہوتے ہین گنی انگریزی ایکسو پچاس قرش کو صرف
ہوتی ہے کہ اس کے بارہ روپیہ پانچ قرش ہوتے ہین مگر صراف لوگ اپنا

حق صرافی اسمین سے ایک قرش بعضے ایک قرش سے زائد لیتے ہین قرش
کے چہارم حصہ کو اہل ہند پیسہ کہتے ہین اور عرب مین عشرہ دیوانی کہتے ہین اسواسطے
کہ قرش کے چالیس دیوانی ہوتے ہین زمانہ قدیم مین دیوانی چلتے تھے مگر اب اُسکا
رواج بالکل مفقود ہوگیا فقط نام ہی باقی ہے قرش دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو
فقط نقروی ہوتے ہین دوسرے قسم یہ کہ تانبے کے ہو کر اوسپر ملمع نقروی ہوتا
ہے ایک قسم کے قرش سراسر تانبے کے بھی تھے مگر اب اُسکا رواج مفقود ہوگیا
قرش ملمع کے ایک قطع چہہ قرش کا بھی ہوتا ہے اور قرش نقروی تین قرش سے
زیادہ اور پون قرش سے کم مصروف نہین ہوتا اسکو ثلاثین دیوانی کہتے ہین اور
قرش ملمع کم آدہے قرش سے سکہ نہین ہوتا باقی ربع قرش جسکو عشرہ دیوانی
کہتے ہین وہ ملمع کا ہوتا ہے اور خمسہ دیوانی نصف اُسکا وہ ملمع کا اور خالص تانبے
کا بھی ہوتا ہے اب رواج مین جو سکہ پون قرش کا تھا اوسپر آدھا پیسہ زائد ہوگیا
یعنے ثلاثین دیوانی خمسہ و ثلاثین کو چلتی ہے خرید فروخت مین روپیہ کہنی برابر پندرہ
قرش کو چلتا ہے اگر اسکو صرافی کرنا چاہین تو صورتین رواج مختلف ہین مثلاً اگر
روپیہ کے قطعات پون پون قرش کے لیوین تو صراف اپنا حق صرافی ڈیڑہ قرش
لیکر ساڑے تیرہ قرش دیتے ہین اگر روپیہ کے قطعات ڈیڑہ ڈیڑہ قرش کے لینا
چاہین تو حق صرافی آدھا قرش لیکر ساڑے چودہ قرش دیتے ہین اگر روپیہ کے
قطعات پاؤ پاؤ قرش کے لینا چاہین تو صراف لوگ حق صرافی اپنا سوا قرش
لیکر پونے چودہ قرش دیتے ہین اگر خمسہ عشرین دیوانی یعنے آدہے قرش کے قطعات
لینا چاہین تو حق صرافی دو قرش جاکر تیرہ قرش روپیہ کے حاصل ہوتے ہین

بیع وشری یہان اکثر قرش کے حساب سے ہوتی ہے وقت آنے حجاج اور زائرین
کی دو کانین صرافونکی بہت ہوتی ہین لیکن ہمیشہ دو تین دو کانین صرافونکی اندرون
وبیرون باب مصری کے رہتی ہین اور کبھی فرانسیسی بھی ہوتی ہے کہ وہان اُسکو
بنتو کہتے ہین اور بیع وشری مین ایکسو چالیس قروش کو چلتے ہے اور صراف دو
قرش اپنا حق لیکر ایکسو اڑتیس قرش دیتا ہے جسمین بمنزلہ پیسون کے ہوتے ہین
پیسون کو ملک ہند مین پیسے کہتے ہین اور وہان تفاریق کہتے ہین جیسا کہ ملک
ہند مین خُردہ بلا وقت دستیاب ہوتا ہے ویسا وہان نہین اسی باعث سے
معاملہ بیع وشری مین قرش زیادہ آتے ہین اور صرافے مین کم آتے ہین جیسا
کہ تشریح اُنکی اوپر ذکر ہوچکی حرمین شریفین مین سب قسم کا پارچہ انداز سے ماپے
جاتا ہے اور اندازہ پون وار بھی کا ہوتا ہے حرمین شریفین مین انواع اقسام
کے کپڑے بکتے ہین کہ ملک ہند مین ویسے کپڑے میسر نہین آتے چنانچہ
چھینٹ انواع اقسام کی خوش رنگ عمدہ استنبولی وہان آتی ہے کہ ملک ہند
مین ویسی چھینٹ میسر نہین آتی اور چھینٹ کو وہان بسمہ کہتے ہین عمدہ چھینٹ
استنبولی چہار قرش کو اندازہ ملتی ہے اور اونی قسم کی دو قرش اندازہ تک
بھی ہوتی ہے اور گون بھی اقسام اقسام کی ملتی ہین اور دبیذ بھی بہت عمدہ وہان
ہوتی ہین مکہ معظمہ مین عمدہ دبیذ تیرہ چودہ قرش کو اور مدینہ طیبہ مین تیس قرش
تک ملتا ہے الحاصل ہر طرحکا اور ہر قسم کا مال یہان آکر فروخت ہوتا ہی سورت
اور بمبئی اور استنبول او مصر اور شام سب جائے کا یہان مال آتا ہے مدینہ
طیبہ مین ایک بازار علیحدہ درزیونکا ہے کہ اُسمین اکثر عرب اور بعضے ہندی بھی

درزی ہین مزدوری شاہا باناتی کی ایک مجیدی سے ایک ریال تک بہی ہے
ہین ریشم دُوری سب اُنہین کے ذمہ ہوتی ہے تنگ سازونکی دوکانین
بہی بکثرت ہین اُسمین قندیلین انواع اقسام کے اور ظروف تنگ رہتے ہین کرانے
کی بہی دوکانین متعدد ہین کہ اُسمین سب قسم کا کرانہ دستیاب ہوتا ہے زعفران
چہہ قرش کو مثقال اور الائچی خمسہ وثلاثین کو درہم ملتی ہے مثقال ساڑے چار
اور درہم ساڑے تین ماشہ ہوتا ہے اور شکر سفید جمی ہوئی پوڑون مین بندہی
ہوئی مصر سے آتی ہے اُسکو شکر مصری کہتے ہین اور مصری کو نبات کہتے ہین یہ
دونون بارہ قرش کو حقہ ملتا ہے اور گڑ کو قند کہتے ہین یہ نو قرش کو حقہ ملتا ہے
حقہ ڈہائی رطل کا ہوتا ہے اور رطل مدینہ طیبہ کا اڈہ سیر سے کچہہ زائد ہوتا ہے
باب السلام کے روبرو قریب مین دو کانین دلالونکی ہین اُسمین اکثر کپڑے اور
بہت سامان ہراج کا رہتا ہے بعد نماز ظہر اور عصر کے ہراج ہوتا ہے اکثر لوگ
جو حرم شریف سے باہر نکلتے ہین وہ لوگ شریک ہراج رہتے ہین اور صبح کو بعد
نماز اشراق کے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک باہر باب مصری کے بہی اور یہان
سامان بہ نسبت اور دوکانون کے ارزان ملتا ہے مگر یہان ہراج موافق قواعد
شرعی کے ہے یعنے اگر خریدار قیمت مین کچہہ زیادہ کرے اور اُسپر کوئی شخص
زیادہ نکرے تو صاحب ہراج پر جبر نہین کہ خواہ مخواہ اُس چیز کو خریدار کو دے ہی
دیوے جیسا کہ ملک ہند مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ یہ جبر خلاف شرع شریف کے
ہے بلکہ صاحب ہراج کو اُسوقت مین اختیار ہے کہ چاہے دیوے چاہے
ندیوے اور روبرو باب السلام کے قریب مین ایک شفاخانہ سلطانی

عمدہ مصفا بنا ہوا ہے اور اطبا اور خدام بمشاہرہ پیش قرار اُسمین ملازم ہین بیمار اُسمین
اگر جاوے علاج سرکار کیطرف سے ہوتا ہے اگر کوئی اُسمین رہنا چاہے ایک پلنگ
آہنے بافرش نرم اور طعام اُسکو ملتا ہے اور ایک شفاخانہ مناخہ کے باہر بنا ہوا
ہے خاص فوج پادشاہی کیواسطے مگر جس صورت مین سوائے اہل فوج کے اور بیمار ہو جاوین
توہی وہان کے اطبا علاج کرتے ہین لیکن وہانسے دوا نہین دیتے بلکہ فقط نسخہ لکھدیتے
ہین اور مریض کو کہتے ہین کہ دواخانہ باب السلام سے دوا لے لو اور باب مجیدی کے
قریب ایک بڑا مکان بنا ہے اُسکو ششوار کہتے ہین بنا اُس مکان کی حضرت سیدنا
عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہے اس مکان مین سامان تجہیز و تکفین اور نالین میت
اور حمال سرکار کیطرف سے رہتے ہین اگر کوئی مسکین یا لاوارث مرجاوین خواہ اہل
مدینہ سے ہو یا غیر ملک سے اُس مکانین اطلاع کرتے ہین پھر سامان تجہیز و تکفین
اور حمالین اُس مکانسے آکر تجہیز و تکفین اُسکی کرتے ہین اور صرف اُسکا سرکار کیطرف
سے ہوتا ہے اگر میت لاوارث صاحب مال ہو بعد صرف تجہیز و تکفین کے بقیہ مال
داخل بیت المال ہو کر صرف لنگر خانہ فقرا ہوتا ہے نخالہ ایک قوم بدو ہین وہ سب
شیعہ ہین اپنی اموات کو حرم شریف مین نہین لاتے بلکہ باہر باہر اپنی اموات کو لاکر ایک
دروازہ قبہ اہلبیت کرام کا اُنکی اموات کے لانے مقرر ہے کہ وقت اموات لانے
کے کہلتا ہے پس وہ لوگ وہانسے اموات اپنی لاکر قبہ شریف کے پاس دفن
کرتے ہین اُس بلدہ طیبہ کے لوگ نہایت خوش باموروت متحمل مزاج صاف
طبیعت نیک طینت رحم دل ہین کہ اوصاف اُنکے بیان سے خارج ہین ہرچند
کہ آدمی اجنبی اور مسافر ہوے اُنسے ایسے اخلاق سے پیش آتے ہین کہ

جیسا اپنے دوست قدیم سے اگر کوئی شخص واسطے خریداری کے بازار مین
جاوے اور اُس کے پاس اُسقدر قیمت نہوے ہرچند کہ وہ چیز بیش قیمت ہووے
اُسکو بلا تامل وہ چیز حوالہ کر دیتے ہین چنانچہ محرر اوراق ایک روز بازار مین کسی
چیز کی خریدی کو گیا لیکن جسقدر خریدنا منظور تہا اُسقدر قیمت موجود نہین تہی
اہل دوکان نے موافق مقصود کے وہ شے دیا ہرچند فقیر نے اصرار کیا اور
کہا کہ قیمت موجود سے زائد نہ لونگا اسواسطے کہ زندگی کا اعتبار نہین پھر تقایا
لاسکتا ہون یا نہین اُنہون نے جواب دیا کہ اگر تم زندہ رہو تو دو اگر مرجاؤ تو معاف
ہے یہان کے لوگون کے صبر و شکر کا یہ حال ہے کہ باوجود فقر و فاقہ و عدم
لباسی کے کسی سے سوال نہین کرتے اگر کوئی شخص ازخود کیسی ہی قلیل چیز دیوے
اُسکو بکشادہ پیشانی قبول کرتے ہین اور اُس کے حقمین دعا دیتے ہین دوکانداروں
کے وہان یہ اخلاق ہین کہ اگر کوئی چیز یا اسباب خریداری سے گران ہووے
کہ خریدار اُسکے تحمل کی طاقت نہ رکہے دوکاندار اپنے غلام کو ہمراہ خریدار کے
مکان تک کر کے سامان بآرام تمام پہنچاتے ہین امانت اور دیانت اہل دکا کین
کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی لڑکا بے شعور صغیر سن بہی بازار جاوے تو سامان
خریداری اُسکو وہی دیتے ہین جو کہ ادمی ہوشیار کو دیتے ہین سب و شتم اور
سخت گوئی اُنکے گوارا نہین جاتی اگر کوئی شخص غصہ مین آوے اور شور و شغب
کرے اُسکو صل علی محمد کہتے ہین یعنے حضرت پر درود شریف عرض کرو اسواسطے
کہ جب آدمی درود شریف عرض کریگا تو ضرور ہے کہ شور و شغب سے باز رہیگا
ایک صاحب احباب سے اس فقیر سے بیان کرتے تھے کہ مجھے اکثر ایسا اتفاق ہوا

فی بیان امانت و دیانت اہل دکا کین

کہ مین تخم خرما سائلین کو زمین سے اُٹھا کر دیا ہون اُنہون نے بکمال خوشنودی اُسکو
قبول کرکے بہت کچھہ دعا دئے اخلاق کریمانہ اور صبر اور شکر اور مروت اور حیا
اس سرزمین کی خاصیت اور تاثیر ہے اگر کوئی غیر ملکی بھی یہان آنکر اقامت پذیر
ہوے اُسمین بھی یہ باتین پیدا ہوتی ہین پس جو کہ یہان کی پیدائش ہو اُنمین
یہ باتین کیون نہو یہان کے خاص ساکنین کا اعتقاد نہایت صحیح اور درست ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکو محبت بہ کمالیت حاصل ہے چنانچہ
غلام امام شہید جو ہندوستانین مولود خوانی مین شہرہ آفاق تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکو ایک تعلق نام تھا جبکہ وہ مدینہ باسکینہ مین حاضر
ہوئے اور اہل مدینہ کو اُن کے یہ حال سے اطلاع ہوئی اکثر اہل مدینہ اُنکی
دعوت کئے اور اُنکی زبان سے مولود خوانی کروائی اور قصائد ہندی اور فارسی
باوجود نہ جاننے زبان کے اُن سے سُنے اور شوق و ذوق پیدا کئے اور
حالت وجد مین آئے ناقل بچشم خود دیکھے ہین کہ بعضے اہل مدینہ قریب
حرم شریف کے جب حاضر ہوے اور یکایک نگاہ اُنکے گنبد شریف پر پڑ گئی سر مغرب
سے صبح تک نگاہ اپنی گنبد شریف پر جمائے رہے اور پلک بھی نہین ماری باعث
اُنکے خلوص و محبت کے عنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنپر خاص ہے کہ
جب کوئی وقت مشکل اُنپر آتا ہے وہ لوگ جالی شریف کو پکڑ کر اپنا مطلب عرض
کرتے ہین انا جارک یا رسول اللہ یعنے ہم لوگ آپکے زیر سایہ ہین کہتے ہین پھر
یہ عرض اُنکی اجابت دعا مین نیز بہدف ہے فی الفور اُنکے قلب پر اجابت دعا
کا اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے اور مقصود اُنکا معاً حاصل ہوتا ہے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرا دے تو وہ شخص مجھکو ڈرایا کئی
واردات ہوے کہ ڈرانے والے اہل مدینہ کے سرسبز اور سرخرو نہین ہوے
بلکہ خسر الدنیا والاخرۃ ہوے تفصیل اُن سب واردات کی جذب القلوب مین مذکور
ہے ایک وقت مین خالد بادشاہ نے غلۂ اہل مدینہ کا بند کر دیا پھر اہل مدینہ کو
غلہ از غیب پہنچا قصہ اُس کا بہ تفصیل فصل معجزات مین آویگا انشاء اللہ تعالے یہ لوگ
جمیع اولیاء اللہ اور ائمہ مجتہدین سے محبت تامہ رکھتے ہین ہر چند ایک مجتہد کے
مقلد ہووین لیکن سب مجتہدین سے محبت اُنکو برابر ہے اور ایک ولی کے طریقہ
مین داخل ہووین مگر سب اولیاء اللہ سے خلوص اور عقیدت اُنکو برابر حاصل ہے
جن جن بزرگون کے یہان مزارات ہین اعراس اُن سب کے ہوتے ہین لیکن اکثر
بزرگون کے اعراس اُنکے مزارون پر ہوتے ہین اور بعضونکا عرس حرم شریف

بیان اولیاء اللہ کے اعراس مدینہ طیبہ مین ہونا

مین بھی ہوتا ہے چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عرس حرم شریف مین ہی
ہوتا ہے اور بعضے اولیاء اللہ ہر چند کہ مدفون نہین ہین مگر اُنکا عرس حرم شریف
مین ہوتا ہے چنانچہ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب دلایل کہ مدینہ طیبہ مین
مدفون نہین مگر اُنکا عرس مدینہ طیبہ مین حرم شریف مین ادا ہوتا ہے طریقہ اعراس
حرم نبوی مین ہونے کا یہ ہے کہ پہلے صاحب عرس کے نام پر قران خوانی
ہوتی ہے اور بعد مناقب اُنکی مجلس مین پڑہے جاتے ہین اور بوقت مناقب

بیان محبت خلوص سکونت اہل مدینہ کو حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے

پڑہنے کے بخور اور خوشبو مجلس مین جلاتے ہین اور اہل مجلس پر گلاب
پاشی کرتے ہین بعد سب حاضرین مجلس مین خرما تقسیم ہوتے ہین اہل مدینہ کو
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے خلوص و محبت سب اولیاء اللہ سے زاید ہے

اکثر عورتون اور بعضے مردون کی وہان کے یہ عادت جاری ہے کہ جب نام مبارک
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا آجاوے سر کو اپنے جھکا کے دستور کہتے
ہین کلمہ دستور کا اُنکے محاورے مین تعظیم کیواسطے مروج ہے بہ امر خاص حضرت کے
نام مبارک کے ذکر کیواسطے ہے اور جو طریقے اولیاء اللہ کے مدینہ طیبہ مین ہین اور
اُنمین ذکر اور شغل ہوا کرتا ہے اکثر اُنمین کہی تو شعبے طریقہ قادریہ عالیہ کے اور
بعضون کو نسبت خاص حضرت کی ذات مبارک سے ہے جہانتک کہ اس
فقیر کو علم ہے نام طریقون کا بیان کیا جاتا ہے ایک طریقہ سماویہ جو حلقہ ذکر اس طریقے
کا عورتون کی بالی کے پاس مغرب سے عشا تک اور بعد نماز صبح شافعی کی اشراق
تک حرم شریف مین ہر روز ہوتا ہے دوسرا طریقہ سمانیہ جو باب رحمہ شریف کے
روبرو باب نساء کے حلقہ ذکر اُنکا دن مین بعد نماز جمعہ اور شب مین آخر شب
ہر روز شیخ کے مکان مین ہوتا ہے اور اہل حلقہ کو بوقت ذکر حالت وجد کی
نمود ہوتی ہے اور انہین شیخ کے مکان زاویہ حضرت غوث الاعظم کا کہ جس کو
یہان کی اصطلاح مین چلہ کہتے ہین اور مکان سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ
کا واقع ہے زاویہ اور چلہ مقصود اس جائے سے ہے کہ بوقت حضوری مدینہ
طیبہ کے حضرت وہان تشریف فرما تھے اس مقام کو شیخ باعزاز واکرام رکھے
ہین اور گیارہوین شب ربیع الثانی کی شیخ طریقہ کے مکانمین عرس شریف حضرت
کا بہ تکلف تمام ہوتا ہے یعنی بڑی بڑی شمع بتیان اور چراغین بکثرت
روشن ہوتی ہین اور لوگ بکثرت جمع ہوتے ہین بعد ختم قرآن مجید کی حضرت
کے مناقب اور کرامات بعبارت عربی خوش الحانی سے پڑہی جاتی ہین

اور خرما اہل مجلس مین تقسیم ہوتے ہین اُسی شب مین زوار حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ عنہ کا اور مکان حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیارت کیوا سطے
کہلتا ہے لوگ اُس مقام پر حاضر ہو کر تیمناً تبرکاً دوگانہ صلوٰۃ ادا کرتے ہین یہ فقیر بھی
عرس شریف مین حضرت کے حاضر ہوا اور دوگانہ نماز بھی اوسجا ادا کیا حق تعالیٰ
اُسکو قبول فرماوے تیسرا طریقہ شاذلیہ ہے کہ حلقہ ذکر اس طریقے کا جواب مین مسجد
نبوی کے قریب باب مجیدی اندرون حرم شریف ہوتا تھا اب شیخ کے ہی مکان
مین وہ حلقہ مقرر پایا اور یہ امر یعنے تقرر حلقہ ذکر مکانین شیخ طریقہ کے بوقت حضوری
اِس فقیر کے ہوا وجہ اُسکا یہ مسموع ہوا کہ اس طریقہ مین ذکر جہری قیاماً ہوا کرتا تھا
اور اثنار ذکر مین اہل حلقہ ہر حالت وجد ہو کر زمین سے ایک ایک بالغ بلند ہوجاتے
تھے اسواسطے شیخ الحرم نے شیخ طریقہ سے کہے کہ ہرچند کہ یہ ذکر الٰہی ہے مگر
اس قسم کی حالات جو اہل حلقہ پر وجد مین نمودار ہوتے ہین اور حرم نبوی مقام
حضوری عالی ہے مکان مین ہے ذکر اس طریقہ کا مناسب ہے جیسے حلقہ
ذکر اس طریقہ کا مکان مین شیخ طریقے کے مقرر ہوا چوتھا طریقہ رفاعیہ پانچوان
طریقہ مرغنیہ ہے ذکر خاص اس طریقہ کا مولود مصنفہ صاحب طریقہ جو مسموم باسرار
ربانی ہے حلقہ اُسکا روز جمعہ بعد ادائے نماز کے قریب جالی بالین شریف روضہ
منورہ کے مسجد نبوی مین ہوتا ہے وجہ خصوصیت ذکر و شغل مولود شریف ہونا
اس طریقہ مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سرفرازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صاحب طریقہ پر در باب مولود کے ہوے یعنے ارشاد نبوی صاحب طریقہ
پر ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو کہ ایک قافیہ اُسکا ہا اور دوسرا قافیہ اُسکا ذال رکھو

جبکہ تم مولود ہمارا قرارت کروگے ہم اُس جائے مین تشریف لاوین گے
ہر چند کہ قرارت ہر مولود کی خواہ کوئی مولود ہو مقبول ہے اور تشریف فرمائی
حضرت کی بوقت قرارت مولود شریف اکثر اہل نظر کو مشاہدہ ہوئی ہے اسواسطے
حضرت کی اُمت مرحومہ سے ہزارہا لوگ تصنیف مولود شریف کے کیے ہین
مگر فرمایش اور ارشاد حضرت کا درباب تصنیف مولود کے ہونا اور حضرت وعدہ
تشریف فرمائی کا بوقت قرارت مولود شریف فرمانا سرفرازی خاص صاحب طریقہ
مرعنیہ پر ہے پس ایسا مولود جو حضرت کے ارشاد مبارک سے تصنیف کیا جائے
اور حضرت وعدہ تشریف فرمائی کا بوقت قرارت اوسکی فرماوین اور وہ مولود بحضوری
روزہ منورہ کے پڑہا جاوے حال اُسکی قبولیت کا اور فوائد اور تاثیرات اُسکی
کیا بیان ہوسکتی یہ کثیف ایکبار جو اُس حلقہ مین حاضر ہوا فوائد اور برکات
متزاید اُسمین پایا بحمد اللہ وحسن توفیقہ تا مراجعت حضوری اس حلقہ کے ناغہ نہین
کیا اور عہد مراجعت کا جب قریب ہوا اجازت اس مولود کی شیخ طریقہ سے
حاصل کیا بحمد اللہ آج تک روز جمعہ قرارت اُس مولود کے ناغہ نہین ہوے
اور قرارت مین اُسکی فوائد عجیبہ دیکھا اثر استجابت دعا بوقت قرارت اس مولود
بارہا دیکھا گیا اور تجربہ مین آیا کہتے ہین کہ صاحب طریقہ مقام قطبیت رکھتے تھے
ماہ ربیع الاول مین بہ تقریب عرس شریف جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
کے مولود بکثرت ہوتے ہین بعضے لوگ اپنے مکانون مین حضرت کے معجزات
اور فضائل بیان کرتے ہین اور اکثر لوگ اس ایام مبارک مین اندرون حرم
نبوی کے قرارت مولود شریف کرکے خرما تقسیم کرتے ہین ویسا ہی ماہ ربیع الثانی

مین بہ تقریب عرس مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اون جرم
مولود بکثرت ہوتے ہین اور لوگ اپنے مکانون مین بھی حضرت کا عرس شریف
بہ تکلف روشنی کرکے ادا کرتے ہین کہ ایسی کثرت سے اداہونا عرس کا سوائے
حضرت کے کسی اور اولیا اللہ کا دہان دیکھنے مین نہین آیا چند رباطین یعنے
مسافرخانہ حضرت کے نامزد ہین اور نامزد ہونا رباطونکا حضرت کے اسم مبارک
کے ساتھ بھی خصوصیت حضرت کے ہے ایک رباط قریب حمام کے بنائے ہوے
ایک عرب اہل مدینہ کے ہے اسمین سوائے عورتون کے مردون کو رہنے کا
حکم نہین ہے اس رباط مین عورتون کی گزران وقات کیواسطے پکیان اور ظروف
مسی وقف ہین عورتین اکثر چکی پیسکر اُس کی مزدوری سے قوت بسری اپنی
کرتی ہین اور ظروف مسی اپنے استعمال مین لاتے ہین اُس رباط مین ایک
والان بنا ہوا ہے اُسکو زاویہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کہتے ہین اسمین سبز
بیرخین رکھی رہتی ہین اور اُسجا براہ ادب کوئی سکونت ہی نہین کرتا اور وہان
تمام شب روشنی کرتے ہین اُس بیرخ مین کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
کے بکثرت ظاہر ہوتے ہین یعنے کوئی وہان کے ساکنین وغیرہ سے کسی
کسی مرض یا مصیبت مین مبتلا ہووے روز اُس بیرخ کو اپنا منہ لگاکے اپنی
حل مشکلات کیواسطے حضرت کے جناب مین ملتجی ہووے معاً اُسکی حل مشکلات
ہوتی ہے دوسری رباط جو حضرت کے نامزد ہے وہ بیرون حصار مدینہ واقع
ہے اُس مین عورتین اور مردین بہت رہتے ہین اور اُس رباط مین بھی حضرت کے
اسم مبارک سے زاویہ نامزد ہے درمیان باب السلام اور باب الرحمۃ کے

ایک ستون مسجد نبوی مین واقع ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بوقت حضوری
مدینہ طیبہ کے اُس جائے پشت اُس ستون کی جانب کرکے تشریف رکھتے
تھے اکثر زائرین اور اہل مدینہ جو اس امر سے مطلع اور واقف ہین وہان حاضر
ہوکر تبرکًا وہ گانہ ادا کرتے ہین اور اس ستون پہ علامت کیواسطے حضرت
کا اسم مبارک قدیم الایام سے تحریر تھا حال مین بعضے متعصبین اتراک نے
اوسپر روغن ملدئے ہین تاہم علامت تحریر کی باقی ہے جیسا کہ مسجد الحرام
مکہ مین ایک ستون قریب باب قطبی کے حضرت کے نام مبارک سے نامزد
ہے اور مشہور ہے کہ حضرت وہان تشریف رکھا کرتے تھے کیا ذات مبارک
حضرت غوثیہ ہے کہ تمام جہان مین آپ کا شہرہ اور غلغلہ ہے اور اہل حرمین
شریفین وغیرہم سب آپکے مدح خوان اور فدائے اسم مبارک ہین ولنعم ما
قال الشاعر ؎ وہ کون ہے کہ دل سے تیرا مبتلا نہین ۔ کسکی زبان پہ یار تیرا
تذکرہ نہین ۔ کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ جو حضرت کا مرتبہ نہین جانتے اسمار
مشائخین مدینہ طیبہ جنکے پاس حلقہ ذکر کا ہوتا ہے وہ یہ ہین شیخ محمد سمان
شیخ محمد مصطفے شاذلی شیخ مرغنی شیخ جعفر علی سمان شیخ عبد الغنی سمان
ساکنین اس بلدہ شریفہ کے ہرچند کہ اہل دکا گین بھی ہون سب اہل علم ہین
مولف کثیف ایکبار واسطے تیاری نیاز مبارک کے اشیاء خرید کرنے
کو بازار مین گیا بوقت خریدی اشیاء کے ایک دوکاندار سے کچھہ گفتگو درپیش
ہوئی اُنہون نے اپنے حسن ظن سے کچھہ کلمات تعریف بہ نسبت اِس
کثیف کے ادا فرمائی کثیف نے اُس کے جواب مین کہا فلا تزکوا انفسکم اُن

دوکاندارسے اس کے مابعد کی آیتین معہ تفسیر کہدے پیشہ تجارت بلکہ کل پیشے
جو سنت سنیہ انبیاء علیہم السلام ہین اس بلدہ طیبہ مین ذلیل نہین بلکہ معززین
اور علماء بھی اسکو اختیار فرماتے ہین ہرچند کہ علماء اس بلدہ مبارکہ مین بکثرت
ہین اور مستورات بھی یہان کی عالم اور حافظ قرآن ہین لیکن جو علماء کہ مشہور
اور نامور ہین اُنکے اسماء تحریر کیے جاتے ہین شیخ عبدالقادر شیخ علی زاہد شیخ
مصطفےٰ شیخ محمد دسوقی شیخ خلیل قبری شیخ خلیل خربتلی شیخ احمد خربرلی
شیخ امیر احمد شیخ حسین جبرتی شیخ مامون شیخ محمد سعید مغربی اس بلدہ
مبارکہ مین ایک مفتی اور ایک قاضی اور ایک کوتوال ہے کوتوال کو یہان
محتسب کہتے ہین صدر اُنکا باشا محافظ بلدہ ہے اور صدر باشا محافظ بلدہ
کا باشا شیخ الحرم ہے محض مفتی اور محتسب یہان کے اہل بلدہ سے ہین
باقی سب اہل خدمات ترک ہین ماہوار باشا شیخ الحرم کے پندرہ ہزار قرش
اور ماہوار باشا محافظ بلدہ کے پانچہزار قرش اور ماہوار محتسب کے تین سو
قرش ہین ہر سال استنبول سے قاضی نیا آتا ہے اور بعد معادت کے
اُسکی ماہوار استنبول مین ملتی ہے اور یہی امر مسموع ہوا کہ جسوقت
قاضی حرمین شریفین مین آتا ہے اُس سال اپنا حج قرض ادا کرتا ہے
اور جس سال معادت کرتا ہے تو سلطان کی جانب سے حج کرکے معادت
کرتا ہے واللہ اعلم سب اہل خدمات موافق اپنے اقتدار کے استغاثہ
سنتے ہین اور حکام کیواسطے مکان محکمہ سرکاری مقرر ہے وقت کچہری
کا اشراق سے عصر تک ہے اور ایک ہفتہ مین منگل اور جمعہ کی تعطیل ہوتی ہے

مگر محتسب یا نائب محتسب ہر وقت شب و روز محکمہ مین حاضر رہتے ہین تاکہ تعطیل
نہین ترتیب اقتدارات حکام یہ ہین کہ ماتحت سب حکام کے محتسب ہین
بالادست محتسب کا بھی باشا ہے جو سرگروہ ہزار فوج کا ہے اور بالادست اسکا
باشا محافظ بلدہ ہے اور بالادست اُنکا باشا شیخ الحرم ہین اگر کوئی شخص محتسب کے
فیصلہ پر ناراض ہووے محتسب خود اُسکو بین باشا کے بھیجدیتے ہین اگر
اُسکے فیصلہ پر کوئی ناراض ہون تو بین باشا اُسکو باشا محافظ بلدہ کے پاس
بھیجدیتا ہے پھر اگر کوئی شخص باشا محافظ بلدہ کے بھی فیصلہ پر ناراض ہووے
تو وہ اُس شخص کو قاضی کے پاس بھیجدیتا ہے پھر اگر کوئی شخص قاضی کا مرافعہ
شیخ الحرم کے پاس کرنا چاہے تو شیخ الحرم اُنکو فہمایش کرتے ہین کہ حاکم
شرع نے جو فیصلہ کیئے ہین ہم اُسمین دست اندازی نہین کر سکتے مگر مرافعہ
قاضی مدینہ طیبہ بلکہ شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا حاکم مکہ معظمہ سنتے ہین اور مرافعہ
حاکم مکہ معظمہ کا استنبول مین مسموع ہوتا ہے اگر کوئی شخص شیخ الحرم مدینہ
طیبہ کو عرضی ابتدا مقدمہ کی دیوے تو وہ ابتدا اُسکا دعوی نہین سنتے بلکہ
عرضی اُسکی محتسب یا قاضی یا محافظ بلدہ جیسا اُنکو مناسب معلوم ہوے وہان
بھیجدیتے ہین مدینہ طیبہ مین ایک شیخ السادات ہین کہ وہی سید ہوتے
ہین سلطان برعایت آداب سادات شیخ السادات کو مقرر کیا کام اُنکا یہ
ہے کہ اُنکے دفتر مین جن جن کے نام لکھے ہین اُنکے حبس اور تعزیر کے
باب مین حاکم بالکل دخل نہین دیتے بلکہ ایسے امورات کو شیخ السادات
کے تفویض کر دیتے ہین اور دوسرا یہ امر اُنکی تفویض ہے کہ جو کچھ وظایف

اوقاف سلطانکی طرف سے سادات کو مقرر ہین شیخ السادات کی جانب سے
تقسیم ہوتے ہین چند سال کے عرصہ سے کاغذ اسٹامپ حرمین شریفین مین جاری
ہوا مگر نہ اسقدر گران کہ ہندوستان مین ہے بلکہ نہایت آسان اور ارزان کہ
لینا اُسکا کسی پر دشوار اور گران نہین تحریر قبالجات اور وصیت نامجات اور جو
عرائض کہ باشا محافظ بلدہ کے پاس پیش کیا جاوے صرف اس کاغذ کا ہوتا ہے
اور جو عرائض کہ شیخ الحرم یا قاضی یا محتسب کے پاس پیش ہوون وہ کاغذ سادہ پر
پیش ہوتے ہین محکمجات قضارت وغیرہ مین تشدد نہین کہ جو کوئی دعوی پیش
کرے خواہی نخواہی بذریعہ وکلا کرے جیسا کہ ہندوستان مین حکام نے بندوبست
کر رکھا ہے بلکہ اکثر اہل مقدمات بذات خود دعوی پیش کرتے ہین فقط مخدرات
یا وہ لوگ کہ جنکو طریقہ عدالت کا معلوم نہووے یا جو لوگ محکمہ مین جاتے ہین
عار رکھتے ہوون بذریعہ وکلا دعوی پیش کرتے ہین اسواسطے وکلا لوگ یہان
بہت کم ہین یعنے محکمہ قضائت مین فقط چار پانچ وکیل ہین فقیر یہ سمجھتا ہے کہ
قلت وکلا مین علامت دادرسی حاکم ہے جسقدر جہان وکلا زائد غدر زائد ہے
ماسوائے اُسکے فیصلون کو بھی یہان چندان امتداد اور تامل نہین ہوتا بلکہ
انفصال مقدمات بہت جلد ہوتا ہے محتسب کے پاس دعوی پیش کرنے مین
کچھ عرضی کی ضرورت نہین بلکہ زبانی دعوی کافی ہے اور بمجرد دعوی پیش کرنیکے
فوراً طلبی مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو آدمی طلب مدعی علیہ کیواسطے جاتا ہے
اسکو وہان مرسول کہتے ہین ہرچند کہ باشا شیخ الحرم باشا محافظ بلدہ کے
بالادست ہین مگر نہ من کل الوجوہ بلکہ سلطان کا یہ حکم ہے کہ باشا محافظ بلدہ صلاح

ومشورت پادشاہ شیخ الحرم کے کام کرین تو بہتر ہے خزانہ سرکاری مدینہ طیبہ مین
دو ہین ایک وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف حرم شریف اور محاصل اوقاف وغیرہ
حقوق اہل مدینہ طیبہ مثل سادات ومشایخین وغیرہ کا اُس خزانہ مین داخل ہوتا
ہے اور وہان سے تقسیم اور خرچ ہوتا ہے اُسکو خزانہ جلیلہ کہتے ہین دوسرا
وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف فوج داخل ہوتا ہے اُسکو خزانہ برّانی کہتے ہین
اور ناظم دونون خزانون کا ایک ہی شخص ہوتا ہے وہان لشکر کے دو قسم
ہین ایک لشکر نظام ہے دوسرا لشکر ضبطیہ ہے لشکر نظام وہ ہے کہ جو
استنبول سے حفاظت مدینہ طیبہ کیواسطے آتا ہے یہ لشکر محض بوقت ضرورت
اور پیش ہونے امر سترگ کام آتا ہے اس لشکر کی ماہوار سرچندیش
قرار ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ مین محض ڈیڑھ مجیدی کہ اُس کے تین روپیہ
کلدار ہوتے ہین ماہانہ ملتے ہین صرف گاذر اور حلاقی اور طعام اور لباس سرکار
کی جانب سے ملتا ہے ماورا اُسکے ہے لشکر ضبطیہ وہ ہے کہ حاکم ساکنین بلدہ کو
قواعد تعلیم کرکے اُنکو اپنی نظر مین رکھتا ہے بوقت ضرورت بقدر ضرورت اُنکو
نوکر رکھتا ہے اور اُن سے محض کار روزمرہ مثل پہرہ دروازون شہر کا اور
نگہداشت سامان محکمہ جات لیا جاتا ہے یہ لوگ تا وقت ضرورت نوکر اور بعد
برطرف ہوتے ہین اور خود اُنکو بھی اختیار ہے کہ جب چاہین جب ترک ملازمت
کرین بخلاف نظام کے کہ اُنکو ترک ملازمت کے باب مین اندرون مدت مقررہ
اُنکی اختیار حاصل نہین اکثر پہلے اور اہل ولایت جو مدینہ طیبہ مین سکونت
اختیار کیے ہین بخوشی وخواہش فوج ضبطیہ مین داخل ہوتے جیسا کہ فوج

نظام کا ایک سرگروہ ہوتا ہے ویسا ہی فوج ضبطیہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہی دونون
سرگروہ کو بھی باشا کہتے ہین اور جو ہین باشا کہ بالادست محتسب کا ہی وہ لشکر
ضبطیہ کا ہین باشا ہے نہ لشکر نظام کا تعداد لشکر نظام جو دو اما مدینہ طیبہ مین
رہتا ہے دو دو ہزار ہے لشکر ضبطیہ کا تعداد کچھہ منضبط نہین تمام ممالک محروسہ
سلطنت عثمانیہ مین سلطان کے یہ عادت جاری ہے کہ ہر ایک گھر مین سے
ایک لڑکا لیکر اپنے لشکر مین داخل کرتے ہین مگر حرمین شریفین مین سے
براہ ادب نہین لیتے نظام ایک ایک ہزار کا علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اور ہر ایک
نظام مین ایک بڑا طبیب رہتا ہے اُس کی زیردستی مین اور ایک طبیب رہتا
ہے کہ اُسکو جراح کہتے ہین اور جراح کی زیردستی مین اور دو تین شخص رہتے
ہین کہ بعضے اُنمین دوا دینے والے ہوتے ہین اور بعضے دوا کا خرچ لکھنے والے
ہین ویسا ہی اہل بلدہ کے علاج کیواسطے جو شفاخانہ ہے اُسمین اطبا اور اُنکی
زیردست ہین سب طبیبون مین ایک بڑا طبیب صدر رہتا ہے اُسکو شیخ الاطبا
کہتے ہین قاضی اور مفتی اور باشا محافظ بلدہ اور باشا شیخ الحرم اور مدیر
وغیرہ کے محکمات مین منشیان مقرر ہین کسی جا دس کسی جا پندرہ کسی جا آٹھ
کسی جا سات ہین تنخواہ اُن سب کی ماہانہ پانچ ہزار قرش سے دو سو قرش تک
مقرر ہے کام منشیون کا جہان جہان دریافت ہے تحریر اظہار ہے اور جہان
جہان خزانہ ہے تحریر حساب مصارف و مداخل ہے سلطان روم کہ حق تعالے
نے اُنکو حصہ خدمت حرمین شریفین کا عنایت فرمایا ہے کمال عقیدت اور آداب
نسبت حرمین شریفین رکھتے ہین زمانہ قدیم مین جو کوئی شخص اہل حرمین شریفین سے

سلطان کی ملاقات کو جاتا خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ اُس سے بیوقت بھی بہ تعظیم سر قدم
ملاقات کرتے اور اُنکو اپنے پاس بے تکلف آنے دیتے بعد اُسکے جبکہ زیادہ
کا انحطاط ہوا چند لوگ اہل حرمین شریفین مین سے واسطے تعظیم کے مخصوص
ہوے اور ویسے لوگونکی ملاقات بھی بیوقت مقرر پاتے کہ سلطان کسی حالت
مین بھی اُنسے ملاقات کرتے تھے لیکن حال مین یہ امر مسموع ہوا کہ وزرا سے
سلطنت روم نے آپسمین مشورت کرکے حکام اتراک حاضرین مدینہ طیبہ کو
لکھہ بھیجے ہین کہ اگر کوئی اہل مدینہ طیبہ سے استنبول مین جانیکا ارادہ کرین
اُنکو حتی الامکان بفہمایش روک دیوین وجہ اُسکی یہ مسموع ہوئی کہ شاید وہ
لوگ کسی امر مین سلطان سے اپنی شکایت نکرین اسواسطے کہ اہل حرمین شریفین
سے سلطان بکمال عقیدت اور خلوص ملاقات کرتے ہین اور وزرا سے
اُسقدر خدمتگزاری حرمین شریفین کی ادا نہین ہوسکتی جیسا کہ دفتر سلطنت
مین تفصیل اُسکی تحریر ہے ایک تہوڑا حال عقیدت سلطان کا عرض کیا
جاتا ہے معلوم کیا چاہیے کہ اُس طرف ممالک مین دستور ہے اہل مملکت وزرا
اور امرا اپنا اپنا ایک ایک وکیل واسطے دعا کے مقرر کرتے ہین چنانچہ
باشا مصر اور باشا شام اور سلطان روم اور اُنکے وزرا اور امرا کی جانب
سے ایک ایک وکیل مدینہ طیبہ مین دعا کیواسطے مقرر ہے موکلین اپنے
اپنے وکیلون کو حسب مقدرت بہت کچھہ سلوک کرتے ہین ایسے
وکیل کو یہان کی اصطلاح مین وکیل فراشہ کہتے ہین سید اسعد سلطان
کے وکیل مدینہ طیبہ مین تھے سلطان نے اُنکو طلب اپنے یہان کرلیے

اب وہ نہایت مقرب سلطانی ہین اور سلطان اون کی بہت سخن شنوی کرتے
ہین اسواسطے مدینہ طیبہ مین اب دو فریق ہورہے ہین ایک وہ فریق ہین جو
سید اسعد سے تعلق رکھتے ہین اُنکا نام فریق اسعدیہ مشہور ہے دوسرا فریق
وہ ہے کہ جو وزرا سلطانی کے ساتھ تعلق اور توسل رکھتے ہین اُنکو فریق عثمانیہ
کہتے ہین اسواسطے کہ سلطنت روم سلطنت عثمانی کہلاتی ہے حال مین ایک
امر واقع ہوا کہ باشا شیخ الحرم مکہ کہ اُسکو والی جدہ کہتے ہین بالادست حکام
مدینہ ہے اُسکو درباب تغیر و تبدیل حکام اہل مدینہ کے اختیار اور اقتدار تام
حاصل ہے حسب قواعد وضوابط ملکیہ کے حکام مدینہ طیبہ کو تغیر و تبدل کا حکم
لکھا چونکہ اُنکو تغیر و تبدل اپنی مدینہ طیبہ سے منظور نہ تھی اُنہون نے بتوسل
سید اسعد درباب منسوخ ہونے حکم تغیر و تبدل کے سلطان کے پاس عرضی
پیش کیے بمجرد عرضی پیش ہونے کے حکم تغیر و تبدل کا منسوخ ہوا اور
وہ لوگ اپنے اپنے عہدہ اور خدمت پر قایم اور بحال مدینہ طیبہ مین رہے
اور حکم بحالی خلاف قاعدہ بلا توسط وزرا سلطنت کے مدینہ طیبہ مین سلطان
کے یہان سے آیا پھر والی جدہ اور وزرا سلطنت نے ہرچند دست و پا زنی کیے
کچھ مفید نہوا اور اُس کے اگر اہل مدینہ باشا محافظ بلدہ یا باشا شیخ الحرم
کے حکم سے ناراض ہوون عرضی ناراضی اور شکایت حکام بذریعہ سید اسعد
کے سلطان کے پاس پیش کرتے ہین بمجرد پیش ہونے عرضی کے موافق
مقصد اہل مدینہ کے سلطان کی جانب سے کارروائی ہوتی ہے چنانچہ قبل
ایک دو سال کے ایک ہی امر کی شکایت مین دو تین باشا شیخ الحرم کا مدینہ منورہ سے

تبدل ہوا وہ یہ ہے کہ اہتمام سے باشا شیخ الحرم کے مرمت شکستگی حرم نبوی کی ہوتی ہے جبکہ چونہ اور گچ مرمت حرم کیواسطے تیار ہوا کرے لوگ اہل مدینہ سے شیخ الحرم سے درخواست کیے کہ سامان مرمت ہم بہم پہنچا ہمارے مکانون کی بھی مرمت کیا جاوے ایک شیخ الحرم نے جواب دیا کہ یہ تیاری حرم کا سامان ہے اسمین سے ہم تمہین نہ دینگے اس شکایت اہل مدینہ کی جانب سے سلطان کے پاس پیش ہوئی سلطان نے کہے کہ اگر مرمت مکانات اہل مدینہ کی ہوتی تو بھی عین خدمت گزاری حضرت کی تھی خزانہ سلطنت مین موجب برکت تہا اچہا اگر اہل مدینہ شیخ الحرم سے ناراض ہون تو اُنکی تبدیل کیا جائے پہر دوسرے باشا شیخ الحرم سے بھی یہی معاملہ واقع ہوا کہ بوقت مرمت حرم شریف کے کئی لوگ اہل مدینہ سے اپنے مکانونکی مرمت کی درخواست کیے شیخ الحرم اپنا انجام کار کا خیال رکھکر اہل مدینہ کو کہے کہ اچہا تم لوگ ایک ایک درخواست مرمت مکان لکھکر داخل کرو بعد انصرام مرمت حرم شریف کے تمہارے مکانونکی مرمت کی جاویگی اسپر بھی اہل مدینہ شیخ الحرم کی شکایت سلطان کے پاس کیے سلطان نے اُس شیخ الحرم کی تبدیل کیا فی الحال بخارہ جنگ اوس کے سبب سے ممالک محروسہ سلطنت عثمانیہ مین تخفیفات جاری ہوئی مگر حکم سلطان کا ہے کہ حرمین شریفین کے مصارف مین کسی طرح تخفیف نہووے بڑے بڑے لوگ اہل حرمین سے جنکی رسائی سلطان تک تہی اُنکی معاش مین کسیطرح سے تخفیف نہین ہوئی مگر تہوڑی

معاش والے جنکی رسائی سلطان تک نہین تھی اہل سلطنت نے اُنکی معاش
تخفیف کیے پھر اُنھون نے بھی اپنا وسیلہ پیدا کرکے اپنی عرضی سلطان
تک پہونچائی سلطان کا حکم ارباب سلطنت کو ہوا کہ اُنکی معاش پوری کردیوین
اہل سلطنت نے سلطان سے عذر کیے کہ سلطنت مین خسارہ ہے
اور کل ممالک محروسہ مین تحقیقات جاری ہے اگر ایک ملک کے لوگ اِس سے
مستثنی ہووین تو قوانین اور قواعد ملکی مین فتور واقع ہوتا ہے سلطان یہ
سنکر کہے کہ اگر ملک مین خسارہ آتا ہے تو میرا گھر بیچکر اُنکی معاش پوری کرو
اسواسطے کہ مین اگر اُنکی معاش مین قصور کرونگا تو خدا کو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا اپنا منہ بتاؤنگا حکام مدینہ طیبہ جو اہل ترک ہین اُنکی نسبت
اگر اہل مدینہ کی جانب سے کسی طرح کی زیادتی سرزد ہووے اور حکام
کیسی ہی شکایت سلطان کو اُنکی جانب سے لکھین مگر سلطان اُسطرف متوجہ
نہین ہوتے بلکہ جواب مین شکایت کے حکام کو یہی لکھتے ہین کہ ہم خادم
حرمین شریفین ہین ہمکو چاہئے کہ ہر طرح رعایت اہل حرمین کی کرین تم بھی
اُنکو بنھایش اپنے سے راضی رکھو سابق مین عہد سلطان عبد المجید خان
تک یہ دستور تھا کہ مدینہ طیبہ مین وہ باشا مقرر ہوتا جو کہ تمام ممالک عثمانیہ مین
بہ ترقیات دورہ کیا ہووے تاکہ وہ نہایت رحم دل ہووے اور ہر طرح آداب
اہل مدینہ کی رعایت کرے اور کسی وجہ سے اہل مدینہ کو تکلیف اور اذیت
نہ پہنچے مگر فی الحال وہ بات باقی نہین ہے تاہم اب بھی جو باشا مدینہ طیبہ
مین آتا ہے دیرینہ سال متورع و تقوی ہوتا ہے حکام ترک جو مدینہ طیبہ مین

حاضر رہتے ہین اہل مدینہ کا نہایت اعزاز اور احترام اور اُنکی بہت کچھ ادب
مرعی رکھتے ہین اگر حکام مذکورین خلاف رویہ اور قانون اہل مدینہ کے حکم
کرین اہل مدینہ اُنکے حکم کو بالکل نہین مانتے اور قوم ترک باشا سے سپاہی
ادنی تک بھی اہل مدینہ سے سخت گوئی نہین کرتے ایک روز فقیر خریدی
کاغذ کیواسطے بازار مین گیا اور ایک دوکان پر کھڑا ہوا ایک جماعت کثیر
فوج ترکی بھی کسی شے کی خریدی کو اُسی دوکان پر آکر کھڑی ہوئی صاحب
دوکان نے کسی چیز کی قیمت اُنکو بیان کیے ایک سپاہی ترکی نے اُس جماعت
سے اہل دوکان کو کہا کہ پہلے اِسکی قیمت تم کم بتلائے تھے بس یہ کلمہ سپاہی
ترکی کا سنتے ہی صاحب دوکان ترکی پر نہایت غضب مین آئے اور جو کچھ
دل مین آیا کہے کہ تو بہت جھوٹا ہے ایسا ہے اور ویسا ہی اور بہت عرصہ
تک صاحب دوکان ترکی کی فضیحت کیے سب کے سب خاموش سنتے رہے
بعد انقطاع کلام سب کے سب جماعت خاموش دعا دیکر واپس ہوے اِس
سے زیادہ ایک امر مسموع ہوا کہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ
فیمابین ایک اہل دوکان مدینہ طیبہ اور ایک سپاہی ترکی کے ایک وقت
بحث اور تکرار ہوئی دوکاندار اہل مدینہ نے سپاہی ترکی کو ترازو کی ڈنڈی
اپنے سے سر پر ماری کہ اوسکی ضرب سے سپاہی کا سر شق ہو کر خون بکثرت
جاری ہوا دوکاندار نے یہ حال دیکھکر خوف سے اپنے گھر چلے گئے حکام
ترک نے دوکاندار کی تلاشی کا حکم دیے اور سپاہی کو شفاخانہ بھیجے دوکاندار
اُس روز سالم اپنے گھر مین رہے دوسرے روز اپنی دوکان مین آنکر بیٹھے

کسی نے بھی اُنکو نہ پوچھا قطع رعایت آداب مدینہ طیبہ کے اسلام کی برکت
سے حق تعالےٰ نے ترکون کی طبیعت مین صلاحیت ذاتی پیدا کیا ہے
خیال کیا چاہیے ترکون کی ماہوار نہایت قلیل ہوتی ہے وہ بھی ماہ بماہ برابر
نہین ملتی بلکہ کسی سال چھہ مہینے اور کسی مین چار مہینے اُنکو میسر آتے ہین اور
جرائم مین بھی اُنکو سزا سخت نہین ملتی باینہمہ وہ لوگ نہایت حلم اور وقار اور
صبر اور قناعت سے گزر اوقات اپنی کرتے ہین اکثر جوق جوق سپاہان ترکی
کی کوچہ و بازار اور حرم شریف اور روضہ منورہ کے پاس دیکھنے مین آئے
مگر کبھی یہ نہین دیکھا گیا کہ یہ لوگ کسی پر جبر و زیادتی کرتے ہوون بلکہ یہ دیکھا گیا
کہ طواف کعبہ اللہ اور زیارت روضہ منورہ مین لوگونکی کثرت ہوتی ہے اُس
کثرت مین ترکون کو لوگ دھکے دیتے ہین مگر یہ لوگ دھکے کھا کر اپنا بازو دہانے
ہوے الگ اور کنارہ ہو جاتے ہین اور بوقت جنگ کے بے شک شجاعت
و جوانمردی مین فوقیت اور سبقت ان فرق پر لیجاتے ہین کہ جو لوگ شکر سے
شجاعت کرتے ہین اہل مدینہ پر پناہ مبارک حضرت کی ظاہر مین ایسی سرفراز
ہے کہ اگر کوئی شخص مجرم کہ جسکی نسبت گرفتاری کا حکم جاری ہوا ہووے
اور وہ شخص روضہ منورہ کے پاس آنکر جالی منورہ پکڑ لیوے اور پناہ جالی
شریف سے چاہے تو کسی حاکم کی قدرت نہین کہ جبتک وہ شخص جالی شریف
سے پاس حاضر ہے اُسکو گرفتار کرے چندروز کے قبل ایک واقعہ درپیش
ہوا کہ ایک مرد عجمی کہ وہ رعایاے انگریز سے تہا مدینہ طیبہ مین کچھہ مدت اقامت
کیا اور وہ عجمی اپنے غلام کو نہایت اذیت اور تکلیف پہونچاتا تہا اور زدوکوب

سے اُس کو پیش آتا تھا بوقت مراجعت اُس عجمی کے غلام اُسکا کسی اہل مدینہ
کے پاس روپوش ہوا اُس مرد عجمی نے انگریز ساکن جدہ کو عرضی دیا انگریز
نے والی جدہ کو والی جدہ باشا محافظ بلدہ مدینہ طیبہ کو لکھا حاکم مدینہ طیبہ نے
تلاشی اور سراغ رسانی کی درپے ہوا ایکایک غلام نے ظاہر ہوکر جالی
روضۂ منورہ سے پناہ لیا ہرچند کہ اُس غلام کے طلب کیلئے بہت کچھ
انگریزی سی تشدد اور کارروائی ہوئی مگر حاکم ترکی نے یہی جواب لکھا کہ
وہ غلام جالی مبارک کی پناہ مین آگیا ہی ہمسے کچھہ نہین ہوسکتا ہی آخرالامر
ایک اغوات مین سے کسی قدر روپیہ غلام کے معاوضہ مین اُس مرد عجمی کو
دیا سابق مین شیخ الحرم مدینہ طیبہ مین اغوات سے ہوا کرتے تھی جبتک
کہ اغوات لوگ شیخ الحرم ہوا کئے عہد مین اُن کے یہ اہتمام رہا کہ
کسیکو قدرت نہین تھی کہ اندرون حصار مدینہ طیبہ کے سواری پر بیٹھے اور
جو لوگ حرم مین حاضر ہوون اُنکو لیٹنے اور سونے کی بھی ممانعت تھی
اور جو حرم شریف مین حاضر ہوون اُنکو تاکید تھی کہ وہ بغیر ادائے دوگانہ
تحیۃ المسجد باہر نہ نکلین فقیر جبکہ ۱۲۷۹ھ ہجری مین مدینہ طیبہ کی زیارت کو
حاضر ہوا اُسوقت تک بھی سواری مین بیٹھنے کا حکم اندرون حصار بلدہ
طیبہ کے نہین تھا اور گاڑی خچرون کی بھی نہین جاری ہوئی تھی پھر جبکہ
ثانیاً ۱۲۸۹ھ مین حاضر ہوا اُسوقت مین خچرونکی گاڑی رواج پاگئی تھی
اُسکو وہان عربیہ کہتے ہین لیکن راستون کی صفائی اور روشنی کا بندوبست
اُسوقت بھی نہ تھا پھر حق تعالیٰ نے اپنی فضل وکرم سے جبکہ سہ بارہ ۱۳۰۲ھ

ہجری مین زیارت نبویہ سے مشرف فرمایا تو دیکھا کہ صفائی راہ اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست ہوا یعنی صفائی راستون کی واسطے گاڑیان دراز
گوش کے مقرر ہوئی کہ اُسمین راستون کا کچرا اُٹھاتے ہین اور خالی دراز گوش
بھی مقرر ہین کہ جو کوچے کہ گاڑیان وہان نہین جا سکتی دراز گوش کی پشت پر
وہان کچرا لادتے ہین اور چالیس پچاس قدم کے فاصلہ پر ہر کوچہ و بازار مین
قنادیل روشنی کے نصب ہین اُس مین وہان روشنی ہوتی ہے خرچ روشنی
اور صفائی کا نہایت آسانی اور سہولیت سے نکالے ہین کہ جسمین کسی وجہ
سے وقت اہل بلدہ اور اہل دکاکین پر نہین ہی ایک تو یہ کہ ہر اہل دوکان سے
فی ہفتہ ایک پیسہ خرچ روشنی اور ایک پیسہ خرچ صفائی راہ لیا جاتا ہی دوسرا
یہ کہ جب قافلہ زائرین کا آتا ہے شقدف اور شبری اُن کی میدان مناخہ مین
رکہی جاتی ہے کرایہ زمین کا فی شقدف تین قرش اور فی شبری دو قرش
اُنسے لیا جاتا ہی پس یہ دو مصرف روشنی اور صفائی کے وہان مقرر ہین اور
مکانداردن سے ایک حبہ نہین لیا جاتا دو سال سے ٹیپہ بھی یہان جاری ہوا
مہینہ مین دوبار آتا اور جاتا ہے اُس بلدہ مبارک کا پانی جو نہر سے جاری
ہے نہایت شیرین اور موسم گرما مین بھی سرد رہتا ہے اور ابتدا اس نہر
کی تواریخ سے عنوان فصل مین لکہی گئی اور اِس نہر کو انتفاع عام کے لئے
بلدہ مین کئی مقامون پر کھول دئے ہین کہ اُس کو وہان سبیل کہتے ہین اور
جن جن مقامون پر نہر کھول دئے ہین وہ مقام عمیق ہین وہان سیڑیان پتھر
کی بنا دئے ہین کہ کوئی شخص بے تکلف اُتر کے آب نہر کے پاس جا دے اور

پانی کی جائے پر کسی جائے پر ٹوٹیان لگا دئے ہین کہ نہر کا پانی اُن ٹوٹیون
سے گرتا ہی اسواسطے کہ اگر نہر کشادہ رہے اُسمین اشیاء مستعمل لوگ
ڈالتے ہین اُس باعث سے پانی مین نوعی تکدر پیدا ہوتا ہی اور ٹوٹیون سے
پانی نہایت ستھرا گرتا ہی سقا لوگ بھی اپنی مشکون کا منہ ٹوٹیون سے لگاکر
بے تکلف اپنی مشکو نمین پانی بھر لیتے ہین اور اس جائے پتھر کا ایک کنڈالہ اور
ایک خانی کا رواقی چشمہ بھی بنا ہوا ہی اُس کنڈالے مین لوگ کپڑے دھوتے
ہین اور اُس خانہ رواقی مین غسل کرتے ہین بعضے بعضے مقامون پر سوائے
اُن کنڈالون کے بالائے بھی دو کنڈالے دھرے رہتے ہین جسمین لوگ اپنے
جانورون کو پانی پلاتے ہین مقام قبا سے دو نہر جاری ہین ایک نہر آب شیرین
کی جو شہر مین آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونون نہر ایک باولی مین گرتی
ہین اور دونون باہم باولی مین مختلط ہوجاتے ہین پھر جبکہ یہ دو نہرین باولی
سے نکل جاتی ہین تو آب شیرین کی نہر الگ ہوجاتی ہے اور آب شور کی نہر
الگ ہوجاتی ہے یہ اظہار معجزہ نبوی یہ وہان ہوتا ہی حرمین شریفین مین ہر
ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہین جیسا کہ سقاؤنکی شیخ ہین اور تنک سازون
کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس حرمین شریفین مین بارش کا موسم الگ
نہین اکثر بارش موسم سرما مین ہوتی اور موسم گرما مین بھی بارش کبھی کبھی ہوجاتی
ہی مگر مدینہ طیبہ مین بہ نسبت مکہ معظمہ کے بارش زیادہ ہوتی ہی اور مدینہ طیبہ
مین گیہون کی زراعت بھی ہوتی ہے مگر مکہ معظمہ مین بالکل غلہ کی زراعت
نہین ہوتی مگر وہان باغات مین ترکاری سبزی پیدا ہوتی ہی اور ایام بارش

مکہ معظمہ مین سیل آتی ہے لوگون کو اور مکانون کو اُس سیل سے نقصان پہنچتا
ہے اور مدینہ طیبہ مین بوقت کثرت بارش کے دو جائے سیل آتی ہے کہ جسکو اہل بلد
ندی کہتے ہین مگر اس سے اہل بلدہ کو کچھ نقصان نہین پہنچتا ایک سیل قریب
زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جاری ہوتی ہے دوسری سیل
قریب مین باب عنبری کے جاری ہوتی ہے جبکہ سیل آتی ہے تو اکثر اہل بلدہ
تفرج کنان اُسکی دیکھنے کو جاتے ہین اور پانی اُس سیل کا سہریجون مین جمع
ہوتا ہے کہ اُسکو لوگ بوقت ضرورت غسل اور وضو وغیرہ مین استعمال کرتے
ہین اور خصوصیت اب سہریج کی ایک اور دیکھی گئی کہ بوقت شدت گرما کے
بھی یہ پانی نہایت سرد ہوتا ہے اور شیرینی بھی اُسکی بہت زاید ہوتی ہے
باب عنبری کے پاس اندرون بلدہ دونون جانب مین عمارات بلند عظیم الشان
بنی ہوئی ہین کہ جسمین افواج سلطانی رہتی ہین اور قریب مین اُسکے ایک اور
مکان عالیشان مصفا بطرز استنبول بنا ہوا ہے کہ جسمین کارخانہ آسیا دخانی
ہے اور ایک باشا تر کی اُسکے اہتمام کیواسطے مشاہرہ پیش قرار استنبول سے
مقرر ہے اُسمین گیہون خوراکی فوج کیواسطے پیسے جاتے ہین فائدہ بعضے عمائد
مدینہ طیبہ سے یہ فائدہ مسموع ہوا کہ جو شخص بوقت رخصت اور مراجعت کے باب السلام
مسجد نبوی اور باب عنبری کے پاٹ پر اپنی انگشت سے بغیر سیاہی جو حاجت
اپنی لکھے وہ حاجت بلاشک حاصل ہوتی ہے چنانچہ کئی لوگ درباب دفن
ہونے اپنے جنت البقیع مین لکھے ہین مقصود اُنکا حاصل ہوا ساکنین حرمین
شریفین بسر برد اپنی نہایت لطافت اور تکلف سے کرتی ہین اور حق تعالیٰ

وہان کی برکت سے سامان معیشت موافق مراد اُنکی بہم پہنچاتا ہے وانکا ادنی
شخص حمال جو تمام روز حمالی ہیزم وغیرہ کرکے اپنی قوت بسری کرتے ہین
مکان اُنکا ایسا مصفا اور آراستہ رہتا ہے کہ یہان کے اہل مقدرت ایسا نہین
رکھتے مکانون مین اُنکے فرش قالین عمدہ استنبولی رہتا ہے اور اطراف مین
اُسکے تکیے مصفا لگے رہتے ہین اور سامان چاے اور قہوہ ایک طرف مین سلیقے
سے دہرا ہوا رہتا ہے اور مکانون مین اُنکے دو وقتہ صفائی ہوتی ہے اُنکی مکانونکو
دیکھنے سے دل بستگی حاصل ہوتی ہے جو لوگ کہ اُن سے زیادہ مقدرت رکھتے
ہین اُنکے مکانات مین بڑے بڑے آئینے اور اطلسی تکیے لگے رہتے ہین اور
مجمرہ دان عمدہ عمدہ اور سامان چاے اور قہوہ طلائی قرینے سے دہرے ہوتی ہین اور لنتر
ہانڈی مہتابی بعضے جاے درخت بلوری روشنی کے لگے رہتے ہین اور سامان آبدار
خانے کا ایسا صفائی اور زینت اور تکلف سے اُنکے مکانون مین رہتا ہے کہ خواہی
نخواہی پانی پینے کو دل چاہتا ہے اور ایک طرف قطار الماری شیشمی آئینہ دار
مصفا رہتی ہے اُسمین کتابین اور سامان سے ایک آراستگی معلوم ہوتی ہے اور اُنکو
نہایت التزام اور اہتمام اس امر کا ہوتا ہے کہ کہین دہبہ بھی اس اپنے مکان مین
نہ آوے اس باعث سے وہ لوگ جو اپنے مکانون مین پخت و پز کرتے ہین
مطلقاً لکڑی نہین جلاتے بلکہ سانچے کوسون پر پخت و پز کرتے ہین اور ہر روز
اپنے مکانون مین تمام مکان مین بخور اور خوشبوے جلاتے ہین جو اعلی مقدرت
کے لوگ ہین مثل باشا اور شریف وغیرہ کے اُنکی معیشت کا حال کیا کہا
کہ ہند کے امرا اور عالی مقدرت ہر چند اُنکو مقدرت حاصل

اور صفائی اُنمین نہین پائی جاتی اور وہ نظافت اُنکو حاصل نہین وہان یہ امر مشہور
ہے کہ عدم نظافت سے مکان مین بے برکتی پیدا ہوتی ہے اور ہر مکان
مین جنات رہتے ہین وہان کے جنات سب مسلمان ہین عدم نظافت اُن کو
ناگوار ہوتی ہے اور وہ لوگ صاحب مکان کے درپی ایذا اور تکلیف رسانی
ہوتے ہین ۱۲۷۹ھ ہجری مین جبکہ فقیر سفر حج کیا حضرت برادر صاحب بزرگ
مرحوم بھی اُس سفر مین ہمراہ تھے وہ یہ فرماتے تھے کہ مکہ معظمہ مین قریب عہد سفر
مدینہ طیبہ کے مین ایکبار حجرے مین سو رہا تھا کہ یکایک دو شخص نہایت
بلند قامت کی مجھہ پر نمودار ہوے جو مین دیکھنے سے معلوم کیا کہ یہ لوگ جن
ہین پھر وہ لوگ میرے پاس آکر سلام علیک اور مصافحہ کیے اور بعبارت
عربی کہے کہ اتروح المدینہ یعنے کیا تم مدینہ طیبہ کو جاتے ہو مکہ معظمہ مین یہ بات
بھی مسموع ہوئی کہ مقام منے مین خالی ایام مین جنات بکثرت رہتے ہین
اور ایام حج مین وہان سے نکلجاتے ہین اگر کوئی شخص خالی ایام مین وہان جاوے
تو روز روشن اُسپر نمودار ہوتے ہین چنانچہ اس باب مین ایک حال مسموع
ہوا کہ ایک شخص دن کے وقت سوار ہوکر منے مین سوائے ایام حج کے گیا
جبکہ وہ مقام منے مین پہنچا اُسکو وہان انواع واقسام کے باجون کی اور
گانے کی آواز آنا شروع ہوئی مگر گانے اور بجانے والے کوئی نظر نہین
ے اس عرصے مین یکایک ایک شخص اُنکے روبرو پیدا ہوا اور اُنکی
سے اور اُنسے لعب اور تمسخر اور بازی شروع کیا اُنھون نے
خوف کیے اور مکہ معظمہ کو واپس ہوے اہل مدینہ مین نسبت

اہل مکہ کے طہارت اور نظافت اور بھی زائد ہے یعنی اہل مدینہ صحن مکان
کو بھی نظیف اور پاک رکھتے ہین اور صحن مکان کے بھی شستشو ہر روز کرتے
ہین اور جو تہ صحن تک بھی نہین آنے دیتے جو لوگ کہ اتنی مقدرت نہین رکھتے
فرش صحن مکان اُنکا سنگ سادہ سی رہتا ہی اور جو لوگ کہ صاحب مقدور
ہین فرش صحن مکان اُنکا سنگ مرمر سے ہوتا ہے ہرچند کہ مکہ معظمہ مین
اغذیہ بامزہ پر ذائقہ بابرکت ہوتے ہین مگر مدینہ طیبہ مین برکت اور ذائقہ اغذیہ
کا مکہ معظمہ سے زائد ہے یہ اثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کہ حضرت
نے فرمایا ہی کہ اے حق تعالی مکہ معظمہ سے دوچند مدینہ مین برکت عنایت فرما
خصوصاً جو لوگ اہل صلاح و تقوی ہین اُنکے مکانون مین برکت اور مزہ طعامونکا
اور بھی زاید معلوم ہوتا ہے فقیر واسطے حصول سند حدیث کے مدینہ طیبہ مین
ایک بار مکان مین شیخ عرب کے کہ وہ وہان علماء کبار سے صاحب ورع و تقوی
تھے حاضر ہوا کہ وہ وقت اُن کی کہانیکا تھا اور حسب دعوت اُنکی کھانی مین
شریک ہوا ہرچند کہ طعام ماحضر اُنکا بے تکلف تھا مگر عجیب مزہ اور برکت
اُسمین پایا کہ وہ مزہ اور برکت کسی کھانے مین نہ آیا بیوتات حرمین شریفین
کے مزین بحسن ظاہر اور محلی بحلیہ ورع و تقوی ہین لیکن بیوتات اہل مدینہ کی
بجمال ظاہری اور حسن خلق مین اہل مکہ سے زاید ہین اور حسب شرع
کے اطاعت جو زوج کی اُنکے ذمہ پر ہے اُسمین ایک ذرہ
نہین کرتے ہان وہ امور کہ جنکی اطاعت مین شرعاً اُنپر حرج
نہین سہتے لیکن اُنکو خوش لباسی اور خوش طعامی

اگر شوہر کی جانب سے لباس اور طعام اُنکی حسب دلخواہ ملے پھر اگر شوہر چار
جوبان بھی کرے تو شوہر سے ناراض نہین ہوتی بلکہ بہر حال شوہر سے خوش
رہتے اور جو حال کہ اکثر مسموع ہوتا ہے کہ عورتین قاضی کے پاس ادائے حقوق
زوجیت کے ایواب مین استغاثہ کرتے ہین تو یہ حال شرفا مین مطلقاً نہین اور اگر
اراذل مین بھی ہے تو شاذ و نادر ہے اور وہان کے اراذل یہان کے شریفون سے
خوف خدا اور ورع تقوی مین بہتر ہین اسواسطے کہ منشاء ان نالشون اور استغاثون
کا خوف خدا ہوتا ہے اور یہ اُنکو ملحوظ رہتا ہے کہ خدانخواستہ وہ حرکات ہم سے
نہ سرزد ہون کہ جسمین نامرضیات حق تعالی ہو اسواسطے غایت اس قسم کے
نالشون اور استغاثون کا حفاظت عصمت وعفت ہے ہر چند کہ بظاہر لوگون مین
ناگوار ہون اور ہند کی بیویان شرفا کا حال برعکس ہے اکثر بیویون کو سوائے
علم اور حفظ قرآن مجید کے دستکاری اور ضاعی خیاطی مین بھی کمال رہتا ہے
کہ اس سے اجرت حاصل کرتی ہین اور اپنے خورد و پوش مین اُسکو صرف کرتی
ہین نظر عموماً اہل عرب اور خصوصاً اہل حرمین شریفین کی نسبت مین عورات
اجنبیہ کے نہایت پاک و صاف ہے اجنبات عورتون کو اپنی مان بہن کی نگہ سے
دیکھتے ہین اور بیویون کا بھی وہان یہی حال ہے کہ غیر مرد کو باب بھائی کی
سے دیکھتی ہین اکثر بیویان بہ برقعہ شرعی بذات خود بازار وغیرہ مین خرید و
کرتی ہین کہ اہل دوکان کو بیویان اخوی ابوی یعنے اے میرے باپ
بھائی کہتے ہین اور بیویون کو اہل دوکان یا امی یا اختی یعنے
تم ہین اہل حرمین شریفین غذا دن مین تین وقت کھاتے

ایک علی الصباح کہ اوسکو یہان ناشتہ اور فطور کہتے ہین صاحب مقدور اسوقت مین
پڑہاٹے نورتی تلے ہوئے کہ اوس کے شکم مین انڈے اور پیضے رہتے ہین کہ اوسکو وہان
مطبخ کہتے ہین کہاتے ہین اور جو کم مقدور ہین نان خمیری اور پنیر اور نمک باقلا کی دال
جس کو فعل کہتے ہین یا گلگلے شیرے دار اور شہد کہاتے ہین دوسرے بار دوپہر کو
کہاتے ہین اوسکو غدا کہتے ہین اوسوقت مین صاحب مقدور عمدہ قسم کی ترکاری اور
سالن اور سبھوسے اور کوفتے تیار کرتے ہین اور اپنے مکان سے خمیری روٹی بنا کر
نان پز کے پاس پکلاتے ہین اور فیرنی شیر برنج اور شہد اور اقسام اقسام کی شیرنی
اون کے دسترخوان پر رہتی ہے اور اون سے جو کم مقدور ہین نان خمیری اور سالن
جو بازار مین ہر وقت تیار رہتے ہین خرید کرتے ہین تیسرا وقت اون کا بعد عصر ہے
اوسکو عشا کہتے ہین پلاؤ تیار کرتے ہین اور شیرینی جو ماحضر ہووے وہ بھی نا
رہتی ہے اعلی مقدور اپنے موافق مقدور اور کم مقدور اپنے موافق تقید نہایت
ہین حرمین شریفین کے یہہ برکات ہین کہ حج اور زیارت کے واسطے ہی اور حظ
ہین اور یہہ بلدین مبارکین ہر چند اوسقدر بظاہر وسیع نہ
و زیارت کیواسطے اون مین داخل ہوتے ہین مگروہ بلا
اور اون سب کی اوسمین گنجایش ہوتی ہے اور گرانی نہ
پہونچتی بار ثالث جو مدینہ طیبہ مین حاضر ہونے کا اتفاق طلب گار جس کتاب کا ہو
آنے قافلہ کے روغن زرد گران تھا یعنی
پیدا ہوا کہ جب قافلہ داخل ہوئے نرخ
کچھ گرانی اوس کے زخ کو نہین رہے

رطل ہوا مدینہ طیبہ کے ہر کوچہ و بازار اور ہر جائے مین ایک طرحکی خوشبو آتی ہے
کہ اوس خوشبوی کی نظیر اور مثال اور کسی خوشبوی سے بیان نہین کیے جاتی چنانچہ
شیخ عبدالحق دہلوی نے بہی کتاب جذب القلوب مین کتب تواریخ سے اس امر کو نقل
کر کے فرماتے ہین کہ یہہ بوے خوش شامہ بعضے فقرا مین پہونچی ہوی شیخ نے یہہ
فقرا سے مراد اپنی ذات لئے ہین اور کیون نہ ہو کہ حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پسینہ مبارک کی بو سب عطریات پر غالب تھی کہ لوگ اوس کو دلہنون کی خوشبو
کے واسطے رکہتے اور حضرت جس کوچہ و بازار مین گذر فرماتے وہان سے تشریف لیجانے
بعد بھی حضرت کے بدن مبارک کی خوشبو مہکا رہتی لوگ اس سے جان لیتے کہ حضرت
یہان سے گذر فرمائے ہین پس جس جگہ کہ مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروز
ہووے اور جس جائے مین کہ کہ وہ بدر کامل آسودہ ہووے اس جائے اور اس

کتب خانہ

چار سو پچاس جلد خوشبوی کا کیا حال بیان کیا جاوے ولنعم ما قال الشاعر بیت

کتب خانہ دو سو جلد ۲۱۴۰ یہان خلد بریزدان ہو + تمامی کوچہ و بازار نگہت سے گلستان ہو

کتب وظائف یک ہزار مصارف مدینہ طیبہ کے جو سلاطین وغیرہ کے طرف سے

تعمیر نامہ نو جلد کتب خانہ باب اول کے مصارف حرمین شریفین جو سلاطین اسلامیہ کے

حساب و عروض و حفر تیز رومیہ تک چلے آئے ہین از روے کتب تواریخ کے بیان

کتب طب ۱۰۰ اسوا اس کے جو مصارف مدینہ طیبہ کے سماعت مین اور

اکتیس ۳۱ جلد سب مدینہ طیبہ مین ہر چند کہ امراء استنبول وغیرہ کے

تفاسیر اٹھائیس جلد کتب خانہ بنا کئے ہین اس مین کتابین وقف ہین مگر

طلای وغیرہ ایک سو اسی ۱۸۰ نسخہ جلد اجزا شیخ الاسلام استنبول کا قریب باب جبریل کے

بڑا عالیشان بنا کا ہے اور اس مین سوائے جمعہ کے تعطیل نہین اور کتابین ہر قسم کے
علم کی کہ نہایت نایاب اور مصنفین کے ہاتھہ کی بھی لکھی ہوئی اوس مین بہت نسخے
موجود ہین اور اکثر نسخہ مطلا اور مذہب اور خوش خط اور صحیح ہین اور ایک قبہ
عظیم الشان بنفیس بنا کیا ہوا ہے کہ جس مین گلکاری نقاشی کی اور آیینہ بندی
دروازونکی بہت نفاست سے ہی اور اندر اوس کے الماریان آئینونکی بہت
مصفا اطراف رکھے ہوئے ہین اور فرش قالین کا عمدہ اس مین کیا ہوا ہے اور
اطراف مین نشست گاہ مطالعہ کرنیوالون کے واسطے ہے کہ سراسری بڑی نرم گدی
اور اوس پر قالین مخمل نرم فرش کیا ہوا ہے اور پشت کے جانب نرم تکیہ عمدہ
غلافکے لگے ہوئے ہین اور بروبر و کرسیان واسطے کتابین رکھنے کے دھری ہوئی
ہین اور بازو مین اس کے مکان واسطے ابدارخانہ اور حوایج کے بہت سے
ہوئے ہین آبدارخانون مین صراحیان گلے پر اوس کے غلاف
نفاست سے رکھا ہوا اور یہہ عام سب حاضرین اس جا کے
پانی کے کہ اوس مین پانچ تونٹیان پانی کے ہے
ہر روز بہرے جاتے ہین اور سب حوایج ضروریہ
ادا ہوسکتی ہین کہ ہر قصبہ اس مین جاکر امیرانہ معیشت
کے واسطے کئی علما بمشاہرہ بیش قرار مقرر ہین کہ جو شخص
وہ کتاب بلا تکلف نکالدیتے ہین اور یہہ کتب
کھلتا ہے اور چار بجے مسدود ہوتا
عہدہ دار ہین ان کے واسطے مکان سکہ

دو وقت تمام صحن مین آب شاری ہوا کرتی ہے اور اس کل مصارف کے واسطے شیخ الاسلام
نے ایک بڑی جائداد بحاصل بیش قرار وقف کیا ہے اور شیخ الاسلام عہدہ وزارت
سلطانی کا نام ہے کہ صدر سب قاضی اور مفتی اور علماء استنبول کا ہے اور اس کتب خانہ
مین اور کتب خانون سے کتب بہت زیادہ ہین جو کتابین ہر علم کی اس مین موجود
ہین فہرست اوسکی بطریق اجمال تحریر مین آتی ہے کتب احادیث سات سو چالیس جلد
کتب اصول حدیث پینتیس جلد کتب اسانید و الاسماء و العلل تین سو ستر جلد
کتب فقہ حنفی چار سو چونتیس جلد کتب اصول فقہ حنفی پچہتر جلد کتب فقہ شافعی
چہیاسٹ جلد کتب اصول فقہ شافعی چودہ جلد کتب فقہ مالکی چونتیس جلد فقہ
کتب فقہ متفرق اسی جلد کتب مناسک حج ساٹھ جلد کتب فرایض ترتالیس جلد
عقاید حنبلی پندرہ جلد کتب الفقہ الحنبلیہ لابن المبرد بارہ جلد کتب فتاوی
اور کتب عقاید دو سو چالیس جلد کتب معانی و بیان ستہتر جلد
جلد کتب صرف انیاسی جلد کتب تصوف تین سو جلد
اجلد کتب تواریخ و سیر دو سو ایکیس جلد کتب
جلد کتب اداب و منطق یک سو چودہ جلد کتب
ین جلد کتب قصاید و دیوان یک سو اٹھاون جلد
فارسی و انشا یک سو چھہ جلد کتب حکمت و ہیئت
جلد کتب تجوید یک سو پچیس جلد کتب متعلقہ
انچاس جلد صحایف قران بخطوط عمدہ
ن مختلف بائیس جلد جملہ میزان اسکی

سیر و تفریح اور کتب خانہ شیخ الاسلام

پانچہزار آٹھسو ۵۸۰۰ ساٹھ جلدین اور مجموعون کا شمار ہر ایک کتاب اون مین سے اگر علیحدہ گنی جاوے بہت زیادہ ہون گے - دوسرا کتب خانہ محمودیہ ہے بنا کیا ہوا سلطان محمود خان کا والد سلطان عبد المجید خان کہ بانی حال مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدید بلاواسطہ سلطان عبد الحمید خان سلطان حال کہ اوس مین کتب مثل کتب خانہ شیخ الاسلام ہین اور یہہ مدرسہ مین واقع ہے اوس مین درخت خرما وغیرہ واسطے سرسبزی کے نصب ہین اور شاگردون اور استادون کے رہنی کی جائے بھی اوسمین مقرر ہے اور معاش شاگردون کے واسطے بھی مقرر ہے اور یہ متصل مسجد نبوی کے ہے کہ یک جانب کی دیوار عین دیوار مسجد نبوی ہے جو دیوار مسجد نبوی کہ باب السلام کے درمیان ہے اور اسی دیوار مین دروازے آئینہ بندی نصب ہے کہ اسکو اگر کھولدیا جاوے تو مدرسہ بھی داخل مسجد نبوی ہوتا -

اور مدرسے کے لوگ جماعت مین شریک ہوتے ہین تیسرا کتب خانہ

کا بنا کیا ہوا سلطان عبد الحمید خان سابق کا کہ کتب اس

مدرسہ مذکورسے کم ہین اور یک کوئی ہو

باب مجیدی کے یک کتب خانہ

ہین کل مدرسہ مدینہ طیبہ ہیں

جو مشہور ہین ان کا ذکر

یک مدرسہ شیر آغا

مدرسہ حسن آغا

واسطے ا

سال مین دو اور کسی کے واسطے سال مین چار بعضے شاگردون کے واسطے سوائے
اڑدب کے ماہوار بھی مقرر ہے سب سے زیادہ ماہوار شاگردون اور استادونکی مدرسہ
محمودیہ مین ہے کہ استادونکی ماہوار پانچہزار قرص اور شاگردون کے ماہوار ساتسو
قرص تک ہے جو معلم کہ بواجب پانچہزار قرص کے ہے وہ طالبون سے
آتا ہے اور اس سے جو لوگ راہ و رسم پیدا کرتے ہین ماہوار مشیر قرار سلطان سے
مقرر کر اکے شاگردان مدرسہ مین داخل کرتا ہے اگر معلم جاوین اپنا مال و اسباب
رت لاوارثی شاگردون کو وصیت کرتے ہین استنبول کو کسی بھیجتے اس
اکثر لوگ مدرسہ محمودیہ مین داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہین مدرسون
س پچاس ساٹھ ساٹھ شاگرد تک بھی ہین مگر اوستاد اور ہمان مدرسہ جس قوم کے
قوم کے سوا اس مدرسہ مین دوسرون کو داخل ہونے نہین دیتے ہرچند کہ
.. مدرسہ کی نفع عام ہے لیکن مدرسہ مین داخل ہونیکو واسطے
کہ نہین داخل کرتے اور جو داخل مدرسہ ہوکر
دیتے ہین سوا اس کے مدرسہ مین داخل
مدرسون مین کل اور جمعہ کو
روقت بند ہونے کا
ی کا داخل مسجد نبوی
ا رہوا ہے کہ اسکا
حرمین شریفین
نطنیہ مین

حاضر ہوکر اقامت کرتے ہین اپنا مکان واسطے سکونت مسافرین کے وقف کرتے
ہین بعد ان کے اگر کوئی وارث ان کا نرہے اس مین مساکین رہتے ہین اور
وارثین کو بھی بقدر حق سکونت رہتا ہے اسکو بیع نہین کر سکتے اور سماعت مین آیا
کہ رباط قریب تین سو ساٹھ کے ہین مگر جن رباطون کا اہتمام سرکار کے طرف سے
ہے اوس مین سب مساکین ہی رہتے ہین اور جنکا اہتمام سرکار کی جانب سے نہین اور
غیر اہل مدینہ مثل افغان یا ہندی وغیرہ اسکے مہتمم ہین اس مین حسب دلخواہ اپنے
عمل کرتے ہین بعضے مساکین کو رکھتے ہین اور بعضون سے کرایہ سے کچھ نہ
اور قدیمی لوگ مدینہ طیبہ کے ہین ان سب کو سلطان روم کے وارد ہوکر مدینہ طیبہ
ملتا ہے مگر بعد تقرر معاش سلطانی کے جو لوگ کہ اطراف مدینہ طیبہ مین استقبول سے
مین اقامت کئے ہین البتہ اون کو معاش نہین تاہم ہین مدینہ طیبہ مین ہر ملک کے
مہاجر ہوکر آتے ہین ہمراہ اپنی معاش سلطانی دون کی ہے ان کے اہل مغارب
ہر طرف کے لوگ حاضر ہین بڑی جماعت از [illegible] ہین اور اہل سودان یعنے قوم
اور بخارا اور افغانی ان کو حرمین مین [illegible] ہے مگر اہل ہند کہ انون
جبش اور ہندوستانی سب [illegible] دربا غہا جو ہر قوم نے وقف کئے ہین
مین کمال نا اتفاقی ہے [illegible] ہندوستان کہ اس قوم کے وقفی املاک غیر
انہین کی اختیار مین [illegible] اس کا یہہ ہے کہ ہر قوم اپنی وقفی املاک مین
قوم کے ہاتھہ مین [illegible] مگر اہل ہند کہ یہ غیر کو دخل دیتے ہین اور
اپنی قوم کے سعل [illegible] انجام اس کا یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لوگ اپنی قوم کے اوقاف سے
اپنی قوم کو [illegible]

بیان نا اتفاقی اہل ہند سودان اور قوم کے ۱۲

نفع حاصل کرتے ہین محروم رہتے ہین۔ علماء ہند سے جن کا حال سلطان تک اطلاع ہو گیا ہو
اون کو بھی معاش مقرر ہو جاتی ہے چنانچہ مولوی عبدالقدیر صاحب اور مولوی عبدالغنی
اور مولوی مظہر کے واسطے جانب سلطان سے معاش بیش قرار مقرر ہے اور سلطان
کے طرف سے کتون اور بلیون اور کبوتر ون کیواسطے بھی معاش مقرر ہے مگر بسبب تغلب
وتصرف اہل کارون کے برابر نہین پہونچتا ہے یہان اہل معاش تین قسم پر ہین اوقافی
اور دعاجی اور خسفہ اوقافی وہ لوگ ہین جو خادمین حرم لف اور مساجد متعلقہ مدینہ
طیبہ ہین ذکر اون کا بہ تفصیل فصل خدمت مین ہو گیا اور فرقہ دعاجی وہ ہے کہ ہمارے
محاورہ مین انگلو عاگو کہتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مہاجرین استنبول کے اور اہل
مدینہ طلب کے ماسوا خادمین حرم کے ہین ان کو بطور دعاگوی معاش مقرر ہے اور
اور معاش ان کی بہ نسبت خادمین حرم شریف کے بیش قرار ہے یعنے دو ہزار تین ہزار
قرش تک بھی ماہانہ پاتے ہیں اور یہہ لوگ عدد مین بھی بہت ہین یعنی ہزار ہا ہین
اور فرقہ خسفہ ایجاد کیا ہوا حال سلطان عبدالمجید خان خلد اللہ ملکہ کا ہے اور ایک
سال سے جاری ہوا ہے اسو آدمی ہین اور ان کا کام یہہ ہے
کہ یک جماعت خادمین حرم شریف کے اور ایک جماعت
سورۂ اخلاص کے اور ایک واسطے قرات
واسطے کلمہ خوانی کے مقرر ہیں قسم کے اور آدمی ہے اور
بلد بھی داخل ہین اس جماعت کی ماہوار دو مجیدی سے
اور اس سے زاید بھی ہے ف جاننا چاہیئے کہ یہہ کتاب مدینہ طیبہ مین
لکھی گئی پس جس جا کہ لفظ یہان کا آوے مراد اس سے مدینہ طیبہ ہوگا

کہ پچاس ساٹھ برس کے اول تک جماعت اوقاف کے واسطے چند قطعات اوقاف
بصرہ اور شام اور مصر سے مقرر تھے اس کے محاصل بعینہ مدینہ طیبہ مین داخل
ہوا کرتے تھے اور بلحاظ گرانبار ہونے روپیہ کے اشرفیان داخل ہوا کرتے
تاہم اشرفی اس کثرت سے داخل ہوتی تھی کہ گن کر تقسیم ہوتے تھے باکہ
بقدر پاشش مربع تھا کہ اوس مین اشرفیان بھر کر علے قدر مراتب تقد
کے یک اور دو اور چار میسر آتے پھر سلاطین کی نظر
اوقاف کو اپنی تحویل داشت مین رکھکر خادمین حرم شریف
ماہوار مقرر ہوئی کہ ان کی گذر اوقات بفراغت تھا
مین بہ نسبت اس زمانہ کے بہت ارزانی تھی
کہتا تھا ہمارے سرکار حیدرآباد کہ
ہین کہ ماہوار ان کی پندرہ روپیہ
ہے اور سوا اس کے اور
حیدرآباد کے طرف سے رہا
اور سوا اس کے امرا
مسجد نبوی مین رکھ
اور ریاست ہا
کہ تمام سا
حجاج خاد
جو مدینہ

سہ حمیدیہ
با عبت ہین مگر وہ
با سلطان سے بھی قریب
اس مین بہت قلیل
مدرسہ ہین
اطانیہ
کے ہین اس مین مدرسہ ہ
مدرسہ امرا سلطان کے طرف سے جو باقی ہین
مدرسہ آباس صغیر تیسرا مدرسہ کرباس کبیر چوتھا
ان مدرسہ عثمان افندی ان سب مدرسون مین شاگردون کے
دو ہیون کے مقرر ہین کسی کے واسطے سال مین دو اور کسی کے واسطے

وسیع ہوتا ہے کہ ہر گونہ یہان کے خادمین پر بدل نثار و فدا رہتے ہین اور ہر قسم سے
خواہ نقد ہو یا لباس یا صحایف قرانی یا اجناس خادمین کو گذرانتے ہین اسی باعث
خاص از قسم لباس وغیرہ اور صحایف قران اور کتب وغیرہ عمدہ خوشخط مطلا ہدیہ
میسر آتے ہین جو کہ مکہ معظمہ مین ایسے ارزان نہین ملتے چنانچہ محرر اوراق یکجا یل
نہایت کم حجم اور بہت چھوٹی تقطیع کا قابل جیب مین رکھنے کے نہایت
شاید ہمارے ملک مین اس کے دس حصے ہدیہ مین بھی میسر نہ آتا
مین فقرا کو تقسیم عام کرتے جو جے لوگ اس کا بہت اہتمام
نہ ہووے اگر اس پر بھی شور غوغا ہووے تقیم ملتوی
کو کہتے ہین کہ حرم کے باہر جاکر تقسیم کرو۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات آنحضرت
اس وقت سے کہ آپ عالم نور مین تشریف
ظہور مین آئے ہین اور آوینگے
ے اور احصا اوسکا امکان نہین
دل سعادت اپنی اور
ڑی بڑی کتابین تصنیف
نیویہ مین دم مارے
ن جذبۂ عنایات
س فقیر پر
یکیے ہین

اور اس فقیر سے بیان کئے ہین وہ بھی کالمعائنہ ہین اوس کو تحریر کرے لہذا
للقبول و ہدایت الامت رسول المقبول صلی اللہ علیہ وسلم چند معجزے
عرض کرتا ہے اس فقیر بے نوال خاکسار سینہ فگار خاک پائے
حبیب رب العالمین شفیع المذنبین سید المرسلین باعث کو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۲۸۵ ہجری بارہ سے اسی
کے نزدیک طلب فرمائے اس سفر مبارک مین جو کہ
کے شامل رہے عرض کرتا ہے کہ پہلے سب سے
تعلم ظاہر مذاق اولیاء اللہ سے بالکل
اولیاء اللہ سے پیدا ہوئے دور
جہاز شراپنے پردہ پر سواری کا
ہوئے یہان تک مسطول جہ
جہاز مین پینے کے واسطے
پھر اکبین کی پریشا
لوگ حضرت سے
بکثرت شروع
نجات پائے
جاکر لاحق
امر ہوا
اس فقیر

فوت ہونے موسم حج کے اکثر لوگ اپنے وطن کو واپس ہوئے بہائی صاحب
شفقت اور مرحمت اپنے فرمائے کہ تو بھی اگر اپنے وطن کو واپس ہوئے تو
س ملک کی گرم ہے شاید کہ بخار کو نقصان کرے اس فقیر نے
کے طرف متوجہ ہوا پھر اپنے وطن کا کبھی ارادہ نہ کروں گا
نہ قدموں کے طلب فرماویں گے ورنہ یہہ بھی ملک غربت ہے
د تھوڑے ایام کے بہائی صاحب بھی چند عوارض
ن مبتلا ہوئے مگر بتائید و اعانت حضرت کے
ہہ امر ہوا کہ بعد صحت حاصل ہونے کے
ا تھہ بہت سے ہندی اور چند عرب تھے
ان ہوئی مگر کسی کو اس بات پر
ہ تھے ہین کہ اس کشتی پر بلائے
ی کشتی راہ مین ہی تجویز
اوترے اور بلائے
ہے مگر قافلہ خیرات
اور توجہات
ل سے لیتے
واترتے
وہ چلے
رق کشتی

سے اور حفاظت راہ کی یہہ دونو بھی حضرت کے عنایت اور مرحمت سے
اور ہم باسانی تمام مکہ معظمہ مین داخل ہوئے اور جب ۱۲۱۸ھ
ہجری مین بعد حج و زیارت اپنے وطن کو مراجعت حاصل
یہہ التماس رہی کہ سفر اول واسطے حج فرض کے ہوا
زیارت کے واسطے نصیب ہو پھر حضرت کے عنایا
ہجری مین اسباب سفر مہیا ہوا اس سن مین فقیر
مشرف ہوا اس سفر مبارک مین جو جو حظ
وہ عرض کرتا ہے پہلے یہہ عنایت حضر
روز مین ہوگئی باوجود یکہ واسطے
ہے دوسری عنایت حضر
ہوا اشنار راہ مین وبا
ایسا ہوا کہ ایک رو
پہنچے شدت وبا
ہوئے اور ایسے
رو یہ اونپر
جانا آنکھو
یہی التجا
تو عنایا
فصل

کاغذ عنایت فرمائے جب دیکھا تو اوس مین یہہ درود لکھا ہوا تھا اللھم
ان صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوۃ
تکون لک رضا ویکون لک ولحقہ حقا ولمومنین فرحا وسرورا
پس یہہ درود شریف دیکھتے ہی فقیر کو بشارت
اوس درود کا تبرکا وتیمنا کتاب دلائل الخیرات
سے پہراوہنین ایام مین آثار صحت کے شروع
وباہرہ حضرت کا یہہ ظہور مین آیا کہ ایسا
تھی پانچ چار روز کے ہی عرصہ مین
ہی مکہ معظمہ ہوئے والحمد للہ
ر کامل رہے بعد ختم سفر کے
خ کامل سے حضرت
الحمد للہ علی ذلک
ماز دخانی پر ہوا
لوسہ پہڑ کا اٹھا
یہ نظر مین
ہوے بس
آتش
ی قافلہ
ہے

شل ہوجاتے ہین اور صحت اس سے بہت شاذ ہے اون کا یہہ حال ہوا کہ حرکت
کے ساتھہ ایک صیحہ اور آواز کرتی اور جائے ضرور بھی بیٹھے ادا کرتے بوقت
طیاری قافلہ کے اون کو بھی شوق زیارت ہوا چونکہ بظاہر اون سے سفر محال
الوقوع تھا لوگون نے ہرچند منع کیا انہون نے آخر اون کو دو چار شخصون نے
پکڑ کر سوار کیا روز دوم سے ہی افاقہ شروع ہوا مدینہ طیبہ تک صحت تام حاصل
ہوئی الحمد للہ علی ذالک بعد اختتام اس سفر مبارک کے یہہ فقیر خدمت مین
شیخ کامل کے حضرت کی سرفرازی مبارک سے پہونچا اور دس سال خدمتمین
شیخ کے رہا پھر سنہ ۱۳۰۰ تیرہ سے ہجری مین بھی اسی خدمت شیخ کے بارسومی
جذبہ عنایات حضرت رحمۃ للعالمین سے اتفاق سفر حرمین شریفین کا ہوا
اور اس سفر [illegible] ابات اور مراحم حضرت کے شامل حال اس
فقیر کے رہی وہ [illegible] رہا ہے جس ایام مین کہ قافلہ مدینہ طیبہ کا طیار ہونا
شروع ہوا کہ پس اب پانچ روز مین ہی نکلتا ہے سید شاہ حماد صاحب صاحبزادہ
خرد حضرت کے بشکایت تپ محرقہ بشدت بیمار ہوئے اور بہ مرصام نہایت سخت
کہ طبیب وغیرہ سب پریشان ہوئے اور بظاہر صورت سفر مدینہ طیبہ کی دشوار
آئی اور سب کے سب حضرت کی جناب مین ملتجی ہوئے کہ ہم حضرت کی خدمتمین
رہونے مضطر ہین اب یہہ صورت بندہی ہے کہ حضرت کی عنایت خاص کے
حاضر ہونا حضرت کے قدمون کے پاس دشوار نظر آتا ہے پس یہہ وقت حضرت کی
عنایات خاص کا ہے حضرت کی توجہات سے اوس مرض مین نوعے افاقہ ہوا
پھر اوسی حالت مین سفر مدینہ کیطرف ہمت فرمائے بحمد اللہ مدینہ طیبہ کے

پہونچنے تک صحت تامہ صاحبزادیصاحب کو حاصل ہوئی فقیر قبل سفر مدینہ طیبہ کے
چھ مہینے کے عرصہ سے بیمار تھا جسوقت کہ رخ بجانب مدینہ طیبہ ہوا اوسی روز صحت تام
حضرت کی عنایت سے حاصل ہوئی اور اثنار طریق مین بہت سے مفرات بخار مثل انگور
وماہی استعمال مین آئی مگر کچھ مضر نہین ہوئی بنسی یعنے لڑکی دختر کی اس فقیر کے بھی ہمراہ
تھی چند ماہ سے بیمار تھی اور ضعف جثہ اور طوالت مرض کے باعث نہایت نقاہت
لاحق حال اوس کے ہوئی تھی اثنار راہ مدینہ طیبہ مین اور بعد پہونچنے کے بھی بیمار
رہی یہہ ایک وقت روضہ منورہ کے پاس حاضر کرکے کہا کہ تم اپنی صحت مزاج
کے واسطے عرض حضرت کی خدمت مین کرو وہ صغیرہ نے موافق تعلیم کے اپنی صحت
مزاج کے واسطے عرض کی دوسرے روز سے اوسکو صحت کاملہ سرفراز ہوئی الحمد
للہ علے ذالک وقت حاضر باشی اس فقیر کے ... وطن سے خط
متضمن بشکایت سخت مزاج آیا پھر بعد ایک مدت ایک خط آیا کہ اوس سے
شکایت مزاج فقیرزادہ اور اون کے بچونکی معلوم ہوئی پس یہہ فقیر یہہ سب کی
عافیت اور صحت کے واسطے حضرت کی خدمت شریف مین عرض کیا حضرت کی توجہ سے
سب کو صحت حاصل ہوئی اور مع الخیر والعافیہ ملاقات ہوئی روضہ منورہ کے
داخلے کا ایسا طریق ہے جو لوگ جالی شریف کے اندر داخل ہونا چاہین توجوے
خوجون کو کچھ نذر گذرانتے ہین پس وہ جالی شریف مین لیجا کر مشرف کرواتے
ہین اور چوٹے خوجونپر ایک بڑا خوجہ ہوتا ہے اور اوسپر ایک اور بڑا خوجہ افسر
ہوتا ہے کہ وہ امیر کبیر صاحب معاش اور عزت ہوتا ہے اوس کو خزانہ دار کہتے ہین
اور وہ ایسے امورات جزیے کی طرف متوجہ اور ملتفت نہین ہوتا فقط اوسکی

صحت پانا بنسی موافق کا

صحت پانا جملہ عیال و اطفال موافق کا

طلبی موافق کی واسطے داخلے روضہ منورہ کے بلاد حضرت کی

اکثر چبوترہ اغوات پر رہا کرتی ہے حضرت شاہ غلام محمد قادری و سید شاہ حماد قادری
مدظلہما ہر دو صاحبزادے پیر و مرشد کے اکثر اون سے جانب روضہ شریف کے
پاس حاضر رہا کرتے مگر ان سے بھی ملاقات نہین فرمائے جب وقت رخصت کا
مدینہ طیبہ سے قریب پہونچا وہ افسر خواجگان صاحبزادون سے ازخود فرمایا کہ تمہارا
وقت روانگی کا قریب آیا ہم تمکو داخلے روضہ شریف سے مشرف کروائین گے صاحبزادگان
موصوف اس فقیر سے ذکر فرمائے کہ ہمکو خزانہ دار داخلے روضہ منورہ کے واسطے
کہتے ہین اگر تیرا بھی ارادہ ہو تو مناسب ہے فقیر نے ان سے عرض کیا کہ یہہ سرفرازی
حضرت کی آپ ہی کے واسطے خاص ہے مجھکو کیا لیاقت کہ ایسے امر متبرک مین
جرارت کرون اور ہر چند کہ حجاج نذر گذران کر درخواست سے داخلے سے مشرف
ہوتے ہین مگر یہہ فقیر باوجودیکہ مدت معتد تک حاضر رہا مگر اس امر مین جرات اور
درخواست نہین کیا کہ ہم باوجود عدم لیاقت اپنے سے درخواست اور جرارت
کرنا خلاف ادب سمجھا بعد تھوڑی سے ہی عرصہ کے بعد نماز ظہر خزانہ دار نے صاحبزادگان
موصوف سے کہے کہ آجکے روز بعد نماز عصر غسل کر کے حاضر رہو داخلے سے مشرف ہونگے
پھر راہ الطاف صاحبزادگون نے فرمائے کہ آجکے روز بعد نماز عصر کے حکم داخلے کا ہوا ہے
تو بھی اگر ہمراہ حاضر رہے تو مناسب ہے پھر یہہ فقیر جواب مین عرض کیا کہ حق تعالی یہہ
سرفرازی خاص آپ ہی کے واسطے فرمائی یہہ کمترین اس امر کی کہان لیاقت رکھتا
ہے جبکہ وقت نماز عصر قریب ہوا صاحبزادگان موصوفین غسل اور تبدیل لباس
فرما کر مسجد نبوی مین حاضر ہوے یہہ فقیر بھی بحال خود نماز عصر کے واسطے حاضر مسجد نبوی
ہوا اور اپنی معمولی جائے پر بیٹھا اور نشست گاہون متبرکی مسجد نبوی مین نشست گاہ

صاحبزادگون سے اور خزانہ دار سے بعید تھی تھی کہ خزانہ دار اپنی جائے پر بیٹھے تو
اوس طرف نظر انکی واقع نہووے پھر جبکہ صاحبزادون کو ملاقات خزانہ دار سے ہوئی
تہوڑے عرصہ کے بعد فقیر کے طرف دور سے اشارہ کرکے فرمائے کہ وہ ہندی کو بھی تم
اپنے ساتھہ رکھو پس صاحبزادہ صاحب نے فرمائے کہ اب ازخود تمکو حکم ہوا ہے جلد جاکر
مکان مین غسل اور تبدیل لباس کرکے حاضر ہو یہ فقیر حضرت کی عنایات اور مرحمت سے
کمال ممنون اور سرفراز ہوا اور مکان مین جاکر بعد غسل اور تبدیل لباس کے حاضر مسجد
نبوی ہوا بعد ادائے نماز عصر کے خزانہ دار بکمال الطاف فرمائے کہ اب داخلے کا وقت قریب ہے
تم موم بتی روشنی کے واسطے نہین لائے چونکہ زایرین کی عادت موم بتی ہمراہ اپنے
رکھنے کی ہوتی ہے اور ہم عادت سے واقف نہ تھے خزانہ دار صاحب نے اپنا خاص
نقروی کیفہ اور موم بتی دیکر صاحبزادون کو اور اس فقیر کو اپنے سامنے رکھہ کر ہمراہ اپنے
جالی شریف کے اندر لے گئے اور ہاتھہ پکڑ کے وہان کے آداب تعلیم کئے اور حضور
جالی شریف کے مشرف فرمائے والحمد للہ علی منتہ واحسانہ فی الحقیقت
جس وقت آدمی جالی شریف کے اندر حاضر ہوتا ہے اوس کے قلب پر بکمال رعب
وہیبت شاہنشاہی پیدا ہوتی ہے اور دل مین اوس کے ایک طرح کا لذت اور
ذایقہ اور کیفیت خاص حاصل ہوتی ہے کہ وہ تحریر مین نہین آتے ویسا ہی
حال وقت حضوری مسجد نبوی کا ہے اور یہہ حال عام مومنین کے واسطے عنایت ہے
اور خاص لوگون کے واسطے احوال خاص ہے مسموع ہوا ہے کہ اب جو خزانہ دار ہین
یہہ نہایت اعلی طبیعت ہین انپر عنایت خاص حضرت کی سرفراز ہے اس واسطے
اون کی اقامت مدت مدید سے مدینہ طیبہ مین ہے ورنہ بعد تین سال کے خزانہ دار

استنبول سے نئے آتے ہین اور اون کا تبدل ہوتا ہے دوسرے روز داخلے کے اس
فقیر نے روضہ شریف مین عرضی اپنی خزانہ دار کو دیا وہ دن اور وہ شب اوس عرضی کو روضہ
مبارک مین گذران کے دوسرے روز اوس عرضی کو اپنے دونون آنکھون سے لگا کر
عنایت فرمائے اور موم بتی بھی تبرک روضہ منورہ کا صاحب زادون کو اور اس فقیر کو
عنایت ہوا والحمد للہ علی ذلک مولود شریف برزنجی اکثر مسجد نبوی مین اہل مدینہ
اور سلطان کے طرف سے خاص شب دوشنبہ مین قرارت ہوا کرتا ہے اور حضوری
اس فقیر کو مجالس مولود مین اکثر رہی اور عموماً یہہ امر ہے کہ جس جا ذکر شریف حضرت کا
خصوصاً ذکر مبارک مولود حضرت کا ہووے پھر کسی جا اور کسی ملک مین ہووے اوسجا
پر توجہ خاص حضرت کی سرفراز رہتی ہے پھر ایسے موضع متبرک مین کہ عین حضوری خضر کی
ہے کیون نہ ہووے مگر بعد نماز جمعہ مسجد نبوی مین ایک حلقہ شیخ مرغنی کا ہوتا ہے
کہ اوس مین مولود تصنیف شیخ عثمان مرغنی پڑہا جاتا ہے جب اوس حلقہ مین کیفیت
خاص پائے گئی کہ وہ مجالس مولود سے زیادہ تھی اوس کا بیان تحریر مین نہین آتا
وجہ اوس کا مقبولیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ شیخ عثمان مرغنی
رضی اللہ عنہ کو ارشاد حضرت کا ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو اور قافیہ قصرہ اولے
ہا اور قصرہ ثانی نون رکھو اور جب یہہ مولود قرارت کیا جائے گا اور جب اون مجلسون مین
ہم آوین گے شیخ عثمان مرغنی اولیاء کامل سے ہین کہ مرتبہ قطبیت کا اون کو حاصل ہے
اور طریقہ مرغنہ اونہین سے ایجاد ہے اور یہہ طریقہ فرع طریقہ عالیہ قادریہ کا ہے
رضی اللہ عن صاحب الطریقہ وجعلنا عند نعالہ فی الدارین الحمد
للہ والمنہ جب سے کہ اتفاق حضوری اس فقیر کا اوس حلقہ شریفہ مین ہوا مراجعت

تک کبھی ناغہ نہ ہوا پھر جب کہ ایام مراجعت قریب آئے خیال ہوا کہ اس مولود شریف کی
نقل اور اجازت شیخ سے لیا چاہیے تاکہ علی الدوام قرارت اس مولود کی بروز جمعہ
جاری رہے اور یہہ مولود نہایت شاذ اور کمیاب ہے بخلاف اور مولودون کے کہ وہ
مطبوع ہین اور اون کا ملنا آسان ہے مگر بباعث قریب ہونے ایام سفر کے اتنی
فرصت نہ ہوئی کہ نقل مولود شریف کی جاوے اوس مین خاطر نہایت متردد رہی
پھر حضرت کی عنایت ہوئی کہ وہ مولود شریف نہایت آسانی سے بقیمت حاصل ہوا
اور اجازت اوس کی شیخ نے عنایت فرمائی بوقت اجازت دینے کے شیخ نے نام
اس فقیر کا استفسار فرمائے یہہ فقیر نام اپنا شیخ سے بیان کیا پھر جب کہ کاغذ اجازت کا
شیخ سے عنایت ہوا اوس مین بجائے نام اس فقیر کے بدر الدین تحریر تھا اس سے
بھی تفاول اپنے مقصود کا کیا کہ عنایت کاملہ اوس بدر کامل یعنے ذات پاک سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل حال ہے انشاء اللہ تعالی پھر شب دوشنبہ کو اوس
مولود کی قرارت روبرو جالی شریف کے کیا اور روز دوشنبہ سفر مدینہ طیبہ سے ہوا
الحمد للہ حضرت کی عنایت سے ابتک بروز جمعہ قرارت مولود یعنے کی ناغہ نہین ہوئی اور
اوس مین عجایب اور غرایب فواید اور برکات حاصل ہوئے ؎ دل من داند و من دانم
و داند دل من و الحمد للہ علی ذلک سید محمد رضوان اہل مدینے ہین اور
مسجد نبوی مین اجازت دلایل الخیرات کی دیا کرتے ہین اور اون کو اجازت قصیدہ
بردہ کی بھی حاصل ہے سفر ۱۳۱۰ ہجری مین اجازت دلائل یعنے کی بھی یہہ فقیر نے
اون سے حاصل کیا اس سفر مین اون سے عرض کیا کہ اجازت قصیدہ بردہ کی بھی
بعد قرارت اوس کے عنایت ہوئی شیخ موصوف تامل فرما کر ارشاد فرمائے کہ تو عربی

جانتا ہے تجھکو قرارت کی کچھ ضرورت نہین تجھے بلا قرارت اجازت قصیدہ بردہ کی
دیا اس فقیر کو کمال شوق قرارت قصیدہ بردہ کا روبرو شیخ موصوف کے تھا افسردہ خاطر
ہوا اور حضرت کی جالی شریف کے روبرو حاضر ہو کر عرض کرتا رہا کہ قرارت قصیدہ
بردہ کی روبرو شیخ کے نصیب ہو تو کیا خوب ہے پھر چند روز کے بعد خود شیخ نے اس فقیر کے
پاس تشریف لاکر فرمائے کہ تو قرارت قصیدہ بردہ کی میرے روبرو چاہتا ہے اب آکر
قرارت کر پھر فقیر نے لفظاً لفظاً قصیدہ بردہ شیخ کو سنا کر اجازت قصیدۂ بردہ کی شیخ سے
حاصل کیا الحمد للہ علیٰ ذلک عرس صاحب الدلائل بتاریخ وفات اون کے
شیخ الدلایل کیا کرتے ہین اور مدینہ مین طریقہ عرس کا ایسا جاری ہے کہ اول ختم قران
کرتے ہین بعد مناقب صاحب عرس قرارت کر کے خرما تقسیم کرتے ہین ایام عرس مین
یہہ فقیر مدینہ طیبہ مین حاضر تھا اور شیخ الدلایل اس مجلس مین حضوری کی دعوت فرمائے
فقیر حسب دعوت شیخ کے مجلس مین عرس صاحب دلائل کے حاضر رہا جب کہ نوبت
تقسیم خرما کی آئی بسبب اژدہام خلایق کے قاسم خرما نے اس فقیر کو نہین دیکھے اور
تبرک سے یہہ فقیر محروم رہا دل مین یہہ خیال آیا کہ افسوس تو تبرک سے محروم رہا پھر جب کہ
مجلس برخواست ہوئی اور فقیر بھی درخواست کیا تو کیا دیکھا کہ زانو کے نیچے خرمائے
تبرک موجود ہین پس یہہ کرامت صاحب دلائل کی اور معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا جانا کرامات اولیا اس امت کے مرحومہ عین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین
سید عبدالمومن یواب جو باب دار ہین کہتے ہین کہ مین مواجہ شریف مین جالی شریف کے
پاس ہر روز قران شریف پڑتا تھا کہ وہ قران شریف نہایت مطلی اور خوش خط تھا
یک روز وہ قران شریف پڑ رہے تھے اور پڑتے پڑتے ایک طرف متوجہ ہوئے

قران شریف کو نپائے وہ کہتے ہین کہ ایک بھائی میرے تھے کہ وہ مجھسے بڑے تھے
اور مین اونسے بہت ڈرتا تھا اوس وقت مجھکو اون کا خیال آیا کہ اب مجھکو بڑے
بھائی میرے کیا کہین گے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ یا
رسول اللہ جب تک آپ میرا قران شریف مجھے نہ دلوا دین گے مین یہان سے
نہ اٹھون گا اور عرض کر کر کتنی دیر تک وہین حاضر رہا جب بڑے بھائی میرے
مجکو گھر مین نپائے وہین وہ بھی اگر مجکو کہنے لگے کہ چلو مین نے کہا نہین آتا انہونے
کہے کہ جو چیز کو تمنے کہو دئے تھے مجکو مل گئی اب اٹھو آؤ مین یہہ خیال کیا کہ شاید چھپ
میرے آنے کے واسطے وہ ایسا کہتے ہین پھر آخر وہ قران اپنے لڑکے کے ہاتھ سے
منگوا کر مجھے بتلائے اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد و
بارك وسلم راوی کہتے ہین کہ مین نے بخیال اس بات کے کہ یہہ اسرار نبوی ہے
وہ اظہار کرتے ہین یا نہین اور مجھے اون سے خوف اور آداب سے تھا نہین پوچھا کہ آپکو
کس طور معلوم ہوا کہ قران گیا اور آپکے پاس یہہ قران کیسا آیا راوی موصوف
کہتے ہین کہ مین نے بچشم خود معائنہ کیا کہ ایک بار ایک شتر ضعیف ونحیف درماندہ
باب سلام مسجد نبوی کے طرف متوجہ ہوا بہت چند کہ لوگ اوسکو ممانعت کئے مگر وہ باز رہا
آخر باب سلام کے روبرو آکر دو زانو بیٹھ گیا جو لوگ اوس کے نزدیک آنے کا
ارادہ رکھتے اون کو کاٹتا آخر لوگ اوس کے خوف سے نزدیک نہ آتے جب کہ
باشا شیخ الحرم آیا اوس کے طرف تواضع سے متوجہ ہوا باشا نے دریافت کیا کہ
یہہ شتر کہان کا ہے معلوم ہوا کہ یہہ شتر سرکاری کارخانہ سلطان کا ہے باشا نے
شتربان کو بلایا معلوم ہوا کہ شتربان اوسکو خوراک بہت کم دیتا ہے اس واسطے

فائدہ
شتر کا قران پہونچانا
شتر کا اظہار کرنا
باب مسجد نبوی

وہ نہایت ضعیف اور لاغر ہوگیا اور آنحضرت کی خدمت مبارک مین استغاثہ
کیا باشا نے اسیوقت اوس کو حبس کا حکم دیا جب کہ عساکر سلطانی شتربان کو حبس
کے واسطے لے چلے شتر خود بخود اوٹھا اوس کے پیچھے روانہ ہوا باشا نے اوسکی خوراکی کا
بندوبست بخوبی کیا پھر وہ چند روز ہی مین مرگیا باشا نے اوس کے دفن کا حکم دیا
سبحان اللہ حال اس شتر کا مصداق قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ہوا ؎ شتر را
کہ شور و طرب در نہاد است اگر آدمی را نباشد خراست راوی موصوف کہتے ہین
کہ ایک روز مین باب نسار پر اپنے عہدۂ بوابی بارگاہ نبوی پر مامور بیٹھا تھا یکایک
ایک بکری سراسر مجروح خون اوسکی جراحت سے جاری ہے اوس باب نسار سے
مسجد نبوی مین داخل ہونے کا قصد کی مین اوس بکری کو دخول مسجد نبوی سے ممانعت
کیا مگر وہ دخول مسجد شریف سے باز نہین آئی آخر اوس پر چند ضرب چوب دستی سے کیا اوسکے
نہین ہٹی اور داخل ہوئی مین باز نہین آئی جب کہ یہان تک نوبت پہونچی کہ مین اوسکی
دم پکڑ کر کھینچا پھر بھی وہ نہ مانی بلکہ ایسا زور کی کہ وہ داخل مسجد شریف ہوگئی اور مین
بھی اوس کے ساتھہ داخل مسجد شریف ہوگیا اور اوس کشمکس مین میرا لباس بھی
اوس بکری کے خون سے بھر گیا باشا شیخ الحرم اوسوقت مسجد نبوی مین بیٹھے تھے
یہہ حال کشمکس کا دیکھکر فرمائے کہ تم بھی اپنے کام پر مامور ہے اور وہ بھی اپنے کام پر
مامور ہے اب تم اپنے عہدہ کا حق ادا کر چکے اوس کو اپنے حال پر چھوڑ دو راوی
کہتے ہین کہ جب مین اوسکو چھوڑ دیا وہ سیدہی جالی شریف کے نزدیک حاضر ہوکر
دہلیز پر باشا می کے سر رکھدی اور دیر تک ویسا ہی سر رکھے رہی بعد دیر کے
سر اپنا اوٹھا کر جس طرف سے کہ آئی تھی اوسی طرف سیدہی چلے گئی مگر معلوم نہوا

کہ وہ کہان سے آئی تھی اور کہان گئی اور کیا اوس مین سر تھا ینبوع ایک شہر ہے
مدینہ طیبہ سے پانچ منزل کنارہ دریا پر واقع ہے جہاز اور کشتیون مین غلہ اور جملہ سامان
ینبوع پر آتا ہے اور وہان سے مدینہ طیبہ مین داخل ہوتا ہے چونکہ ینبوع سے
مدینہ طیبہ تک کوہستان ہے اور مسکن بدویان ہے اس باعث سے بادشاہ کا
اہتمام و انتظام تائید اور اعانت عسکری سے سامان و غلہ لاتے اور لیجاتے ہین
راوی موصوف کہتے ہین کہ خالد بادشاہ کے عہد مین ایک روز ایسا اتفاق ہوا
کہ ایک مجلس ہوئی کہ خالد بادشاہ اور اہل مدینہ مجتمع تھے کسی تذکرہ پر بادشاہ موصوف
نے اہل مدینہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اگر ہم لوگ نہوتے تو مدینہ طیبہ مین غلہ نہ آتا اور
اہل مدینہ فاقون سے مرجاتے ایک دو اہل مدینہ سے جو نزدیک بادشاہ موصوف کے
بیٹھے تھے فی الفور اوس کا جواب بادشاہ کو دے کہ تم جھوٹ بولتے ہو اگر تم لوگ
نہ ہو حق تعالے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمکو طعام آسمان سے
بھیجے گا ہم حق تعالے کے حبیب کے جوار اور ہمسایہ ہین بادشاہ کو یہہ بات اونکی سخت
معلوم ہوئی اور غلہ کا اہتمام اور انتظام اوس نے بالکل موقوف کیا خیال اس امر کے
کہ وہ اپنے کلام کی عذرخواہی کرین جب کہ اوس پر انہون نے عذرخواہی نہین
کی عساکر کو حکم دیا کہ شہر کے دروازہ بند کردو اور بندوبست اس امر کا رکھو
نہ اندر سے کوئی باہر جاوے اور نہ باہر سے کوئی اندر آوے پس غلہ کی
آمد و رفت کا کیا پتہ ہے موافق حکم بادشاہ کے انتظام اس امر کا بخوبی کیا گیا
اس عرصہ مین غلہ اور اشیا را قسم کرانہ وغیرہ کا نرخ تیز ہوا اور ایک ہفتہ تک
تیزی نرخ مین رہی دوسرے ہفتہ مین یکایک نرخ جمیع اشیا کا نہایت ارزان

ہوا کہ پہلے سے بھی مضاعف باشا کو اس امر کی اخبار پہونچی اور اس امر کا تجسس ہوا
معلوم ہوا کہ آج کے روز صبح کو اونٹ غلہ اور کرانہ اور ہر قسم کے اشیاء کی بکثرت
مدینہ طیبہ مین داخل ہوئی کہ سب بازار مدینہ طیبہ کے اس سے مملو ہو گئے باشا نے
جو عساکر کہ دروازون کی بندوبست کے واسطے مقرر تھے اونپر نہایت غضبناک ہوا
اور کہا کہ تم قابل سزائے سخت ہو باوجود ممانعت کے یہہ اسباب اور سامان کثیر
دروازون سے کیونکر آنے دئے انہون نے کہے کہ دیکھو دروازے بند ہین
اور اس کے قریب مین جو ساکنین ہین اون سے دریافت کر لو اور ہمارے دروازہ نے
اگر سامان اور غلہ کا آثار ثابت ہو وے جو سزا ہمارے حق مین تجویز فرماؤ ہمین
سزاوار ہین باشا نے ہرچند تفحص اور تلاش کیا پتہ نہ ملا کہ یہہ اونٹ کہان سے
آئے تھے اور کہان گئے پھر باشا اپنے فعل پر نہایت پشیمان ہوا ایک روز
دعوت اہل مدینہ کی کیا اور سب کے قدمونپر اپنا سر رکھا اور کہا کہ تم جو کچھ کہو
سزاوار ہے مجھسے جو قصور ہوا معاف کرو یہہ قصہ ۱۲۱۳ ہجری مین حاضر مدینہ طیبہ
ہوا تھا خالد باشا کو دیکھا اور اون سے ملاقات ہوئی باشا موصوف نہایت
خوی خلق اور انصاف پرست تھے اور اہل مدینہ کی خدمت گذاری مصروف تھے
جو کہ اکثر اہل مدینہ کو سلطان سے معاش مقرر کئے چنانچہ شاہ عبد الغنی صاحب
ور شاہ عبد الغنی صاحب جو ہندوستان سے مہاجر ہوئے تھے ان کی تقرر
معاش مین وہ بہت سی کئے راوی موصوف کہتے ہین کہ یک وقت مین مدینہ
منورہ مین غلہ نہایت گران ہوا ایک اہل مدینہ جو غلہ فروشی کیا کرتے تھے اور غلا
اون کا دوکان پر تھا اوس دوکان مین جاکر غلہ کا نرخ دریافت کیا اونہون نے

جو نرخ گران اوس وقت مین غلہ کا تھا بیان کئے مین نے سنکر کہا کہ اللہ اکبر
غلہ بہت گران ہے پس وہ غلام نے یہہ بات میری سنکر واسطے طپانچہ کے ہات
اٹھا کر کہے کہ تم مدینہ مین رہکر ایسی بے صبری کی بات کہتے ہو اوسوقت مجھے اونکی
نصیحت نہایت پسند آئی اور جب سے مین اکثر انہین کی دوکان پر غلہ خرید کرنے
کے واسطے جایا کرتا ایک دو روز کے بعد صبح کو مین نے اونکی دوکان پر غلہ
خرید کرنے کے واسطے گیا غلہ کا وہی نرخ تہا جب کہ بعد ظہر کے گیا غلہ کو نہایت
ارزان پایا حالانکہ کوئی آمدنی ہوئے معلوم نہین ہوئی مین غلام سے پوچہا کہ آج
یکایک نرخ غلہ ارزان ہوا یا کسی طرف سے آمدنی آئی یا حاکم وقت کے طرف سے اوسکا
بندوبست ہوا غلام نے کہا کہ نہ آمدنی غلہ کی آئی نہ حاکم وقت نے بندوبست کیا فکر تم
اس کی مت کرو تمکو کیا کام ہے پہر مین نے کہا کہ مجہکو تم ضرور معلوم کرو کہ یکایک
ارزانی غلہ کا کیا سبب ہے پہر انہون نے بہت خفا ہوکر جہڑک دئے اور کہے تم اصرار
مت کرو اور اوسکو مجھسے مت پوچھو مین اونکے غصہ کو تحمل کر گیا اور اپنے اصرار سے
باز نہ آیا پہر مین نے جب بہت اصرار کیا تو اونہون نے کہے کہ سر نبوی ہے تم کو
کہتا ہون کہ آجکے روز ظہر کے وقت ایک گونی غلہ کی بازار مین آکر گری پہر ہر ایک
اہل دوکان جو اوس گونی کو دیکہتا تہا اپنی دوکان مین جاکر نرخ غلہ ارزان کرتا تہا
یہان تک کہ تمام بازار مین غلہ ارزان ہو گیا مگر معلوم نہین ہوا کہ وہ گونی کہان سے
آئی اور دوکان داروں کے ذہن مین محض ایک گونی کو دیکہہ کر کیا خیال ہوا
کہ وہ غلہ ارزان کرنے لگے راوی موصوف کہتے ہین کہ یک وقت مجھے مجردی سے
نہایت تکلیف ہوئی اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خاتون جنت

فائدہ
یہانپر نانبائی کا کام غلہ کا خریدنا بیچنا اسکا شروع کرنا

رضی اللہ عنہا کی جالی مبارک کے پاس اپنے نکاح کے واسطے عرض کیا کرتا چند روز
کے بعد یکایک روز مین نے خواب مین دیکھا کہ مین جالی مبارک کے پاس حاضر
ہون اور یک بیوی حضرتہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی جالی شریف کے پاس
حاضر ہین اور حضرتہ سے عرض کرتے ہین کہ مین تمہارے عبدالمومن کو اپنی لڑکی
دی پھر مین نے خواب سے بیدار ہوا اپنے حصول مقصود سے خوش
ہوا لیکن اس بات کا تردد رہا کہ وہ کون بیوی ہین کہ اپنی لڑکی مجھے دیتے
ہین پھر تھوڑے ہی ایام مین ایک بیوی کہ نجیب الطرفین اور سادات سے
ہین اپنی لڑکی کا پیام مجھ سے از خود کیے اور اسباب نکاح باوجود بے سامانی
از غیب ظہور مین آیا اور نکاح مین مجھکو برکت اولاد ہوئی اور مین بہت
خوش رہا ایک صاحب اطبا ہند سے کہ اس فقیر سے نہایت محبت رکھتے
ہین حال مین بہ نیت ہجرت مدینہ منورہ مین، انہون نے ملازمت سلطانی
اطبا عسکریہ مین اختیار فرمائے ہین مگر سوائے اون صاحب کے بہت سے اور
اطبا ہین کہ معالجہ اہل بلد اور معالجہ عسکر کے واسطے ملازم ہین مگر سب ترک ہین
ہندی اور غیر قوم کی یہی ہین ہم ایک شخص کو اپنی ہم قوم کی اعانت رہتی ہے
اس باعث سے سب اطبا ترک اتفاق کرکے چاہے کہ اون کا تبدل مدینہ
منورہ سے کرین اور اونکی جائے پر کوئی طبیب ترکی قایم کرین اسواسطے
کہ ہر کوئی چاہتے ہین کہ مدینہ منورہ مین رہوین شاید کوئی طبیب ترکی
مدینہ منورہ کی اقامت چاہا ہوگا اسواسطے انہون نے یہہ تجویز کیے حکیم صاحب
موصوف کی یہہ عادت ہے کہ دن مین دو تین بار روضہ منورہ کے

عادت متبدل ایک
طبیب اہل
مدینہ کا مدینہ
طیبہ سے

رو برو حاضر رہتے ہین اور جو کچھ اپنی عرض ہے حضرت کی خدمت مین کیا
کرتے ہین چونکہ اون کو مدینہ منورہ سے تبدل گوارہ نہین بلکہ اونکا مقولہ
یہہ ہے کہ اگر برطرفی بھی ہوجاوے مگر مین اس مقام مبارک سے تبدل منظور
نہ کرون گا اسواسطے معاودنکا معروضہ ہمیشہ حضرت کی خدمت مین رہا کرتا ہے
کہ حضرت مجھکو ہمیشہ اپنے ہی صوبہ مبارک مین رکھین چنانچہ اس فقیر کو بھی فرمایا
کہ تو بھی اس بارہ مین خدمت مین حضرت کی عرض کر الحاصل سب اطبا ایک
تجویز یہی اپنے نزدیک قرار دئے اور چاہے کہ قریب مین اون کا تبدل ظہور مین
آوے یکایک کچھ بجودہ سامان ظہور مین آیا کہ جو لوگ اس تجویز مین شریک
تھے اکثر حبس ہوگئے اور اون کا تبدل مدینہ منورہ سے ہوا چنانچہ اب تک
بھی وہ ہرچند کہ دست و پا زنی اونکی تبدل مین کرتے ہین مگر کچھ اون سے
بنی نہین آتی یک صاحب اہل حیدرآباد سے ۱۳۰۲ھ تیرہ سے دوہجری مین
زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہووے قبل سفر مدینہ منورہ کے اون کا
پیرورم اس طور پر کیا کہ سوا بیٹھے رہنے کے نشست اون سے دشوار تھی
اور قیام پر تو بالکل اونکو قدرت نہ تھی اور سفر مدینہ منورہ قریب پہونچا
کسی کے شان وگمان مین بھی یہہ بات نہ تھی کہ اوان سے یہہ سفر مبارک ہوگا
اسواسطے کہ جب نشست دشوار ہو تو اونٹ پر چڑنا اور اونٹ سے اوترنا
اور کئی قسم کے امور سفر عرب مین لاحق ہوتے ہین کیون کر ادائی اوسکی
اونسے ممکن ہو مگر انہون نے خفیہ تیاری سفر کی کرنا شروع کئے کہ سوائے
اون کے خاص اہل مجلس کے کسیکو اوس کا علم نہ تھا جب کہ وقت روانگی

صحت پانا ایک زایر مدینہ منورہ کا جو مدت سے مبتلا تھا بیماری مین مبتلا ہوکر ارادہ زیارت کا ترک کردیا تھا اون سے ۱۲

قافلہ کا آیا اور اونٹ اون کا تیار ہوکر اونکے روبرو پہونچا تو لوگون کو نہایت
تعجب ہوا کہ اونسے سفر کیونکر ہوگا اور ایسے حال مین ارادہ سفر اون کا
بے عقلی پر محمول ہوا جب اونٹ سواری کا روبرو پہونچا اپنے رفقا سے کہے
مجھے کسی طور اونٹ کے نزدیک لے چلو پھر دو چار شخص اون کو چارپائی پر ڈالکر
اونٹ کے پاس لے گئے وہ کہتے ہین کہ مین جب اونٹ کے نزدیک پہونچا
میرے دل مین خیال آیا کہ اونٹ پر سیڑی سے چڑھا کرتے ہین اور سیڑی پر
چڑھنے کے واسطے پاؤنکی صحت اور قوت ضرور ہے اس حالت سے
سیڑی پر چڑھا جاوے وہ کہتے ہین یکایک میرے دل مین آیا کہ تو سیڑی پر
نشست کی جانب سے دونون ہات پر قوت رکھکر اونٹ پر سوار ہو بس مین نے
ایسا ہی کیا نہایت سہل اونٹ پر سوار ہوا کہ کچھ دشواری معلوم نہین
ہوئی جب کہ روانہ ہوا روز بروز صورت افاقہ نظر آئی یہان تک مدینہ منورہ
مین جس وقت اوترا بصحت کاملہ زیارت سے مشرف ہوا والحمد للہ علی
ذالک ایک اور صاحب اعزا حیدرآباد ذکر فرمائے کہ وہ بھی اوسی سن مین
زیارت شریف سے مشرف ہوئے کہ جس روز کہ مدینہ منورہ مین داخل ہوا اوسی
روز میرے فرزند کو بشدت بخار آیا کہ بخار سے بیہوشی عارض ہوئی اور لوگونکی
تجویز مین یہہ بات آئی کہ یہہ تپ محرقہ ہے ایسے قسم کی تپ شدید مہلک
ہوتی ہے اونہون نے کہے کہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا ہون
مین علاج نہ کرون گا عنایت حضرت کی ہمارے واسطے کافی ہے پھر
انہون نے اپنے فرزند کے حال کے طرف متوجہ نہ ہوئے اور سب زیارات سے

صحت پانا ایک
زیارت مدینہ طیبہ کا
نتیجہ جملگی
علاج ظاہری سے

فارغ ہوئے آٹھہ روز اُن کی حاضر باشی رہی آٹھہ دن بخار ایک ہی حال پر رہا جبکہ
نوان روز رخصت کا آیا بلا علاج اون کے فرزند کو صحت حاصل ہوئی اور مریض نے
کہا کہ مجھے کسی طور غسل کرا کے حضرت کی خدمت مین لیچلو طاقت اونکی بالکل سلب
ہوگئی تھی پھر دو چار آدمیون نے اونکو روضہ منورہ کے روبرو لائے اور وہ
حضرت سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو بصحت و عافیت روانہ ہوئے پھر جبکہ وہ مکہ
معظمہ مین پہونچے فقیر اوس وقت مکہ معظمہ مین حاضر تہا اون کو دیکہا بسبب شدت
نحافت کے ہیئت کذائیہ اور شکل اونکی تبدیل پاگئی تھی کہ ملاقات اولی مین اونکی
شناخت نہین ہوئی ایک مہاجرین ہندی سے اس فقیر سے ذکر کئے کہ قریب
زمانہ مین ایک مجوسی نے ایک کتاب تصنیف کیا اوسمین بہت بے ادبی حضرت کی
جناب مین کیا تہا چاہا کہ وہ مطبوعہ ہووے ہرچند کہ بے ادب نے طبع زر کثیر تبا یا مگر
اہل مطبع اوس کے طبع سے انکار کرتے رہے ایک اہل مطبع نے بطمع زر کثیر کے
اوس کے طبع کو راضی ہوا و طبع کرنا اوس کتاب کا شروع کیا جب نوبت طبع
اوس ورق کے پہونچی کہ جس پر بے ادبی تحریر تہی اور سنگ کاپی پر وہ ورق رہگیا
یکایک سنگ کاپی سے آواز آئی اور وہ سنگ شق ہوا اوس وقت مشہور ہوا
کہ حضرت کے وقت مبارک معجزہ شق القمر اب معجزہ شق الحجر ہوا مدینہ منورہ مین مسموع
ہوا کہ چند مدت کے قبل شیخ الحرم نے حکم کئے کہ چھوٹی بچی جنکو بول و بازار کا تمیز نہین انکو
ہمراہ حرم مین نہ لاوین اور اس حکم پر عمل بہی شروع ہوا کہ چھوٹے بچون کو حرم شریف مین
داخل ہونے کی ممانعت ہوئی تہوڑے روز کے بعد شیخ الحرم یا شیخ الاغوات حضرت سے
خواب مین مشرف ہوئے اور حضرت کا ارشاد ہوا اون کو کہ بچے ہمارے پاس

معجزہ شق القمر و شق الحجر

ارشاد و مجوسی ہونا
مصنف کتاب کے بچون کے
مسجد مین جانے کا
ممانعت کا
حرم شریف کے

حاضر ہونے سے کیون محروم ہین حکم عام ہووے کہ سب بچے ہماری خدمت مین
حاضر ہوون اوس کے صبح کو ہی خوجے ہر ہر ساکنین مدینہ منورہ کے مکان پر جا
حضرت کا ارشاد مبارک اونکو پہونچائے جب سے کسی کی قدرت نہین کہ بچون کو
مسجد نبوی مین داخل ہونے سے منع کرین باوجودیکہ طہارت اور لطافت مسجد شریف کے
دن مین کئی بار ہوتی ہے اور فرش مخملی عمدہ وہان مفروش رہتا ہے اگر ایک گاڑی بھی
گرے اوسکو اوٹھا کر پھینک دیتے ہین اور خوجے اور دوسرے خادمین ہمیشہ طہارت
مسجد مبارک کے واسطے نگران رہتے ہین باینہمہ بچے اپنی ماون کے ہمراہ مسجد
مبارک مین حاضر ہوتے ہین اور اوس فرش مخملی اور مکان لطیف پر بول و براز کرتے
ہین خوجے اور خادمین مسجد مبارک کی قدرت نہین کہ اونکو تھپنچ یا منع کرین بلکہ
وہ خود بچی کی خدمت گذاری کرتے ہین اور خوجے اور خادمین کے جسم مین کیسا
عمدہ لطیف لباس ہوتا مگر کچھ اوس پر خیال نہین کرتے بلکہ ابریق اور طشت لاکر اپنے
ہاتھ سے اون کا بول و براز دہوتے ہین یہہ سب باعث اور عنایات رحمتہ للعالمین کا
ہے اور یک ماجرا اس سے زیادہ فقیر نے بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص کہ لباس بھی
اون کا میلا اور کہنہ اور پیوندار تھا اور وہ عارضہ شکم مین بشدت مبتلا تھے کہ اسہال
اور دست اون کا رک نہین سکتا تھا بلکہ شکم اون کا جاری تھا اور وہ ایسی حالتین
مسجد نبوی مین داخل ہونا چاہے بوابنے اونکی اس حالت کو دیکھکر داخل ہونے سے
ممانعت کئے مگر وہ بواب کی ممانعت سے نہ رکے بلکہ داخل ہونا چاہے پہر بواب نے بشدت
و اصرار ممانعت کئے اس پر بھی وہ نہ مانے بلکہ شور و غوغا شروع کئے پہر آواز سنکر خوجے
کا سن کر خوجے پہونچے اور اون کو نرمی اور گرمی سے فہمایش کئے مگر اونہون نے

مرد حضرت
کے عشق کی
نبذہ ہی ہے ۱۲

خوجون کی بھی نمانے بلکہ خوجون کے سات بھی انہون نے شور وغوغا اور کش
کشی کئے جب کہ خوجے یہہ حال دیکھے کہ اون کے دل مین شوق حضوری اسقدر
پیدا ہے کہ وہ ہر حال مانتے نہین اور عاشقین کو آداب اس بارگاہ عالی سے
معاف ہے اگر زیادہ اس سے مخالفت کرین شاید اپنے حق مین عتاب ہووے
بناچاری دو خوجے اون کے طرف ہو گئے اور اون کا ہات پکڑ کر داخل مسجد نبوی
مین اونکو کئے جب کہ وہ داخل مسجد نبوی مین ہوئے اون کے شکم سے تقاطر
اسہال کا جاری تھا اور مسجد نبوی اون کے اسہال سے ملوث ہوئی پھر دوسرے
دو خوجے اون کے پیچھے ہو گئے کہ ایک کے ہاتھہ مین ظرف پانی کا اور دوسرے
ہات مین ابرمردہ تھا جو تقاطر کہ اون کے شکم سے جاری ہوتا یک خوجہ ابرمردہ کو
پانی مین بہگا کے اوس کو صاف کر دیتا پھر انھون نے مسجد نبوی مین ایسی حالت سے
داخل ہوئے اور نماز ادا کر کے باہر رخصت ہوئے اور اون کے باہر ہوئے تک
خوجون نے ویسا ہی خدمت گذاری کئے یہہ بھی مدینہ منورہ مین مسموع ہوا کہ ایک
وقت قافلہ حجاج مدینہ طیبہ مین داخل ہوا اوسوقت شدت وبا تھی حاکم نے حکم دیا
کہ جلد قافلہ مدینہ منورہ سے روانہ ہووے کہ آدمیون کی کثرت سے شدت وبا کا
خیال ہے سب اہل قافلہ پر حکم پہونچا کہ جلد مدینہ منورہ سے روانہ ہووین اہل قافلہ
بناچاری سفر کی تیاری مین مصروف ہوئے مگر جن لوگون کے دلون مین تمنائے
حضوری تھی وہ کمال افسردہ خاطر تھے یکایک پک شب خواب مین حاکم وقت
حضرت سے مشرف ہوا اور حاکم وقت کو حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ حجاج تمہارے
مہمان ہین یا ہمارے تم اون کو کس واسطے جلد مدینے سے نکالتے ہو حاکم نے

ف
ارشاد حضرت کا
درباب عدم
تعرض قافلہ
زایرین مین ۱۲

اپنے دل مین پشیمان ہوا اور اہل قافلہ کو کہا جب تک تم چاہو رہو ہمارے طرف سے
تمکو ممانعت نہین ہے سید عبدالمومن صاحب بواب باب السلام اپنی سماعی بات
بیان کرتے ہین کہ ایک بدو اپنے وطن سے حضرت کی زیارت کے واسطے سفر کیا
اور دوسرا بدو بھی اپنی کسی غرض کے واسطے سفر مدینہ منورہ کیا اور اوس کے ہمراہ
ہوا جب کہ یہہ دونون مدینہ منورہ مین داخل ہوئے پس جو بارادہ زیارت حاضر
ہوا تھا حضرت کی زیارت مین مشغول ومصروف ہوا بعد زیارت کے دوسرا جو اوسکا
رفیق تھا اوس سے پوچھا کہ تو حضرت کی زیارت سے کیا فائدہ حاصل کیا اتفاقاً
بدوی جو زایر تھا اوس کے ہاتہہ مین یک کاغذ سادہ تھا اوس کاغذ کو اپنے
رفیق کو بتاکر بطریق تفول اور خوش عقیدتی کے کہا کہ دیکھہ یہہ کاغذ براۃ دوزخ کا
ہے مجھے حضرت کے پاس سے ملا پس اوس کے یہہ بات سنتے ہی خواہش اور ولولہ
پیدا ہوا اور کہا کہ مین بھی حضرت کے روضہ منورہ کے نزدیک حاضر ہوتا ہون اور
حضرت سے کاغذ برات کا چاہتا ہون اوسیوقت وہ بدوی حضرت کے روضہ منورہ کے
پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت ہم دو رفیق اپنے وطن سے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور آپنے کاغذ برات رفیق کو سرفراز فرمائے اب مین آپ کی خدمت مین
حاضر ہون جب تک مجہکو کاغذ برات عنایت نہ فرماوین گے مین اپکی جالی شریف سے
نہین ہٹون گا کہتے تین دن تک اکل وشرب اپنا ترک کیا اور جالی شریف کو بلگا رہا
تیسرے روز سقف مسجد کے طرف سے ایک کاغذ اڑتا آتا ہوا دیکہا پہر لیکا یک وہ کاغذ اوسکے
پاس پہونچا دیکہا کہ اوس مین اوسکا نام لکہا ہوا ہے اور بعبارت عربی یہہ مضمون تحریر ہے
کہ اوس شخص کو آتش جہنم سے برات اور خلاصی ہے پس وہ بدوی بے نہایت خوشی

فصل
کاغذ برات
ملنا ایک بدو
زایر کو روضہ
منورہ سے

ذکا غذ لیکر اپنے مقام پر گیا یہہ فقیر ابتدا اس فصل کے ان معجزونسے کیا تھا کہ جو عنایت حضرتکی
اپنے حال پر ہوئی اب انتہا فصل مین بھی چند حال حضرت کی سرفراز کا بیان کر کے
اختتام اس فصل کی کرتا ہون بامید اس بات کے کہ خاتمہ اس کتیرن امتی کا حضرتکی
عنایت سے بخیر ہووے اور حضرت اپنے فرزند ارجمند دلبند یعنے جناب محبوب پاک رضی اللہ
تعالی عنہ کے ظل نعلین مبارک کے قرب داین مین عنایت اور سرفراز رکھین آمین
یارب العالمین یہہ فقیر مرتبہ سوے زیارت مبارک سے سرفراز ہوا مدت سات مہینے تک
حضرت کی حضوری عنایت ہوئی اکثر حاضر باشی مسجد بنوی مین اس فقیر کے رہی بعضے
لوگ اس فقیر سے آکر استفسار مسائل کا بھی کرتے پس اکثر صاحب اہل ہند سے
استدراک اس امر کا شروع کئے کہ بعضے نوخیزان ہند و اہل کابل وغیرہ اس مسئلہ کو تمام
کئے ہین کہ دست بستہ ہو کر سلام عرض کر نا بدعت ہے آپ اسے کیا کہتے ہو فقیر نے
جو کچھ کہ مذہب صحیح تھا اوسکو بیان کیا اور رسالہ بھی تحریر کیا جبکہ اون کو خبر پہونچی
کہ وہ شخص ہمارے در پے رد و قدح ہے اوس فریق مین ایک بڑا اون کا سرگروہ
تھا کہا کہ ہم پانسو روپیہ لونگے اس فقیر سے متعرض ہونگے اور باز پرس کرینگے
جب اس فقیر کو حال اونکی شورش کا معلوم ہوا علانیہ کہا کہ حضرت پر سے میری جان بھی
تصدق ہے یہین تو جو مذہب صحیح اس باب مین ہے کہا ہون اور آیندہ بھی یہی کہونگا
اور اگر حضرت کو میرا عقیدہ مقبول ہے فریق ثانی سے کچھ نہوگا اسواسطے کہ حضرت کی اعانت
اور تائید مجھے پر سرفراز رہے گی انشاء اللہ تعالی بعد اس امر کے ایک مدت ممتد حضوریکا
اتفاق رہا مگر کوئی شخص نہ پوچھا کہ تمہارا کیا نام و والدین مرحومین کا کیا نام ہوا
بسبب تنہائی کے اس فقیر کو خیال خانہ آبادی کا ہوا ایکایک ذہن مین آیا کہ تو متوسل

درود شریف کے حق تعالی کی جناب مین دعا کر پھر عادت رکھا کہ ایک ایک ہزار بار
درود شریف اوّل و آخر پڑھکے اپنے مقصود کے واسطے حق تعالی کی جناب مین دعا
کرتا اور خود بخود یہہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ وقت درود کے عرض کرنے کے حضوری
روضہ منورہ کا تصور کرتا حالانکہ اوسوقت تک حاضر روضہ منورہ نہین ہوا اور نہ کسی
کتاب وغیرہ سے یہہ حال معلوم تھا کہ وقت درود شریف کے تصور کہنا چاہیئے
تھوڑے ایام گذرے کہ صورت خانہ آبادی کی ظہور مین آئی اور حق تعالی بوسیلہ
حضرت برکت اوس مین سرفراز فرمایا اور کتاب جذب القلوب مین بھی دیکھا کہ
بوقت درود شریف عرض کرنے کے تصور روضہ منورہ منجملہ آداب ہے قبل کمدت کے
چند سال تک فقیر یہہ عادت جاری رکھا کہ پہلے جمعہ کو ہر ماہ کے مولود مروجہ
اس دیار کو جماعت سے پڑھا یا اوس مین عجب کیفیات اور حالات مشہود ہوتے
اور معجزات حضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آتے چنانچہ چند بار
بلا رسخت سے اس فقیر کو نجات حاصل ہوئی اوس مین سے ایک امر عرض کیا جاتا ہے
مردم مکان اس فقیر کے دق اور سل سے مبتلا تھے اور حال اون کا عنقریب پہونچا
تھا کہ اطبا کو صورت یاس پیدا ہوئی اوہ اسی ایام مین جمعہ اوّل بھی آیا فقیر نے
حسب عادت اپنے مولود شریف پڑھا یا اور بعد بیان تولد آنحضرت کے جو سلام
عرض کیا جاتا ہے وقت سلام واسطے شفائے مردم مکان کے عرض کیا اور سے
ہی روز سے افاقہ ہوا اور برکت سے مولود شریف کے از دیاد رزق بھی سرفراز
ہوا والحمد للہ علی ذلک یہہ جو چند سے معجزے حضرت کے اپنے حال سے متعلق
سرفرازی حضرت کی رہی اطور تبرک اور تیمن کے عرض کئے گئے ورنہ حضرت کے

عنایات کا حد و احصا نہین کہ اوس کا کل ذکر ممکن ہو کہ وجود بخشی اس فقیر کے
حقیقتہً اور ظاہراً حضرت کے وجود مبارک سے ہے لیکن حقیقتہً اس سبب سے
کہ تمام عالم حضرت کے ہی نور مبارک سے ظاہر ہے اور وجود ظاہری بھی اس فقیر غلام
کمتر ین کا حضرت کے وجود مبارک سے موجود ہوا پس ہر حال مین اور ہر طور مین حضرت
اس نابود کو صورت بود عنایت فرمائے اور اس معدوم کو بشکل موجود ظاہر
فرمائے یہہ سب عنایات اور الطاف اس وجود پر مرتب ہین اس سے
زیادہ اور طاقت عرض کرنے کی کہان ہے اور مجال بیان قلم کو کہان ہے
چنانچہ حضرت بیدل علیہ الرحمہ فرمائے ہین ؎ زلاف حمد و لغت
اولے است برخاک ادب خفتن بیجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن
اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعد د تجلیات ذاتك
و تعلقات صفاتك واصحابه وسلم صلوٰۃ ما ھو اھلہ سیما علی ولدہ
الشریف غوث الاعظم وبارك وسلم

الجزء الثالث من فلاح الکونین فی احوال الحی مین الشریفین زادھما اللہ شرفاً

فصل یازدہم

احوال مین بغداد شریف اور روضہ منورہ جناب محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے شیخ جلال الدین سیوطی تاریخ خلفا مین لکھتے ہین کہ شہر بغداد
بنایا ہوا منصور ابو جعفر عبد اللہ خلیفہ عباسی کا ہے کہ خلیفہ موصوف نے بنا ربغداد
سنہ ۱۴۰ یکسو چالیس ہجری مین شروع کیا اور یکسو انچاس ۱۴۹ ہجری مین تمام کیا ذیل
سیرۃ محمدیہ مین روایت ہے کہ یک روز منصور شکار کے واسطے نکلا اور چلا
یہان تک کہ مقام وجا اور جاے بغداد تک پہونچا اور اس جائے کوی شہر

ذکر بانی اور تاریخ
بنا ربغداد شریف
وجا نام مقام
ہے ۱۲

اور مکان نہ تھا سوائے ایک دیر راہب کے منصور نے راہب کو طلب کیا اور اُس کا نام
اور اُس زمین کا پوچھا۔ راہب نے کہا کہ میرا نام باغ اور اُس دیر کا نام دادے۔ منصور نے
اُس جائے کو راہب سے خرید کیا۔ اور اُس کا نام بغداد رکھا یہ نام اُس راہب اور اُس جائے کے
نام سے مرکب ہے۔ اور نقشہ شہر کا اوّل اراک سے بنایا پھر حصار شہر کا مدور بنا کیا پھر اُس کے
درمیان میں مکان شاہی بنایا۔ اور چہار سال کے عرصے میں اُس بنا کو ۱۴۸ھ ایکسو اڑتالیس
ہجری میں تمام کیا اگرچہ شیخ سیوطی کی تحریر سے مدت بنا نو سال پائے جاتی ہے مگر ممکن ہے کہ شیخ
کل مدت بنائے حصار اور قصر شاہی لکھیں ہوں اور راوی روایت کتاب ذیل محض مدت
بنائے قصر شاہی لکھا ہو فوایح مسکیہ میں لکھا ہے کہ دسع ابن یونس نے بیان کیا کہ منصور کو
بنائے بغداد شیر یفین اڑسٹ ۲۸۸ کروڑ اشی لک درہم صرف ہوئے اور اس کشیف کو
یہہ امر مسموع ہوا تھا کہ مشہر بغداد بنا کیا ہوا نوشیروان کسرے کا ہے کہ عدل و داد سے
مشہور تھا اب تک بھی اُس کا عدل زبان روخلایق ہے۔ اسواسطے اُس شہر کا نام باغ داد رکھا
بعد سماعت اِس امر کے جبکہ بغداد شریف میں حاضر ہونا ہوا اور کتب تواریخ میں دیکھا گیا
کہ شہر بغداد بنایا ہوا منصور کا ہے اور بغداد شریف میں دیکھا گیا کہ وہاں دو بغداد ہیں ایک
ایک بغداد قدیم دوسرا بغداد جدید مشہور ہے یہہ بات ذہن میں آئی کہ شاید بغداد
قدیم بنا کیا ہوا نوشیروان کسرے کا ہوگا اور بغداد جدید منصور خلیفہ عباسی کا مگر جب
تواریخ میں سماعت نہ ہوا بلکہ روایت کتاب ذیل اِس امر کا انکار کرتی ہے
اسواسطے کہ کتاب مذکور میں درج ہے کہ وقت بنائے منصور کسی آبادی کا
وہاں نشان نہ تھا اور بغداد نام اتخاذ کیا ہوا منصور کا ہے جیسا کہ اوپر بیان تا ہم شہر کسرے
قریب بغداد بلاشک و ریب تھا اسواسطے کہ اثناء راہ میں قریب بغداد شریف کے بک کمان

نشان قیصر کسرے دیکھنے مین آتی ہے اِس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ شہر کسرے بھی بلاشک
اس کے قریب مین واقع تھا جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی میران محی الدین سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا تولد شریف ۴۷۱ھ چار سو اکہتر ہجری مین ہوا اور
کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ وہ زمانہ بامر اللہ خلیفہ عباسی کا تھا اور سن مبارک
آپ کا اکیانوے سال کا ہوا پھر رحلت اور وصال شریف آپکا ۵۶۳ھ پانسو ترسٹھ ہجری مین
ہوا جیساکہ کسینے کہا ہے ؎ سینیش کامل و عاشق تولد + وصالش دان رنعشوق آلہے
اور یہہ امام خلافت مستنجد باللہ کے تھی چنانچہ شیخ سیطوی تاریخ خلفا مین اس امر کی تصریح
کیے ہین اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبیہ کو پایا
اور مستنجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چار خلفائے
عباسیہ گذرے یک مستظہر باللہ ابوالعباس دوسرا مسترشد باللہ ابو منصور تیسرا راشد باللہ
ابوجعفر چوتھا امر اللہ ابوعبداللہ پس یہہ چھ خلیفے حضرت کے زمانے مشرف ہوے چنانچہ حضرت کے
احوالین حاضر ہونا مستنجد باللہ کا مجلس شریفین حضرت کے تحریر ہے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک
آپکے عہد خلفاء عباسیہ ہی کا تھا لطیفہ حق تعالے کا اردہ ازلیہ سے نام اُس شہر مبارک کا بغداد مقرر
ہوا کہ اصل اس کا باغ داد ہے داد کے معنے دو ہوتے ہین یک داد بمعنے فریاد کہ داد و فریاد رس
محاورہ مین مستعمل ہے دوسرے داد کے معنے عطا کے کہ داد و دہش کہتے ہین ترجمہ عربی داد کا
جو بمعنے فریاد کے ہے غوث ہے اور ترجمہ عربی باغ کا جنۃ ہے پس باعتبار معنی اول کے
ترجمہ عربی بغداد کا جنۃ الغوث ہوا کہ یہہ نام شہر بذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی
ثانیہ کے جنۃ العطا ہوا کہ یہہ بھی بشیر حضرت کے ذات مبارک کیطرف ہے کہ جب سے کہ حضرت کی رونق

افروزی اس شہر مین ہوئی ہر طرح کے عطا کیا ظاہری کیا باطنی کیا دینوی کیا اُخروی
اور حقانی حضرت کی بارگاہ سے جاری ہے اور تا قیام قیامت رہین گے الحاصل
یہہ کمترین غلام حضرت بارگاہ اقدس اور شہر مقدس مین سلخ ماہ رجب ۱۳۰۱ ہجری مین
داخل ہوا دو چار روز صحت کے گذرے پھر جو بیمار ہوا مراجعت تک قوت جسمانی تمام
حاصل نہین ہوئی اسواسطے سوائے کاظمین شریفین اور زیارت امام ابی حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ
کے دوسری جائے زیارت کو حاضر نہین ہوا اور زیارت نجف اشرف اور کربلائے معلی
بھی مقصر رہا مگر حضرت پیر و مرشد معہ صاحبزادگان وغیرہ زیارت نجف اور کربلا سے
مشرف ہوئے چونکہ ناظرین کو بھی اطلاع حال نجف وغیرہ بھی ضرور ہے اسواسطے کہ
اکثر لوگ دونو زیارت سے ایک ہی سفر مین مشرف ہوتے ہین اسواسطے محرر اوراق کو
بھی موافق معروضے کے حضرت شاہ محمد صاحب قادری بڑے فرزند جناب پیر و مرشد
قبلہ کے احوال بغداد شریف اور نجف اور کربلا موافق معائنہ اپنے کے اور ماخذ استنباط
سیاحت نامہ حضرت مولوی محمد زمان خان شہید کے تحریر فرمائے بعینہ اوس کے
بعد لاپا گیا بعد اختتام تحریر حضرت صاحبزادہ صاحب کے جو کچھ کے اپنے معائنہ مین آیا سو
وہ عرض کرتے ہین آویگا انشا اللہ تعالے بغداد شریف کے اطراف فصیل ہے
کہنہ کہ دور اُس کا قریب چہار میل کے ہونگا اُس مین آبادی ہے سوائے طرف
شمال اور شرقی کے کہ یک ربع اُس کا ویران ہے کہ وہان مقابر اور بعضے
سکانات بھی اسی بغداد جدید مین روضہ اقدس جناب قطب الاقطاب غوث الملکوت
امام المتقین سید العشوقین والمحبوبین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید السادات
محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کا دالان ہے روضہ مقدسہ کو حضرت کے کافی شیخ کہتے ہین خانقاہ شریف یکجائے ہے کشادہ
اور مربع اوس مین جنوب کیطرف قبہ روضہ مقدسہ کا ہے نقش و نگار قبہ شریف پر
روغن چینی سبز کا ہے کہ اس بلاد مین اسکو کارکاشی کہتے ہین اندر اس قبہ شریف کے
بھی نقش و نگار ہے درمیان مین قبہ شریف کے جالی ہے چاندسی کہ کنگرہ اس کے
اسما حسنی کے سایہ منقوش ہین اس مین مزار اطہر امام ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا ہے
مزار اطہر پر حضرت کے صندوق ہے لکڑی کا کہ اس پر غلاف شریف ہمیشہ رہا کرتا ہے
اور غلاف مبارک کے اوپر ہر چہار کونے پر صندوق شریف چہار میز فرش چاندی کے رکھے ہین
اور باہر اس قبہ اطہر کے یکجائے ہے بطور پیش دالان کے کہ اس کے بھی دیوار دن پر
نقش و نگار ہے روغن چینی سے اور اسمین دروازہ پانچ ہے نہایت عمدہ اور نقشی کہ
اوسمین اشعار مدح شریف حضرت کے اور نام بانی دروازہ کا کھودا ہوا ہے اور اس
دروازہ کے دیوار مین آئنہ بندی ہے اگر یہہ دروازہ روشن رہے تو جالی اطہر
حضرت کی باہر سے نمایان رہتی ہے اگر بند رہے تو یہہ قطعہ علحدہ قبہ شریف سے ہو جاتا ہے
اس دروازہ شریف پر ہمیشہ پردہ سبز اطلس کا چھوٹا رہتا ہے اور قالین عمدہ کا
اسمین فرش ہے حضرت کے زمانہ مبارک مین یہہ جائے رہا کرتے
اور مقابل دروازہ ادے کے دوسرا دروازہ ہے سائبان مین
کہ اگر یہہ دروازہ بند رہے تو یہہ قطعہ سائبان کا مسجد سے جداگانہ
سطح ہو جاتا ہے اور یہہ دونون دروازون پر ہمیشہ قفل رہتا ہے
کونجی ان ہر دو دروازون کی اور مسجد اور خانقاہ وغیرہ کی اور
خدمت روشنی ہر روزہ کے متعلق ہے سید مصطفے صاحب افندی کے

ف ذکر خدمت متعلق روشنی روضہ مبارک کے

جو اولاد مین حضرت سید عبد الرزاق قادری بن حضرت قطب ربانی کی ہین اور یہ صاحبزادہ
نہایت خوش اخلاق ہین کہ جو شخص آوے یا ہو یا اعلے کسیوقت مین بھے زیارت
شریف کے ارادہ سے حاضر کافی شریف مین ہوے اسیوقت بلا تامل ہر دو دروازہ
بند شریف کے روشن فرما دیتے ہین اور زیارت شریف سے مشرف ہونے کے بعد پھر
بند کر دیتے ہین اور یہ صاحبزادہ صاحب کلید برادر کے نام کے سات مشہور ہین اور متصل دیوار
جنوبی روضہ شریف سے قبہ سفید سے مسجد شریف کا نہایت بڑا کہ دورہ قبہ مذکور کا
زاید ڈیڑہ سو گز سے ہوں گا اور یہ خاص کرامت سے حضرت کے ہے کہ سقف
اسقدر بڑے قبہ کا بے ستون کے قایم ہے اندرون مین در جہ سائبان کا رو بروے گنگ
عمارت مسجد و مزار مبارک کے بنایا گیا ہے درمیان مین اوس کے ستون سنگ مرمر کے ہین
اور کمانون باہر کے درجے کے سیخہائے آہنی سے بند کر کے اسمین تین دروازہ رکھے ہین
یک مقابل مزار انور کے اور دو رو بروے مسجد شریف کے کہتے ہین کہ صاحب السجادہ جناب
سید علی صاحب قادری افندی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ یک لک روپیہ محاصل اوقاف سے
تعمیر مین اس سائبان کے صرف فرمائے ہین اور مسجد شریف کے ایک رواق مین
متصل سائبان سے مزار حضرت موصوف کا واقع ہے اور متحق دیوار شرقی اور جنوبی سے
یکجہ ہے کہ اسمین صریح حضرت مولانا سید عبد الجبار قادری صاحبزادہ حضرت قطب ربانی
رضی اللہ عنہ کا ہے وقت مغرب پہلے صاحبزادۂ موصوف روشنی کیندا اور مسجد
شریف مین فرما کر یہان بھی روشنی کے لئے ہر روز دروازہ شریف کھولتے ہین
اسوقت مین اکثر مرین زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہوتے ہین
اگر کوئی شخص دوسرے وقت مین بھے ارادہ زیارت کرے تو صاحبزادہ

صاحب ہو صوف دوسرے وقت مین بہی زیارت سے مشرف کرواتے ہین
کافی شریف کے دروازہ ہین شرقی اور غربی دروازہ شرقی کے جانب مکانات سجادہ صلعب
کے پیر نقیب اور [illegible] کے نام سے وہان مشہور ہین واقع ہین اور اس دروازہ
کی پیشانی پر یک شعر عربی لکہا ہوا ہے کہ مصرع اولی اوس کا علی بابنا قف
عند ضیق المناہج ہے اور دروازہ غربی کے پیشانی پر افلت شموس
الاولین وشمسنا ہذا علی افلاک العلی لا تغرب ؛ خط جلی سے
لکہا ہوا ہے ان دونون دروازون کے اوپر دو منارہ ہین اذان کے جیسا کہ
حرمین شریفین مین اذان کہنے کے بعد صوم وصلواۃ سلام عرض کرتے ہین یہان
بہی ایسی ہی عادت جاری ہے کہ ہر اذان پنجگانہ کے بعد صوم وصلواۃ موذنین
عرض کرتے ہین صحن مسجد مین چبوترہ ہے موافق طول سائبان کے کہ موسم گرما مین
صبح اور مغرب اور عشا کی نماز اس پر ادا ہوتی ہے دو جماعت نماز کی ہر وقت مین
ہوتے ہین اول حنفی بعد شافعی جمعہ کے دن ہر دو منارون پر اذان کے بجماعت
آگے صلواۃ کہنا شروع ہوتا ہے اور مسجد شریف ہین اطراف مین رواقون کے
اوپر بجائے ہے وسیع کہ اسمین قاری نہایت خوش الحانی سے قراءت قرآن
شریف کی کرتے ہین اذان کہنے تک اور بعد اذان کے خطیب منبر شریف پر
کہ مثل حرمین شریفین بڑا اور اونچا کہ زینے اس کے متعدد ہین خطبہ ادا کر کے نماز
ادا کرتا ہے اذان ثانی وقت خطبے کے اور تکبیر موذن اسی رواقون کے اوپر کہتے ہین
بعد نماز کے معہ جماعت فاتحہ اور زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہو کر روانہ ہوتے ہین
قریب دو پہر کے اسم کے نمازین حاضر رہتے ہین اور تمامی اہل خدمات مثل بادشاہ قاضی مفتی

وغیرہ کے سب ترک ہین اور اکثر عسکری ہر جمعہ مین حاضر ہوتے ہین ہر روز وقت ہر نماز کے
دروازہ شریف گنبد انور کا روشن ہوتا ہے اور بعد ادائی نماز کے حاضرین زیارت سے
مشرف ہوئے کے بعد پھر بند کر دیتے ہین سوائے نماز مغرب اور عشا کے چونکہ آگے نماز مغرب کے
روشنی گنبد اور مسجد شیر فضن کر کے دروازہ سائبان پر بھی قفل لگا دیتے ہین اکثر عورتین
وقت روشنی کر کے حاضر ہوتے ہین اور کمال شوق ذوق سے جالی اطہر پکڑے ہوئے
حضرت کے جناب مین کمال الحاح سے یا ابو صالح افعل کذا یا ابو صالح اغثنی امدنی اور السیاہی
زبان عبریی سے عرض حاجات کرتے ہین فی الفور اپنی اقتضائے حاجت کا پاتے ہین
مشہور یہہ بات ہے کہ جو شخص بیمار ہوا اور علاج کرنے سے عاجز آوے ہر دو دروازہ
کافی شریف مین بہ نیت شفایاب داخل ہوئے اور دوسرے سے باہر نکل آوے
بالکلیہ مرض اوس شخص کا دفع ہو جاتا ہے قدیمہ کثیر فوجدوہ صادقا و متصل گنبد اور مسجد شریف کے
قبلہ کے جانب یک جائے ہے وسیع کہ اُسکو باغ بھی کہتے ہین وہ جای مقبرہ ہے
کہ جو زایرین سے وہان انتقال پاوے اور قبر اقدام محبوبیہ ظاہرا و باطنا
اون کو مقصود ہو رہے وہان دفن کرنے کے لئے سجادہ صاحب سے
پروانگی فراز ہوتی ہے چنانچہ یکدو پہر پہلے ہمارے اون مین سے
حافظ محمد علیم اللہ صاحب جو کہ عاشق صادق جناب محبوب رضی اللہ عنہ
کے تھے اور پیر و مرشد جناب سیدنا و مرشدنا حضرت سید شاہ محمد عبد القادر
قادری المعروف زرد علے شاہ صاحب قدس سرہ العزیز ہمراہ رکاب فیض مآب
درسہ صد و پنجہ بن حاضر تھے سولہوین تاریخ ماہ رمضان المبارک کے مرض اسہال کی سے وہان انتقال کئے

اسی مقام مبارک میں اُن کو دفن کیا گیا سبحان اللہ کیا خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو کہ قیام
قیامت تک زیر سایہ محبوبیہ مدفون ہیں روز حشر بھی حضرت کے ہمراہ رکاب اپ سے
قبروں سے اٹھ کر حاضر رہیں گے ہر چند اُس روز علی العموم تمام غلامین سایہ لوائے
محبوبیہ کے نیچے ہے حضرت کے ساتھ حاضر رہینگے لکن یہہ فضیلت خاص ہے۔ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اور اطراف میں چبوترہ کے تھوڑی سی جائے ہے موافق راستے
کے چھوڑ کر ہر جانب خانقاہ شریف حجرہ پختہ اور ایک دالان کاچی پختہ روبرو اُس حجرہ کے
تیار کئے گئے قریب پچاس حجرون کے ہون گے یعنے اسمین سے نامزدہ صاحبزادگان
کے ہین کہ بعضے اوقات صاحبزادہ اپنے اپنے حجرون مین تشریف رکھا کرتے ہین
ورنہ مقفل رہتے ہین اور اکثر حجرون میں سے قیام گاہ زوّار اور مجاورین کے ہے
کہ اشخاص متعددہ ہر ایک حجرون مین رہتے ہین اور متصل دروازہ غربی کے
یکجائے ہے وسیع کہ اُس مین حنفے پانی کے وضو کے واسطے ہے اور اُس مین یکبارگی
کہ اوسمین سے پانی کھینچ کر حنفے بھرتے ہین اور دو رخہ ٹوٹیان اوس حنفے مین قریب
پچاس کے نصب ہین ہر ایک ٹوٹی کے پاس لوگ بیٹھ کر وضو کرتے ہین اور یک جانب
اُس حمام کے ہے کہ جس کو ضرورت غسل ہوئے اول حنفے پانی سے بہر کر پھر غسل کرتے ہین
اور اُسی جانب مین قریب باغ کے ایک حجرہ کے روبرو نہر آب شیرین کی ہے اور اُس
نہر کو باہر سے کافی شریف کے بھی کھولدیے ہین لوگ پانی اُس نہر مین سے باہر آکر
لیا کرتے ہین اور روبرو اُس نہر کے کافی شریف کے اندر چند درخت
سرو کے ہین۔ اُسی طرف اکثر صبح کے وقت اوستاد لوگ بچون کو قرآن
شریف وغیرہ پڑھاتے ہین اور یک پہر دن نکلے کے بعد مسجد شریف مین

حاضر ہو کر عصر تک سبق ہوتا ہے اور جانب جنوب کے یکجائے ہی وسیع پیچھے کافی شریف کے
کہ وہان متعدد حوائج خانہ تیار کئے ہین کسی طریق سے بھی اوسنے حرج زایرین کو
وہان نہین ہو بلکہ سراسر راحت وارام سے گذرتی ہے رمضان شریف کے
تمام ماہ مبارک مین اکثر عادت صاحبزادون کی افطار کافی مین فرماتے ہین ہر یک
صاحب زادہ صاحبزادہ اپنے اپنے حجرہ کے سقف پر دس پندرہ اسم کے سات
خاصہ ملاحظہ اور تناول فرماتے ہین اور اقسام اقسام کے طعام لذیذہ ہر روز
نئے قسم کے تیار ہوتے ہین اور یہہ بھی عادت ہے کہ کسی کو اوس کے مکان پر دعوت
نہین ہوتی جو شخص کہ افطار کے وقت حاضر ہو جائے اوسکو دسترخوان پر شریک
فرماتے ہین جناب سجادہ صاحب سید میر مصطفے صاحب قادری افندی کے
مکان مین کہ عادت ہر سجادہ صاحب کے افطار کی وہان ہے اور وہ مکان گدی کا
مشہور ہے وہان اوسی طرح سے افطار فرماتے ہین اور ہر روز نماز عصر کے بعد
مسجد شریف مین وعظ یعنے بیان احکام صوم وصلوۃ زبان عربی سے ہوتا ہے
نماز تراویح کے بھی دو جماعت ہوتے ہین اول حنفی بعد شافعی اور ہر ایک منارہ پر علحدہ
اذان کہے جاتی ہے ستایسوین رات کو ماہ رمضان شریف کے تمام مسجد شریف
اور گنبد اطہر مین اور باہر رواقون اور چبوترہ پر اور دروازہ مین قریب دو ہزار
قندیل کے روشنی ہوتی ہے تمام شب مولود شریف اور ذکر اوس رات مین ہوتا ہے
اور جناب سجادہ صاحب یعنی سید میر مصطفے قادری الافندی اسی شب مین واسطے
زیارت اپنے جد امجد کے گنبد شریف مین جاتے ہین اور تمام برس مین باہر سے مسجد
شریف مین فاتحے سے مشرف ہوتے ہین اور اسی رات مین باشا کی دعوت افطار کی

سیر شریف
ذکر رمضان
۲۷ رمضان
شریف کی تعداد
شریف مین

سجادہ صاحب کے جانب سے ہوتی ہے بادشاہ اور اوس کے خواص اور عہدہ دار اندرون شہر
تمام ادا سے حاضر ہوکر افطار کرتے ہین اور وقت افطار کے چبوترہ شریف پر بڑے
بڑے کورہ مٹی کے آب شیرین اور ٹھنڈا بھرا ہوا اور گلاسین مٹی کے رکھتے ہین ظروف
گلی یہان ایسے عمدہ اور بہتر اور باریک تیار ہوتے ہین کہ کسی بلاد عرب وعجم مین ایسے
دیکھنے مین نہین آئے اور عید کے روز یک دن آگے سے انتظام روشنی کا مجدد
شریف مین کیا جاتا ہے کیونکہ اہل بغداد وقت شافعی سے صبح کے نماز کے حاضر ہوکر
نماز عید ادا ہوئے تک مسجد شریف مین حاضر رہتے ہین اگر کوئی شخص اسوقت نہ آسکے
بدقت اوسکو مسجد اطہر مین جائے ملتی ہے اسقدر کثرت نماز یونکی ہوتی ہے بعد ادائے
نماز عید کے گنبد اطہر مین حضرت کی حاضر ہوکر سب نماری اپنے اپنے مکانون مین گئی بعد
سب عورتین بغداد شریف کے ادنے اعلی غریب وامیر سب زیارت شریف کے واسطے
کانی شریف مین حاضر ہوتے ہین قریب یکہزار حصے کے طعام مسافرین اور ساکین شہر کو
ہر روز دو وقت ایک وقت دونان فی اسم اور یک وقت آش تقسیم ہوتی ہے اوقاف
استانہ عہد دولت عباسیہ سے جاری تھا لیکن جب حکومت اس مرز بوم کی طرف
سلاطین ایران کے پہونچی اوس اوقاف مین کمی ہوگئی اور جسوقت ملوک عثمانیہ
قرار وا اس کشور کے ہوئی اوس اختصار کو کفایت جانکر دیہات اوس کے معاوضہ مین
مقرر کئے اب بسبب ویرانی دیہات کے سوائے یک لک قران کے کہ اوس کے
پچاس ہزار روپیہ ہوتے ہین وصول نہین ہوتا لیکن املاک ذاتیہ نقیب الاشراف کے
سوائے اوس کے ہین اور یہہ بھی قریب اوسی کے ہین صاحبزادگان عالی تبار
بہت سے ہین بزرگ تران صاحبزادون مین سید مسلمان افندی نقیب ہین

تقسیم طعام ہر روز کے مسافرین اور مساکین روضہ شریف مین ۱۲ کی گھڑی مین

اوقاف روضہ منورہ کے صاحبزادگان حضرت کے جو اب موجود ہین اور بیان خدمات شعلقہ بیسکا اون کے ۱۲

اور عالم تر سید میر عبد الرحمن افندی یہہ دونون صاحبزادے صاحب سجادہ سید میر علیضا
افندی علیہ الرحمہ کے ہین اور تین صاحبزادے دوسرے سید علی صاحب افندی رحمہ کے
بھی ہین اور عارف تر سب صاحبزادون مین سید میر مصطفے القادری الافندی رحمہ
فرزند سید میر سلمان افندی کے ہین اور میر سید علی صاحب اولاد مین حضرت سید عبد العزیز
بن حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ کے اور نقابت سید علی صاحب افندی کو انہی
اجداد سے پہونچی ہے اب انتظام کافی کا اور نشست و برخاست وہان کی ذات گرامی
سید علیمیر عبد الرحمن صاحب افندی سے متعلق ہے اور کونجی خاص جالی شریف کے
دروازہ کی بھی آپ ہی کے علاقہ مین ہے اب جو شخص کہ غلاف شریف حضرت کی پاس
گذرانے کا ارادہ کرے تو پہلے حضرت نقیب صاحب کی جناب مین عرض کرے
حضرت میر عبد الرحمن افندی سے معروضہ کرے حضرت اپنے بڑے صاحبزادہ
سید محمود صاحب افندی کو یہہ خدمت آپ کو سرفراز ہوئی ہے حکم فرماتے ہین
حضرت سید محمود صاحب افندی اور سید پیر مصطفے صاحب افندی کلید بردار یہہ دونون
صاحبزادہ ملکر غلاف شریف گذرانتے ہین اور یہہ خانقاہ مبارک اور کافی شریف حضرت کی
تہوڑے فاصلہ پر شہر کے یعنی آبادی کے واقع ہے اور شہر موصوف مین وہان
بڑے بڑے بازار مسقف کہ ہر جانب مین دورخہ دکاکین کمالی پختہ بہت بہتر اور
خوش وضع کہ اوس مین آبشاری ہر روز ہوا کرتی اور ہر قسم کی اشیاء کی دوکانین
علیحدہ ہر گلی مین ہین مثلاً کپڑا ساخت شامی کا ایک جانب مین اور ساخت استنبول
یک طرف اور خیاطی اور موزہ فروش یکجانب اور میوہ فروش کے یکرخ پر مقرر ہین
اور غلہ فروش علیحدہ یک جانب ایسا ہی ہر ہر جنس علیحدہ گلی مین دکاکین متعددہ ہین

فروخت ہوتے ہین اور روٹی اور سالن اور کواب پکے ہوئے کے دوکانین ایکجانب
اور اس انتہا پر اس بازار کے یکجانب ہین متصل دجلہ سے مکان کروڑگیری کا ہے
کہ وہان اوس کو جمرق اور گمرق کہتے ہین تمام سامان بلاد عرب وعجم وہند کا جو جہاز پر
آتا ہے پہلے اوس مکان ہین اوترتا ہے اور بعد محصول لئے کے ہر ایک شخص کا سامان
اوسکو دیتے ہین اور اسی جانب یک مکان ہین ہے تپہ خانہ اور تار خانہ کا کہ اوسکو وہان
پوستہ خانہ کہتے ہین واقع ہے بلاد مختلفہ سے تپہ جہاز انگریزی کے علاقہ سے ہر ہفتہ ہین
یکبار آتا ہے اور اوس ایسا انتظام رکھے ہین کہ کبھو تپہ آنا موقوف اور ناغہ نہین ہوتا
اکثر صراف وہان یہودی ہین اور بعضے تجارت دوسرے مال کی بھی کرتے ہین لباس
یہود کا یہان مشابہ اہل اسلام کے ہوتا ہے اور ہمیشہ زبان عربی مین کلام کرتے ہین
بسبب مشابہت زبان کے اور لباس کے اور شکل وشمایل کے ناواقف شخص
تمیز درمیان ہین یہود اور اہل اسلام کے نہین کرسکتا اکثر یہود وہان مالدار ہین
مگر ظاہر اون کی صورت پر افلاس اور سراسر ذلت پائے جاتی ہے ہر قسم کا سامان
ہر بلاد کا مثلا روم و استنبوم ومصر وہندوستان وغیرہ آتا ہے مگر استنبول اور مصر کا
مال زیادہ رہتا ہے اور میوہ ہر قسم کا بہت ارزان اور کھجور ہر قسم کے ارزان فروخت
ہوتے ہین کیونکہ بصرہ سے بغداد شریف تک دو راستہ نخلستان جہاز سے نظر آتا
ہے بلکہ ملکون پر یہان سے کھجور روانہ ہوتے ہین ہر چند ساکنین وہان کے زبان
عربی اور فارسی اور ترکی جانتے ہین مگر بسبب ہونے پاشاہ اور اکثر اہل خدمتگار
اور کل عسکری ترک کے زبان ترکی زیادہ مستعمل ہے اور غلہ روغن زرد وغیرہ بھی
حرمین شریفین سے بہت ارزان ملتا ہے اس بازار کے انتہا پر دجلہ ہے اور دجلہ

بیان قوت رہیو
سے تنین بغداد
شریف تک

کشتیونکا پل ہمیشہ رہتا ہے وقت دجلہ کے یہہ پل بھی کھولدیتے ہین اور عبور دجلہ سے
ٹوکرون مین بیٹھکر کرتے ہین دجلہ کے اوس طرف مین تھوڑے فاصلہ پر بغداد قدیم اور
اور کاظمین شریف واقع ہے اور بغداد شریف جدید سے سوائے یک ساعت راہ کے
نہین ہے اب وہان گاڑی گھوڑون کی تیار ہوگئی ہے جیسا کہ بمبئی مین گاڑی گھوڑو نکی
بکرایہ ارزان تمام روز راستون مین چلتی ہے یہان بھی صبح سے شام تک گاڑی مذکو
بکرایہ ارزان بغداد سے کاظمین تک آتی اور جاتی ہے اور کسڑ بھی گاڑی کی مثل بمبئی
کے لوہے سے تیار کئے ہین آگے کے زمانے مین عمارت بغداد کی یہان تک بنی ہوئی تھی
اب اندنون مین کاظمین شریف بمنزلہ یک چھوٹے شہر کے ہے کہ بغداد سے علیحدہ ہے
اوس مین یک بازار ہے جو کچہ کہ چاہیئے اُسی بازار مین رہتا ہے رہنے والے وہان کے
تھوڑے عرب اور تھوڑے اور زیادہ ایرانی ہین کہ تمنائے جوار ائمہ طاہرین تو طن
اس سرزمین مین اختیار کئے ہین اور سوائے حکام ترک اور لشکریان تمام شیعہ ہین
اور جناب اصحاب اور حرم رسالت پناہ کے ساتھ بداندیش لیکن بسبب ہیبت
ترک کے ہمیشہ اپنی جان پر خالف رہتے مگر نماز مین ہاتون کا چھوڑنا اور وعظ وتدریس مین
اور سلام وزیارت مین الفاظ موہومہ سے ترک کے جانسے ممانعت نہین یہہ تقدیم کی
کلگستاخی صراحت زبان پر نلاوین حرم کاظمی عبارت ہے یک دیوار کلان سے کہ
درمیان مین اوس کے دو گنبد ہین عالیشان بنے ہوئے شاہ اسماعیل صفوی کے سنہ ۹۲۶
نو سے چھبیس مین کہ اوسوقت یہہ مرز یوم ہات مین باشاہ ایران کے تھے اور
قیاصرہ روم اور آل عثمان کے دست تصرف مین نہین آئے تھے اور یہہ ہر دو گنبد
باہر سے اینٹ اور گچ سے تیار کرکے سونا مڑدیا ہے ایسا سنا جاتا ہے کہ

ایسے سوہنے کے ہے بنائے ہین اور اندر اوس کے قطعات سنجل اور
آئینے سراسر آب زر والوان خوش منظر سے قایم کئے ہین دیکھنے والے نہین جانتے
کہ یہہ طرح مرمر ہین قوارہ اور بیت من زخرف اور فرش زمین اوس کا تمام
سنگ مرمر خوش رنگ سے ہے درمیان اوس کے جالی فولاد کے اندر آرامگاہ
سلالہ یسین دودمان حضرت امام موسے کاظم بانیرہ خود حضرت امام محمد علی بن موسے
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے بہت سے تختیان ہے کہ اوس مین سوہنے سے عبارت
سلام کے کلمہ فصیحہ کے ساتھ لکھے ہوئے آویزان ہے اور ہر وقت صدہا ایرانیان
اور مزوران جالی شریف کے پاس خروشان رہتے ہین باہر قبر کے ہر چہار طرف دالانین
ہین بلند بنے ہوئے جانب مغرب یکدالان ہے کہ وہ نمازگاہ عورتون کی ہے اور
جنوب رو دالان اور باہر اوس کے جو ترہ بلندی یک ذراع ہے نیچ آسمان کے
اور شرق رو دالان فلک فرسا اور جانب شمال مین مسجد ہے بڑی کہ اوس مین روز
جمعہ امام اور چند عسکری ترک سے نماز پڑتے ہین اور صحن شرقی حرم شریف دو گنبد ہے
چھوٹے کہ آرامگاہ سیدنا اسمٰعیل و سیدنا ابراہیم صاحبزادگان حضرت امام موسے
الکاظم رضی اللہ عنہم اجمعین ہے اور گوشہ حرم ہین درمیان مین جنوب اور شرق کے
یک مکان ہے خوش قطعہ کہ زمین اوس کی باشا تعمیر کیا ہے اوس مین یک چمن
اور ایک مسجد ہے اور یک گنبد ہے اوپر مرقد ابی یوسف شاگرد حضرت امام ابی حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہما اوس جائے باشا کے جانب سے کلید بردار سنی ہے اور قبر حضرت
سیدنا سید عبد الرزاق قادری رضی اللہ عنہ کی سمت شرقی اور شمالی بلدہ مین واقع ہے
مگر اب اوس جائے ویرانی ہے اور بسبب سیل دجلہ کے نشان مزار شریف کا بھی باقی

نہین رہا برج عجمی بھی اوسی طرف ہے کیونکہ تمام عمارات بغداد خشت سے ہے اور برجین
اور فصیل اوسکی بھی اوسی خشت سے اب سیل دجلہ سے جو برجین کہ گر گئے ہین دیوار فصیل
مین نشان اوس کے معلوم ہوتے ہین اور مقابل اس دیوار فصیل کے نشان دیتے
ہین کہ عبادت کی جائے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ سالہا حضرت
اوسی جاے پر تشریف فرما رہے ہین اور اوسی ویرانہ مین مقابل برج مذکور کے یکجا
قبر حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور سمت شمالی مین اوس کی مسجد ہے اور
مکان نو تعمیر ہے اوسجائے ضریح حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا
اور قریب ہین اوس کے آبادی مین یک جاے پر قبر مولای حضرت امیر المومنین سیدنا
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے کر کے بتاتے ہین اور اوس طرف دجلہ کے
تھوڑی آبادی ہے کہ مواقی یک چھوٹے شہر کے ہے باہر اوس کے یک قبہ صغیر مین
قبر شریف حضرت منصور علاج کی ہے اور قریب اوس کے یک کبند مخروطی مین قبر
زبیدہ خاتون کی ہے کہ نہر مکہ معظمہ فیض سے اوسی کے ہے جیسا کہ لکھے ہین ؎

نہ انچیر شد نام ہر میوہ ٭ نہ مثل زبیدہ است ہر بیوہ ٭ زبیدہ نے یک رات مین
خواب مین دیکھا کہ انسان اور بہایم اور وحوش وطیور اون سے صحبت کرتے ہین
نہایت شرم سے یک لونڈی کو کہا تو اپنے نام سے تعبیر اس خواب کی محمد ابن سیرین سے
دریافت کر ابن سیرین باندی کہا کہ تو لایق ایسے خواب دیکھنے کی نہین سچہ کہہ کہ خواب
کس نے دیکھا ہے لونڈی نے کہا کہ میری بیوی زبیدہ خاتون یہو خواب دیکھی ہے
ابن سیرین نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہہ ہے کہ تیری بیوی کے ہاتھ سے
کوی ایک امر ایسا ظہور مین آوے گا کہ تمام مخلوق اوس سے نفع پاوے گی

اور زدیک اوس کے مکان ہے نو تعمیر کہ اوس مین قبر شریف خواجہ معروف کرخی کی
ہے اور یک مکان تازہ بنیاد مین مزار اقدس حضرت سری سقطی کا ہے اور یا مین
اون کے حضرت جنید بغدادی مدفون ہین اور یک دوسرے مکان مین کہ بہو اوس کو
تعمیر کیے ہین مزار حضرت یوشع علیہ السلام کا قبہ مین واقع ہے اور بہلول دانا اور
ذوالنون مصری اور داود طائی اوس جائے ارام فرماتے ہین اور اندنون اوسکی
آبادی مین کنارہ دجلہ پر قبر حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت امام حسن بصری کا ہے
اور وہین رود دجلہ کے طرف فاصلہ دو میل پر غرب کے جانب بغداد یک قریہ ہے
جو بڑا کہ اوس جا حلقہ یک ہے چہوٹا اور اندر اوس کے جامع ہے بزرگ نیچے گنبد
سبز رنگ کی کہ چینی لگا رہے جالی زر اندود مین مزار اطہر حضرت امام اعظم ابی حنیفہ
نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے دروازہ اوس قبہ کا درمیان مین مسجد کی
بارہ مین محراب کے ہے اور بعضے باشایان بھی اوس جاے مدفون ہین اور
کہتے ہین کہ قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کی بھی اوس جائے ہے اور اطراف
مین اوس قلعہ کے یک قریہ ہے چہوٹا کہ وہان حجرے مین قبر شریف بشر حافی کی ہے
کہ پہلو بر اوس مسجد کے واقع ہے اور باہر اوس قریہ کے یک جانب پر مزار انور شبلی کا
ہے اور دوسرے طرف حسن نوری ہین اور بمساوی چوتھائی میل کے وہان سے
نخلستان مین یک باغ ہے قبر شریف شیخ حماد باس کے ہے رحمۃ اللہ تعالی
علیہم اجمعین اور یہہ قبور ثلاثہ اخیرہ اندنون مین عاری تکلفات سے ظاہر کے ہین
خصوصاً قبر شریف شیخ حماد کی کہ مکان وہان کا اوسی پر سے تو شکستہ اور ویران ہے
اور نیچے اوس کے وہ حضرت عالیمقام ہین کہ آرایش ظاہری سے مستغنی ہین

ذکر مزار شریف حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲

ذکر مزار شریف حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲

ذکر مزار شریف حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا

مزار یوشع علیہ السلام کا

مزار بہلول دانا

مزار ذوالنون مصری

مزار داود طائی ۱۲

مزار حبیب عجمی ۱۲

مزار شریف حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا

ذکر قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کا

ذکر مزار بشر حافی رضی اللہ عنہ

ذکر مزار حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر مزار حسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر مزار شیخ حماد باس رحمۃ اللہ علیہ کا

حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام اور اس زمانہ مین بہ نسبت سابق کے
کہ سنہ ۱۳۰۱ یکہزار تین سو یک ہجری مین بغداد اور سایر قلمروئے عراق جہابت سے
باشاے وقت کے نہایت امن اور انتظام کے ساتھ ہے۔ اب یہان سے جو
اس کمینہ نے معائنہ کیا اور جو معلوم ہوا و احوال عرض کرتا ہے حضرت سیدنا و مولانا
سید پیر مصطفے القادری ادام اللہ برکاتہ علینا بوقت حضوری خدمت نہایت اور
سرفرازی اس فقیر کے حال پر فرماتے تھے اور حضرت ولی مادر زاد ہین ایام صبا
حضرت کے کشف و کرامات ظاہر ہوئے اور حضرت موصوف سجادہ درگاہ حضرت
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ہین کہ آپکے جد امجد حضرت سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اپنے روبرو نعمت باطنی عنایت فرماکر جانشین اپنا فرمایا اور حضرت کو امور دنیوی سے
نہایت علیحدگی اور کنارہ کشی ہے اب حال ہین محض اپنی والد ماجد حضرت پیر سلیمان صاحب
دام برکاتہ کے اتباع امر سے نظر داشت امور ظاہری کی فرماتے ہین اور دل سے
حضرت کو نہایت امور دنیا سے انکار ہے حضرت کے کشف و کرامات بہت سے
اس فقیر پر بھی ظاہر ہوئے مگر بزرگون کو اپنا اظہار عالم حیات مین اکثر منظور
نہین ہوتا شاید کہ حضرت کو اظہار حال شریف اپنا ناگوار ہوا اس واسطے اس
اجمال پر ختم کلام کیا یہہ فقیر چند اشعار عربی واسطے عرض خدمت حضرت پیر صاحب
موصوف کے پیر و مرشد کو گذرانا حضرت پیر و مرشد ملاحظہ اون اشعار کے کلمات
سرفرازی کے ارشاد فرماکر فرمائے کہ تو بذات خود حضرت کی خدمت شریف مین
عرض کر پس ایکوقت کا اتفاق ہوا کہ جناب سید پیر مصطفے صاحب ممدوح فرودگاہ
حضرت پیر و مرشد کی تشریف لائے تھے فقیر بھی حاضر تھا اوسوقت وہ کاغذ جس مین

حال سایر کرامات حضرت سید پیر مصطفے القادری دام برکاتہ کا۔

قصیدہ عربیہ تصنیف کا حضرت موصوف کا جو حضرت سید پیر مصطفے صاحب کی خدمت مین عرض ہوا۔

اشعار لکھے تھے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین گذرانا حضرت پیر و مرشد جناب
ممدوح کی خدمت شریف مین عرض کئے کہ آپ کا خادم کچھ اشعار آپ کی جناب مین
عرض کیا ہے باستماع اس کلام کے حکم پیر صاحب کا اس خادم کو ہوا کہ کیا لکھا ہے
سو عرض کر پھر حکم پیر و مرشد نے فرمائے کہ کہہ کے ہو کر عرض کر فقیر عالا رشاد
حضرت پیر و مرشد کے کہہ کے ہو کر عرض کرنے کا ارادہ کیا من بعد ارشاد حضرت
پیر و مرشد اپنے صاحبزادۂ اکبر سید غلام محمد قادر کو فرمائے کہ تم عرض کرو اس کی
زبان مین لکنت ہے پس صاحبزادہ موصوف نے من اولہ والی آخرہ ان اشعار کو
حضرت کی جناب مین عرض کئے پیر صاحب ممدوح نے بسماعت اس اشعار اس
کثیف کے درجۂ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور حضرت پیر صاحب کمال خوشی
اور بشاشت سے ارشاد فرمائے کہ اسکو علیحدہ کاغذ پر صاف کر کر گذران مین
اپنے والد شریف کی جناب مین عرض کرون گا موافق حضرت کے ارشاد صاحبزادہ صاحب
موصوف اپنے ہات سے خط جلی سے لکھہ کر حضرت کی جناب مین گذرانے الحمد للہ
علی ذالک وہ یہہ اشعار ہین ؎ لقد جئناک یا ابن الرسول ٭ فاصلح
حالنا نور البتول ٭ لنا ذنب وسہو بعد سہو ٭ صرفت العمر فی
لعب ولھو ٭ ذنوبی کالرمال وکالجبال ٭ فادرجو فضلک فی کل حال
بحرمت جدک غوث الورٰی ٭ تطھر قلبی وارزقنی شفائی ٭ لمرض
القلب کن انت طبیبی ٭ تراب نعالکم مسکی وطیبی ٭ ادوم
تحت نعال شیخی ٭ اکون داعًا بجمال شیخی ٭ فاحیینی دوامًا فی
ھواہ ٭ امتنی فی ھواہ وفی رضاہ ٭ بکل الحال کن انت قریبی

بك التكلان ياعون الغريبى وجود المصطفى عين وجودك
فرجوانحن من فضلك وجودك انا البرهان ومسكين من كلا بك
فامددنى والزمنى بكلابك

حضرت پیر کو زبان فارسی اور عربی اور ترکی بخوبی مہارت ہے اور زبان ہندی کی بخوبی جانتے ہین اور اپنے اخفاء حال کا نہایت خیال ہے اور سال مین ایکوقت یعنے ستائیسوین تاریخ رمضان شریف مین فقط روضہ مبارک مین اپنے جد امجد کے حاضر ہوتے ہین وہ بھی دو چار لمحے کے لیے حضوری رہتی ہے کہ جسوقت کہ آدمی جلد جلد سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھ سکے پھر باہر تشریف لاتے ایک وقت اخادم سے روبرو ارشاد فرمائے کہ آدمیون کا کیا حال ہے کہ وہ گھبرون حضرت کے روضہ اقدس مین حاضر رہتے ہین ہمکو تو چند لمحے بھی حاضر رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے فی الحقیقت ارشاد بزرگان ہے مقربان را بیش بود حیرانی جتنا قرب زیادہ ہو اوتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے یک وقت یہہ فقیر نے حضرت کے نزدیک ایک پارسی کو بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ حضرت سے نہایت نزدیک تھا فقیر کو یہہ بات دیکھکر نہایت عجب ہوا بجز اس خطور کے حضرت نے ارشاد فرمائے کہ انپر حضرت محبوب کی سرفرازی سرفراز ہے اور ان کو بھی حضرت سے کمال عقیدت ہے اسواسطے راہ ہدایت ان کو حاصل ہے اور مین انکو تلقین کلمہ طیب کی کر رہا ہون پھر وہ پارسی بھی اس فقیر سے گفتگو گئے اُن کی تقریب سے بھی ہوئے عقیدہ ظاہر تھی حضرت پیر صاحب کو الائچی اور چوب اگر نہایت پسند ہے جو کوئی ان اشیا کو گذرانے حضرت بکمال توجہ اوسکو قبول فرماتے ہین اسی باب مین حضرت نے یکبار اس فقیر کو ارشاد فرمائے کہ ہمکو حق تعالیٰ

دنیا کے سب اشیا دیا کسی امر مین کچھ کمی نہین کیا مگر ہمکو کسی شئے کیطرف آنا التفات
نہین جتنا کہ یہہ دو چیزون کی طرف التفات ہے فقیر نے عرض کیا کہ کیون نہوگا کہ آپکے
جد امجد رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے حبب الی من دنیاکم ثلثۃ
الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ اور الائچی اور چوب اگرچہ خوشبوی سے
ہے اور یکبار کمال سرفرازی اور بندہ نوازی کی کے روبرو اس غلام کمترین خادم
عقیدت گزین کے ارشاد ہوا کہ آج کے روز ہماری طبیعت ماہی کے طرف راغب ہے
ہم تیار کروائین گے یہہ فقیر اس ارشاد کو اپنا فخر اور عزت سمجھ کر تیاری ماہی کیطرف
متوجہ ہوا محمد عمر خانصاحب پیر بھائی اس کثیف کے اس خدمت مین بہت اعانت کیے
کہ رمضان شریف کے ایام اور پچھلا دن باقی رہگیا تھا با اینہمہ ماہی تیار ہوئی
اور یہہ کثیف اوسکو خود اپنے ہمراہ حضرت کے خدمت بابرکت مین گذرانا الحمد
للہ علی ذلک سلطان روم کے طرف سے لاکھہ روپیہ سالانہ سجادہ روضہ منورہ کے
واسطے مقرر ہے اور سوا اوس کے اطراف وجوانب سے جو اہل عقیدت نذر گذرانتے
ہین وہ علیحدہ ہے بفضلہ تعالے سجادہ صاحب کو مقدرت عظیم ہے کہ شاید
روسا ہند مین بھی ایسے صاحب مقدرت ہین یا نہین مولوی محمد زمان خانصاحب
شہید جو استاد اس فقیر کے تھے بیان فرماتے ہین کہ باعث متعلق رہنے
قربات معاش سجادگی روضہ منورہ کے ملک سلطانی مین سہ ماہہ راہ تک
سجادہ صاحب کو دخل ہے مگر یہہ سب معاش وغیرہ امورات امورات ظاہری
حضرت پیر سلمان صاحب افندی والد ماجد حضرت پیر مصطفے صاحب کو اس سے کچھ
کچھ کام نہین ہے جن کو یہہ سب امورات ظاہری متعلق رہین اونکو وہان پیر نقیب

حضرت پیر مصطفے صاحب

حضرت پیر مصطفے صاحب

کہتے حضرت پیر سلمان صاحب قبلہ باشان وشوکت اور سلطان کے طرف سے
اونکی بہت عزت وتوقیر ہے بہت سے جو احکام سلطانی بغداد شریف مین آتے ہین
حضرت کی رائے شریف پر معوض ہین حضرت بعضون کو قبول فرماتے ہین اور بعضون کو
نہین جن کو حضرت قبول نہین فرماتے اونکی تعمیل ملتوی رہتی ہے اور حضرت کو تدبیر
ظاہری مین نہایت ملکہ ہے اور حضرت ذی فراست اور ذی فہم ہین اور
معارف مکان مبارک حضرت کے مثل معارف شاہانہ ہین درگاہ معلی کے خادمین
اور مشائخین اور موذنین کی معاش بھی حضرت سے متعلق ہے اور تمام صاحبزادونکی
بھی معاش حضرت کے پاس سے تقسیم ہوتی ہے رمضان شریف مین سالم ماہ در روضہ
روضۂ مبارک کے عصر سے مغرب تک روشن رہتے ہین باقی ایام مین مغرب سے
کچھ اوّل روشن ہوتے ہین جیسا کہ اوس کا ذکر آگے گذرا حضرت پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ
برادر بے مادر حضرت پیر سلمان صاحب قبلہ کے ہین کہ ورع اور تقوی حضرت کی
مزاج مبارک مین نہایت ہے اور علم ظاہری مین بھی حضرت کو کمال ہے اور حضرت کے
صاحبزادے صاحب پیر مصطفے صاحب قبلہ سجادہ صاحب کو منسوب ہے اور پیر سلمان صاحب
پیر نقیب کی صاحبزادی صاحبہ پیر سید محمود صاحب صاحبزادہ اکبر حضرت پیر عبدالرحمن صاحب
کو منسوب ہے اور یہہ صاحبزادہ صاحب موصوف ہر چند کم سن ہے مگر نہایت تیز
طبیعت صاحب فہم ذکی صاحب علم ہین اور پیر سلمان صاحب پیر نقیب نے اپنی
برادر صاحب پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کو کئے امورات ظاہری تفویض فرمائے
ہین حضرت سید پیر مصطفے صاحب قبلہ چند بار جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کو
معہ صاحبزادگان و خادمین کے دعوت کہانا کہانے کی فرمائے یہہ غلام بھی

ذکر حضرت پیر عبدالرحمن صاحب

ذکر حضرت پیر محمود صاحب

ہمراہ خدمت جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے دعوت حاضر رہا اور حضرت پیر
عبدالرحمن صاحب اور پیر سید محمود صاحب بھی دعوت اسی طور پر فرمائے وہان کی
دعوت سے یہہ غلام بھی مشرف رہا طریقہ طعام کا حضرت پیر مصطفے صاحب قبلہ کی پاس
دیکھا گیا کہ بہت بڑا طشت سے یک چوکی چوبین اور اس بین طعام
اقسام اقسام کے رکھے رہتے ہین اور اطراف اوس کے آٹھ دس اسم بیٹ کر کہانا
کہاتے ہین اور پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کے پاس یہہ طریقہ دیکھنے مین آیا کہ تخت
چہ مین مدور نہایت نفیس ہوتا ہے اور اوس پر سفید کپڑا فرش ہوتا ہے اور
اطراف مین اوس کے نوک کہانے کیلئے بیٹھتے ہین اور ایک ایک قسم کا طعام
اوس پر رکھا جاتا ہے جبکہ یک یک لقمہ آدمی اوس سے لیا فی الفور وہ ظرف
طعام کو خادمین اوٹھا لیتے ہین اور دوسرے قسم کا طعام لاکر رکھتے ہین پہر اوس سے
الیسا ہی معاملہ ہوتا ہے ایسے دس بیس قسم کے طعام تبدل ہوتے اور نکون مین
بھی بھی جاری ہے اور صاحبزادے جتنے کہ وہان ہین سب کے واسطے طعام سرکار سے
مقرر ہے کہ ہر ہر صاحب زادے کیواسطے نان پختہ وزن کشتی ہوکر جاتی ہے
اور اکثرون کے واسطے کچہ نقدی بھی مقرر ہے اور جو صاحبزادی تولد ہو نام اون کا
دفتر سلطانی مین لکہا جاتا ہے اور بعد قابل طعام ہونے کے اون کے واسطے
ملازم سرکاری مقرر ہوتا ہے اور جو رباط مین حضرت کے حاضر رہتے ہین اون کو بھی
طعام دو وقتہ سرکار سے مقرر ہے جیسا کہ آگے گذرا مگر تعلق اس انتظام سب
پر نقیب سے متعلق ہے وقت حضوری سے اس غلام کے بارگاہ حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بخار سخت مدت دو ماہ تک رہا جب وقت رخصت

پہونچا یہہ غلام نے بارگاہ مولی مین چند اشعار اوس مین اپنی صحت مزاج کیواسطے
عرض کیا حسب اجازت حضرت پیرومرشد قبلہ کے وہ اشعار روضۂ مقدسہ
مین حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے عرض کیا حضرت کے توجہات سے اوسیوقت
سے صورت شفا ظاہر ہوئی وہ یہہ اشعار ہین ؎

ای آنکہ نیست در دو جہان مثل تو احد — حقا کہ جملہ خلق بخواہد ز تو مدد
ای آنکہ لامکان مکان رفیع تست — از بہر چہ تست سمائ بلا عمد
ای قدرتت ز قدرت حق بودہ آشکار — نا میدرا ز قدرت حق دادہ ولد
انوار حق ز ذات تو بودہ آشکار — یا صاحب الجمال و یا سید السند
لطف تو عین لطف خدا بر جہان وسیع — فضل تو عین فضل خدا بودہ بیعدد
یا غوث بہر پنجتن و دوازدہ امام — حاصل کنی مقاصدم ای جلوہ صمد
محتاج کس مدار و نہ بر ہیچکس بران — داری مرا بظل نعال تو تا ابد
از بسکہ من علیل روانم مریض جسم — بدہی مرا شفا روان صحت جسد
برہان غریب گرچہ بقابل سگان تست — بر حال زار او مکنی ہرز مان مدد

آور جناب پیرومرشد قبلہ آگے سفر مین جو ۱۲۹۴ ہجری مین اول حج و زیارت
مدینہ منورہ سے فارغ ہوکر جب یہان بغداد شریف مین حاضر ہوئے حضرت
پیر مصطفے صاحب قبلہ یک روز جمعہ کے دن عبا رشتری سفید رنگ جو اوسوقت
حضرت کے جسد مبارک مین تہا اوتار کر حضرت پیرومرشد قبلہ کو پہنا دے اور
یہہ فرمائے کہ میری یادگار رہے حضرت پیرومرشد قبلہ اوس عبا شریف سے
سرفراز ہوکر آداب بجالائے اور بعد اپنی فرودگاہ پر تشریف لاکر یہہ شعر عربی

فلما جئت شیخی للّقاء　　کسانی سیّدی فرد العباء
اذا ما کنت لی باللطف عونًا　　فلا تنسی الخوید مربالدعاء

اپنے ہاتھ سے خط ثلث سے لکھکر حضرت پیرومصطفے صاحب کی جناب مین گذرانے
حضرت بجمال پیشاشت اوس کاغذ کو دست شریف مین لے لئے اور بوقت رخصت
جناب پیر سلمان صاحب قبلہ نے بھی یک جبہ بانانی گلابی رنگ جو اس وقت
حضرت کے جسد انور مین تھا اوتار کر حضرت پیرومرشد قبلہ کو پہنا دے بعد داخل
ہونے کے اپنے وطن مین حضرت پیرومرشد قبلہ وکعبہ وہ دو ثوجبہ سرفراز ہوئے
ایک اپنے فرزند اکبر سید شاہ غلام محمد صاحب قادری کو فراز فرمائے اور یک
اور دوسرا منجلے فرزند سید شاہ ملک محمود صاحب قادری کو سرفراز فرمائے
اور یک جبہ بانانی جس کو پیرومرشد قبلہ اکثر عیدین وغیرہ مین زیب جسم فرماتے تھے
اوس کو اپنے چھوٹے فرزند سید شاہ حماد قادری کو بہہ تینو جبہ اپنے تینو صاحبزادونکو
سرفراز فرمائے پہر اس سفر ثانی مین جب پیر مصطفے صاحب سے مشرف ہوئے
اوّل ملاقات مین حضرت پیر صاحب ممدوح جناب پیرومرشد قبلہ کو فرمائے کہ
مین نے تمہارے اشعار عربی جو اوّل سفر مین تم لکھکر ہمارے پاس گذرانتے تھے
روضہ منورہ مین جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے گذران دیا ہے اور یہہ علامت
تمہارے اشعار کی مقبولیت کی ہے ابہی تک وہ اشعار حضرت کے روضہ منورہ
مین موجود ہین اور پہر اس سفر ثانیہ مین بھی یکوقت حضرت نے خادمین کو ارشاد
فرمائے کہ ہمارا جبہ یک لیکر آو وہ خادمین نے چاہے کہ کورہ جبہ حضرت کا
جو حضرت نے پہنے نہ تھے لائے حضرت مکرر ارشاد فرمائے کہ جو ہمارا پہنا ہوا

جسے اوس کو لیکر آوے وہ جبہ شریف جو پہنا ہوا حضرت کا تھا لایا گیا حضرت پیر مصطفے صاحب
قبلہ اپنے دست شریف سے حضرت پیر و مرشد کو پہنائے وقت مراجعت کے بغداد شریف سے
شہر بصرہ مین جب یہہ فقیر داخل ہوا ایک مکان مین اقامت پذیر ہوا کہ وہ کنارے
دریائے دجلہ کے واقع تھا اور اکثر وضو اور غسل کا اتفاق اوسی پر ہوا کرتا تھا اور
اور ایک رفیق تھے کہ اونکو تیرنے مین مشاقی حاصل تھی یک روز وقت نماز صبح دریائے
دجلہ پر یہہ فقیر بارادہ غسل گیا اور وضو کر رہا تھا کہ وہ رفیق بہی واسطے پانی لیجانیکے
وہان آئے جب اُنھون نے پانی لینے کے واسطے کچہ تھوڑا سا دریائے مذکور مین
اوترے فقیر نے بطور ظرافت اون سے کہا کہ تمکو تیرنے مین مہارت ہے مجھے بہی سکھاؤ
یہہ فقیر کو اس فن مین مساس نہین مگر بعد معلوم ہوا کہ انھون نے سمجھے کہ اس کو
تیرآتا ہے اور جن کو تیرنا آتا ہے وہ ایسا کہتے ہین اور تیرنے والونکی یہہ عادت ہے
کہ جو ایسا کہے اوس کا ہات پکڑ کے اوسکو پانی مین غوطہ دیتے ہین وہ رفیق فقیر کا
ہات پکڑ کر دریا مین کہینچ لئے اس وقت فقیر کو خیال ہوا کہ شاید میری تعلیم کیواسطے
مجکو اُنہون نے کہینچا ہے مین نے اون کو گرفت کر لیا معلوم ہوا کہ تیرنے مین
عادت یہہ ہے کہ پانی مین کوی شخص کسی کو پکڑ لیوے وہ ہر چند تیرنے مین
کیسا ہی مہارت رکہے غوطہ کہاتا اور دونون شخص غرق ہوتے ہین معاذ اللہ
پہر جبکہ انہون نے اس فقیر کی گرفت سے غوطہ کہانا شروع کئے اور اونکو خیال
اپنے غرق کا ہوا جبرًا اس فقیر کا ہاتہ چھوڑ کر الگ ہو گئے اور تیر کر دریا پر
آگئے یہہ فقیر اونکی کشاکشی سے وسط دریا مین چلا گیا جب دیکہا کہ وہ رفیق کنارہ
دریا پر کہڑے ہوئے ہین اور مین تنہا وسط دریا مین واقع ہون اور علم شناوری سے

بالکل ناواقف تاکہ ورطہ ہلاکت سے خلاصی ممکن ہووے صورت مایوسی تمودہوئی
اور جان لیا کہ اجل پہونچگئی ہے الحمدللہ موت شہادت کی نصیب ہے کہ حدیث
شریف مین وارد ہے الغرق شہید پھر یکایک دل مین آیا کہ تو اپنے پیر کو
کیون بھولا پس حضرت پیران پیر دستگیر کی جناب مین استغاثہ کیا اور یا حضرت سید القا
جیلانی شیئا للہ المدد دل اور زبان سے کہا بحر اس کہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ
کوئی شخص دریا کے اندر سے اوپر کردے اور بلا اختیار حرکات اور سکنات
شناوری کے اس فقیر سے ظاہر ہوئے وہ رفیق کنارہ دریا پر کھڑے ہوئے
دیکھہ رہے تھے اور اون کو خوب یقین ہوا کہ فقیر کو خوب مہارت ہے اسواسطے
بجانب خلاصی اس فقیر کے متوجہ نہین ہوئے فقط تماشہ مینی کر رہے تھے جبکہ اسی
حالت مین یک عرصہ گذرا اور دست و پا درماندہ ہوے اور طاقت نہی
پھر حضرت کی جناب مین استغاثہ کیا کہ حضرت نے جیسا کہ ورطہ ہلاکت سے بچائے
امید حضرت سے یہہ ہے حضرت کنارہ سلامت پر پہونچادیوین بحر اس استغاثہ کے
وہ رفیق کے دل مین یہہ خیال آیا کہ اس فقیر کو شناوری مین راہ نہین جو عرب کہ
قہوہ خانہ مین حاضر تھے اونکو آواز دی فی الفور دو عرب دریا مین کودے
اور یک روبرو اور یک پیچھے سے آنکر اس فقیر کو دریا سے نکالے پھر فقیر نے
اپنے حال پر خیال کیا تو یک گھونٹ بھی پانی کا شکم مین اس فقیر کے داخل نہین ہوا
تھا اور اس حالت حیرانی اور صعوبت مین سے لمحہ بھی ہوش وحواس مین اس فقیر کے
جناب پیر دستگیر کی تائید سے فرق نہین ہوا اور اسی سلامت ہوش وحواس سے
نماز صبح کی ادا کیا الحمدللہ علی ذالک حضرت جناب پیر و مرشد قبلہ کا ارشاد تھا

روحانیات از قسم اجنہ وغیرہ بغداد سے بصرہ تک سب حضرت کی پناہ مبارک مین
رہتے ہین اور ہر آن اور ہر وقت حضرت سے پناہ لیتے ہین اسواسطے اوسجائے اگر
کوئی اہل تصرف اپنا تصرف روحانیات پر کرتا ہے تصرف اوس کا اوس جائے
روحانیات پر نافذ نہین ہوسکتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر کسی شخص کو روحانیات
سے کچھ تکلیف اور ایذا پہونچے وہ اہل تصرف ہو یا غیر اہل تصرف اون کو بجز استغاثہ
حضرت کے جناب عالی سے چارہ نہین یہودی لوگ بغداد شریف مین حضرت سے
عقیدت رکھتے ہین عورتین اور مرد اون کے بکثرت حضرت کی زیارت شریف واسطے
حاضر ہوتے ہین مسموع ہوا کہ اون کا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت کوئی انبیا بنی اسرائیل سے
ہین کہ مسلمانون نے اون کو چھین لئے اور اونکی اکثر یہہ عادت ہے کہ کوئی بیماری
اون کو آوے حضرت کی دہلیز مبارک کی خاک کہا لیتے ہین خاک دہلیز شریف سے اونکو
شفا حاصل ہوتی ہے اور شب جمعہ مین عورت بکثرت زیارت شریف کیواسطے
حاضر ہوتے ہین اور یک قسم کا طعام اوس جائے لاتے ہین کہ کہیرے کے اندر
چانول پختہ کرتے ہین اور اوسکو حضرت کے روضہ مقدس کے پاس تقسیم کرتے ہین
حضرت کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہونے کے واسطے کسیکو ممانعت نہین خواہ
مرد ہو یا عورت جالی شریف کے پاس سب لوگ علی العموم حاضر ہوتے ہین اور
قبل روشن ہونے دروازہ مبارک کے صبح اور شام کو یک جماعت کثیرہ زایرین بانتظار
زیارت حاضر رہتے ہین اور بمجرد روشن ہونے دروازہ شریف کے بے اختیارانہ
جالی شریف کو آکر بلگ جاتے ہین اور گریہ وزاری سے یک شور مچاتے ہین ہرچند
مزورین اونکو منع کرین مگر وہ اپنے کام سے نہین رکتے ان مین بڑے بڑے

عمر کے لوگ وہان ایسے حرکات کرتے ہین کہ جیسے بچے صغیر السن اپنے باپ ماں سے
جس طرح سے بامرار مانگتے ہین اور جب تک بچون کو اون کی مانگی ہوئی مذلیون
شور وغوغا مچاتے ہین اور بغیر لئے کے والدین کو نہین چھوڑتے ویسا ہی حضرت کی
خدمت مین لوگ روتے ہوئے حاضر ہوتے ہین اور اپنے حصول مقاصد سے
شاد ان وخورم مراجعت کرتے ہین جناب پیرومرشد قبلہ جو پہلے بار ۱۲۹۵ھ ہجری مین
بار اسپوچیا نوے ہجری مین بغداد شریف حاضر ہوئے تھے اوسوقت کا حال
ارشاد فرماتے تھے کہ یکوقت یک بیوی نہایت پریشان حال مضطرانہ آہ وزاری
کرتے ہوئے حضرت کی خدمات فیضمآب مین حاضر ہوئی اور اوسی حالت اضطرار
مین اپنے سر کو حضرت کی جالی مبارک پر رکھدئی اور تھوڑی دیر تک ویسا ہی
سر رکھی رہی واللہ اعلم کیا واردات اون بیوی کے حال پر گذری اور کیا اونکو
حصول مقصد پر بشارت ہوئی کہ انہون نے جب اپنا سر اوٹھائے نہایت ہشاش
اور بشاش ہستی ہوئی روانہ ہوئی ؎ ہر کس کہ بدرگاہ تو آید بنیاز ۔ محروم
زدرگاہ تو کے گردد باز ۔ جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو فنا را تم ذات مین
اپنے جد امجد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہے ظاہر آثاری فنا کے
جسم مبارک محبوبیہ مین وہ ظاہر تھی جو کہ جسم مبارک محمدیہ سے خصوصیت رکھتے تھے
وہی آثار فنا فی الرسول کے روضہ اقدس محبوبیہ پر پیدا ہین کہ روضہ مقدسہ محبوبیہ
مشابہ روضہ منورہ نبویہ کے کئی امور مین ہے اول یہہ کہ قبہ مبارک روضہ نبویہ کا
یکرنگ سبز ہے اور قبہ محبوبیہ مین تھوڑا اور رنگ سوائے سبز رنگ کے بھی گل کار
مین شریک ہے دوسرا یہہ کہ اطراف روضہ نبویہ کے ہر جانب مین مسجد نبوی

واقع ہے ویسا ہی اطراف روضۂ محبوبیہ کے ہر جانب ہین مسجد واقع ہے روضۂ
نبوی کے اطراف مین جالی ہے ویسا ہی ہے روضہ محبوبیہ کے اطراف مین جالی
مگر فرق یہہ ہے کہ مزار اطہر نبوی سے کچھ فاصلہ پر ہے اور مزار مقدس محبوبیہ جالی قریب
ہے اگرچہ روضۂ اطراف روضہ مقدسہ نبوی کے مسجد ہے مگر سب جوانب روضہ مین مسجد
برابر نہین ہے بلکہ کسی جانب مین روضہ منورہ کے مسجد زاید واقع ہے اور کسی جانب
کم ایسا ہی روضۂ محبوبیہ کے اطراف جو مسجد واقع ہے کسی جانب زیادہ اور کسی جانب
کم ہے اور جس طرح کہ زایرین کو خواہ عورات ہوون یا مردین صغیر ہون یا کبیر روضہ
منورہ نبوی مین ممانعت نہین ویسا ہی روضہ محبوبیہ مین زایرین کسی قسم کے ہون
ممانعت نہین ہے صحن مسجد نبوی مین درخت خرما نصب ہین صحن مسجد روضۂ
محبوبیہ مین بھی درخت خرما ہین اور ایسے بہت امور تشبیہات کے روضہ نبوی
اور روضۂ محبوبی کے مابین ہین کہ قلم مین نہین آتے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین
اور یک جانب مین روضۂ محبوبیہ کے یک درجہ مسجد مین یک مدت مدید سے یک پیر
کبیر السن نہایت حلیہ زہد و اتقا سے متحلی ہین ساکن ہین اور اونکی یہہ عادت ہے کہ سوا
جواب سلام کے کسی سے گفتگو نہین فرماتے اور سوائے قضائے حاجت بشری کے
اپنی جائے سے حرکت نہین کرتے اور ہمیشہ اون کے درجہ مسجد کا مسدود رہتا
ہے کسی سے ملاقات بھی نہین فرماتے اگر لوگ باشتیاق لقا اون کے حاضر ہوتے ہین
تو یک ساعت ملاقات کرتے ہین کہ جس قدر جواب سلام اور مصافحہ ادا ہووے
اور اکثر ترک اور عسکری اون کی خدمت گذاری زاید کرتے ہین اور کھانا اور
پانی کے بھی وہی لوگ خبرداری کرتے ہین حضرت سید میر مصطفے صاحب قادری

اون کا حال بیان فرماتے ہین کہ وہ مرد بزرگ فیض یافتہ حضرت سید علی صاحب
قندی علیہ الرحمۃ جد امجد حضرت کے ہین اور حضرت پیر صاحب کی بحلی جانب سے یہی
خادمین اونکی خدمت گزاری کے واسطے مقرر ہین اور اونکی عادت ایسی ہے کہ اگر
اون کے روبرو جو رکابی کہ بمقدار کف دست سے زاید نہووے اوس مین اون کا
طعام لیجاوین تو قبول کرتے ہین اور اگر رکابی اسقدر سے زاید ہو اور اون کے
آگے لیجاوین فی الفور مسترد کرتے ہین اور قبول نہین کرتے اور وہ نہایت کثیر البکا
اکثر اونکی آنکھون سے اشک جاری رہتے ہین یک وقت کسی موقع پر حضرت
پیر و مرشد و مکتبے حضرت سید پیر مصطفے صاحب قادری سے تصنیف کتاب محی الکونین
کا حال بیان فرمائے کہ اس خادم سے یہہ کتاب تصنیف ہوئی ہے حضرت پیر صاحب
کمال سرور سے فرمائے کہ ہمارے واسطے بھی یک نسخہ اوسکا ضرور بھیجنا یہہ بشارت
قبولیت تصنیف کتاب کی ہوئی والحمد للہ علی ذلک اللھم صل علی سیدنا محمد
وال سیدنا محمد علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم

احوال بلدہ کربلائی معلّٰی

پھر بغداد شریف سے بجانب کربلائے معلّٰی کے
بسواری چرخ روانہ ہوتے ہین عادت یہہ ہے کہ کجاوہ لکڑی کا بطور دو کرسی کے
بنا کر دو جانب چرخ کے باندہکر اوس مین دو شخص بیٹھتے ہین اور اونکے اوس کے واسطے اسطرح بطور
شقدف کے بناتے ہین اور جس پر سایہ نہو اوسکو محمل کہتے ہین اور بہ نسبت محمل کے
کجاوہ مین جائے زاید اور محمل مین جائے کم و تنگ رہتی ہے اور کرایہ بھی کجاوہ کا زاید
ہوتا ہے کربلائے معلّٰی تک بغداد شریف سے کہ چودہ فرسنگ ہے کرایہ سات تران ہے
اور ہر تران پانچ قران کا دو رکلدار روپے کے بارہ قرص ہوتے ہین بڑا فرق اس مین ہے

کہ تمام بلاد محروسہ مین اس دولت علیہ کے قرص نام چالیس پارہ کا ہے اور پارہ
یک دیوانی یا مصریہ کا نام ہے بخلاف اقلیم عراق کے کہ وہان دس پارہ کو یک
قرص کہتے ہین اور قران سکہ خسروان ایران ہے چاندی خالص سے ہوتا ہے
حاصل یہہ کہ صبح سے شام تک جب خچر پر سوار ہو کر چلین تو مسیب یک مقام کا
نام ہے کہ کنارہ فرات پر واقع ہے پونچتے ہین اور کشتی کے پل سے عبور کر کر وہان
یک مسافرخانہ مین کہ بڑا عالیشان ہے کہ اکثر مسافرین اوس مین مقام کرتے
ہین اور بہت ارام پاتے ہین کہ یہہ مقام قصبہ یک ہے کہ ہر دو طرف فرات کے
آباد ہے اور بغداد شریف سے نو فرسنگ راہ پر ہے اور کربلائے معلی وہان سے
پانچ فرسنگ ہے اور ہر دو فرسنگ پر یک مسافرخانہ پختہ اور بڑا عالیشان تیار
کئے ہین عادت یہہ ہے کہ جب یک پہر رات گذرے دروازہ مسافرخانہ کا
بند کر دیتے ہین بعد اوس کے جو قافلہ کہ آوے اون کے لئے دروازہ کھولدیتے ہین
اور بعد لوگ داخل ہوئے کے پہر بند کرتے ہین اور صبح ہوئے تک کسی کو
مسافرخانہ سے جانے نہین دیتے تاکہ کسی کا مال کوی چوری کر کے نہ لے جاوے
جب نماز صبح کا وقت آئے دروازہ مسافرخانہ کا کھولدیتے ہین اور قافلہ روانہ ہوتے ہین
ہر مسافرخانہ کے قریب مین نہر پانی کی ہوتی ہے اور دروازہ کے قریب مین
چار پانچ دوکانین رہتی ہین کہ اکثر سامان ضروری مثل غلہ اور گوشت وغیرہ
اون دوکانون مین فروخت ہوتا ہے مگر نہایت گران قیمت سے ملتا ہے
اور یک میل کے فاصلہ پر مسیب سے دو گنبد ہین بڑے سبز رنگ کے کہ دور سے
نمایان ہوتے ہین اوس مین مدفن صاحبزادگان حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا ہے

اور نزدیک مسیب کے یک نہر پانی کی کھودی ہین کہ کربلائے معلّٰی تک پونچائے
ہین کہتے ہین کہ وقت کربلائے معلّٰی کے وہ پانی کہ جس کے لب پر حضرت سیدنا
عباس بن علی رضی اللہ عنہما شربت شہادت پیئے نہر یک فرات سے تھی کہ یک
صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علقمہ نام اوسکو کھودے تھے اور فرات کے
نام کے سات مشہور ہوئی ورنہ اصل فرات کربلا مین نہین ہے اسواسطے کہ وہ
نہر مسیب کے نیچے سے روان ہے اور جب بسبب گذرے زمانہ دراز کے
وہ نہر کم ہوگئی اور ملک عراق خسروان ایران سے قبضہ مین قیصر روم سلطان
سلیمان خان کے آیا سلطان موصوف جب دیکھا کہ پانی کربلا مین نہین ہے
واسطے کھودنے اس نہر کے حکم دیا دوسرے روز قافلہ مسیب سے روانہ ہوکر
تمام راستہ اوپر کنارہ اس نہر کے رہتا ہے یہان تک کہ ظہر کی نماز کے وقت
فایز اوس مکان فلک آستان مین ہوتے ہین اطراف کربلا مین فصیل اینٹ اور
گچ سے کھینچی ہوی ہے اور اطراف اوس کے یک میل تک نخلستان ہے اور اوسمین
چار دروازے ہین یک باب بغداد دوسرا باب النجف تیسرا باب الحسین چوتھا باب
الکبلہ اور نہر نیچے سے اس دیوار کے کنان پہلو سے قبۂ عزیز بن زید رباحی کے
دو تین فرسنگ تک گئی ہے اور اندر فصیل کے شہر ہے متوسط نہایت آباد بازار
مین دکاکین نفایس اجناس اور عمدہ اشیا کے سات مالا مال ہے رہنے والے
وہان کے اکثر اہل ایران اور بعضے ہندوستان اور تہوڑے عرب ہین لیکن
تمام شیعہ ہین سوائے حکام ترک اور عساکر کے دوسرا اہل سنت دیکھنے مین
نہین آیا لاکن ایک مزدور ایسا کہتا تھا کہ یک محلہ انوسے بکہ اب شہر آباد ہے

درمیان شہر کے حرم اقدس حضرت امام امام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے
ہر چار طرف حرم کے دیوار ہے بلند منقش اور رنگین چھ دروازے اوس مین رکھے
ہین ہر ایک بنقش و نگار و لفریب چاندی سے آراستہ کئے ہین اور درمیان
صحن اوس کے اوپر دو ذراعی قبہ مقدسہ ہے زر سے مڑا ہوا چمکتا ہوا معلوم یہہ ہوتا
گویا اینٹھہ اوس کی سونے سے بنا کئے ہین دو منارہ ہین منقش روغن چینی کے ساتھ
اور اطراف امین اُس کے یک دالان ہے بڑا رواقدار عالیشان ہے اور اندر
قبہ شریف کے آئینہ مصفا کے سات مرصع کہ لمبان اوس کا لکھنے سے باہر ہے
اور درمیان اوس کے تحریرات ہین زرین گل و برگ کے ساتھہ مانند ثریا اور
پروین کے کھینچے ہوئے درمیان قبہ مقدس کے جالی ہے چاندی سے اوس مین
مرقد امام دنیا و دین ہے اور پہلوئے امام پرتشنہ کام فرزند نوجوان جناب علی اکبر
آرام فرماتے ہین ان ہر دو مرقد انور پر یک تابوت غلاف سمین سے پھنائے
ہین اور جالی انور اور تابوت اطہر پر اشعار اور عبارات و بند خط ہائے ارجمند کھنچے ہوئے
لکھے ہوئے ہین اور الواح زراندود ہر دو طرف ہین اوس کے لٹکے ہوئے ہین
ہر یک لوح مین عبارت سلام اور زیارت کے لکھی ہوئی ہے تاکہ اگر مزور نہو
اوس کو پڑھکر زیارت حاصل کرین اور زمین وہان کی تمام سنگ مرمر سے مفرش ہے
کہ اوس مین مدفن حضرت قاسم ابن حسن اور دوسرے اقارب اور اصحاب
حضرت امامت مآب کے اور طرف جانب غربی کے دالان مین جالی کے اندر قبر
حبیب ابن مظاہر صحابی کی ہے کہ رفاقت امام مین اس جائے پر بشربت شہادت
نوش فرمائے اور اسی طرف یک تہہ خانہ ہے کہ اوس مین غار بشکل عمر سنگ مرمر سے

بنائے ہین کہتے ہین کہ وہ مقام مذبح امام عطشان فرزند سید الانام کا ہے جزاہ اللہ
عن ذالک احسن الجزاء اور بجانب قبلہ کے کہ مابین مغرب اور جنوب کے یک سائبان
ہے کہ اوس مین مواجہ حضرت کے منبر جو بین رکھے ہین اوس پر مرثیہ خوانان اور
واعظان بیٹھ کر جو کچھ کہ رطب و یابس زبان پر آتا ہے باواز بلند گاتے ہین اور صدہا
مردین اور عورتین نالہ اور ماتم کرتے ہین اور جانب شرق حرم شریف کے منارہ
تیسرا اذان کے واسطے بنائے ہین اور اُسی طرف پھلوے حرم شریف پر باب
حرم شریف پر اندرون مین ایک آبدار خانہ نقش و نگار خوش آئین کے سات
والدہ سلطان روم کے جانب سے تیار کیے ہین اور انگرائی اوسکی سید محمد صاحبکو
جو کہ اہل سنت جماعت سے ہین سلطان کے جانب سے جو لوگ کہ بغداد شریف سے
اوس طرف جاتے ہین اکثر سجادہ صاحب قبلہ سید صاحب موصوف کے نام پر خط
تحریر فرماتے ہین پس یہہ صاحب اور بھائی اون کے سید محمود صاحب کمال آرام سے
زایرین کو اپنے مکان مین اوتارتے ہین اور کمال تبعی اونکی خدمت فرماتے ہین جو
دالان کہ اطراف گنبد شریف کے ہے وہ غرب کے جانب واقع ہے اور وہی
نمازگاہ عورتون کی ہے اور جانب روضۂ مطہرہ سے اوس دالان کو سیہا سے
آہنی کے سات بند کیے ہین اور جانب شمال واسطے نماز مردون کے مکشوف ہے
اور داخل روضۂ مطہرہ مین ہے اور جانب شرق کے قطعات جداگانہ ہین اونمین
علماء اور امراء کی اور نشست گاہ طلبہ اور مدرسان کی قرار داد ہے اور طرف
جنوب کے یک درجہ ہے سائبان کے ساتھ اوس مین نشستگاہ مزورین اور
مرثیہ خوان کی ہے اور اوسی طرف سے آفاق باریاب حضور پر نور ہوتے ہین اور

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

صحن حرم شریف مین صدہا دوکانین دوکاندار بساط ڈالکر اجناس نفیسہ اور اشیاء
غریبہ اور تبرکات اوس بقعہ علیہ کے فروخت کرتے ہین اور ہمیشہ اس مقام مبط ملائک
کرام مین اژدحام اور ہجوم زوّار رہتا ہے ہر روز و شب مانند ایام محرم کے
رہتا ہے ہر روز جنازہ ہاے مرد اور عورتون مرے ہوے کہ اکثر ایران کی
زمین سے اور بعضے بلاد سے خچرون اور گدھون پر اُٹھالاکر صحن حرم شریف مین
دفن کرتے ہین اور پایمال ہونا قبرون کا اپنے مذہب مین باعث مغفرت کا
شمار کرتے ہین حاکم ترک لانے والون سے اموات کے محصول زاید لیتے ہین
اس پر بھی اسقدر اموات لاتے ہین کہ حساب مین نہین آتے ہندوستان دکہن سے
عربستان اور روم اور ملک شام کا سیر کیا مگر اسقدر قافلہ اور کاروان جمع کر
بغداد شریف سے کربلاے معلّی اور نجف اشرف تک دیکھنے مین آے اور دوسری
جاے دیکھنے مین نہین آے اور اطراف ضریح امام ہمام کے اسقدر اژدحام
رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے یک نالان اور دوسرا گریان اور بہت سے
با دل بریان روضۂ مقدس سے چسپان اور یہ ہجوم عموم ایام مین رہتا ہے اور
ایام مخصوص مین کہ وہ ایام مین نزدیک ان لوگون کے زیارت ان عتبات عالیات
کے کرنا اجر فراوان روایت کیا گیا ہے کثرت زایرین ایسی ہوتی ہے کہ
بسبب اژدحام کے راہ گذرگاہ آدمیون پر تنگ ہوجاتی ہے اندر شہر مبارک کے
درمیان شرق اور شمال کے مزار اطہر حضرت عباس ابن علی رضی اللہ عنہما کا ہے
اور اوسکو بھی حرم کہتے ہین درمیان مین اوس حرم شریف کے گنبد ہے بڑا منقش
روغن چینی سبز رنگ سے دو منارہ ہین بلند اور اندر گنبد کے تمام آئینہ بندی ہے

اور اطراف ضریح اطہر حضرت کے مشبک ہے زراندود اور صحن حرم مین تھوڑے سے
درکاندار ہین اور چند سقے آب فرات سے مشکین بھر کر مانند ساقیان خلد برین کے
زایرین کو سیراب کرتے ہین درمیان مین اوس علبۂ امامت کے اس آستانہ
کرامت تک بازار ہے کہ ہر قسم کے اشیاء اور سامان وہان دستیاب ہوتا ہے
اور باب الخیمہ سے چند قدم باہر جاوین تو وہان یک باغ ہے پختہ اسمین
بمقام خیمہ گاہ اہل بیت کرام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ بنا ہے
ہین اور اطراف مین اوس قبہ کے چند قبہ ہین چھوٹے بشکل خیمہ رفقائے دشت
کربت کے بنائے ہین اور عقب مین اوس کے یک قبہ اور ہے چھوٹا سا بقعہ
خیمہ بیمار داری اور حجرہ شب زندہ داری حضرت امام الساجدین سید الصابرین
سید نا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور تھوڑے فاصلہ پر وہان سے
یک حصار ہے چھوٹا درمیان مین اوس کے گنبد ہے بڑا عالیشان
درمیان گنبد کے زراندود عالی کے اندر رسنجے تابوت چوبین کے مرقد
انور حر بن یزید الریاحی کا ہے رضی اللہ عنہ وعن سایر الصحاب سیدنا
حسین بن علی علیہما السلام اور مزور المزار ایک شخص ہے عربی نژاد وقت
زیارت کے سلام بلیغ پڑہاتا ہے کہ دل مشتاق کو ہلا دیتا ہے تین شب
وہان نخچوانے رہتے ہین اور پہر وہان سے بارادہ زیارت شاہ نجف کے
نجف اشرف کے طرف روانہ ہوتے ہین اور یک شب راستہ مین مقام کرکر
دوسرے دن شہر نجف مین داخل ہوتے ہین نجف شہر یک ہے اطراف مین
اوس کے بھی حصار ہے بلند اور پختہ اور اوس مین نہر یک ہے پانی کی فرات سے

ذکر مقام خیمہ گاہ اہل بیت کرام رض

ذکر مقام خیمہ بیمار داری اور حجرہ شب زندہ داری حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

ذکر مزار حر شہید کا رض

کہ حسب الحکم نواب آصف الدولہ فرمارواے لکھنو کے نیچے سے مسیب کے
کھودے ہین اور کوفہ تک پہونچائے ہین اور اون دونون مین بسبب مرور اس نہر کے
معادن نمک پر سے پانی اوس کا شور تھا تھوڑا شیرین اور نہر مذکور بسبب دہور کے
اور سیلان فرات کے وسیع ہوکر اب پانی اوس کا زیادہ نصف فرات سے ہی اور صدہا
کشتیان مال تجار اور قبایل کے روز و شب اوس مین روان ہین اور پانی اوس کا
کو سون شادابی بخش کشت وزار اور افزونی رسان خراین آل عثمانیہ کا ہے چانول
عمدہ اوس جائے پر ایران اور روم سے آتے ہین اور جو عمدہ اور بہتر چانول ہوتا ہے
اوس کو عنبر بو کہتے ہین اور شہر نجف مین چند بازار ہین اطراف مین حرم مرتضوی کرم اللہ
وجہہ کی کہ اون مین تمام اشیا ضروریہ اور اجناس مختلفہ ملتی ہین اور اسقہ آب فرات
نہر ہندی سے لاکر یک مشک دو قمری کو بیچتے ہین اور نان وغیرہ پکی ہوئی مثل بغداد
شریف اور کربلا معلی کے بکتی ہے اور جانب شرق اور جنوب بلد کے چشمہ ہے بڑا طولا
بقدر یک فرسخ کے مجاورت معادن نمک کے اکثر پانی اوس کا شور رہتا ہے
اور ایام گرما اور موسم بارش مین قدرے شیرین ہوجاتا ہے اور اوس چشمہ کو دریاے
نجف کہتے ہین حرم محترم مربع ہی ہر جانب محرابین ہین منقش نگار نگار اور اندر
محرابون کے واسطے سکونت طلبہ اور مجاورین کے جائے یک تیار کئے ہین اور
صحن حرم شریف مین فرش ہے پتھر کا اور نیچے اون پتھرون کے قبور ہین پختہ تیار
کئے ہوئے لاشہاے بیشمار ایران وغیرہ سے لاکر یک کڑی پتھر کی اوٹھا کر اوس
لاش کو اوس مین ڈال کر پھر اوس کڑی کو پتھر کے ویسا ہی برابر کر دیتے ہین لاکن تاہم
اہل حرم بو سے اوس کے مامون نہین رہتی قبہ مقدس صحن حرم شریف مین نہایت

بلند ہے سراسر زراندود یہان تک کہ ہر دو منارے اور محراب اور دروازہ بھی
خشت زراندود سے تیار کئے ہین اور اندر محرابون کے تمام آئینہ بندی ہے
اور باقی مقبرہ شریف نقش لاجوردی اور زر سے منقش ہے اور درمیان قبۂ
اطہر کے جالی ہے چاندی کی کہ بکمال زیب و زینت اور صنعتہاے دلفریب سے
تیار ہے اوس کے اندر یک اور جالی ہے لوہے کی اوس جالی لوہے کے اندر
تابوت ہے سیم اندود مرقد اطہر پر امام المسلمین یعسوب الدین اسد اللہ الغالب
امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت علی ابن ابی طالب کی کرم اللہ تعالی وجہہ و رضی اللہ
عنہ و عن اولادہ و احبابہ اجمعین اور درجہ دوم مین کہ اطراف قبہ مقدسہ کے ہے
جائے نماز مردون اور عورتون کی ہے اور تھوڑے قبور سلاطین وغیرہ کے
حجرات بیرونی مین ہین اور جانب شرق کے روبرو قبۂ اطہر کے چبوترہ ہے بلند بقدر
دو ذراع کے اوس پر منبر چوبین رکھہ کر واعظ کہتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور
اطراف گنبد شریف کے ہر طرف طلبہ علم بحث اور تکرار مین علم کے مشغول رہتے ہین
بلکہ تمام اہل شہر کا یہی معمول ہے اور اہل تشیع اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت آدم اور نوح
علی نبینا و علیہما السلام جنب حضرت امیر المومنین کے اور حضرت ہود اور صالح
علیہما السلام گنبد مین کہ باہر بادیہ شریف کے ہے درمیان مین مقابر مومنین کے
مدفون ہین ہمیشہ سلام مرتضوی مین مزورین اسمار انبیاء کے شریک کر کے سلام
پڑہتے ہین اور اندر حرم شریف کے سمت مغرب یک مکان ہے ارا ستہ اوس کو
تکیہ کہتے ہین شیخ اوسکا ترکی ہے اہل استنبول سے نہایت ذی خلق اور مرد جہان
دیدہ اور خصایل پسندیدہ سے آراستہ حنفی المذہب مجددی المشرب اور بمذہب

تسنن جو چاہتا ہے شیعون کو کھتا ہے اور برملا تکفیر اون کی کرتا ہے لیکن کوئی
شخص اہل تشیع سے متعرض اوس کا نہین ہوتا ہے اور یہہ برکات سے حکومت
آل عثمانیہ کے ہے ورنہ اہل نجف بسا یہ بلند پایہ اسد اللہ غالب کرم اللہ وجہہ کے
نہایت شجاعت اور تھور کے سات موصوف ہین جس وقت کہ حکام دیار کو قرب
وجوار مین اتفاق جنگ کا ہووے اوسی ہزار دو ہزار مردکار زار لیتے ہین اور
لڑائی کے واسطے روانہ کرتے ہین با این ہمہ شجاعت آدمی یہان کے اور کربلائے
معلّی کے نہایت خلیق اور ملایم طبع اور کلام ہین اور ہر دو مقام پر اور کاظمین
اور سر من رائے مین بھی کسی شخص کو کسی شخص کے سات کوئی طرح کا مزاحمت نہین۔
ما انکہ حکومت اہل تسنن کی ہے مگر اہل تشیع محلی بالطبع ہین بلا تقیہ ہات چھوڑ کر
برملا نماز پڑہتے ہین اور با آنکہ اہل تشیع ہین اگر اہل تسنن سے کوئی اوسجا پر جاوے
کچھ اون سے تکلیف نہین دیکھتا ہے اگر کوئی سنی سختی بھی کرے وہ لوگ
صلح سے پیش آتے ہین اور شہر نجف سے شہر کوفہ نہایت قریب ہے زاید یک پہر کی
راہ کے نہ ہوگا بلکہ شہر کوفہ مین سے کلس اور قبہ اور منارہ مبارک درگاہ حضرت
حیدر کرار کی نمایان ہوتی ہے اب کوفہ مین بجز چند کلبہ اعراب کے عمارت نہین ہے
اور اوس جائے سے جامع نصف میل پر ہے قریب جامع کے چند دکاکین
ہین میوہ اور طعام کے اور نزدیک جامع کے کوئی آبادی نہین ہے جامع کو
دو دروازہ ہین اندر دروازہ اولے کے ایسے ہی دکاکین اور چند مستراح
اور یک چاہ ہے اور تین چھوٹے حوض ہین اور دوسرے دروازہ کے اندر
ذات مسجد ہے خیلے وسیع اور فسیح اور بجانب قبلہ دو دالان ہین پتھر اور گچ کی

ذکر شہر کوفہ کا

جا پکڑے ہوئے اور بازوئے منبر پر محراب امام میں قتل گاہ سید انام سیدنا و مولانا
امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ گاہے اور ہر سہ جانب میں حجرات
و منبر ان بین واسطے فرودگاہ زایرین کے اور درمیان میں صحن مسجد کے حوض
ہے شمن کہتے ہیں کہ وہ موضع تنور ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں ابتدار
پانی اوس میں سے جوش کیا تھا اور چند محراب صحن مسجد میں بنائے ہیں بنام انبیاء
اور ملائکہ اور صلحاء کے وہ مشہور ہیں جیسا کہ کہتے ہیں محراب ابراہیم اور محراب
آدم اور نوح اور محراب حضرت حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالے
عنہما اور محراب جبرئیل وغیرہ علیہ السلام اور زایرین ہر محراب میں دوگانہ نماز کا
ادا کرتے ہیں اور باہر مسجد کے جانب شرق کے جانب احاطہ دوسرا ہے اوسمیں
بھی ہر طرف میں محرابیں ہیں فرودگاہ زایرین کے واسطے بجانب جنوب کے
ملحق جامع سے یک زاویہ میں اوس یک مکان میں مرقد انور حضرت
سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کا ہے اور یک زاویہ میں مقابل زاویہ مرقد
انور حضرت سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف ہانی ابن عروۃ کا
ہے اور باہر جامع کے بہ فاصلہ چند قدم کے قبہ سبز رنگ کے بجائے
مکان مبارک حضرت جناب امیر المومنین حیدر کرار سیدنا و مولانا علی ابن
ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ کے تیار کئے ہیں پس خیر دارے یا شب
نجف اشرف میں حاضر رہکر روانہ وہاں سے ہو کر بعد یک شب کے پھر
داخل کربلائے معلی میں ہوتے اور وہاں یک شب مقام کر کے پھر
روانہ وہاں سے ہو کر بمقام بہ مقام مسافر خانوں میں اوترتے ہوئے

جیسا کہ آئے تھے تین روز مین داخل شہر بغداد شریف مین ہوتے ہین اور
یہہ خچر والون کی عادت مقامات کی مقرر ہے اگر کوئی شخص اس سے زیادہ
ان مواضع متبرکہ مین ارادہ حضوری کرے تو تمام قافلہ کے خچرون کا اور خچر والونکا
خرچ دیوے جب تک چاہے حاضر رہے وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین

خاتمہ فن سیر اور تاریخ مین ہرچند کہ بظاہر اس فن کو اس کتاب سے چندان
تعلق نہین مگر سلاطین اہل اسلام سے خدمت گذاری حرمین شریفین زادہما اللہ
شرفاً و تعظیماً متعلق رہے چنانچہ فصل سوم باب اول اور فصل نہم باب دوم مین
اجمالاً ان سلاطین کا ذکر ہوا تاہم جب تک کہ بتفصیل حال معلوم نہ ہو اطمینان
کلی حاصل نہین ہوتا دوسرا فائدہ اس سے نظر آیا کہ اس فن مین کتابین مبسوط
ہین بنظر طوالت لوگ اسطرف نظر نہین کرتے اور علم تاریخ مین بہت سے فواید
ہین ان سے بسبب طوالت کتب کے محروم رہتے ہین تیسرا امر یہ مدنظر رہا کہ
بڑی سلطنت اسلامیہ فی احوال سلطنت روم ہے اور سلاطین روم کی تاریخ
اس بلاد ہند مین بہت کمیاب بلکہ عنقا ہے اس فقیر بے بضاعت نے چند اجزا مین
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احوال صحابائے کرام اور بنی امیہ سے سلطان
حال تک سیر اور تاریخ تمام کیا اور سلطنت روم اور سلاطین مصر کا بھی حال لکھا
ناظرین سے یہہ امید ہے کہ اگر کچھ اس مین اس قلیل البضاعت سے باقتضاے
بشریت سہو و نسیان ہو معاف فرمانا اور اصلاح کرنا ولہ المنہ ومنہ القبول اور کتاب
ذیل سیرۃ محمدیہ تصنیف مولوی کرامت علی الدہلوی اور تاریخ خلفا تصنیف
شیخ جلال الدین سیوطی سے بھی مطالب اس فن مین اخذ کئے گئے کہ ذکر ان کتب کا

فہرست دیباچہ مین نہین ہے جاننا چاہیئے کہ علم تاریخ بنی آدم مین قدیم الایام سے
ہے کہ جب نزول آدم علیہ السلام کا جنت سے ہوا زمانہ نزول آدم سے تاریخ مقرر
پائی اور ہمیشہ یہہ عادت جاری ہے یہان تک کہ حق تعالی نوح علیہ السلام کو مبعوث
کیا پہر بعد طوفان نوح علیہ السلام تاریخ مقرر پائی اور یہی عادت جاری رہی یہان تک کہ
حرق ابراہیم علیہ السلام کا ہوا پہر بعد حرق ان کے تاریخ مقرر پائی بعد اس کے اختلاف
واقع ہوا اولاد اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام مین زمانہ نار ابراہیم سے زمانہ بعثت
یوسف علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت سے لیکے زمانہ ملک سلیمان تک اور زمانہ ملک سے
ان کے بعث عیسی علیہ السلام تک اور زمانہ بعث سے ان کے بعث سیدنا وحبیبنا
وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تاریخ مقرر رکھی اولاد اسماعیل نے
بنیان کعبہ سے موت کعب بن لوی تک اور موت کعب بن لوی سے عام فیل تک تاریخ
مقرر کئے اور عام فیل مقرر رہی یہان تک کہ اسلام مین ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی تاریخ مقرر پائی **لطیفہ** عمر آدم علیہ السلام کی ہزار سال ہوئی اور
درمیان انتقال علیہ السلام اور طوفان نوح علیہ السلام کے فاصلہ دو ہزار دو سو چوالیس
سال کا ہے نوح بعد طوفان کے تین سو پچاس سال زندہ رہے ہے درمیان زمانہ
نوح اور ابراہیم کے دو ہزار دو سو چالیس برس کا ہے اور درمیان ابراہیم اور موسی
کے فاصلہ سات سو برس کا اور درمیان موسی اور داود علیہما السلام چالیس برس کا
اور درمیان داود اور عیسی علیہ السلام بارہ سو برس کا اور درمیان عیسی اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاصلہ چھ سو بیس سال زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے زمانہ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک کوئی تاریخ جدید عہد اسلام مین

مقرر نہیں پائی تھی جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں دفتر مقرر
پائے اہل دفتر کو تاریخ کی ضرورت ہوئی حضرت نے اس باب میں مشورت
فرمائے کسی کی رائے مقتضی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد شریف
تاریخ قرار پاوے اور بعضوں نے کہے حضرت کے بعثت سے تاریخ مقرر ہوئی یہاں
تک کہ اجماع صحابہ سے تاریخ ہجرت سے آنحضرت کے مقرر ہوئے بعد اس کے
اختلاف ہوا کہ سال کس ماہ سے ابتدا کیا جاوے پھر قرار پایا کہ شروع
ماہ محرم سے ہووے اسواسطے کہ شروع سال ہجرت میں محرم سے ہے اور
اور یہ ماہ وہ ہے کہ اس میں حجاج بعد ادائی حج کے اپنے وطن کو روانہ ہوتے
ہیں سید المرسلین سیدنا ونبینا شفیعنا وحبیبنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رحلت شریف حضرت کی اصح قول پر ترسٹ سال کے سن میں ہوئی
اور حضرت چالیس برس کی سن میں مبعوث الی کافۃ الانام ہوئے مدت بعثت حضرت کی
تیئیس ۲۳ برس ہوئی بعد حضرت کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق افضل البشر بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ حضرت کے ہوئے مدت خلافت حضرت کی دو سال
اور تین ماہ دس روز رہے یا دو سال چار ماہ ہے اور سہ ۳ روز سہ شنبہ یا شب
یکشنبہ باختلاف روایت بائیسویں جمادی الآخر میں حضرت کی رحلت ہوئی بعد اسکے
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور لقب امیر المومنین حضرت کے وقت سے
جاری ہوا اور حضرت کے وقت میں نگہداشت بلدہ کی شب میں اور نماز جنازہ اور
تراویح بجماعت مقرر پائے ضرب دُرّہ اور ساخت اس کا ایجاد حضرت کا ہے۔
جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء اور حضرت کے وقت میں فتح ملک عجم اور عراق اور شام اور مصر

فائدہ
تاریخ ہجری کے مقرر ہونے کی بابت

ذکر بعثت اور رحلت شریف آنحضرت کا

ذکر خلافت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ذکر خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

کوڑا درّہ زدن کا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایجاد ہوئے

اور اسکندریہ ہوا اور شیوع اسلام اور شوکت دین مین نہایت ترقی ہوئی بارہ ہزار مسجد و منبر حضرت کے عہد خلافت مین تیار ہوئے اور پہلی وسعت مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین حضرت کے ہی وقت مین ہوئی رحلت حضرت کی سنہ چوبیس یا تیئس ہجری مین ہوی مدت خلافت حضرت کی دس سال چھہ ماہ ہے اور سوائے اس کے بھی اور روایات اسباب مین ہے خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہین شہادت حضرت کی روز جمعہ آٹھوین ذالحج سنہ ۳۵ مین مدت خلافت حضرت کی دس روز کم بارہ سال ہے اور حضرت کی خلافت مین بہت بلاد ہند کے فتح ہوئے خلیفہ چہارم اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہادت حضرت کی شب انیسوین ماہ رمضان شریف سنہ چالیس مین ہوئی من بعد حضرت حسن مجتبی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور چھہ ماہ دس روز مسند خلافت پر تشریف رکھکر اپنی رضامندی سے تفویض امر خلافت ظاہری پچیسوین شہر ربیع الاول یا پندرہوین جمادی الاول سنہ اکیاون کو فرمائے اور وفات حضرت کا سنہ ۴۹ یا پچاس یا اکاون مین ہوا یہان تک خلافت راشدہ کی مدت موافق حدیث نبوی کے تیس سال ہے تمام ہوئی پھر خلافت بنی امیہ شروع ہوئی جملہ خلفائے بنی امیہ چودہ شخص ہین اور جملہ مدت خلافت بنی امیہ بیانوے برس ہے یا یکیانوے برس اور نو مہینے اور پانچ روز ہے اور مسند خلافت انکی ملک شام مین رہی اور عاملین ان کے ملک شام وغیرہ مین مقرر ہوئے اول خلفا بنی امیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہین انھون نے بیس برس خلافت کیے بعد یزید کو تفویض کیے اور رحلت حضرت کی سنہ ۶۰ مین ہوئی انھون نے تین سال سات ماہ

ذکر خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا

ذکر خلافت سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا

ذکر خلافت سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کا

ذکر خلفائے بنی امیہ اور تعداد انکا

ذکر خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کا

ذکر خلافت

خلافت کرکے نصف ربیع الاول مین فوت ہوا بعد یزید بن معاویہ بن یزید خلیفہ
ہوئے اور چالیس روز خلافت کرکے یک خطبہ طویلہ بلیغہ ادا کئے کہ اس مین بہت کچھ
شکایت اپنے والد کی اور اشارۃً کچھ حال اپنے جد کا بیان اور فضایل حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی اور استحقاق خلافت آپکا ذکر کئے اور فرمائے کہ مین ایسے عہدۂ جلیلہ کا جسمین
حقوق مسلمین کے جوابدہی ہے متحمل نہین ہوسکتا بعد خطبہ خلع خلافت فرمائے کہ بعد ان کے
خلافت کے دو قسم ہوئے عبداللہ بن الزبیر ابن العوام رضی اللہ عنہما نواسے حضرت سیدنا
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بطن سے اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے کہ صحابی جلیل
القدر ہین مکہ معظمہ مین خلیفہ ہوئے اور خلافت انکی جمیع ملک حجاز اور عراق مین
ہوئی اور مروان ملک شام اور مصر مین خلیفہ تھا مدت خلافت اس کی دس ماہ ہے
اور ۶۵ھ ہجری مین فوت ہوا اور عبدالملک فرزند مروان کا اپنے والد کی جائے
پر خلیفہ ہوا ملک مصر اور شام مین درمیان عبدالملک اور عبداللہ بن الزبیر اور
فرزندان کے مصعب بن الزبیر کے دو سال تک محاربہ رہا یہان تک کہ عبدالملک نے
مصعب بن الزبیر کو نائب ملک عراق تھے مع ابراہیم فرزند اُن کے قتل کیا پھر عبدالملک نے
حجاج بن یوسف کو واسطے محاربہ عبداللہ بن الزبیر کے بھیجا حجاج نے لشکر کشی
کرکر ملک حجاز مین آیا اور محاصرہ حرم مکہ معظمہ کا کیا یہان تک کہ ۷۳ھ مین عبداللہ
بن الزبیر کو قتل کیا مدت خلافت ان کی نو برس بائیس روز ہے **فائدہ** جاننا
چاہیئے کہ حکم والد مروان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج کیا اس نے
طایف مین سکونت اختیار کیا من بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد
خلافت مین اسکو حکم عود کا مدینہ طیبہ مین دیے پھر اس نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے

ف ذکر خلافت معاویہ ابن یزید

ف ذکر خلافت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

ف ذکر خلافت مروان کا

ف ذکر خلافت عبدالملک بن مروان کا

ف ذکر شجاعت حجاج بن یوسف

ف ذکر شجاعت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

اتحاد پیدا کیا اور ام خالد جو زوجہ یزید تھی اس سے نکاح کیا اور کاتب معاویہ
کا ہوا یہان سے سلسلہ خلافت مروانیون کا پیدا ہوا یہان تک کہ اول شہر
رمضان ۶۵ھ مین مروان خلیفہ ہوا الحاصل عبد الملک بن مروان جمیع ممالک
مقبوضہ اسلام کا خلیفہ ہوا اور اپنا لقب موفق لامر اللہ رکھا اور اول اس نے
دینار کا ضرب کیا ایک طرف اوس کے قل ہو اللہ دوسرے طرف لا الہ الا اللہ
دینار کو طوق نقرہ سے پہنایا اور اوس مین لکھا کہ یہہ ضرب فلانے شہر کا ہے اور
خارج مین طوق کے لکھا محمد رسول اللہ بالہدے و دین الحق اور اکیس سال
چند ماہ خلافت کیا وفات اس کی ۸۶ھ مین ہوئی من بعد ولید بن عبد الملک
خلیفہ ہوا اور لقب اپنا منتقم باللہ رکھا اور جامع مسجد دمشق کی بنا کی ہوئی اسکی ہے
چار سو صندوق طلا کے ہر صندوق مین بارہ ہزار دینار رکھے بنا مین اس کے
صرف کیا اور حجرہ ازواج مطہرات کے داخل مسجد نبوی کیا اور عہد مین اس کے
جزیرہ اندلس اور بلاد ترک اور اکثر بلاد ہند اور سندھ فتح ہوئے اور ماہ جمادی الآخر
۹۶ھ مین وفات کیا مدت خلافت اس کی نو سال آٹھ ماہ ہے من بعد اسکے
سلیمان بن عبد الملک خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد خلافت مین اپنے قصبہ سبز
عالیشان نہر دمشق مین تیار کیا مدت خلافت اس کی دو سال پانچ روز کم آٹھ ماہ
ہے وفات اس کا روز جمعہ دہم صفر ۹۹ھ یا انیانوے مین ہوا من بعد عمر بن
عبد العزیز بن مروان کہ ابن عم سلیمان ہے خلیفہ ہوئے کہ لقب ان کا معصوم
باللہ تھا اور خلافت انکی موافق خلافت راشدہ کے تھی اور خلفائے بنی امیہ نے
بسبب عداوت اور بغض کے سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ مین مندرج کی تھی

خلافت ولید بن عبد الملک ۱۲

خلافت سلیمان ابن عبد الملک ۱۲

خلافت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ۱۲

خلیفہ موصوف نے اس کو نکال کے مدح خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم مندرج فرمائے جب سے آجتک خطبۂ ثانیہ جمعہ مین عادت مدح صحابائے کرام رضی اللہ عنہم اور قرارت آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الخ جاری کئے گئے

خلافت یزید بن عبدالملک ۱

اہل تواریخ کہتے ہین کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سب خلفاء بنی امیہ کو فخر و عزت حاصل ہوئی وفات ان کا بچیسوین یا بیسوین ماہ رجب ۱۰۱ھ مین ہوا دو سال پانچ ماہ خلافت کی ذہبی کہتے ہین کہ جسوقت دفن ان کا کر کر خاک برابر کر رہے تھے یکایک آسمان سے یک کاغذ ہم پر گرا اوس مین یہہ لکھا ہوا تھا ھذا امان من اللہ لعمر بن عبدالعزیز من النار یعنے یہ کاغذ امن کا ہے طرف سے اللہ کے واسطے عمر بن عبدالعزیز کے آگے من بعد یزید بن عبدالملک بن مروان بن عم عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے کیفیت ان کی ابوخالد اور لقب ان کا القادر بصنع اللہ تھا وفات ان کا بچیسوین شعبان ۱۰۵ھ مین ہوا مدت خلافت ان کی چار سال یک ماہ ہے

خلافت ہشام بن عبدالملک ۱۲

من بعد ہشام بن عبدالملک خلیفہ ہوا اور ماہ ربیع الثانی یا شوال ۱۲۵ھ مین وفات پایا مدت خلافت ان کی انیس سال اور سات ماہ ہے

خلافت ولید بن یزید بن عبدالملک ۱۲

اور چند روز من بعد ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا بعد موت اپنے چچا کے اسواسطے کہ ولید وقت موت یزید اس کے والد کے صغیر تھا یزید نے اپنے برادر ہشام کو خلیفہ کیا اور اور فرزند کو اپنے اس کا ولیعہد کیا پھر ولید جمادی الآخر ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا مدت خلافت اس کی ایک سال تین ماہ یا دو ماہ بیس روز ہے

خلافت یزید بن ولید ابن عبدالملک ۱۲

من بعد یزید بن الولید بن عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا کنیت اس کی ابوخالد اور

مشہور ناقص تھا کہ لوگون کے وظایف مین کمی کیا تھا اور لقب شاکر للہ نعم اللہ
تھا وفات اس کا ساتوین ذیحجہ ۱۲۶ھ اور مدت خلافت اس کی چھ ماہ تھی من
بعد ابراہیم بن عبد الولید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا لقب اس کا
معتز باللہ تھا مدت خلافت اس کی دو ماہ دس روز ہے پھر بمقابلہ مروان
ابن محمد کے خلع خلافت اس کی ہوئی اور ۱۳۲ھ واقعہ سفاح بنی عباس مین مقتول
ہوا اور خلع خلافت اسکی چوتھی صفر روز دوشنبہ ۱۲۷ھ مین من بعد خلع ابراہیم کی
مروان ابن محمد مروان ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس خلیفہ ہوا یہ شخص
نسل سے مروان بن حکم بن العاص بن امیہ سے نہین ہے بلکہ سلسلہ اس کے
نسب کا ابی العاص جد مروان سے پہونچتا ہے لقب اس کا قایم بحق اللہ اسی کے
وقت مین خروج بنی عباس ہوا پھر اوس نے یک لک پچاس ہزار لشکر سے
علی بن عبد اللہ بن عباس عم منصور سے جنگ کیا اور ۱۳۲ھ مین مقتول ہوا
اس پر دولت خلفاء بنی امیہ ختم ہوئی اور لقب اس کا حمار تھا کہ وہ جنگ مین
نہایت متحمل تھا مدت خلافت اس کی پانچ سال بعضون نے کہا اور دو ماہ
دس روز اور یہان سے دولت خلفاء عباسیہ شروع ہوئی کہ تعداد خلفاء
بنی عباس سینتیس ۳۷ ہین اور مدت خلافت دولت عباسیہ پانسو چوبیس سال ہے
پائے تخت دولت عباسیہ ملک عراق جاننا چاہیے کہ جسوقت دولت عباسیہ
قایم ہوئی انہون نے بہت بنی امیہ کو قتل کیا اور بہت سے بڑے بڑے
خلفاء جو مدفون تھے نبش قبور ان کا کیے اس کی وجہ ارباب دولت عباسیہ
یہ سمجھی کہ بنو امیہ دشمن اہل بیت ہین اسواسطے کہ دولت بنو امیہ باعث شہادت

خلافت ابراہیم بن الولید ۱۲

خلافت مروان ابن محمد ۱۲

ذکر دولت عباسیہ کا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوئے اور قتل بہت سے سادات اہل مدینہ وغیرہ
اور بہت انصار اور صحابائے کرام اور مہاجرین کا دولت بنو امیہ مین ہوا پہلا خلیفہ
بنی عباس سفاح ہے نسب اس کا عبد اللہ بن محمد علی بن عبد اللہ بن عباس ہے
اس کے وقت مین بیشمار بنو امیہ اور لشکراون کا قتل ہوا یہان تک کہ حکومت اسکی
اقصی بلاد مغرب تک پہونچی وفات اس کا بنکابات چیچک دسوین ربیع ۱۳۶ھ ایکسو
چھتیس کو اور شہر انبار کو دار خلافت اپنا مقرر کیا اور نقش خاتم اس کا ثقہ عبد اللہ بن وبہ
یومن تھا ارباب تاریخ کہتے ہین کہ عہد دولت عباسیہ مین فرقہ اسلام مختلف ہوئے
اور رسم عرب کا دیوان خلافت سے قطع ہوا اور قوم دیلم اور ترک کو شوکت عظیم اور
دولت کبیر پیدا ہوئی اور ملک کے کئی حصے ہوئے اور ہر حصہ مین والی اس سرزمین کے
آدمیون پر ظلم اور قہر کرنا شروع کئے اور سفاح نہایت خون ریز تھا باوجود اس کے
نہایت سخی تھا مدت خلافت اس کی چار سال اور نو ماہ ہے بعد اس کے منصور
ابو جعفر برادر سفاح بسبب ولیعہد کرنے اس کے خلیفہ ہوا اور یہ سب بنی عباس مین
نہایت شجیع تھا اور صاحب ہیبت اور تارک لہو ولعب اور فقیہہ صاحب علم تھا بسبب
استقامت خلافت اپنے بہت خلق کو قتل کیا اور اوس نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کو
قضارت اختیار کرنے پر درے مارا اور قید کیا یہان تک انتقال فرمائے اور
یہہ لکھتے ہین کہ امام موصوف کو زہر دیکر شہید کیا انہون نے خلیفہ موصوف پر خروج کا
حکم دے تھے اور شہر بغداد بنا کر اپنا دار السلطنت بنایا تصریح اسکی عنوان
فصل یازدہم مین مذکور ہوئی اور بسبب بخل اس کے منصور دوانقی بھی اسکو
کہتے ہین جلال الدین السیوطی ذہبی سے نقل کرتے ہین کہ ۱۴۳ھ عہد منصور مین علماء نے

تدوین کتب حدیث اور تفسیر شروع کئے پس مکہ مین ابن اور مدینہ طیبہ مین
سفیان ثوری کوفہ مین امام مالک مین موطا رالیسا ہی ابن عروبہ اوحماد بن سلمہ
وغیرہ بصرے مین اور معمر یمن مین اور امام ابوحنیفہ فقیہ کو اور ابن اسحاق کتاب مغازی کو
تصنیف کئے پھر تھوڑی مدت کے بعد ہشیم اور لیث اور ابن لہیعہ پھر ابن مبارک
اور ابو یوسف اور ابن وہب نے تصنیف کتب کئے پھر تدوین کتب علوم نحو
اور لغت اور تاریخ بکثرت ہونا شروع ہوئی اور قبل اس کے علما اپنے حفظ سے
مسائل علوم کرتے تھے اور کسی کے پاس کچھ صحایف جو تھے وہ مرتب نہ تھے ۱۴۵ھ
مین خلیفہ نے باعث خروج کے محمد اور ابراہیم یہ دونون صاحبزادے عبداللہ
بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو ہمراہ بہت سے سادات اور اہل بیت
کے قتل کیا اور سن ایک سو اٹھاون ہجری مین منصور نے اپنا نائب جو مکہ مین
تھا اوس پر حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کرے اور یہہ دونو قید ہوئے
کے بعد لوگون نے خوف اس امر کا دلائے کہ اگر منصور مکہ مین حج کے واسطے آویگا
تمکو قتل کریگا حق تعالی مین اوسکو صحیح وسالم مکہ مین نہین پہنچایا بلکہ حالت بیماری
مین پہونچا اور اس بیماری مین اسی سال ۱۵۸ھ مین وفات کیا کتب زبان سریانی
وعجمی زبان عربی مین اول اسی کے عہد مین ترجمہ ہوئے چنانچہ کتاب کلیلہ اور
دمنہ اور اقلیدس زبان عربی مین عہد منصور مین ترجمہ ہوئے بعد اس کے فرزند
اس کا مہدی ابوعبداللہ محمد بن منصور خلیفہ ہوا نہایت سخی اور نیک عقیدت تھا کہ
زندیق اور ملحدین کو تہ تیغ کیا اور پہلے سب کے اُس نے علما کو حکم کیا کہ کتابین
ردمین زندیق اور ملحدین کے تصنیف کئے جاوین ۱۶۱ھ یکسو ایک اوپر سات مین

طریق مین عمارتین بنایا اور اوسکو درست کیا اور ۱۶۷ھ مین مسجد الحرام مین بڑی
وسعت کیا اور بہت گھر خرید کر کے مسجد الحرام مین داخل کیا اور بائیسوین محرم الحرام
۱۶۹ھ یکسو اونہتر مین وفات پایا مدت خلافت اس کی گیارہ سال اور دیڑھ ماہ
یا دس سال یک ماہ ہے ۱۶۱ھ مین تعمیر حطیم کی اور اوس کے دیوار کی اور
فرش سنگ مرمر حطیم مین کیا من بعد فرزند اس کا ہادی بن مہدی ابو محمد موسے
خلیفہ ہوا اور وہ فصیح اور ادیب اور صاحب ہیبت اور سطوت اور شہامت تھا
مگر لب اور لہو کو دوست رکھتا تھا وفات اس کا چودہوین ربیع الاول ۱۷۰ھ
یک سو ستر مین مدت خلافت اس کی ایک سال دیڑھ ماہ یا تین ماہ تھی اور
نقش خاتم اس کا اللہ ثقۃ موسے وبہ یومن تھا من بعد برادر یعنی اس کا
رشید ہارون ابو جعفر بن المہدی محمد بن منصور شب شنبہ سولوین ربیع الاول ۱۴۸ھ
یک سو ستر مین ہوا اور اسی شب مین اسکو عبد اللہ مامون فرزند پیدا ہوا اور کوئی ایسی
رات کسی زمانہ مین نہین ہوئی کہ اسی شب مین یک خلیفہ وفات پایا اور ایک خلیفہ
تولد ہوا اور ایک خلیفہ ہوا الحاصل رشید جمیل فصیح صاحب علم و ادب تھا اور اپنے
عہد خلافت مین ہر روز سو رکعت نماز ادا کرتا اور کبھی اس کو ترک نکرتا مگر بسبب کسی علت کے
اور اپنے خاص مال سے ہزار درہم ہر روز خیرات کرتا اور تعظیم اسلام کی کیا کرتا اور
گناہون پر اپنے روتا اور جنگ و جدال دین مین اور گفتگو بمقابلہ نفس ناپسند کرتا اور
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم شریف روبرو لیا جاتا درود شریف
عرض کرتا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس کے زمانہ خلافت مین قاضی رہے اور اسی کے
عہد مین وفات پائے اور زبیدہ جس نے کہ مکہ معظمہ مین نہر جاری کی اس کی زوجہ

تھی اہل تواریخ لکھتے ہین کہ عہد رشید بتمامہ بہتر تھا اور مخلوق کو نہایت رفاہیت
تھی امام محمد صاحب ابی حنیفہ رحمتہ اللہ علیہما اور امام موسی الکاظم رضی اللہ عنہ اسی کے
عہد مین رحلت کئے اور خلیفہ رشید نے معہ دو فرزند اپنے اور مامون کے سفر کیا
اور امام مالک کی خدمت مین سماعت موطا کیا راوی کہتے ہین کہ جس نسخہ موطا مین
رشید نے سماعت کیا وہ نسخہ خزانہ مصر مین موجود تھا اور اس نے سب سے پہلے
خلفاء اسلام کی لعب شطرنج کیا اور رتوالون کے مراتب اور درجات قرار دیا صاحب
ذیل تاریخ ابن خلکان سے نقل کرتے ہین کہ رشید نے امام موسی الکاظم رضی اللہ
عنہ کو بغداد شریف مین قید کیا پھر ایک روز کوتوال کو بلا کر کہا کہ مین نے خواب مین
ایک حبشی کو دیکھا کہ نزدیک اوس کے یک ہتیار ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر تو
موسی بن جعفر کو رہا نکرے گا تجکو اس ہتیار سے ذبح کرون گا بس اب تو جا اور
اونکو قید سے رہا کر اور تیس ہزار درہم ان کو دے اور کہہ کہ اگر آپ کی مرضی
ہے تو ہمارے پاس تشریف رکھو اور اگر چاہو تو مدینہ طیبہ مین تشریف فرما رہو کوتوال
کہتا ہے مین نے ایسا ہی کیا اور امام کی خدمت مین عرض کیا کہ یا امام مین آپ کا
حال نہایت عجب پایا امام فرمائے کہ مین تجکو اس حال سے خبر دیتا ہون کہ یکشب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم خواب مین تشریف فرما ہوئے اور ارشاد
فرمائے کہ اے موسی تو بیگناہ قید ہے پس تو یہہ کلمات کہہ کہ آجکی شب تو قید خانہ
مین نرہیگا یا سامع کل صوت ویا سابق کل فوت ویا کاسی العظام لحما
ومنشرھا بعد الموت اسئلک باسمائک العظام ویا سمک الاعظم الاعظم الاعظم
کہیعص المخزون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یا حلیما ذا انا

لا یقدر علی اداءہ یا ذا المعروف الذی لا یستطیع معروفہ ابدا و لا یحصی
لہ عدد افرج عنی امام نے کوتوال کو فرمایا کہ اس کے پڑھنے بعد جو تو یہ حال
دیکھا واقع ہوا اور صاحب کتاب مذکور نے حیوۃ الحیوان سے نقل کرتے ہین کہ ہارون رشید کو
کبوتر نہایت پسند تھے اور کبوتروں سے بازی کیا کرتا ایک عالم نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے اپنی اسناد پہونچا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کی۔
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا سبق
الا فی خف او حافر یعنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ باہم دوڑانا کسی جانورون کا جایز نہین مگر اونٹون کا
اور گھوڑون کا اتنا لفظ صحیح حدیث مین ہے مگر وہ عالم نے خلیفہ کی خوشامد کے لئے
اور جناح کا لفظ بھی بنا کر اضافہ کیا یعنی دوڑانا پرندون کا بھی جایز ہے ہارون رشید یہ سنکر
مال کثیر دیا جس وقت کہ وہ عالم اس کے پاس سے باہر گیا۔ خلیفہ کہا کہ قسم ہے خدا کی
مین جانتا ہون کہ وہ عالم جھوٹا ہے پھر حکم دیا کہ وہ تمام کبوتر ذبح کئے جائین لوگون نے
خلیفہ سے کہے کہ کیا گناہ تھا کہ ذبح کئے گئے خلیفہ نے کہا کہ بسبب انہین کبوترون کے
حضرت پر جھوٹ بولے گیا وفات ہارون رشید ۱۹۳ھ ایک سو تریانوے ہجری مین ہوا مدت
خلافت اوس کی تیئیس ۲۳ سال دو ماہ پندرہ یا سولہ روز ہے بعد اوس کے محمد امین فرزند
ہارون رشید کا خلیفہ ہوا وہ جمیل طویل صاحب شجاعت تھا چنانچہ ایک وقت اپنے ہاتھ سے شیر کو
قتل کیا مگر بد تدبیر تھا کہ بعد خلافت ایسے امور کیا کہ لوگون کے دلون مین اوس کی طرف سے
وحشت اور نفرت پیدا ہوئی یہان تک ماہ محرم ۱۹۸ھ ایک سو اٹھانوے ہجری مین مقتول ہوا
مدت خلافت اس کی چار سال اور سات ماہ ہے بعد اوس کے مامون عبد اللہ

خلافت امین

خلافت مامون

ابی العباس بن ہارون رشید برادر علنی امین کا خلیفہ ہوا ہر علم مین اوسنے ملکہ حاصل کیا جبکہ
کمسن ہوا علوم فلاسفہ کے طرف مشتغل ہوا اور علم حکمت مین مہارت پیدا کیا اوس نے
ترجمہ کتاب اقلیدس اور مجسطی کیا اس باعث سے وہ قابل خلق قران ہوا وہ نبی عباس مین
از روے ہیبت اور شجاعت اور عقل اور علم کے زیادہ تھا مگر آدمیون کو در باب قابل ہونے
خلق قران کے تکلیف بہت دیا روایت ہے کہ وہ ایک رمضان مین تیس ختم قران کیا
لیکن وہ مشہور مذہب تشیع سے تھا بسبب افراط حب اہل بیت کے ولیعہد مومنین پر اور
اپنے کو موقوف کرکے علی الرضی بن موسی کاظم رضی اللہ عنہ کو ولی عہد کیا یہان تک قصد
کیا کہ اپنے روبرو قایم مقام اپنے علی الرضی کو کردے چنانچہ رضی لقب حضرت کا مشہور کیا
ہوا مامون کا ہے چنانچہ امام علی رضی کو اپنی دختر نکاح کیا اور اونھین کے نام سکہ
جاری کیا اور بنی عباس کو حکم دیا کہ سبز لباس پہنے اور سیاہ لباس نہ پہنے یہہ امر بھی بنی
عباس پر شاق گذرا اور انہون نے ابراہیم بن مہدی سے بیعت کرکے مامون پر
خروج کیے اسی اثنا مین امام علی رضی ۲۰۳ھ دوسو تین مین رحلت فرمائے پس فتنہ
فرو ہوا پھر روز پنجشنبہ ۲۱۸ھ دوسو اٹھارہ ہجری مین وفات کیا مدت خلافت اوسکی بیس سال
پانچ روز ہے نقش خاتم اوس کا عبد اللہ ابن عبد اللہ تھا اور اوس کے ایام خلافت مین
حضرت سید تا معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور ابو مطیع بلخی اور حسن بن زیاد یہہ دو شاگرد
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہین اور امام شافعی رحلت پائے ۲۰۴ھ ہجری دوسو چار ہجری
مین خلیفہ مامون نے خدیجہ بنت الحسن ابن سہیل سے نکاح کیا والد خدیجہ نے بتقریب
شادی اپنی دختر کے ایسے مصارف کیا کہ کسی زمانے مین ایسے مصارف نہین ہوئے
یہان تک نام باندیون اور گھوڑون کے اور اون کے صفات اور جاگیر اور مقطعات کے

یہ

معروف کرخی
و امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ

ذکر نکاح مامون کا
خدیجہ بنت الحسن
کے ساتھ کہ ایسے
مصارف نکاح
کسی زمانہ مین
نہین ہوئے

کاغذون پر لکھکر اون کو تنکے مین باندہا اون کو ہاشمین اور کاتبین علاقہ خلافت اور اعزا
نثار کیا پہر جس شخص کا ہاتھہ جس کاغذ پر گرا وہ چیز اوسکو تسلیم کیا اور مامون پہر اوس کے تمام
ہمرائیون اور لشکریون تک حمالین اور مزدورون پر زر کثیر خرچ کیا کہ کسی شخص کو اپنے واسطے
یا جانورون کے واسطے کسی چیز کو خرید کرنے کی حاجت نہین ہوئی اور ہمراہیان خلیفہ
خلق کثیر تھے کہ اون کا شمار نہین صاحب ذیل طبرانی سے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مامون
اپنے خشر کے مکانین انتیس روز رہا خلیفہ اور اوس کے ہمراہیون کا صرف پانچ کروڑ درہم ہوا دولہا کے لئے سونکر
تارونکے مسند بنا کر بٹھایا تیسری شب مین دولہا دلہن کے ساتھہ بیٹھا اوسوقت دولہن کی دادی نے سونے کی طشت مین ہزار موتی لاکر
دولہن پر نثار کیا خلیفہ مامون نے دولہن سے کہا کہ کتنے موتی ہین شمار کرو دولہن نے کہی ہزار ہین خلیفہ نے وہ موتی
دولہن کے گود مین رکہا اور کہا کہ اسکو مین نے تجھے بخشدیا اب تو کیا چاہتی ہے دادی اوسے ایسا کہی تو اپنے
خاوند سے بول جو کچھہ چاہتے ہین کہ تجکو حاجت ہوگئی دلہن نے چاہی کہ ابراہیم ابن مہدی سے
راضی ہونا اور اوس کا جرم عفو ہونا چاہتی ہون خلیفہ نے کہا کہ مین معاف کیا اور اس شب مین
شمع تی عنبر کے چالیس من کی طشت مین روشن کی گئی تھی مگر مامون کو یہہ بات ناپسند ہوئی
اور کہا کہ یہہ اسراف ہے اور مامون نے وقت عود اپنے مکان کے ایک کروڑ درہم اور
قم ملح جو بلدہ دجلہ پر واقع ہے اپنے خسر کو جاگیر دیا بعد اوس کے ابراہیم المتعصم باللہ بن
ہارون بروز وفات مامون خلیفہ ہوا کہ ہارون رشید کا نہایت منظور نظر تہا اور صاحب
ہمت اور شجاعت اور فتوت تھا مگر علم سے عاری تھا اس نے بھی عقیدہ خلق قران پر
آدمیون کو مشقت مین ڈالا اور بہت مخلوق کو قتل کیا چنانچہ ۲۲۰ھ دوسو بیس ہجری مین
امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کو درہ سے ضرب کیا اور اوسی سن مین بغداد شریف سے
نقل کیا اور شہر سر من رائے طیار کیا اور وجہ بنا شہر مذکور کا یہہ ہے کہ متعصم باللہ نے

بصرف زر کثیر ترکی غلامون کو اطراف واکناف سے یعنے فرغانہ اور سمرقند وغیرہ سے جمع کیا تھا
اور اون کی خوراکی اور پوشاک مین اموال کثیرہ صرف کرتا اور اون کو قسم قسم کے ریشمی پوشاک
پہناتا اور طلای کمربند لگاتا پس وہ گھوڑے شہر بغداد مین دوڑاتے اور آدمیون کو
تکلیف دیتے یہان تک کہ اہل شہر بغداد تنگ ہوئے پھر اہل بغداد خلیفہ کے پاس جمع ہوئے
اور خلیفہ کو کہے کہ تو مع اپنے لشکر کے شہر سے چلے جاو ورنہ ہم تجھہ سے لڑین گے خلیفہ نے
اہل بغداد سے پوچھا کہ تم مجھسے مقابلہ کیونکر کرو گے انہون نے کہا کہ تیرون سے اسمارکے
ہم جنگ کرین گے یعنے بددعا دیوین گے خلیفہ نے کہا کہ اس تیرون کے مقابلہ کی طاقت
مجھہ مین نہین ہے پس یہی سبب بنا شہر سدمن رائے کا اور خلیفہ کا اوس کے طرف
نقل کرنے کا ہوا کہ ذکر السیوطی وفاۃ متعصم باللہ در پنجشنبہ دانیسوین ربیع الاول ۲۲۷ھ
دوسو ستائیس کو ہوئی کہ اوسوقت تمام اطراف واکناف کے ملک اوس کے دست تصرف
مین آگئے تھے اور نقش خاتم اوس کا الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شیء اور ہزار دینار
روزانہ کا کھانا تیار کرتا اوس کے وقت مین حمیدی اوستاد امام بخاری کے اور بشر حافی وفات
پائے بعد اوس کے واثق باللہ ہارون ابوجعفر ابوالقاسم فرزند متعصم خلیفہ ہوا سیوطی
صوفی سے نقل کرتے ہین کہ واثق مامون اصغر مشہور تھا بسبب ادب اور فضل کے اور
مامون اوس کی تعظیم کرتا اور سب فرزندون پر اوسکو مقدم رکھتا اور اوسکو ہر فن مین راہ
تھی اور شاعر تھا اور سب خلفاء بنی عباس سے زیادہ فن غنا مین اوس کو کمال تھا
اور سور اگنیان اوسکو یاد تھی ۲۲۸ھ دوسو اٹھائیس ہجری مین اشناس ترکی سلطنت پر
خلیفہ کیا اور اوسکو خلعت مرصع اور تاج مرضع پہنایا سیوطی کہتے ہین کہ اوس نے
اول خلیفہ سلطنت پر کیا اوس نے بھی اپنے والد کے نسبت پھر خلق قرار پرین

آدمیون کو بہت تکلیف دیا مگر آخر اوس سے رجوع کیا وفات اوس کا چوبیسوین ذی الحجہ
سنہ ۳۳۲ دو سو بتیس ہجری کو شہر سمرقند مین رہی مدت خلافت اوس کی پانچ سال اور نو ماہ
ہین صاحب ذیل عمدون ہن اسماعیل سے نقل کرتے ہین کہ کوئی شخص خلفا مین صاحب
اناث اور صابر زیادہ نہین تھا اور اوس کے ہی وقت مین یاجوج ماجوج کی خبر آئی جاننا چاہئے
کہ یاجوج ماجوج بنی نوع انسان اولاد سے یافث ابن نوح علیہ السلام کے ہین کتاب
دائرہ مین لکھا ہے کہ واثق باللہ نے سلام ترجمان کو واسطے معائنہ حال یاجوج ماجوج کے
بھیجا سلام ترجمان نے دو سال چار ماہ کے بعد واپس ہوا اور سب حقیقت یاجوج ماجوج کا
برائے العین بیان کیا پس سلام ترجمان بیان کرتے ہین کہ خط واثق باللہ کا لیکر صاحب سمریہ کے
نزدیک معہ ہمراہیون کے گیا صاحب سریہ شاید کہ راہ نما اوس جائے کا ہوگا اوسکی تصریح
معلوم نہین ہوئی صاحب سریہ نے ہماری بہت تعظیم و توقیر کیا اور اپنے علاقے کے آدمی بھی ہمارے
ہمراہ کیا پس ہمنے چلے یہان تک کہ یک زمین طویل بدبو مین پہونچے اور اوسکی مسافت
دس روز کے عرصہ مین قطع کئے مگر اون کے پاس ایک چیز تھی کہ جب بدبو آتی وہ چیز سونگتے
اور جبکہ وہ زمین قطع ہوئی اور دوسری زمین آئی کہ ویران تھی کہ اوس مین کچھ روئیدگی
تھی نہ کوئی آدمی اوس مین رہتا ایک ماہ مین اوس زمین کو بھی قطع کئے پھر وہان سے چلے
اون ملعون کے طرف جو سد یاجوج سے قریب تھی تو دیکھے کہ وہ قلعہ والے فارسی اور
عربی مین گفتگو کرتے اور اوس جائے ایک بڑا شہر ہے کہ اوس کے بادشاہ کا نام خاقان ہے
وہ لوگ ہمارا حال پوچھے ہمنے اون کو بیان کئے کہ امیر المومنین خلیفہ مسلمین نے ہمکو بھیجا تا کہ سد کو
ہم بچشم خود دیکھین پھر جاکر خلیفہ سے حال یاجوج کا بیان کرین وہ بادشاہ اوس کے
ہمراہیان ہم سے اور ہمارے کلام سے جو ہمنے امیر المومنین کا حال بیان کئے منسب ہوئے

سد یاجوج ماجوج

اور نہین جانے خلیفہ کون ہے اور سد یاجوج ہمسے ایک فرسخ باقی رہی پھر ہمنے اون کے آدمی
ہمراہ لیکر چلے یہان تک کہ دو پہاڑون کے درمیان مین ایک میدان ایسا دیکھے کہ عرض
اوس کا ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے میدان کے درمیان مین ایک لوہے کا
دروازہ تھا کہ اوس کا طول ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے دو طرف کے چوکھٹ
لوہے کی تھی کہ عرض اوس کا پچیس ذراع تھا اور اوپر اون دو چوکھٹ کے لوہے کی
دربندی اور ہر ہر طرف چشمہ کے دو پٹ لوہے کے ایک سے دوسرے چشمہ تک
بنے ہوئے ہین کہ ایک ایک سے متصل ہے اور یہہ سب کام لوہے کی اینٹھ کا ہے کہ وہ
بچرس مین جمے ہوئے ہین اور دروازہ کے دو پٹ ہین کہ ہر پٹ کا عرض پچاس ذرع
اور دل اوس کا پانچ ذرع ہوگا کہ یہہ دو پٹ قایم ہین دو پہاڑیون کے چوٹیون پر موافق
اندازہ دربند کے اور دروازہ پر قفل لوہے کا ہے کہ طول اوس کا سات ذراع اور سطبری
اسکی ڈیڑھ ذراع ہے اور قفل زمین سے چالیس گز بلند ہے اور قفل کے اوپر بفاصلہ پانچ
ذراع کے ایک حلقہ ہے کہ قفل سے بھی طویل ہے اور حلقہ پر کونجی لوہے کی زنجیر سے
معلق ہے کہ طول اوس کا ڈیڑھ ذراع ہے اور کونجی کو بارہ دندانہ لوہے کے ہین اور
نشیب مین اوس کے ایک دروازہ دوسرا ہے کہ دل اوس کا دس ذراع ہے اور
طول اوسکا سو ذراع ہے یہہ بھی لوہے کا ہے اور دو طرف اس دروازہ کے دو چوکھٹ
اندر دہسے ہوئے ہین اور رئیس ان قلعون کا ہر جمعہ مین سوار ہو کر معہ لشکر عظیم اوس
دروازہ کے پاس آتا ہے اور لشکر کے ہاتھ مین لوہے کے آلات ہوتے ہین کہ
ان آلات سے اوس دروازے کو مارتے ہین پس اوس ضرب سے زمین گونجتی ہے
اور یاجوج ماجوج جو پیچھے دروازے کے ہین وہ اس آواز کو سنکر جان لیتے ہین کہ

یہان نگہبان لوگ حاضر اور موجود ہین اور بعد دروازہ ضرب کرنے کے جب سکوت
کرکے سنتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ کے پیچھے سے ایک آواز مانند آواز
رعد بجلی آتا ہے اور نزدیک اُس کے ایک قلعہ ہے کہ طول اوسکا ہزار دراع ہے اور
مابین یہہ دو قلعون کے چشمۂ آب شیرین ہے اور ایک قلعہ مین بقیہ آلات بنا یعنی بڑی بڑی
صابون کی ہین اور اوسجائے لوہے کی اینٹین ہین کہ بباعث زنگ کے ایک سے ایک ملک
گئی ہین اور ہر اینٹھ اون سے ویڑ دراع طویل اور ایک دراع عریض اور ضخامت اوس کی
دو بالش تھی لیکن دروازہ اور دربند جو اوس کے اوپر ہے اور قفل ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ گویا کاریگر ابھی اپنے کام سے فارغ ہوا نہ اوس کو زنگ اور نہ وہ کہنگی اسواسطے کہ
اوسپر یک روغن ہے ہوا ہے کہ وہ زنگ اور کہنگی سے مانع ہے سلام ترجمان کہتے
ہین کہ ہمنے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ کوئی تم مین سے کبھی یاجوج ماجوج
کو بھی دیکھا ہے اونھون نے کہا کہ ایک وقت دریچہ ہائے باب پر اون کی ایک جماعت
کثیر آئی تھی اوسوقت یک ہوائے تیز بہی اوس ہوا کے باعث تین شخص گرے وہ نہایت
طویل تھے اور بجائے ناخن اون کو چنگل تھا اور دانت اور ڈاڑہون کے مثل درندون کے
تھے کہ وقت چابنے کے آواز قوی مسموع ہوتی اور اون کو دو بڑے کان تھے کہ ایک کو
بچھاتے اور دوسرے کو اوڑتے پس سلام ترجمان نے یہہ حال کلی اون کا ایک کاغذ مین
لکھا اور خلیفہ واثق باللہ کے پاس رجوع کیا ایسا ایک دوسرا قصہ عجیبہ زمانہ عبدالملک مین درپیش
ہوا کہ صاحب ذیل دار منثور سے نقل کرتے ہین کہ اوس مین ہارون بن رباب سے روایت
ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک روز مین عبدالملک کے پاس گیا اور اس کے پاس یک شخص تکیہ سے
لگا ہوا بیٹھا تھا لوگون نے کہا کہ یہہ شخص ہاروت ماروت کو دیکھا ہے راوی کہتے ہین

کہ مین نے اوس شخص سے پوچھا کیا حال دیکھے ہو سو بیان کرو جب اونھون نے بیان
کرنا شروع کیا تو اون کے آنسو تھم نسکے کہے اونھون نے کہ مین لڑکا نو عمر تھا کہ اپنے
باپ کو پایا تھا اور میری والدہ مجھکو مال بقدر حاجت دیتے ہین مین اوسکو خرچ اسراف
اسراف کرتا لیکن والدہ میری اسراف کے پروا نکرتی جبکہ مین سن شعور کو پہونچا والدہ سے
پوچھا کہ تم اتنا مال کثیر کہان سے لائے ہو والدہ نے مجھسے کہی کہ اے بچہ میرے
تو کھا اور خوشحال رہو سوال تو مجھسے اس حال کا مت کر کہ یہی تیرے حق مین بہتر ہے
کہی راوی نے کہ مین نے اپنی والدہ سے اصرار کرتا رہا اور پوچھتا رہا پھر والدہ نے مجھکو ایک
حجرہ مین لی گئی کہ اوس مین بہت سا مال تھا اور کہی ای میرے بچے کہ تجھسے تیرے
اس کو کہا اور خوش رہو اور اوس کا حال مت پوچھ مین نے کہا کہ اب ضرور ہے کہ
مین اسبابکو معلوم کرون پھر مال کہان سے جمع ہوا والدہ نے کہا کہ اے بچے
میرے کہا اور خوش رہو اور پوچھ مت کہ یہہ بات تیرے واسطے بہتر ہے پھر مین
والدہ سے اپنے اس امر مین اصرار کیا والدہ نے کہی کہ تیرا باپ ساحر تھا اور یہہ مال
تمام سحر سے جمع کیا راوی کہتے ہین کہ مین نے اوس مال سے کچھ تھوڑا اور صرف کیا اور
چندمدت بھی گذری پھر مین نے فکر کیا اور کہا کہ قریب ہے کہ یہہ سب مال جاتا رہے
اور فنا ہو جاوے مجھکو چاہئے کہ سحر سیکھون تاکہ جیسا میرے باپ نے مال جمع کیا
مین بھی جمع کرون پھر مین نے اپنی والدہ سے کہا کہ تمام دنیا مین کوئی ایسا دوست
میرے والد کا ہے کہ مثل نہین ہو والدہ نے کہی کہ ہان فلان شخص سے
فلان شہر مین رہتا ہے پس مین نے اوس شہر مین سفر کیا اور اوس کے پاس آکر اوسپر
سلام کیا اوس نے کہا تم کون ہو مین نے کہا کہ مین فلان ابن فلان اوس نے کہا مرحبا

تم یہان کس غرض سے آئے ہو کہ تمہارے والد نے مال اسقدر چھوڑے ہین کہ تمکو
ضرورت کسی کے پاس جانے کی نہین مین نے کہا کہ تم پاس آیا ہون تاکہ سحر سیکھون
اوسنے کہا اے لڑکے تم سحر مت سیکھو کہ اس مین بہتری نہین ہے مین نے کہا کہ مجھے
سیکھنا سحر کا ضرور ہے پہر اوس نے مجھکو قسم دیا اور امرار کیا کہ تم سحر مت سیکھو مین نے
کہا مجھکو ضرور سیکھنا ہے اوس نے کہا کہ جب تو مانتا ہی نہین ہے تو اس وقت جا اور
جبکہ فلان روز آوے مجھسے فلان مقام مین ملاقات کر مین اوس روز اوس مقام پر
گیا اور اس سے ملاقات کیا پہر اوس نے قسم دینا شروع کیا اور منع کرنا شروع کیا کہ
تو سحر مت سیکھ کہ اوس مین بہتری نہین ہے پہر مین نے اوس کی بات نمانا اور امرار
کیا جبکہ اوس نے مجھے دیکھا کہ اپنی بات نہین مانتا کہا کہ مین ایک موضع مین داخل کرونگا
خبردار اوس موضع مین اللہ کا نام مت لے پہر اوس نے ایک تہہ خانہ جو نیچے زمین کے
تھا اوس مین مجھے داخل کیا پہر مین زمین کے اندر داخل ہونا شروع کیا بغیر سیڑہی کے
یہان تک کہ تہ زمین تک پہنچا پس اوس جاے ہاروت اور ماروت سے ملاقات
کیا کہ وہ بنجیرون مین معلق بندہوئے ہین کہ اونکی انکھین مثل شیر کے ہین ہارون ابن
رباب کہتے ہین کہ اون کے سر کا بھی حال وہ مرد نے مجھے بیان کیا مگر مجھے یاد نہین
جب نشانی اونکی طرف دیکھا لا الہ الا اللہ کہا یہہ سنتے ہی اونھون نے نہایت
زور سے اپنے بازو مارے اور ایک چیخ بھی شدت سے مارے ایک ساعت
چپ رہے پہر مین نے کہا لا الہ الا اللہ پہر اونھون نے ایسا ہی کیے پہر مین نے
تیسرے بار ایسا ہی کہا پہر اونھون نے ایسا ہی کیے پہر اونھون نے چپ رہے مین
چپ رہا اونھون میرے طرف دیکھے اور مجھسے پوچھے کہ تم آدمی ہو مین کہا مین کہا

کہ کیا حال تمہارا ہوا مین جسوقت کہ اللہ کا نام لیا تمنے ایسا کئے اونھون کہے کہ ہمنے جب سے
کہ عرش کے نیچے سے نکلے ہین ذکر الٰہی ہمین سنے پہر انھون نے پوچھے کہ تم کس نبی
کی امت ہو مین نے کہا کہ امت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہون اونھون پوچھے کیا
حضرت مبعوث ہوئے ہین نے کہا کہ ہان انھون نے پوچھے کہ سب آدمیون کا
اتفاق ایک ہی شخص پر ہے یا وہ مختلف ہین مین نے کہا کہ سب آدمی ایک ہی شخص پر
متفق ہین اون کو یہہ بات سنکر رنج ہوا پہر انھون نے پوچھا کہ لوگون کا حال مین آپسمین
کیا ہے مین نے کہا کہ آپس مین حال برا ہے زیادہ خوش اسباب سے ہوئے پہر انھون
نے پوچھا کہ عمارات بحیرہ طبریہ تک پہنچے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پہونچے اون کو
اس بات سے رنج ہوا مین نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب جب تمکو خبر دیا کہ
لوگ سب یک شخص پر مجتمع ہین تمکو یہہ بات سے رنج ہوا انھون نے کہا کہ قیامت نزدیک
نہ ہوگی جبتک لوگ ایک شخص پر جمع رہین گے پہر مین نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا
کہ جس وقت مینے تمکو اطلاع دیا کہ آپسمین حال آدمیون کا اچھا نہین انہون نے
کہا کہ ہمکو اس بات سے امید ہوئی کہ قیامت قریب ہوئی پہر مین نے کہا کہ جسوقت کہ
مین نے کہا عمارات بحیرہ الطبریہ کو نہین پہونچے تمکو یہہ سنکر رنج ہوا انھون نے کہا کہ
قیامت ہرچند قایم نہ ہوگی جبتک عمارات بحیرۂ طبریہ کو نہ پہونچین پہر مین نے اون سے
کہ تم دونون مجھے کچھ وصیت کرو انھون نے کہا کہ اگر تم قادر اس بات پر ہو تو قصہ
سحر نمکرو یہ موت یقینی ہے انتہی مضمون ذیل ہاروت و ماروت یہہ فرشتے ہین اگر کیا
باعث گناہ اون کے عذاب دنیا مین مقرر ہوا اور جب قیامت آوے گی خلاصی
اونکی ہوگی باعث اون کے امر خوشی کا ہوا قرب قیامت یہی ہے ہرچند کہ یہہ قصہ

مناسب احوال عبدالملک ابن مروان سے رکھتا ہے مگر چونکہ قصہ یاجوج ماجوج اور
حال ہاروت ماروت ہر دو قرآن مین مذکور ہے اور ذکر اون کا تصدیق قرآن سے
ہے اس مناسبت سے ہر دو ایک مقام مین مذکور ہوئے واللہ اعلم پھر برادر اوسکا
متوکل علی اللہ ابوالفضل ابن معتصم باللہ خلیفہ ہوا اوس کا میل طریقہ سنت جماعت کے
طرف ہوا اور جو خلق قرآن وغیرہ جو طریقہ اعتزال ابا سے پیدا کئے تھے اوسکو چھوڑ دیا
اور لوگون کو جو مشقت بہ عقیدہ خلق قرآن وغیرہ تھے اوسکو دور کیا اس باعث سے کہ
اوسکی تعریف زبان زد خلق ہوئی یہان تک کہ بعضون نے کہا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق
قتل مرتدین کئے اور عمر بن عبدالعزیز رد مظالم کئے اور متوکل نے احیا سنۃ کیا ہر چند کہ
مذہب اعتزال سے باز آیا لیکن بمذہب خوارج ہوا اسواسطے ۲۳۵ھ دو سو پینتیس مین
حکم کیا کہ مزار پرانور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہدم کئے جاوین اور آدمیون کو
آپ کی زیارت سے منع کیا اور ۲۳۶ھ دو سو پیالیس مین ملک حلب مین ماہ رمضان مین
ایک بیزدہ ماہر ہوا اور بادوار بلند چالیس بار کہا یا معاشر الناس اتقوا اللہ اللہ
اللہ پھر دوسرے روز بھی اگر ایسا ہی کیا اور اوس پر پانسو آدمی گواہی دئے اوس کے
وقت مین امام احمد ابن حنبل صاحب اور ابراہیم ابن المنذر انتقال فرمائے ترکون نے
اوس سے انحراف کئے اور اوس کے فرزند جو مستنصر تھا اوس سے سازش کر کے
پانچوین شوال ۲۴۷ھ دو سو سینتالیس ہجری کو قتل کئے مدت خلافت اسکی چودہ برس
نو ماہ تھے سیوطی لکھے ہین کہ بعد قتل بعضون نے خلیفہ کو خواب مین دیکھے اور پوچھے کہ
حق تعالی تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا خلیفہ نے کہا کہ مجھکو بسبب نہوڑی سنت کے زندہ
کرنے کے بخشدیا صاحب ذیل لکھتے ہین کہ متوکل نے بباعث عداوت و بغض کے قبر شریف

ف
خلافت متوکل علی اللہ ۱۲

ف
حکم متوکل بہدم قبر شریف حضرت امام حسین علیہ السلام و منع زیارت

ف
کرامت حضرت امام حسین علیہ السلام ۱۲

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے آب فرات کو جاری مگر حق تعالے نے حضرت کی قبر
مبارک کو اس سے محفوظ رکھا بعد اوس کے فرزند اوسکا مستنصر باللہ محمد ابن جعفر خلیفہ
ہوا یہ شخص حلیم صاحب ہیبت وافر العقل نیک نیت عادل تھا اور اولاد علی رضی اللہ
عنہ کے طرف محسن تھا اور جو زیارت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ممنوع تھی اوسنے جاری کیا
اور آل حسین پر فدک رد کیا پانچوین ربیع الثانی ۶۴۰ھ دوسو اڑتالیس کو
وفات کیا مدت خلافت اوسکی تخمیناً چھ ماہ پھر مستعین باللہ ابو العباس احمد ابن
المعتصم بن الرشید برادر متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور وہ نہایت صاحب خبر فاضل
ادیب بلیغ تھا اور اون سے اول آسنین وضع جبہ کی ایجاد کیا کہ اوس کا عرض قریب
تین بالش کے رکھا خلع خلافت اوسکی ۲۵۲ھ دوسو باون پھر ۲۵۳ھ دوسو ترپن مین مقتول
ہوا پھر معتز باللہ محمد عبد اللہ بن متوکل بن معتصم خلیفہ ہوا بعد ۲۵۵ھ دوسو پچپن ہجریکو
وفات کیا اونیس برس کی عمر مین خلیفہ ہوا کہ اوس کے قبل کوئی ایسا کوئی صغیر سن
خلیفہ نہین ہوا اور وہ نہایت صاحب حسن تھا اوس کے عہد مین سری سقطی
رضی اللہ عنہ اور دارمی صاحب مسند وفات پائے بعد اوس کے مہتدی باللہ
ابی صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باللہ ابن معتصم خلیفہ ہوا اور یہ شخص بہت عبادت
کرنے والا عادل اجرائے احکام آلہی پر قوی پہلوان شجیع لیکن کوئی شخص مددگار
نہین پایا ابتدا خلافت سے قتل تک عمر حق رسی اور صوم مین گذرا خصلت اوسکی مشابہ
خصلت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے تھی ۲۵۶ھ دوسو چھپن مین وفات کیا۔
مدت خلافت اوس کی پندرہ روز کم یکسال تھی بعد اوس کے معتمد علی اللہ احمد
ابن متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا راغب لہو ولعب کے طرف تھا اور خون ریزی لکھو کہا

آدمیون کی کیا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی و سیدتنا عائشہ اور معاویہ اور عمر
و زبیر رضی اللہ عنہم کے شان مین بے آدبی کرتا اور عہد مین اسی خلیفہ کے دعوت
مہدی عبداللہ بن عتبہ جد بنی عبد خلفائے مصر مین جو روافض ہین وہ لوگ اوٹھا
یمن مین قایم ہوا پھر وہان سے ہمراہ قبیلہ کتامہ کے مصر مین گیا جبکہ ادہان سے
اطاعت پایا پھر اون کو لیکر مغرب مین گیا یہہ اول شمال مہدی عبداللہ سے وفات
اوس کی ۳۰۹ھ دوسو نماسی اور مدت خلافت اس کی ۲۴ سال ہے اور
اوس کے وقت مین امام بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ابن ماجہ اور ابوزرعہ رحمۃ
حمۃ اللہ علیہم وفات پائے بعد اوس کے معتضد باللہ احمد ابوالعباس بن ولی عہد
الموفق طلحہ المتوکل جعفر ابن معتصم خلیفہ ہوا اور یہہ شخص صاحب ہیبت شجیع صاحب
عقل تھا کہ بنی عباس مین یکتا تھا تن تنہا شیر پر حملہ کرتا پہلے سال اپنی خلافت کے
کتب فروشون کو کتب فلاسفہ وغیرہ کی بیع سے منع کیا اور قصہ گو اور اہل نجوم
کو حکم کیا کہ رستون مین نہ بیٹھین اور ۲۸۳ھ دوسو اسی مین مہدی ساجد خلفا
قیروان مین داخل ہوا اور صاحب افریقیہ مین اور اوس مین جنگ واقع ہوا اور
اسی سن مین دار الہندوۃ مکہ معظمہ کا توڑکر مسجد الحرام مین شریک کیا اور ۲۸۴ھ
دوسو چوراسی مین لعن امیر معاویہ کا ارادہ کیا لیکن عبداللہ وزیر کی فہمایش
باز رہا وفات اوسکی بائیسوین ربیع الآخر ۲۸۹ھ دوسو انیا نوے مین ہوئی
مدت خلافت نو سال اور نو ماہ ہے اوس کے عہد مین ابومحمد سہیل بن عبداللہ
التستری قدس سرہ اور حافظ زہیر بن حرب النسائی وفات پائے بعد اوس کے
مکتفی باللہ ابوالحسن علی بن معتضد خلیفہ ہوا نہایت صاحب حسن وجمال راوس کا

کہ حسن وجمال اوسکا ضرب المثل تھا اور صاحب خصایل حسنہ تھا اوس کے والد نے
کئی مقام لہو ولعب کے واسطے تیار کیا تہا اسواس لئے اوسجائے پر مساجد تیار کیا اور
باغین وغیرہ آدمیون کے جو اوس کے والد نے ظلماً لیا تھا اوس نے واپس کیا
ایسے فضیلتون سے آدمیون کے نزدیک نہایت دوست ہوا اور لوگ اوس کو
دعا دیتے تھے اور بارہوین ذی قعدہ ۲۹۵ دوسو پچانوے ہجری مین وفات کیا
مدت خلافت اوسکی چھ سال اور چھ ماہ ہے بعد اوس کے مقتدر باللہ ابوالفضل جعفر
بن المعتضد خلیفہ ہوا اوسکی عمر تیرہ سال کی تھی بباعث صغر سنی خلیفہ کے عباس
بن حسن وزیر نے باتفاق یک جماعت عبداللہ ابن معتز باللہ سے بیعت کیا اور
مقتدر کو خلع خلافت کیے من بعد لوگون نے مقتدر کی حمایت کی یہان تک
عبداللہ ابن معتز مقید ہوا اور مر گیا اوسوقت مقتدر پر امر خلافت قایم ہوا مگر مقتدر نے
ابا الحسن علی بن محمد بن الفرات کو خلیفہ کیا وہ صاحب عدل تھا اوس کے سب
امور خلافت تفویض کیا اور آپ مشغول بہ لہو ولعب ہوا اور بہت خزانون کو
تلف کیا اور اوسی سن مین مہدی فاطمی کا مغرب مین غلبہ ہوا اور امامت اور
خلافت اوس کی مشہور ہوئی اور آدمیون مین اوس نے عدل واحسان شروع
کیا اوسکی حکومت اور شوکت ملک مغرب مین زیادہ اور اسی تاریخ سے ملک مغرب
بنی عباس کے حکم سے نکل گیا اور خلافت عباسیہ کے انتظام مین فتور واقع ہوا ذہبی
کہتے ہین کہ بباعث صغر سنی کے عہد مقتدر مین بہت خلل خلافت عباسیہ مین واقع
ہوئے یہان تک ۳۰۱ تین سو ایک مین مہدی فاطمی نے چالیس ہزار لشکر
بربر کا لیکر مصر پر حملہ کیا اور اسکندریہ پر قابض ہوا ۳۰۲ تین سو آٹھ ہجری مین دولت

خلافت مقتدر باللہ ۱۲

ابتدا دولت خلفاء فاطمیہ ۱۲

عباسیہ کا حال نہایت تباہ ہوا سن تین سو ایک مین ۳۰۱ھ اونٹ پر بغداد شریفین
حسین حلاج منصور داخل ہوئے اور اون کے نسبت یہ اشتہار دئے کہ وہ قایل ہین
کہ حق تعالی احسام مین حلول کرتا ہے علما نے آن کر اونسے مباحثہ کئے اور ان کو قید کئے
پھر ۳۰۹ھ تین سو نو مین قاضی ابی عمر نے اور فقہا اور علما نے فتوے دئے کہ یہ حلال الدم ہے
پھر اوس سن مین علما نے اون کو قتل کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ شیخ جلال الدین
سیوطی حسین حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے ہین اسواسطے اپنی تاریخ مین لکھتے
ہین کہ حسین حلاج کے احوال مین کئی حالات ہین کہ لوگون نے اوسکو جداگانہ تصنیف
کئے ہین اور ۳۱۶ھ تین سو سولہ مین قوم بنی قرامطہ نکلی کہ اون کا فساد بہت ہوا اور خلیفہ اون کے
مقابلہ سے عاجز آیا اور اون کے خوف سے کئی سال تک حجاج مکہ شریف داخل نہین ہوئے
اور اہل مکہ کو مکہ سے خارج کر دئے اور ۳۱۷ھ تین سو سترہ مین داخل مسجد الحرام حجاج کو قتل
کئے اور لاشین اونکی بیر زمزم مین ڈالدئے اور حجر اسود کو اول تو اوسے بعد اوس کے اوسکو
اوکھاڑے اور مکہ معظمہ مین گیارہ روز رہکر حجر اسود اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے پھر دس برس تک
حجر اسود اون کے پاس رہا اور خلافت مطیع باللہ مین حجر اسود کا عود ہوا اور وہ اپنے
مقام مین نصب ہوا شیخ سیوطی کہتے ہین کہ اس طور منقول ہے کہ جب قرامطہ نے حجر
اسود کو لے گئے چالیس اونٹ اوسکی بار برداری مین ہلاک ہوئے اور جبکہ ارادہ حجر اسود کے
عود کا کئے حجر اسود کو ضعیف ناتوان اونٹ پر رکھکر لائے وہ اونٹ تازہ توانا ہوا محمد
ابن الربیع بن سلیمان سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ مین قرامطہ کے سال مین
مکہ معظمہ مین تھا اون سے سے ایک شخص میزاب کعبہ کے قلعے کے واسطے لیگیا اور مین
اوسکو دیکھ رہا تھا پس میرا صبر جاتا رہا اور مین کہا کہ حق تعالی تو بردبار ہے پس وہ مرد

فی سنہ ۳۰۱ھ حسین حلاج منصور کا قتل کیا جانا

فی سنہ ۳۱۶ھ قرامطہ کا مکہ معظمہ مین آنا

فی سنہ ۳۱۷ھ قرامطہ کا حجر اسود کو لیجانا

اپنے سر کے بل گرا اور مر گیا اور ابو طاہر قرمطی کو اوس کے فالج نہ ہوا اوپر چمک سے
اوس کا جسد پارہ پارہ ہوا اور مر گیا اخ اصل مقتدر باللہ صحیح الرائی اور جید العقل تھا لیکن
شہوات اور لذات کے طرف مشغول نہایت صاحب ذیل روایت کرتے ہین کہ خلیفہ مقتدر
باللہ کے پہ مبلغ دیکر بہکایا قرامطہ کو دیکر حجر اسود لاوین قرامطہ نے مثل حجر اسود کے دو پتھر
طیار کیا جبکہ رسول خلیفہ حجر اسود کو لینے کو آیا وہ سنگ مصنوع اوس کے روبرو رکھدئے
جبکہ رسول خلیفہ لینا لینا چاہا رسول خلیفہ نے ان قرامطہ کو کہا کہ ہمارے حجر اسود کے
دو علامتین ہین کہ وہ آگ مین نہین جلتا اور پانی مین نہین غرق ہوتا پس حسبوقت کہ اون
پتھرون کو آگ مین رکھدئے تو قریب تھا کہ وہ شق ہو جاوے پھر کہ پانی مین رکھے
تو غرق ہو گئے بعد جبکہ حجر اسود اصلی کو لائے نہ وہ پانی مین غرق ہوا اور نہ وہ
آگ مین جلا ستائیسوین شوال ۳۲۰ھ تین سو بیس ہجری مین قتل ہوا مدت خلافت اوسکی
چوبیس سال اور گیارہ دن ہے اوس کے ایام مین شیخ جنید بغدادی اور نسائی
صاحب سنن رضی اللہ عنہما وفات کئے بعد اوس کے القاہر باللہ ابو المنصور محمد ابن المعتضد
بن طلحہ بن المتوکل خلیفہ ہوا وہ نہایت خونریز بدخصلت متلون مزاج دایم الخمر تھا چھٹی
جمادی الاول ۳۲۲ھ تین سو بائیس خلع خلافت سے ہوا اور حالت حبس مین ۳۳۹ھ
تین سو اونچالیس مین وفات کیا اور اوس کے عہد مین امام طحاوی شیخ الحنیفہ وغیرہ
انتقال کئے بعد خلع اوس کے راضی باللہ ابو العباس محمد بن المعتضد ابن المعتضد طلحہ بن
المتوکل خلیفہ ہوا اور وہ سخی کریم ادیب شاعر محب علما رتھا اور طریقہ اوس کا طریقہ قدما
تھا اور وہ آخر خلیفہ کہ تدبیر فوج اور اموال مین یکتا ہوا کہ بعد اوس کے کوی ایسا
خلیفہ مدبر نہوا خلافت راضی کو بعد خلع خلافت قاہر ۳۲۲ھ تین سو بائیس مین ہوئی اوسی

سن مین مہدی جد خلفا المعز مین انتقال کیا ہر چند جا بلین اون کو خلفا فاطمی
کہتے ہین اس واسطے اون کو بنی فاطمہ ہونے کا دعوے تھا مگر یہہ سب غلط ہے اسواسطے
کہ جد مہدی کا مجوسی کا اور نام اوس کا عبد اللہ تھا اور وہ بلاد مغرب مین داخل ہو کر
دعوے کیا کہ آپ علوی ہون اور کوی علما اوس کے نسب مین سے نہین جانتے
اور وہ نہایت بیدین تھا اور حریص تھا اس امر کا کہ ملت اسلام زایل ہو جاوے اور
سنہ ۳۲۴ تین سو چوبیس سے اختلال امور خلافت عباسیہ مین پیدا ہو یہان تک کہ سنہ ۳۲۵
تین سو پچیس مین نہایت اختلال ہوا کہ ہر جائے کا عامل اوس جاے کا مختار رہوا اور
اور محاصل ملک کا خلیفہ کے پاس آنا موقوف ہوا اور خلیفہ راضی باللہ کے ہاتھہ مین
سوا ے بغداد اور سواد کے نرہا پس اوس کے وقت امیر المومنین تین ہوئی اور اندلس
مین امیر عبد الرحمن بن محمد الدموی اپنے تین امیر المومنین کہلایا اور مہدی محمدی عبیدی مصر
فیروان مین اور عباسی بغداد مین سنہ ۳۲۲ تین سو بایس سے تین سو ستائیس سنہ ۳۲۷ تک
حج کعبۃ اللہ اہل بغداد کا بباعث قوم قرامطہ کے موقوف ہوا پس سن ستائیس مین
ابو علی عمر ابن یحییٰ نے قرامطی کو اس باب مین لکھا پھر قرامطی نے فی اونٹ پانچ دینار
مقرر کر کے اذن حج کا دیا سبوطی کہتے ہین کہ پہلے حجاج سے خراج لینا اسی کے
وقت سے جاری ہوا بعد اوس کے متقی باللہ ابراہیم ہوا اور وہ نہایت عابد اور بہت
روزہ دار تھا کہ مقولہ تھا کہ ہمنشین سوائے کلام اللہ کے نہین چاہتا مگر فقط وہ
نام کا خلیفہ تھا اور تدبیر مملکت ابن عبد اللہ احمد بن علی الکوفی کے واسطے تھی اور
خلافت سابقہ کے امور مین اوس نے کچھہ تغیر اور تبدیل نہین کیا خلع خلافت اوس کا
سنہ ۳۳۳ تین سو تینتیس اور وفات اوسکی سنہ ۳۵۶ تین سو اون ساٹھہ

فصل
ذکر خلفا فاطمین کا مصر مین

فصل
خلافت مہدی اول خلفا فاطمین کا مصر مین

فصل
ذکر ابتدا احتجاج خراج لینے کا

فصل
خلافت متقی باللہ ابراہیم کی

مستکفی باللہ عبداللہ بن المکتفی باللہ خلیفہ ہوا بعد مہدی معز الدولہ جو اوس کا امیر تھا
خلیفہ پر غالب ہوا یہان تک پانچ ہزار درہم وزارہ خلیفہ کو دیکر خانہ نشین کیا مدت خلافت
اوسکی ماہ جمادی الثانی ۳۳۲ھ تین سو چونتیس مین ہوئی اور وفات اوسکا ۳۳۳ھ
تین سو اڑتیس مین بعد خلع خلافت ۳۳۸ھ تین سو چونتیس مین مطیع باللہ ابن مقتدر باللہ
خلیفہ ہوا اور معز الدولہ نے سو دینار روز فقط اوس کے مقرر کیا اور خلیفہ کو کچہ دخل
مملکت مین نہین تھا اور ۳۳۴ھ تین سو چونتیس مین اخشید صاحب مصر فوت ہوا اور نام
اوسکا محمد بن طغج الفرغانی تہا اور اخشید معنی اوس کے شہنشاہ ہے اور لقب ہر بادشاہ
ملک فرغان کا ہے جیسا کہ اصبہبد لقب بادشاہ طبرستان کا ہے اور وصول لقب ہے
بادشاہ ملک جرجان کا اور خاقان لقب ہے بادشاہ ملک ترک اور لقب ہے بادشاہ
ملک اشرکا اور ستہ و سامان لقب ہے بادشاہ سمرقند کا اور اخشید مرد شجاع تھا
اور صاحب ہیبت لقب تھا قاہر باللہ سے آگے والے مصر ہوا تھا اوس کے آٹھہزار
غلام تھے اور اوسی سن مین قایم عبیدی فوت ہوا اور بعد اوس کے ولی عہد فرزند
اوس کا منصور باللہ خلیفہ ہوا اور قایم اپنے والد سے بہی بیدین زاید ہوا اور ۳۳۹ھ
تین سو انچالیس ہجری مین حجر اسود اعادہ اپنے موضع اول پر ہوا اور اوس کیواسطے
طوق نقروی بنایا گیا اور اوس حجر اسود کو ملمع کیا اور محمد ابن نافع خزاعی کہتے ہین کہ
حجر اسود بعد داخل ہونے کے تامل سے جو دیکہا تو سیاہی فقط اوس کے سر مین تہی
باقی سفید تہا اور طول اوس کا بقدر یک ذراع کے تہا اور اوسی سن مین منصور باللہ
عبیدی فوت ہوا اوس کی جاے پر فرزند اوسکا بعد ولی عہد ہونے کے قایم ہوا اور
لقب اوس کا نزار بن احمد قرار پایا اوس نے قاہرہ مصر بنا کیا اور منصور باللہ نیک

سیرت تھا اپنے والد کے بعد ظلم و زیادتی کو اوسنے چھوڑ دیا پس آدمیون نے اوس سے
محبت پیدا کئے اور منصور کا بیٹا بھی نیک سیرت ہوا اور عہد مین مطیع کے سنہ ۳۵۱ تین سو
ایکاون ہجری مین بعض قوم لطارقہ الامن نے ناصر الدولہ ابن حمدان کے طرف دو شخص کو
بھیجے کہ وہ بارو کے جانب مین اپس مین ملحق اور متصل تھے اور عمر اون کی پچیس سال کی
تھی لیکن اون کو دو شکم اور دو ناف اور دو معدہ تھے اور دونون کی بھوک پیاس
اور حاجت بشری کا وقت بھی مختلف تھا اور ہر ہر کے واسطے دو ہات اور دو ران اور
دو ساق تھے دو عضو تناسل تھے اور ایک اوس مین رغبت عورتون کے طرف اور
دوسرا مرد کے جانب کرتا پھر ایک شخص اون مین سے مر گیا اور دوسرا زندہ رہا چند
روز زندہ رہا پس مردہ بدبوے پیدا کیا اوس وقت ناصر الدولہ نے اطبا کو جمع کیا کہ
مردہ کو زندہ سے جدا کرین مگر اطبا اوسپر قادر نہین ہوے پھر زندہ بھی بدبوی سے
میت کے مریض ہوا اور مر گیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ وزرا اور امرا کا لقب عہد مین
مطیع کے ناصر الدولہ سیف الدولہ معز الدولہ ہوا کہ سابق مین سے خلیفہ کے عہد مین
وزرا کا یہہ لقب دیکھنے مین نہین آیا معلوم یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لقب اوسی کے عہد سے
ایجاد ہوا وہ طریقہ آج تک سلاطین اسلام مین جاری ہے سنہ ۳۵۳ تین سو
ستاون مین بادشاہ قرامطہ نے دمشق لیا اور اسی سن مین کوی ملک شام
اور ملک مصر سے حج کو نہین گیا پھر اوسنے ارادہ کیا کہ مصر لیوے پس معز باللہ خلیفہ
عبیدی نے مصر لیا اوس وقت بالکلیہ رفض اقلیم مغرب اور مصر اور ملک عراق مین تمام ہوا
اور وجہ اوس کا یہہ ہوا کہ کافور خشیدی صاحب مصر جسوقت کہ مرا انتظام مین فتور ہوا
اور مال کی قلت ہوئی کہ لشکر برطرف ہوے پھر ایک جماعت نے معز کے پاس خط کہا

کر لشکر بھیجے اور وہ لوگ ملک مصر اوس کے تفویض کریں اور معز باللہ نے اپنا غلام
جوہر قاہر نھا ہزار سوار دیکر بھیجے اور مالک مصر ہوا اور مصر ہین دار الامارت معز
باللہ کے واسطے تیار کیا سنہ ۳۵۹ تین سو اون سٹ ہجری مصر ہین اور سن سات دمشق
موذنین پر حکم دیا کہ اذان ہین حی علی اخیر العمل کہین اور یہہ امر جاری بھی ہوا اور سنہ ۳۶۳
تین سو ترسٹ ہین مطیع نے خلع خلافت کر کے اپنے فرزند طائع اللہ کو خلافت تفویض
کیا اور سنہ ۳۶۴ تین سو چوسٹ ہین وفات کیا اور اوس کے عہد مین ابوبکر شبلی
رضی اللہ عنہ اور کرخی شیخ حنیفہ اور ابن حبان صاحب صحیح وفات کئے من بعد
طائع باللہ ابوبکر عبد الکریم ابن مطیع خلیفہ ہوا اول سال خلافت یعنے سنہ ۳۶۳ تین سو
ترسٹ ہجری مین خطبہ عباسیہ حرمین شریفین سے اٹھ گیا اور خطبہ معز لدین اللہ
خلیفہ عبیدی کا پڑہا گیا پھر سنہ ۳۶۴ تین سو چوسٹ ہجری مین عضد الدولہ نے طائع کے
طرف سے اطراف مین اشتہار جاری کیا کہ عضد الدولہ پر امور خلافت مستقر ہین اس
باعث سے فیما بین عضد الدولہ اور طائع کے کچہ رنج ہوا ہوا اس باعث سے طائع کا
خطبہ بغداد سے موقوف ہوا بعد ایک ماہ چند روز کے پھر جاری ہوا اور اسی
سن مین رفض مصر اور شام اور مشرق اور مغرب مین شایع ہوا اور جانب خلیفہ
عبیدی سے منادی ہوئی کہ تراویح موقوف کی گئی پھر تین سو ترسٹ سنہ ۳۶۳
کو طائع باللہ نے عضد الدولہ کو خلعت سلطنت پھنانا اور تاج جوہر اس کے
سر پر رکھا اور اپنا ولی عہد کیا مگر سن بہتر عضد الدولہ مر گیا طائع نے اوسکی جائے
پر اوس کے فرزند صمصام الدولہ کو ولی عہد کیا اور سنہ ۳۸۱ تین سو اکیاسی مین خلع خلافت
طائع باللہ سے ہوا اور سنہ ۳۹۳ تین سو تریانوے مین اوس کا وفات ہوا مدت

ف
دیگر ارشاد حی علی
خیر العمل اذان
مین اہل تشیع کے
پاس جاری ہوا

ف
دیگر خلافت
طائع اللہ کا

ف
وفات شبلی
و کرخی

ف
بیان ارشاد اثنا ایع
ہونا مذہب رفض کے
مصر اور شام اور
مشرق اور مغرب
مین سنہ

خلافت اوسکی سترہ سال اور نو ماہ ہے پھر قادر باللہ احمد بن اسحاق بن المقتدر
خلیفہ ہوا اور بھی شخص دیانت دار اور تہجد گذار اور کثیر الصدقات تھا اور اوس نے
کتاب علم اصول فقہ مین بھی تصنیف کیا کہ فضایل صحابا اور تکفیر معتزلہ اور قائلین
بخلق قران کے کیا اور یہہ ہر جمعہ مین پڑہے جاتا تھا ۴۲۲ھ چار سو بائیس مین قادر باللہ
وفات کیا مدت خلافت اوس کی اکتالیس سال تین ماہ ہین اور قادر باللہ کی
خلافت مین سلطنت سلطان محمد ابن سبکتگین کے اور غلبہ اوس کا خراسان پر
ہوا وفات اوس کی ماہ ذیحجہ ۴۲۲ھ چار سو بیالیس ہجری مدت خلافت اوسکی اکتالیس
سال ہوئی بعد اوس کے قایم بامر اللہ ابن قادر باللہ خلیفہ ہوا یہہ شخص صاحب جمال
دیندار تھا صاحب یقین بہی اور ادیب عادل تھا پھر ۴۴۵ھ چار سو پچاس ہجری کو
بساسیری ترکی بغداد مین داخل ہوا اور اوس کے ساتھ مصری جھنڈے تھے پھر ایکماہ
تک جنگ فیما بین اوس کے اور خلیفہ کے رہا یہان تک کہ اوس نے خلیفہ کو گرفت
کر لیا اور اوسکو شہر فرغانہ مین لیجا کر حبس کیا پھر طغرلبک نے بساسیری پر فوج کشی
کیا اور بساسیری کو قتل کر کے سر اوس کا بغداد شریف مین بھیجا اور خلیفہ کو واپس لانے
مین بھیجا اور ۴۴۶ھ چار سو چھیالیس ہجری مین ظاہری عبیدی صاحب مصر فوت ہوا
اور جاے اوسکی مستنصر فرزند اوسکا قایم ہوا اور ساٹھ برس چار ماہ خلافت کیا
ذہبی کہتے ہین کہ کوی خلیفہ یا سلطان کو مین نہین جانتا ہون کہ اتنی مدت تک
خلافت کیا اور ۴۵۵ھ چار سو پچاون مین ایک لڑکی بابل الازج مین پیدا ہوی
کہ اوسکے دو صورت اور دوسرا اور دو کردنین تھین اور اوس سن مین ایک ستارہ
چمکا کہ اسی سے ایک شب مین شعاع عظیم مثل چاند کے نکلی کہ اوس سے

ف
خلافت قایم بامر اللہ ۴۲۲ھ

ف
خلافت قایم بامر اللہ ۴۴۵ھ

ف
پیدا ہونا لڑکی عجیب الخلقت کا
دو صورت اور دو گردن
حدیث ذکر کیا ہے
قرب قیامت کا اوس سے

آدمیون کو ہیبت پیدا ہوئی اور وہ دس رات تک ویسا ہی رہا پھر بعد اوس کے
روشنی کم ہوتے گئی یہان تک کہ وہ ستارہ غایب ہوگیا اور ۴۶۳ھ چار سو باسٹ
ہجری مین امیر مکہ نے سلطان الب ارسلان کو لکھا کہ خطبۂ عباسیہ قایم اور خطبہ
مستنصر مصری کا موقوف ہوا اور اذان مین حیّ علی خیر العمل متروک ہوا
اور ۴۶۵ھ چار سو پینسٹ ہجری مین سلطان الب ارسلان مقتول ہوا اور اوسکی
جائے پر اوس کا فرزند ملکشاہ ہوا اور اپنا لقب جلال الدولہ رکھا اور تدبیر ملکی
نظام الملک کو تفویض کیا اور اوسکو ملقب بہ اتابک کیا اور معنے اتابک امیر والد کے
ہین اور پہلے لقب اتابک اسی سے ابتدا ہوا اور ۴۶۷ھ چار سو سینسٹ مین خلیفہ مر گیا
اور مدت خلافت اسکی پینتالیس سال مین اوس کے عہد مین قدوری شیخ الحنیفہ
اور ابو علی ابن سینا شیخ الفلاسفہ اور ابو نعیم صاحب حلیہ اور ابو طیب الطبری ابن
عبد اللہ اور قاضی رضاوی اور سلطان محمد ابن سبکتکین وفات پہر مقتدی بامر اللہ
ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن القایم بامر اللہ خلیفہ ہوا کہ سن اوسکا وقت خلافت
اونیس برس تین ماہ تھا اور اوس کے وقت مین خیرات کثیرہ ظاہر ہوئی اور آثار
حسنہ شہرون مین پیدا ہوئے اور بہت سے امور شرعی جو مٹ گئے تھے
اوس نے جاری کیا اور یہہ شخص نہایت دیندار قوی النفس عالی ہمت تھا اور
۴۷۰ھ چار سو سینسٹ مین عہد خلافت مین اوس کے خطبہ خلفاء عبدیہ مکہ معظمہ
مین جاری ہوا اور اوسی سنہ مین نظام الملک نے منجمین کو جمع کیا اور نیروز اول
نقطۂ حمل کو قرار دیا اور اول اوس کے نیروز اول وقت حلول آفتاب نصف حوت کے
تھا اور جو کہ نظام نے کیا پہر ۴۷۹ھ چار سو انیاسی مین خطبہ عبدیہ حرمین شریفین مین

ف ذکر خلافت مقتدی بامر اللہ

موقوف ہوا اور خلیفہ مقتدے کا خطبہ جاری ہوا وفات خلیفہ ۴۸۷ھ چار سو ستیاسی
ہجری کو ہوا اور اوس کے عہد مین عبد القاہر جرجانی اور امام الحرمین اور
واسمعانی اور بزودی شیخ الحنفیہ وفات پائے پھر مستظہر باللہ ابو العباس
احمد بن مقتدے باللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہہ شخص صاحب مروت کریم
الاخلاق تھا اور اعمال خیر مین بہت جلدی کرتا اور خط اوس کا بہت درست تھا
مگر ایام خلافت اوس کے مضطرب رہے اور اوس مین واقعات جنگ بہت
درپیش آئے اور پہلے سال ایام خلافت اوس کی کہ ۴۸۷ھ چار سو ستیاسی
تھا مستنصر عبدی صاحب مصر فوت ہوا اور بعد اوس کے فرزند اوسکا مستعلی
باللہ احمد قایم ہوا پھر ۴۹۵ھ چار سو پچانوے مین فوت ہوا اور بجاے اوس کے
فرزند اوسکا آمر باحکام اللہ طفل بنجالہ قایم ہوا اور ۵۱۲ھ پانسو بارہ
ہجری مین خلیفہ عباسی مستظہر باللہ وفات پایا اور اوس کے عہد مین خطیب
تبریزی اور غزالی اوشاشی وفات کئے بعد اوس کے مسترشد باللہ فرزند
اوسکا ابو منصور الفضل خلیفہ ہوا اور یہہ خلیفہ صاحب ہمت عالی اور صاحب شہامت
اور صاحب رائے اور صاحب ہیبت تھا کہ اوس کے وقت مین امور خلافت ضبط
ہوئے اور مرتب ہوئے اور خلافت کا نام اوس نے زندہ کیا اور ارکان لشکر کو
مظبوط کیا اور خود اپنے ذات سے اوس نے حرب کیا کہ عہد خلافت مین اوس کے
مخالفین بہت تھے بالاخر معرکہ جنگ عراق مین ۵۲۵ھ پانسو پچیس مین شہید
ہوا اور ۵۲۴ھ پانسو چوبیس مین آمر باحکام اللہ صاحب مصر بالواسطہ مقتول
ہوا اور اوسکا ابن عم حافظ عبد المجید بن محمد بن مستنصر قایم ہوا اور خلیفہ

مسترشد کے ایام مین شمس الایمہ ابو الفضل اور محی السنہ البغوی اور ابن الفہام المقرے اور حریری صاحب المقامات رحلت پائے پھر راشد باللہ ابو جعفر منصور بن المسترشد باللہ خلیفہ ہوا اور یہہ خلیفہ فصیح اور ادیب شاعر صاحب شجاعت نیک سیرت تھا پھر ۵۳۰ھ پانسو تیس ہجری مین خلع خلافت اوس کا ہوا اور ۵۳۲ھ پانسو بتیس مین مقتول ہوا پھر مقتفی لامر اللہ ابو عبید محمد ابن مستظہر باللہ خلیفہ ہوا اور سبب لقب اوس کا یہہ ہے کہ قبل روز خلافت کے اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت نے فرمایا صیصل هذا لامر الیك فاقتف امر اللہ یعنی قریب ہے یہہ امر خلافت تجھہ تک پہونچے گی تو اقتضا امر الٰہی کر اور عہد مین اوس کے ۵۴۲ھ پانسو چوالیس مین حافظ لدین اللہ صاحب وفات پائے پایا اور اوسکی جائے پر ظافر باللہ اسماعیل قرار پایا اور وہ بھی ۵۴۹ھ پانسو اونچاس ہجری مین وفات پایا خلیفہ مقتفی لامر اللہ نہایت دیندار اور سخی اور صاحب مروت اور صاحب ہیبت تھا ابن جوزی کہتے ہین کہ ایام مقتفی مین بغداد اور ممالک عراق خلفا کے ہات مین سے نکل گیا اور کوئی مخالف باقی نرہا قبل اس کے ایام مقتدی سے اوس کے وقت تک طوایف الملوک تھی اور خلیفہ کے واسطے سوائے رسم خلافت کے کچھہ نہ تھا پھر روز بروز اوسکی شوکت زایل ہوتی رہی یہان تک کہ شب یک شنبہ دوسری ربیع الاول ۵۵۵ھ پانسو پچپن ہجری کو وفات کیا اور اوس کے عہد مین زمخشری اور قاضی عیاض اور شہرستانی صاحب کتاب ملل ونحل وفات کئے پھر مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن مقتفی بامر اللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ عادل اور نرم دل تھا

ذکر وفات امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ

خلافت راشد باللہ

خلافت مقتفی لامر اللہ

ذکر وفات ابو الفضل شہرستانی صاحب کتاب ملل ونحل

خلافت مستنجد باللہ

اور مفسدین پر بہت سخت تھا ایک وقت ایک شخص مفسد کو اوس نے قید کیا تھا
ایک مدت تک پھر ایک شخص خلیفہ مستنجد کے پاس حاضر ہوکر کہا کہ مین دس ہزار
دینار اوس کے طرف سے فدیہ دیتا ہون اوسکو رہا کر خلیفہ نے کہا کہ مین دس ہزار
دیتا ہون کہ تو اوس محبوس کا مثل کو مجھہ پاس لاتا کہ اوسکو بھی قید کرون اور
لوگون کو اوس کے شر سے بچاون ابن جوزی لکھتے ہین کہ خلیفہ مستنجد باللہ
بہت صاحب عقل اور تیز طبیعت تھا نظم و نثر بھی اوسکی نہایت درست تھی
آٹھوین ربیع الثانی ۵۶۶ھ پانسو چھیاسٹ وفات کیا اور پہلے سال خلافت
مین فائز باللہ صاحب مصر وفات کیا اوس کی جائے عاضد لدین اللہ قایم
ہوا کہ یہہ آخر خلفاء بنی عبد ہے بعد دولت ایوبیہ مصر مین شروع ہوئی اور
ابتدا دولت ایوبیہ کا یہہ ہے کہ ۵۶۲ھ پانسو باسٹ مین سلطان نور الدین
امیر اسد الدین شیرکوہ کو دو ہزار سوار دیکر مصر پر بھیجا امیر مذکور نے دو ماہ
تک محاصرہ مصر کیا پھر صاحب مصر اہل فرنگ سے پناہ چاہا اہل فرنگ اوسکی
تائید کے واسطے دمیاط سے داخل ہوئے پھر امیر اسد الدین شہر صعید کیطرف
سفر کیا اور فیابین امیر صاحب اور مصر کے جنگ واقع ہوا کہ امیر مذکور باوجود قلت
لشکر اور کثرت جماعت عدو کے فتح پایا اور ہزار ہا اہل فرنگ کو قتل کیا پھر
شہر اسکندریہ کے طرف متوجہ ہوا کہ اوس مین صلاح الدین یوسف بن ایوب
برادر زادہ اسد الدین کا محصور تھا پھر ۵۶۴ھ پانسو چوسٹ ہجری اہل فرنگ مصر پر
غلبہ کئے پھر سلطان نور الدین نے صاحب مصر نے پناہ چاہا پھر سلطان موصوف
اسد الدین کو بھیجا جبکہ یہہ سنے اہل فرنگ نے راہ فرار اختیار کیا پھر اسد الدین مصر مین

بلاد اندلس اور چین مین پڑہا گیا یا نہیہ عدل و انصاف اوس کے مزاج مین تھا
اور رعیت پر ظلم کرتا یہان تک کہ ابن جوزی سے ایک روز پوچھا کہ افضل البشر
بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے ابن جوزی نے کہا کہ افضلہم
من کانت ابنتہ تحتہ اور قدرت نہین رکہا اس امر کی کہ تصریح کرین کہ افضل
البشر سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین اور اوس کے عہد مین ۵۸۹ھ پانسو
انیانوے سلطان صلاح الدین وفات پایا اور ملک مصر مین اوس کے فرزند عزیز والد
عثمان الملک العزیز اور ملک دمشق اوس کے فرزند ملک الافضل نور الدین علی
اور حلب مین اوس کے فرزند ملک الظاہر غیاث الدین غازی کو تفویض کیا اور
۵۹۰ھ پانسو نوے مین سلطان طغرلبک شاہ ابن ارسلان ابن طغرلبک بن
محمد بن ملک شاہ وفات کیا آخر ملوک سلجوقیہ سے ذہبی کہتے ہین کہ عدد ملوک سلجوقیہ
کی بیس اور چند ہین اول اوسکا طغرلبک ہے کہ خلیفہ قایم بامر اللہ نے اوسکو
بغداد مین اعادہ کیا اور مدت دولت اونکی ایک سو ساٹ سال ہین اور
۶۰۱ھ چھ سو چھ مین ابتدا امر تتار ہوا اور ۶۲۱ھ چھ سو اکیس مین خلیفہ ناصر نے
کعبۃ اللہ کا پردہ دیباج اخضر کا کیا پہر دیباج اسود کا چنانچہ ابتک وہی رواج جارے
ہے وفات خلیفہ ناصر لدین اللہ ۶۲۲ھ چھ سو بائیس کو ہوا اوس کے
عہد مین شیخ احمد بن الرفاعی الزاہد اور برہان الدین المرغینانی صاحب ہدایہ اور
قاضی خان اور امام فخر الدین رازی اور ابو السعادات ابن اثیر صاحب
جامع الاصول اور شیخ نجم الدین کبیر رحمت اللہ علیہم وفات پائے پہر ظاہر بامر اللہ
ابو محمد محمد بن ناصر لدین اللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کتاب کامل مین لکہتے ہین کہ جسوقت
ظاہر بامر اللہ خلیفہ ہوا اوس نے عدل اور احسان ظاہر کیا کہ کوئی قسم کہا لی کہ اوس سے کوئی شخص لے

کہ بعد عمر بن العزیز کے کہ اوس کے مثل کوئی نہین ہر آینہ وہ شخص سچا ہو گا اسواسطے
کہ بہت اموال اور زمین اوس کے والد اور اجداد کے وقت غصب ہوئی
تھی مستحقین پر پھیر دیا تیرھوین رجب ۶۲۶ چھ سو چھبیس ہجری کو خلیفہ ظاہر کا وفات
ہوا اور مدت خلافت اوسکی نو ماہ اور چند روز ہے اور خلیفہ ظاہر نے اپنے
والد سے اور انھون نے ابو صالح نصر بن عبد الرزاق بن سید عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن ظاہر بامر اللہ خلیفہ
ہوا ابن نجار کہتے ہین کہ خلیفہ موصوف عدل کو رعایا مین پھیلایا اور عدل اور
انصاف کو اختیار کیا اور اہل علم کو نزدیک کیا اور مساجد اور مسافر خانے
اور رباط بنایا اور قلع اور قمع متمردین کیا اور سنت کو افشا کیا اور آدمیون کو
طریقہ نیک پر لگایا اور جہاد پر قایم ہوا اور قوم تتار نے ملکون کا ارادہ کیا
پھر اوسکا لشکر اوس قوم سے ملاقی ہو کر ہزیمت دیا اور اوسکا یہ مقولہ تہا کہ اگر مین
زندہ رہون تو سب ملک قوم تتار سے لون گا ذہبی لکھتے ہین کہ اوقاف مستنصر کے
چند اور ستر ہزار مثقال زر کو پہونچ گئے اور کتب نفیسہ اوس کے پاس ایکسو ساٹ
حمل پہونچے اور بہت علماء ہر فن کے اوسکے پاس تھے پھر جب ۶۴۰ چھ سو چالیس
مین مستنصر وفات پایا اور اوس کے عہد مین سکاکی صاحب مفتاح اور حافظ
عز الدین علی ابن الاثیر صاحب تاریخ وانساب واسد مغلیہ اور شیخ شہاب الدین
سہروردی صاحب عوارف المعارف اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہم
وفات کئے پھر مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن مستنصر باللہ خلیفہ ہوا کہ یہ آخر خلفاء
عراقین ہے شیخ قطب الدین سے شیخ سیوطی نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مستعصم

ف خلافت مستنصر باللہ سنہ ۶۲۳

ف ذکر وفات سکاکی صاحب مفتاح

ف ذکر وصال شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ محی الدین ابن عربی کا سنہ

ف ذکر خلافت مستعصم باللہ سنہ

کریم حلیم سلیم الباطن دیانت دار متمسک بالسنۃ مثل والد اور جد اپنے تھا یہ کن مثل جد اور والد اپنے ہوشیاری اور بلند ہمت مین نہین تہا اس باعث سے جو وزیر اس کا موئد الدین علقمی رافضی تہا اسکی طرف مائل ہوا اسکی ہی باعث تمام تباہی خلافت اور ملک مین ہوئی کہ اس نے خلیفہ کے ساتھ جس طور چاہا کھیلا معاملہ کیا اور باطن مین قوم تاتار سے اتحاد پیدا کیا اور ان کا خیر خواہ بنا اور ان کو اس بات کی خواہش دلایا کہ تم بغداد کو لے لیوا ور دولت عباسیہ کو مٹادو اور غرض اس وزیر رافضی کی اس سے یہہ تہی کہ جب دولت عباسیہ مٹ جاوی ایک خلیفہ آل سیدنا علی المرتضوی رضی اللہ عنہ سے قایم کرے پہر جبکہ کوئی اخبار تتار کی آتی خلیفہ سے اخفا کرتا اور اخبار خلیفہ تتار سے اطلاع دیتا یہان تک کہ اسکے جو حاصل ہوا سو ہوا اور ۶۵۴ھ چہہ سو چون ہجری مین آتش مدینہ طیبہ مین ظاہر ہوئی اور مثل پہاڑون کے جنگل کو گھیر لی اور یہہ لہر زیادہ یکماہ سے رہا اور یہہ وہ آتش تہی کہ جسکی خبر حضرت نے قبل فرمائے تہے بالجملہ قوم تتار کا شر سب طرف تزائد ہونا شروع کیا خلیفہ اور لوگ اس سے غفلت مین تہے اور وزیر علقمی نہایت حرص رکہتا اسبات پر کہ دولت عباسیہ زایل ہووے اور خاندان علوی مین خلافت آوے اور مستعصم والد مستعصم نے بہت لشکر جمع کیا تہا اپنہمہ قوم تتار سے مصالحت سے پیش آیا اور ان کو خوش رکہتا جبکہ مستعصم خلیفہ ہوا کہ وہ عقل سے خالی تہا وزیر نے صلح دیا کہ اکثر لشکر طرف کیا جاوے اور مصالحت تتار کے ساتھہ مقصود لشکر رکہنے کا حاصل ہوتا ہے اور پہر وزیر قوم تتار کو لکہا کہ اوران کا داخل ہونا اپنے بلاد مین سہل بیان کیا اور قوم تتار سے

یہہ بات کی خواہش کیا کہ خود ان کے طرف سے نائب ہوے انھون نے اس
امر کو قبول کیا پھر قصد مصمم بغداد کا قوم تتار کے خلاصہ حال قوم تتار شیخ سیوطی
لکھتے ہین اور عبد موافق عبد اللطیف سے نقل کرتے کہ وہ حدیث دردناک کہ
تمام دنیا کی مصائب نسبت اورون کے چھوٹے ہوتے ہین یہہ قوم زبان انکی
ملی ہوئی ہے زبان اہل ہند کے ساتھہ اور وہ لوگ بہ نسبت ترک کے
چوڑی صورت کشادہ سینہ سبک جسم گندم گون تیز حرکت جسم ہے اور ان کے
اخبار کسیکو نہین پہونچتی اور ان کے پاس کوئی جاسوس بھی جانے کی قدرت نہین رکھتا
اس واسطے کہ دوسری ملک کا آدمی اون کے سات مشابہت نہین رکھتا
اور جس وقت کہ کسی طرف جانے کا ارادہ کرتے اپنے ارادہ کو اخفا کرتے
اور منزل مقصود کو پونچنے تک کچھہ ارادہ اون کا معلوم نہوتا اس واسطے کوئی
اہل شہر کو حال پونچنے تک معلوم نہوتا اون کو لوگون کی اخبار پھونچنے بھی تین
اون کے مانند مردون کی جنگ کرتے اور اکثر سلاح اون کا پتھر تھا اور خوراک
ان کی گوشت کہ میسر آتا اون کی قتل مین کسی کا استثنا اور ابقا نہین تھا کہ
مردون کو اور عورتون کو اور بچون کو قتل کرتے اور قصد ان کا خراب کرنا
بنی نوع انسان کا تھا قصد ملک و مال نہ تھا اور مورخین کہتے ہین کہ بلاد تتار کفر افرین
بلاد جس کے ساکنین صحرا ہین اور وہ مشہور بہ عذر و فساد ہین اور سبب ظاہر ہونے
ان کا یہہ ہوا کہ اقلیم چین بہت واسع ہے کہ دورہ اقلیم مذکور کا شش ماہ راہ ہے اور چین کے چھہ
ملک ہین اور ان سب کا ایک حاکم بڑا ہے کہ اوس کا لقب القان الکبیر ہے
اور اقامت گاہ اسکی شہر طمعاج ہے کہ وہ بہ تحت اوامر مانند خلیفہ مسلمین کے ہے اور ہر ملک کا بھی ایک

یک حاکم ہے پس یک ملک کے حاکم [illegible] شش خان ہے کہ چنگیز خان
کی پھپھی سے نکاح کیا تھا اور چنگیز خان قوم تتار [illegible] اپنی پھپھی کی ملاقات کو
آیا اوسوقت کہ اوسکا شوہر مر گیا تھا اور چنگیز خان کے ہمراہ کشلو خان بھی تھا
پھر پھپھی چنگیز خان کی اپنے برادر [illegible] چنگیز خان کو کہی کہ بادشاہ اس ملک کا
ولد فوت ہو تو اوسکا قایم مقام ہو جا چنگیز خان اور اوس کے ساتھ قوم مغل کی
ہوئے پھر ایلچی کو معہ ہدایا القان اکبر کے طرف بھیجا اوس نے بہت غصہ ہوا
اور گھوڑے جو کہ اوس کے طرف ہدیہ گئے تھے اون کے کان کاٹنے کا
حکم دیا اور اون کو نکالدیا اور ایلچیون کو قتل کیا اسواسطے کہ قوم تتار جنگلی
لوگ ہین کہ یہہ کبھی سابق مین بادشاہ نہین ہوئے تھے پھر یہہ بات کہ یہہ
چنگیز خان اور کشلو خان نے سنے ہر دو اپسمین عہد تائید کیے اور الغقدر
اکبر سے مخالف ہوئے اور اون کے پاس بہت جمع ہوئے پھر الغان اکبر سے
برامقابلہ واقع ہوا الغان اعظم کی شکست ہوئی اور اوس کے ملک کو لے لیے
پھر شہر اون کا اور زاید ہوا اور حکومت فیمابین چنگیز خان اور ہلاکو کی مشترک رہی یہہ
بلاد ختا تک جو نواحی چین ہے اوس طرف گیا اور اوسکو بھی لیا پھر کشلو خان
مر گیا اور اوسکے قایم مقام فرزند اوسکا ہوا لیکن چنگیز خان نے اوسکو ناچیز کر دیا
اور آپ تنہا حاکم مستقل ہوا اور قوم تتار سب اوسکے مطیع ہوئے اور
چنگیز خان اعتقاد الوہیت کیا اول خروج اوس کا سنہ ۶۰۳ چھ سو چھہ ہجری مین
اون کے بلاد مین نواحی ترک اور فرغانہ کے طرف ہوا شیخ سیوطی بسطابن
جوزی بھی روایت کرتے ہین کہ اول ظہور تتار ملک ماوراء النہر مین سنہ ۶۱۵

چھ سو پندرہ ہجری کو ہوا پس بخارا اور سمرقند کو بھی اور اس کے ساکنین کو قتل کئے
پھر خوارزم شاہ بادشاہ خراسان کا محاصرہ کئے پھر قوم تتار نے کسی شخص مقابل اپنے
نہین پائے تمام شہرون مین قتل اور قید کرتے ہوئے مثل پرندون کے سریع
سیر اودھر یہان تک کہ اسی سال مین ہمدان اور قزوین تک اسی سال
مین ہو پہنچے ابن اثیر اپنی کتاب کامل مین کہتے ہین کہ حادثہ تتار حوادث عظیمے اور
مصائب کبیرے سے ہے کہ مثل اوس کا نہین ہوا تمام خلایق عالم اور مسلمانونکے
واسطے قاضی ہو پس اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالے جب سے کہ عالم پیدا کیا
ایسی مصیبت مین لوگ مبتلا نہین ہوئے تو وہ صادق اور سچا ہے اسواسطے کہ
اون کا شر و فساد مثل ہوا اور ابر کے اوٹھا اسواسطے کہ یک قوم تتار اطراف
چین نکلی اور قصد بلاد ترکستان کئے مثل کاشغر اور شاش عرق کئے پھر اوس سے
بخارے اور سمرقند کو گئے اور اوس کے ساکنین کو قتل کئے پھر ایک گروہ اونکی
خراسان کے طرف گئی اور اوسکو خراب اور تباہ کی اور ایک گروہ آئی اور ہمدانکو
حد عراق تک گئی پھر قصد روز رحان کا اور اوسکے نواحی کیا اور اوسکو ویران کیا
ایک سال سے کم عرصہ مین اوس کے مثل کوئی سنا نہین پھر اور سحان سے
درہند شروان کے طرف گئی اور اوس کے شہرون پر قبضہ کئے پھر وہان سے
شہر لاہ اور لکن کے جانب گئی وہان کے لوگون کو قتل کئے قید کئے پھر وہان سے
قفچاق کہ وہان قوم ترک کثیر العدد ہین پس جو لوگ وہان حاضر تھے اون کو قتل
کئے اور باقی لوگ بھاگ گئے اور وہ بلاد اون کے قبضہ مین آیا اور ایک جماعت
شہر غزنہ اور اوس کے نواحی کے طرف اور اور کرمان کے جانب گئی اور

ویسا ہی کی بلکہ اوس سے بہت سخت قتل کئے کہ ایسا کوئی کان نہین سنا اسواسطے کہ
سکندر جو تمام دنیا کا مالک ہوا اتنا جلد مالک نہین ہوا بلکہ قریب دس سال کے
بادشاہ اوس بلاد کا ہوا اور اوس نے کسیکو قتل نہین کیا بلکہ طاعت کے سات
راضی ہوا اور یہہ قوم تتار اکثر آبادی دنیا کو مالک ہوئے جو بہتر اور آباد جائے
تھی اون کے قبضہ سے باقی نہین رہی اور جن بلاد مین کہ وہ قوم نہین داخل ہوئی
وہ سب اون سے مغلوب اور خایف تھی اور یہہ سب معاملہ قریب ایک سالمین
طے پہر وہ محتاج رسد اور غلبہ طرف نہین تھی اسواسطے کہ اون کے گائے گھوڑے
گائے اور گھوڑے تھے کہ اون کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے اون کے
وہ اپنی سم سے زمین کو کھودتے اور نبات صحرائی کی جڑین کھاتے اور قسم غلہ
کو جانتے بھی نہین اور دینداری اونکی یہہ تھی کہ وہ آفتاب کو وقت طلوع سجدہ
کرتے اور تمام چارپایون کو اور بنی آدم کو کھاتے اور نکاح کو نہین جانتے بلکہ
ایک عورت کئی مردون کے پاس جاتی الحاصل جبکہ ۶۵۶ھ چھ سو چھپن ہجری
داخل ہوئی دو لاک قوم تتار کہ افسر اونکا ہلاکو تھا بغداد کو پہونچے پہر لشکر خلیفہ
اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور مقابلہ قوم تتار سے پسپا ہوا اور قوم تتار
روز عاشورہ محرم داخل بغداد ہوئی پہر وزیر نے خلیفہ مستعصم سے کہا کہ اوس
قوم سے صلح کی جاوے اور وزیر نے کہا خلیفہ کو کہ تم قوم تتار کے طرف جاؤ
اور مین صلح کی بات چیت کرتا ہون اور اس امر مین اپنی ذمہ داری اون کی طرف سے
کیا ہون پہر قوم تتار کے پاس وزیر جاکر آیا اور کہا شاہ تتار اس امر کی رغبت
کرتا ہے کہ اپنی لڑکی تیرا لڑکا امیر ابی تجھکو دیوے اور تجھکو اپنے منصب خلافت پر

باقی رکھے جیسا کہ صاحب روم کو اپنی سلطنت پر باقی رکھا اور تجھہ سے شاہ
تتار ارادہ کرتا ہے کہ تو شاہ تتار کی اطاعت کرے جیسا کہ تیرے اجداد نے سلاطین
سلجوقیہ کی اطاعت کئے پھر اپنا لشکر لے کر پلٹ جاوے گا پس ضرور ہے کہ مولانا
کو یہہ بات قبول فرمائین اسواسطے کہ اس مین خون ریزی مسلمانون کی ہے
اور ممکن ہے کہ آپ بعد جیسا چاہین ویسا کرین لیکن اب ضرور ہے کہ خلیفہ کو
اون کے طرف جاوے پھر خلیفہ نے چند امرا لیکر شاہ تتار کے طرف گیا
اور ایک خیمہ مین روبرو اوترا اور وزیر خیمہ مین داخل ہوا اور امرا و علما اور مشایخین کو
اس حیلہ سے طلب کیا کہ عقد نکاح فیما مین فرزند خلیفہ اور دختر شاہ تتار کے
یا عقد صلح فیما مین قرار پایا پھر سب حاضر ہووین پھر گروہ گروہ علما امرا اعزا
واسطے حضوری مجلس بغداد سے نکلنا شروع ہوے پھر جماعت امرا کی
یا اعزا یا علما نکلتے وہ تہہ تیغ قوم تتار ہوتے یہان تک کہ جو بڑے بڑے
لوگ علما اور اعزا اور امرا و اعیان خلافت تھے سب کے سب تہہ تیغ ہوئے
من بعد بغداد کے پل کو جو کشتیون کا ہے کھینچ لئے تاکہ کوی شخص بغداد سے
پار نہووے اور تیغ اہل بغداد پر چلانا شروع کئے چالیس دن کے قریب تک
یہان تک کہ مقتول دس لاک سے زاید ہوئے اور جو وزیر ارادہ کیا تھا وہ
بھی بز آیا اوسکو بھی نہایت ذلیل خوار کئے اور بعد اوسکے وزیر زیادہ ایام
زندہ بھی نرہا اور خلیفہ بھی مقتول ہوا ذہبی کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ خلیفہ کا
دفن بھی نہ ہوا ہووے اور بغداد مین کوئی شخص باقی نرہا مگر وہ کہ جو بادلی وغیرہ مین
چھپا ہووے اور خلیفہ کے ساتھہ اوسکے اہل و اولاد اور اعمام بھی قتل ہوے اور

اور یہہ یک بلا تھی کہ اہل اسلام کو کسیوقت ایسی مصیبت نہین پہونچی پہر جسوقت کہ ہلاکو
قتل خلیفہ اور اہل بغداد سے فارغ ہوا اور ملک عراق مین اپنے نائبین کو مقرر کیا وزیر
ملعون نے اون کو کہا کہ خلیفہ علوے کو مقرر کرین لیکن وہ لوگ اوسکے موافق رائے
نہین ہوئے اور اوسکو جدا اپنے سے کر دیئے پس وہ رنج مین ہی مر گیا بعد اوسکے
ہلاکو نے ناصر صاحب دمشق کے پاس مراسلہ بہیجا واسطے اپنی اتباع کے نہایت
شدت کے ساتھ پہر اوس سے زیادہ شدت پہر اوس سے زیادہ شدت سے مراسلہ
روانہ کیا پہر ۶۵۸ چھ سو ستاون داخل ہوا اور دنیا بغیر خلیفہ رہی اور صاحب مصر منصور علے
بن معز اوسوقت بچہ تھا اور ایک امیر سیف الدین قطز المعزی اوس کے والد کا مملوک تھا
اور عالم صاحب مصر کے طرف ایلچی روانہ کیا کہ اپنی مدد قوم تتار پر کرے پہر قطز مجلس امرا
اور اعیان کو جمع کیا پس شیخ عز الدین ابن عبد السلام حاضر ہوئے اور کہے کہ جسوقت
غلبہ دشمن کا تمام بلاد پر ہووے تو سب عالم پر اون مقابلہ فرض ہے پہر تھوڑے
ایام کے بعد قطز نے اپنے آقا زادہ کو معزول کیا اور آپ اوسکے قایم مقام ہوا اسواسطے
کہ وقت صعب و مشکل مین خلافت بچون کی کارگر نہین ہوتی اور قطز کا لقب ملک مظفر
مشہور ہوا پہر ۶۵۹ چھ سو اٹھاون داخل ہوا اور وقت بھی بلا خلیفہ تھا اور اسی سن مین
ظاہر قوم تتار دریاے فرات قطع کئے اور حلب کو پہونچے اور تلوار کو اپنی اوس مین خوب
کام مین لیے پہر دمشق کے طرف پہنچے اور اہل مصر ماہ شعبان مین ملک شام کے طرف جنگ
تتار کے واسطے نکلے جسوقت ملک مظفر اپنے مع لشکر اور شاہنشاہ رکن الدین بیبرس بندقداری
اور تتار مقابلہ عین چشمہ جالوت پر کئے اور آپس مین جنگ عظیم واقع ہوا اور یہہ روز جمعہ
پانچوین رمضان تھی پہر قوم تتار کو شکست [illegible] اور مسلمین کو فتح و نصرت ہوئی و

اللہ اکبر اور بہت قوم تتار مقتول ہوئی اور بیٹ اپنی پھیر دئے اور لوگون نے اونکا
مال لوٹا اور اون کو روندنا شروع کئے اس سے تمام بلاد مین بہت خوشی ہوئی پھر فیابین
ملک مظفر اور رکن الدین بیبرس کے مناقشہ ہوا پھر رکن الدین بیبرس نے باتفاق امرا
ملک مظفر کو قتل کئے اور ملک بیبرس خود آپ بادشاہ ہوا اور اوس کا لقب ملک ظاہر
ٹھیرا پھر ۶۵۸ھ چھ اونسٹ داخل ہوا اور وقت بلا خلیفہ رہا جبتک پھر خلافت مستنصر باللہ کے
مصر مین قایم ہوجیسا کہ اوس کا ذکر آگے آویگا عہد معتصم باللہ مین شمس الائمہ الکردی اور
علم ریسمانے اور زمانہ انقطاع خلافت مین شیخ ابوالحسن شاذلی انتقال کئے پھر مستنصر باللہ
ثانی احمد ابوالقاسم بن ظاہر بامر اللہ ابی نصر محمد بن ناصر لدین اللہ احمد مصر مین خلیفہ ہوا
شیخ قطب الدین کہتے ہین کہ کچھ شخص بغداد مین پھرتے تھا جسوقت کہ قوم تتار نے بغداد کو
لیا کچھ شخص رہا ہو کر غرب ملک عراق کے طرف ان بھاگا پھر جسوقت کہ ملک ظاہر بیبرس
سلطان مصر ہوا مستنصر باللہ مع دس شخص قوم بنی مہارس کے ملک بیبرس کے پاس
ماہ رجب مین آیا پھر سلطان بیبرس سنہ قاضیان اور امرا کے اوس کے استقبال کو گیا
پھر ایک عظیم الشان مجلس منعقد کر کے تاج الدین بنسہ اعز باللہ قاضی القضات کے
زبان سے خلیفہ کا نسب ولایت کیا پھر اوس سے بیعت خلافت کیا پھلے سلطان بیعت
کیا بعد اوس کے قاضی القضات تاج الدین پھر شیخ عزالدین بن عبدالسلام پھر اکابر مصر
نے اپنے مراتب پر بیعت کئے اور یہہ امر تیرہوین رجب ۶۵۹ھ چھ سو اونسٹ ہجری کو
واقع ہوا پھر اوس کے نام کا سکہ جاری اور لقب اوسکا اوس کے برادر کا لقب
مستنصر باللہ مقرر ہوا اور صاحب حلب امیر شمس الدین اخوش نے بھی یکبار خلیفہ
حلب مین مقرر دیا اور اوسکا لقب حاکم بامر اللہ مقرر کیا اور اوس کے نام کا سکہ

فی گزرنا زمانہ خلیفہ
نہ رہنے کا ۱۲

فی گزرنا خلافت
مستنصر باللہ
عباسی کے
مصر مین ۱۲

دراہم پر جاری کیا پھر خلیفہ مستنصر باللہ قصد عراق واسطے مقابلہ قوم تتار کیا سلطان
مصر اوسکو دمشق تک پہونچایا اور سلطان اوصاحب موصل اوسکا ساتھ جنگ
ہمراہ کئے اور بادشاہان شرق خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پھر شہر حدیثہ اور ہیت کو
فتح کئے من بعد ایک لشکر تتار آیا اور ایک جماعت مسلمین کو قتل کیا اور خلیفہ مستنصر
باللہ مفقود ہوا بعضے کہتے ہین کہ وہ مقتول ہوا اور یہہ امر ظاہر ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ نہین بلکہ گریز کیا مگر اس امر کو اہل بلدہ نے پوشیدہ رکھے اور یہہ معرکہ تیسرے
محرم ۶۵۶ چھ سو ساٹ مین ہوا اور مدت خلافت اوسکی چھ ماہ سے بھی کم ہوئی
پھر بعد اوسکے حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن ابی علی الحسن القبی ابن علی بن ابی بکر
بن خلیفہ مسترشد باللہ ابن مستد مدعی خلیفہ ہوا یہہ شخص وقت غلبہ تتار کے مخفی ہو کر بچ گیا
پھر وہان سے یک جماعت کے ساتھ ملا اور اثنار راہ مین قوم تتار سے مقابلہ کیا
اور اون پر فتح پایا پھر چند کہ اوس کا ارادہ تھا کہ مصر مین جاوے لیکن مستنصر باللہ
اوسکے قبل پہونچکر خلیفہ ہو گیا تھا اسواسطے اوسکو خوف ہوا کہ شاید مین جاؤن
تو مجھکو خلیفہ پکڑ لے گرفت کرلے پھر حلب کے طرف پلٹ آیا پس والی حلب اور
رؤسا اوس کے اوس سے بیعت کئے اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کئے
جس طرح کے اوپر مذکور ہوا پھر وہ خلیفہ حاکم بامر اللہ شہر غانہ مین خلیفہ مستنصر باللہ
سے ملاقات کیا اور اوسکی اطاعت مین داخل ہوا جب خلیفہ مستنصر باللہ واقعہ
تتار مین مفقود ہوا ملک ظاہر بیبرس سلطان مصر نے خلیفہ حاکم بامر اللہ کو طلب کیا
پھر اوسنے آیا اور ہمراہ اوسکے اوس کا فرزند اور ایک جماعت تھی ملک ظاہر نے
اوسکی تعظیم و توقیر ادا کیا اور اوس سے خلافت پر بیعت کیا اور مدت خلافت اوسکی

۶ خلافت حاکم بامر اللہ

چالیس روز چند سال ہوئے سیوطی شیخ قطب الدین سے نقل کرتے ہین کہ یہ
واقعہ آٹھوین محرم ۶۶۱ھ چھ سو ایکسٹ ہجری مین ہوا کہ سلطان مصر ایک مجلس عام
مین بیٹھا اور حاکم بامر اللہ ایوان کثیر قلعہ جبل تک آیا پھر سلطان اوسکی بیعت کیا
اور اوسکو امور خلافت تفویض کیا پھر تمام لوگ حسب مراتب اوس سے بیعت کئے
اور اوسی سن مین ایک جماعت قوم تتار کی مسلمان ہوکر امن چاہتی ہوئی مصر مین
داخل ہوئی اونکو غلہ اور طعام دئے پس یہہ ابتدا کفایت اون کے شر سے
ہوئی اور ۶۶۳ھ چھ سو ترسٹ مین ہلاکو افسر تتار فوت ہوا اور اوسکی جائے پر
فرزند اوس کا امعا مقرر ہوا اور ۶۶۷ھ چھ سو ستھتر مین ملک ظاہر انتقال کیا
اور اوسکی جائے پر ملک سعید محمد مسلط ہوا پھر ۶۷۸ھ چھ سو اٹھتر مین ملک سعید
مصر سے موقوف ہوکر بلاد کرک کا سلطان ہوا اور اوسی سال مر گیا پھر مصر مین
اوس کا برادر بدر الدین شلامش بعمر سفت سالہ کو سلطان کئے اور اوس کا لقب
ملک عادل مقرر کئے اور اتابک امیر سیف الدین قلاون مقرر کئے اور سکہ ملک
عادل اور امیر سیف الدین کے نام سے جاری کئے پھر شلامش شروع خلیفہ ہوا
اور اوسکی جائے پر قلاون سلطان ہوا پھر ۶۸۸ھ چھ سو اسی ہجری مین لشکر تتار
بلاد شام تک پہونچا اور سلطان اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور بڑا حرب
عظیم ہوا مسلمانون کو فتح ہوئی اور ۶۸۹ھ چھ سو انیاسی ہجری مین سلطان
قلاون مر گیا اور فرزند اوس کا ملک الاشرف صلاح الدین خلیل قایم مقام ہوا
اور ۶۹۳ھ چھ سو تریاسی ہجری مین سلطان مقام تروجہ مین مقتول ہوا اور اوسکی
جائے محمد ابن منصور اوس کے برادر کو مقرر کئے اور اوس کا لقب ملک ناصر مقرر کئے

چھہ سو چوریانوے ہجری مین ریاست سے خلع ہوا اور اوسکی جلے پر کتبغا منصور
ہوا اور اوس کا لقب ملک عادل قرار پایا اور اوسی سال مین قازان ابن ارغون
ابن ابغا ابن ہلاکو شاہ تاتار اسلام مین داخل ہوا اور اوسکے لشکر مین بھی اسلام
شایع ہوا مسلمانون کو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی سنہ سات سو ایک
ہجری اٹھارون شب جمعہ جمادی الاول مین خلیفہ حاکم بامر اللہ کا وفات ہوا
اور خلیفہ موصوف کے عہد مین نصیر الدین طوسی رئیس الفلسفہ اور شیخ محی الدین نووی
اور تقی بن دقیق اور ابن خلکان اور عبد الحلیم ابن تیمیہ اور برہان الدین نسفی
صاحب علم کلام اور نفیسی شیخ الاطبا وفات کئے من بعد مستکفی باللہ ابو الربیع
سلیمان بن حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور بغداد اسلام مین اس امر کی بشارت
ہوئی پھر سنہ سات سو دو ہجری مین قوم تتار ملک شام پر حملہ کئے خلیفہ معہ
سلطان اون کا مقابلہ کئے اور اوس قوم سے بہت لوگ مارے گئے اور
باقی لوگ بھاگ گئے فتح مسلمانون کو ہوئی پھر سنہ سات سو آٹھ ہجری مین
ملک الناصر محمد بن قلاون سفر حج کیا بعد فراغ حج بلاد کرک مین داخل ہو کر اپنا
عزل مصر مین لکھا امیر رکن بیبرس جاشنکیر سلطان مصر ہوا اور اوس کا لقب
ملک مظفر قرار پایا اور خلیفہ مستکفی باللہ اوس کو سیاہ خلعت اور عمامہ مدور دیا
پھر رجب سنہ سات سو نو ہجری مین ملک ناصر عود اپنا ملک مین چلا پس
دمشق مین ماہ شعبان اور مصر مین روز عید الفطر داخل ہوا اور ملک مظفر بیبرس
داخل ہونے کے چند روز قبل ایک جماعت کے ساتھ بھاگ گیا تھا پھر اوس کا
گرفت ہوا اور مقتول ہوا سنہ سات سو اٹھائیس ہجری مسجد الحرام کے سقف درست کیے گئے

جو قریب باب شیبہ مین ۷۳۳ھ سات سو تیتیس مین سلطان نے کعبۃ اللہ کا دروازہ
ابنوس کا بنایا اور اوس پر نقرہ کی تختیان نصب کیا کہ اون کا وزن تین ہزار تین سو
درہم تھا اور دروازہ قدیم کعبہ قلع ہوا پہر باب قدیم پر جو تختیان نقرہ کی نصب تھے
اون کو بہنے شیبہ لے لئے اور باب قدیم پر اسم صاحب یمن کندہ تھا پہر ۷۳۶ھ
سات سو چھتیس مین فیما بین خلیفہ اور سلطان کچھ امر واقع ہوا اس پر سلطان نے خلیفہ کو
گرفت کیا اور اوسکو مع اولاد اور اصحاب کے شہر قوص مین بھیجدیا اور اون سب کیواسطے
بقدر کفایت مقرر کیا پہر اوسی جا خلیفہ مستکفی باللہ ماہ شعبان ۷۴۰ھ سات سو چالیس
ہجری کو وفات کیا سیوطی ابن حجر سے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مستکفی فاضل اور سخی
خوشنویس تھا تھا من بعد واثق باللہ ابراہیم بن ولی العہد مستمسک باللہ ابی عبداللہ
محمد بن الحاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور لقب اوس کا واثق باللہ مقرر ہوا کہ نبیرہ مستکفی باللہ ہے
مگر مستکفی باللہ اوسکی خلافت سے بسبب بدرونگی اوسکے راضی نہ تھا محض باصرار
سلطان یہہ خلیفہ ہوا تا آنکہ ۷۴۳ھ سات سو بیالیس مین جب سلطان مصر کی وفات
قریب ہوئے اور اپنے کئے ہوئے پر نادم ہوا اور واثق باللہ ابراہیم کو خلافت سے معزول
کیا اور ولیعہد احمد ابو العباس سے بیعت کیا اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کیا
اسواسطے حاکم بامر اللہ ابو العباس بن مستکفی خلیفہ ہوا تتمہ بیان خلافت اوس کا یہہ ہے کہ
جب ملک ناصر سلطان مصر کا معاملہ قیر موت پر پیش ہوا اور سلطان مصر کا انتقال ہوا
اور اوسکی جائے پر ابو بکر ابن ناصر سلطان ہوا ایک مجلس منعقد کیا کہ اوس مین خلیفہ ابراہیم
واثق باللہ اور ولیعہد حاکم بامر اللہ کو طلب کیا اور سب قاضیون کو جمع کیا اور کہا کہ شرعاً
مستحق خلافت کون ہے ابن جماعہ نے کہا کہ خلیفہ مستکفی باللہ جو شہر قوص مین وفات کیا

فی خلافت واثق باللہ

اوسنے خلافت کی وصیت اپنے فرزند احمد کو کیا اور اوس پر چالیس شخص عادلین کو گواہ
رکھا اور میرا نائب جو شہر فوص مین تھا اوس کے نزدیک بھی یہ بات ثابت ہوئی پھر
سلطان منصور ابراہیم کو خلع کیا اور احمد سے بیعت کیا پھر اوس کا لقب اور اوس کے
جد کا لقب حاکم بامر اللہ رکھا سیوطی ابن فضل اللہ سے مسالک مین حاکم کا حال نقل کرتے
ہین کہ وہ خلیفہ امام عصر تھے اور تمام مصریین اوسنے رسوم خلافت کو زندہ کیا اسقدر کہ
کوئی اوس کا خلاف نکر سکتا اور طریقہ اپنے ابا کا اختیار کیا ایسے وقت مین کہ وہ مٹ گئے
تھے اور اپنے برادرون کو ایک جاے جمع کیا اوس حالت مین کہ ایک زمانہ طویل سے متفرق
تھے اور ایسے بہت کچھ کیے ہین لیکن یہان اتنے پر اختصار کیا گیا اور ۷۵۳ھ سات سو ترپن مین
مرض طاعون سے وفات کیا اور اوسکے عہد مین سلطان منصور باعث اوس کے فنا
اور شیر خمسہ کے معزول ہوا اور برادر اوس کا اشرف کجک اوس کے قایم مقام ہوا اور
وہ بھی اوسی سال معزول ہوا اور اوسکی جاے اوسکا بھائی مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر
قرار پایا اور ۷۴۳ھ سات سو تر تالیس کو ناصر معزول ہوا اور بجاے اوس کے برادر
اوس کا اسمٰعیل مقرر ہوا اور صالح لقب اوس کا قرار پایا اور ۷۴۶ھ سات سو چھیالیس مین
صالح مر گیا خلیفہ نے اوس کے برادر شعبان کو سلطان مقرر کیا اور ۷۴۷ھ سات سو سینتالیس مین
کامل مقتول ہوا اور اوس کی جاے پر اوس کا بھائی امیر حاج سلطان مقرر ہوا اور مظفر
لقب اوس کا ٹھیرا اور ۷۴۸ھ سات سو اڑتالیس مین مظفر معزول ہوا اور اوسکی جاے پر
حسن بھائی اوسکا مقرر ہوا اور لقب اوسکا ناصر مقرر پایا اور ۷۵۲ھ سات سو باون مین ناصر
معزول ہوا اور اوسکی جاے پر صالح قایم مقام ہوا اور لقب اوس کا صالح قرار پایا بعد اوس کے
معتضد باللہ ابوالفتح ابوبکر بن المستکفی خلیفہ اپنے برادر کے قایم مقام ہوا یہ شخص نہایت

خلافت معتضد باللہ

نیک متواضع محب اہل علم تھا اور حوادث عہد سے اوس کے یہہ تھا کہ ۶۵۴ھ سات سو
چوپن ہجرے مین شہر طرابلس مین ایک لڑکی تھی کہ اوس کا نام نفیسہ تھا اور اوس کا نکاح
تین مردون کے سات ہوا مگر وہ اوس پر قادر نہین ہوے پھر لوگون کو یہہ گمان ہوا کہ
اوس لڑکی کو مرض رتق ہے اور رتق ایک استخوان کا نام ہے کہ وہ فرج مین پیدا
ہوتی ہے اور جماع سے مانع ہوتی ہے پھر جبکہ وہ پندرہ برس کے سن کو پہونچی پستانین
اوس کے دب گئین اور کچھ چیز تھوڑی تھوڑی محل فرج مین سے نکلنا شروع ہوئی
یہان تک کہ بقدر ایک انگشت اوس مین سے ایک ذکر اور دو انثیین ظاہر ہوے اور
اخبار تمام جہان مین لکھی گئی اور ۶۵۶ھ سات سو باسٹھ ہجرے مین حسن نامر مقتول ہوا
اور اوسکی جائے پر بھائی اوسکا مظفر مقرر ہوا اور اوس کا لقب منصور ہوا پھر بعد
اوسکے متوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن المتعضد خلیفہ ہوا اور مدت خلافت اوسکی
پینتالیس سال ہے اور اوس کے ایام مین ۶۶۴ھ سات سو چوسٹھ مین منصور محمد معزول
ہوا اور اوس کی جائے پر شعبان بن حسن بن الناصر محمد بن قلاؤن قایم ہوا اور اوس کا
لقب ملک الاشرف ہوا اور ۶۶۵ھ سات سو پینسٹھ مین امیر سلطانی جاری ہوا کہ سادات
عمامے سبز باندھین تاکہ اور آدمیون سے اونکو تمیز ہووے اور یہہ امر اول احداث ہوا
اور اس باب مین ابو عبد اللہ بن جابر الاعمر النحوی صاحب الفیہ نے لکھا ہے جعلوا بناء
الرسول علامۃ ان العلامۃ شان من لہ شہرۃ نور النبوۃ فی کریم وجودھم
یعنی الشریف من الطراز الاخضر اور اوسی سال مین ابتدا خروج تمرلنگ ہوا جو وہ
تمام بلاد کو ویران کیا اور تمام ملکون مین فساد کرنا شروع کیا یہان تک ۷۶۳ھ آٹھ سو تریسٹھ
مین فوت ہوا اور ۶۶۷ھ سات سو اڑسٹھ مین اشرف شعبان فوت ہوا اور اوس کے

ف ذکر قصہ عجیبہ مرد و عورتی کہ رتق رکھتے تھے

ف خلافت متوکل علی اللہ ۱۲

ف ابتدا رعایت سبز عمامہ سادات سے واسطے تمیز کے

ف ابتدا خروج تمرلنگ

قایم مقام فرزند اوس کا جو علی بے سلطان قرار پایا اور لقب اوس کا منصور ہوا
اور ۷۸۳ھ سات سو بیاسی مین ملک حلب سے ایک خط آیا اور اوس مین یہہ مضمون
تھا کہ ایک امام نماز پڑھ رہا تھا اور ایک شخص اوس کے سات لعب کرنا شروع کیا مگر نماز
اوسنے قطع نہین کیا یہان تک کہ سلام پھیرا پھر جسکو وہ سلام پھیرا موکھہ لعب کرنیوالیکا
خنزیر کا ہوا اور وہان سے دور تک بہاگا اس امر کا اشتہار تمام ملکون مین ہوا
ماہ صفر ۷۸۳ھ سات سو تراسی ہجری مین منصور مر گیا اور اوس کی جائے پر اوس کے
بھائی ابن اشرف قایم مقام اور لقب اوس کا صالح قرار پایا اور ماہ رمضان ۷۸۳ھ
سات سو چوراسی مین صالح معزول ہوا اور برقوق اوس کے قایم مقام ہوا اور لقب
اوس کا ظاہر ہوا اور پھر اول سلاطین جراکسہ ہے پھر ۷۹۱ھ سات سو ایکیانوے
مین برقوق معزول ہو کر کرک مین محبوس ہوا اور حاجی صالح سلطنت کے طرف
عود کیا اور اوسی سنہ ماہ شعبان مین بانجم الدین طنبذی کے صلوۃ و تسلیم کے بعد
اذان کے ابتدا ہوئی اور پھر برقوق ۷۹۲ھ سات سو بیانوے مین قید سے نکل کر
سلطنت پر قایم ہوا پھر شوال ۸۰۱ھ آٹھہ سو ایک مین وفات کیا اور اوس کی
جائے پر فرزند فرج نامی قایم ہوا اور اوس کا لقب ناصر ہوا پھر ۸۰۸ھ آٹھہ سو
آٹھ برس مین معزول ہوا اور اوس کی جائے پر برادر اوس کا عبد العزیز قایم ہوا
اور ناصر فرج کا اعادہ ہوا اور اوسی سال مین خلیفہ متوکل شب شنبہ ۱۸ رجب
رجب کو وفات کیا جاننا چاہیئے کہ خلیفہ متوکل چند بار معزول و منصوب ہوا اول
دفعہ ۷۹۵ھ سات سو ایانوے مین معزول ہوا اوسکی جائے پر مستعصم پندرہ دن رہکر
پھر خلیفہ متوکل بحال ہوا پھر ۸۰۸ھ سات سو پچاسی متوکل کو برقوق نے معزول کیا اور

ف
اشتہار اصلوۃ
سلام کے
بعد ذرح کیا گیا

محمد بن ابراہیم بن مستمسک بن حاکم سے بیعت کیا اور لقب واثق باللہ رکھا پھر
واثق باللہ ستره ہوین شوال ۸۸۳ھ سات سو اٹھاسی کو وفات کیا پھر ہرقوق نے
مستعصم باللہ معزول سابق کو خلیفہ کیا پھر ۷۹۱ھ سات سو ایکیانوے مین مستعصم کو
بھی معزول کیا اور متوکل بحال کیا اور متوکل تا دم مرگ خلیفہ رہا اور اوسکے عہد مین
شیخ سعد الدین تفتازانی اور پدر زرکشی اور حافظ زین الدین وفات پائے
الواثق باللہ عمر بن ابراہیم ولی العہد المستمسک بن حاکم بعد خلع متوکل شہر رجب ۸۰۸ھ
آٹھ سو پچاسی مین اس سے بیعت ہوئے تا آنکہ وفات اوسکی ۸۱۳ھ آٹھ سو اٹھ بجری مین
ہوئی مستعصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن مستمسک باللہ پہر خلیفہ بعد موت واثق برادر
اوس کے بیعت کیا گیا پھر مخلوع ہوا تا آنکہ وفات حالت خلع مین اوس کے ہوئے
المستعین باللہ ابو الفضل العباس بن متوکل پہر خلیفہ پہلے ۸۱۴ھ آٹھ سو آٹھ ہجری مین
بیعت خلافت ایام مین سلطان ملک ناصر فرج کے کیا من بعد جبکہ سلطان شہید ہوا
محرم ۸۱۵ھ آٹھ سو پندرہ ہجری مین مستعین سے بیعت سلطنت مع خلافت ہوئے اور
کیہ امر نہایت شدت اور ضرورت کے وقت مین ہوا پھر خلیفہ مذکور نے عزل و نصب
اور سکہ اپنا جاری کیا وفات اوس کی ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہوا المعتضد باللہ ابو
النصر داود ابن المتوکل بعد خلع برادر اپنے خلیفہ ہوا ۸۱۵ھ آٹھ سو پندرہ مین اور سلطان
اوسوقت مین مؤید تھا پھر سلطان محرم ۸۲۴ھ آٹھ سو چوبیس مین وفات کیا خلیفہ نے
اوسکے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا مظفر رکھا اور منتظم اوس کا
مظفر کو کیا پھر مظفر نے ماہ شعبان مین مظفر کو گرفت کیا خلیفہ نے ظفر کو سلطان بنایا اور
لقب اوس کا ظاہر رکھا پھر ۸۲۵ھ سے سال مرگیا ماہ ذیحجہ مین خلیفہ اوسکے فرزند محمد کو سلطان

وفات سعد الدین تفتازانی

خلافت واثق باللہ

خلافت مستعصم باللہ

خلافت مستعین باللہ

خلافت معتضد باللہ

کیا اور صالح اوس کا لقب اور منتظم اوس کا برائے نام کیا پھر بربائی نے صالح پر غلبہ کیا اور
اوسکو معزول کیا اور خلیفہ بربائی کو سلطان ربیع الثانی ۳۲۵ھ آٹھ سو پچیس مین کیا
پھر بربائی نے ربیع الاول ۳۲۱ھ آٹھ سو اکتالیس وفات کیا خلیفہ اوسکے فرزند یوسف کو سلطان
کیا اور لقب اوس کا عزیز رکھا اور حقیق کو اوسکا منتظم مقرر کیا پھر حقیق نے سلطان عزیز
کو گرفت کیا ۳۴۲ھ آٹھ سو بیالیس پھر خلیفہ حقیق نے سلطان کیا اور لقب اوس کا ظاہر
مقرر کیا پس خلیفہ اوسکے عہد مین مر گیا اور معتضد خلیفہ بہت نیک رویہ عاقل رحیم
سخی تھا علما کے ساتھ صحبت رکھتا وفات خلیفہ کا ۳۴۵ھ آٹھ پینتالیس ہجرے مین ہوا
اور اوسکے عہد مین مجد شیرازی صاحب قاموس اور برہان بجوزی اور ہمزہ
اور سراج قاری الہدایہ اور فخر بن مقری عالم یمن صاحب عنوان الشرف اور
بوعبید بکری محدث وفات کیے المستکفی باللہ ابی الربیع سلیمان بن المتوکل خلافت
اوس کو ولی عہدی معتضد باللہ سے حاصل ہوئی اور یہ معتضد کا بھائی حقیقی تھا
سیوطی لکھتے ہین کہ ولیعہد نامہ اوس کا میرے والد نے اوس کو لکھدیے اور
تاریخ مین عہد نامہ کو بعینہ نقل کیے مگر باعث اختصار یہان نہین لکھا گیا یہ خلیفہ
صالح دیندار عابد تھا کہ بہت عبادت آگہی کرتا اور صلوٰۃ اور تلاوت قرآن بہت
ادا کرتا اور خاموشی اور گوشہ نشینی اوسکے مزاج مین بہت تھی اور نیک سیرت تھا
اور بھائی اوس کا جو معتضد تھا اوس کا مقولہ یہ تھا کہ جیسے وہ پیدا ہوا گناہ کبیرہ
کبھی مین اوس سے دیکھا نہین اور ملک ظاہر اوس سے نہایت عقیدت رکھتا
سیوطی کہتے ہین کہ میرے والد اوس کے ایام مین تھے اور اون کا مرتبہ خلیفہ کے
پاس بہت تھا اور سیوطی کی پرورش اوسیکے پاس ہوئی اور کہتے ہین کہ میرے

گمان مین ہیے کہ بعد عمر بن عبد العزیز کے کوی زیادہ عبادت کرنے والا اس خلیفہ سے
نہین تھا وفات اوسکی روز جمعہ سلخ ذیحجہ ۲۵۴ھ آٹھ سو چوپن مین ہوی سیوطی کہتے
ہین کہ میرے والد اوس کے بعد چالیس روز سے زیادہ نہین زندہ رہے اور
سلطان میرے والد کے جنازے کے ہمراہ دفن تک تھا اور جنازے کو بنفس خود
اوٹھایا ابو القاسم بامر اللہ ابو البقا حمزہ بن المتوکل اپنے برادر مستکفی کے بعد خلیفہ
ہوا یہہ خلیفہ قوی صاحب ہمت تھا خلاف اور برادرون کے اور اوسکے عہد مین
ملک ہر عقیق اول ۲۵۵ھ آٹھ سو ستاون مین فوت ہوا خلیفہ نے اوس کے فرزند
عثمان کو اوس کا خلیفہ کیا اور لقب اوس کا منصور کیا پھر بعد دو ماہ کے اینال نے
منصور کو گرفت اور معزول کیا پھر خلیفہ نے اینال کو ربیع الاول مین سلطان کیا
اور لقب اوس کا اشرف رکھا پھر اشرف اور خلیفہ کے درمیان کچھ رنج واقع ہوا
اشرف نے خلیفہ کی خلع خلافت کیا جمادی الاول ۲۵۹ھ آٹھ سو ساٹھ مین اوسکو
اسکندریہ کو بھیجا پھر ۲۶۳ھ آٹھ سو تریسٹ مین وفات اوس کی ہوی سیوطی
لکھتے ہین کہ اوس کے ایام مین میرے والد اور جملہ خلقت مصر کے مستعین
باللہ خلیفہ العضد یوسف بن المتوکل بعد معزولی اپنے برادر کے خلیفہ ہوا اور سلطان
اوسوقت مین اشرف اینال تھا پھر وہ ۲۶۵ھ آٹھ سو پینسٹھ مین وفات کیا اس خلیفہ نے
اوس کے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا موئد رکھا پھر خشقدم مملوک
اوسی سال مین موئد کو گرفت کیا خلیفہ نے خشقدم کو سلطان کیا اور لقب
اوس کا ظاہر رکھا یہان تک کہ خشقدم ۲۷۲ھ آٹھ سو بہتر مین مر گیا خلیفہ نے بلبای
کو سلطان کر کیا اور اوس کا لقب ظاہر رکھا دو ماہ کے بعد لشکر نے اوس پر

خلافت
ف سمہ ۲ مرسہ

ف
خلافت
مستعین
ف سمہ ۲ مرسہ
ف سمہ ۱۲

حملہ کے خلیفہ نے سلطان العصر قایتبار کو سلطان قرار دیا اور لقب اوس کا اشرف
مقرر ہوا اوسکی سلطنت دمدمہ کی مقرر ہوئی کہ اس طور پر کہ سلطنت ناصر محمد بن قلاون
سے اس تک کسی کو نہین ہوئی پھر وفات خلیفہ مستنجد باللہ چودھوین محرم ۸۹۲ھ
آٹھسو بہتر ہجری کو ہوا متوکل علی اللہ ابوالعز عبدالعزیز بن یعقوب بن متوکل
علی اللہ بعد موت مستنجد باللہ کے خلیفہ ہوا اور عہدین ایسے خلیفہ کے سال
اول خلافت یعنی آٹھسو چورانسی مین سلطان ملک اشرف ملک حجاز کو حج کیواسطے
گیا کہ کوی سلطان سو برس کے زمانہ سے نہین گیا پھر سلطان موصوف پہلے
زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہوا اور وہان چھہ ہزار دینار خیرات کیا پھر مکہ معظمہ مین
آیا اور پانچ ہزار دینار صرف کیا اور مدرسہ جو مکہ معظمہ مین بنایا گیا اوس مین
ایک شیخ اور صوفیہ مقرر کیا اور اوسیکے عہد مین خبر پہونچی کہ سلطان محمد عثمان
شاہ روم وفات پائے اور دو فرزندون کے سلطنت پر جنگ کیے پھر وہ
دو فرزندون سے ایک دوسرے پر غالب ہوا اور سلطنت پر قرار
پایا اور دوسرا مصر مین آیا سلطان مصر نے اوسکی نہایت تعظیم پھر وہ ملک
شام سے ملک حجاز کو واسطے حج کے گیا اور اوسی سن ماہ شوال مین خطبین
مدینہ طیبہ سے آئے اس مضمون کے کہ تیرہوین رمضان شریف کو منارہ اذان
پر بجلی گری اوس سے وہ منارہ اور سقف ہائے مسجد اور خزانے اور کتابین
سب جل گئے سوائے دیوارون کے کچھ باقی نہین رہا اور یہ امر بڑا ہولناک
ہوا وفات خلیفہ متوکل علی اللہ کا روز چہارشنبہ سلخ محرم ۹۰۳ھ نوسو تین مین
ہوا اور ولی عہد اپنا خلافت مین اپنے فرزند یعقوب کو کیا اور لقب اوس کا

خلافت متوکل علی اللہ ۱

مستمسک باللہ رکھا نام اوس کا ابونصر بن عبدالعزیز خلیفہ متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا
یہ خلیفہ نہایت دیندار صالح تھا وفات اوس کی بیسویں ربیع الثانی ۹۳۰ھ نو سو
ستائیس ہجری کو ہوی پھر المتوکل اللہ محمد بن یعقوب خلیفہ مستمسک باللہ بعد
وفات اپنے والد کے ہوا اور وہ آخر خلفائے عباسیہ بلکہ وہ آخر خلفائے
دنیا ہے کہ بعد اوس کے نام خلافت دنیا سے اوٹھ گیا جسوقت کہ سلطان
سلیم خان عثمانی رومی دیار مصر پر ۹۲۳ھ نو سو بیالیس مین قابض ہوا متوکل علی اللہ
کو بدلے مین اوس کے والد کے گرفت کیا اور روم کو لیجا کر قید کیا اور وللہ متوکل کو
جو مستمسک تھا بسبب کبر سنی کے چھوڑ دیا پھر جب کہ خلیفہ موصوف کی عمر اخیر ہوئی
۹۲۶ھ نو سو چھبیس مین چھوڑ دیا اور اوس کے واسطے ساٹھ ہزار درہم عثمانی روزینہ
مقرر کیا پھر خلیفہ موصوف مصر مین عود کیا اور مصر مین رہا یہان تک کہ بارہوین
شعبان ۹۴۵ھ نو سو پینتالیس ہجری کو وفات کیا اور دو فرزند عمر اور عثمان کو چھوڑا
پھر خلیفہ نہین ہوے اور یہہ سب خلفا قریش سے ابی جعفر منصور کے ہین بیشک
سلطان سلیم خان عثمانی رومی نے ملک مصر لیا آج تک تخت سلطنت رومی
عثمانی ہے صاحب کتاب شجرہ نبویہ لکھتے ہین کہ تمام خلفا ستر شخص ہین پانچ
اون مین سے خلفاے راشدین امام حسن علیہ السلام تک کہ خلافت اونکی
جمیع ممالک مفتوحہ اسلام مین ہوئی اور عبداللہ بن الزبیر خاص مکہ معظمہ مین ہوے
اور خلفا بنی امیہ چودہ شخص ہین اور خلفا عباسیہ پچاس شخص ہین سینتیس
اون مین سے ملک عراق مین اور تیرہ شخص مصر مین اور صاحب شجرہ مذکورہ
جس کتاب سے نقل کرتے ہین مصنف اوس کتاب کا ایام مین مستنجد باللہ کے

خلافت مستمسک باللہ اور خلافت متوکل علی اللہ کی مع سلطان سلیم خان رومی عثمانی کے جو جیتے سلطان روم حال کا ہے

تھا بعد مستنجد باللہ کے تین خلیفہ عباسی مصر مین ہوئے پس مجموعہ خلفائے
عباسیہ بمصر مین سولہ اور مجموعہ کل خلفا ترسٹھ ہوتے ہین جاننا چاہئے کہ ملک
مصر اجلد بلاد اسلام سے ہے اور قرآن شریف مین اوس کا ذکر وارد ہوا اور وہ
موطن انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل موسے اور ہارون اور ابراہیم خلیل
اور اسمٰعیل اور یعقوب اور یوسف اور یوشع ابن نون اور دانیال اور ایسا
اور لقمان علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام شہر ہناس
مین کہ جو حوالی مصر سے ہے پیدا ہوئے اور چودہ فرعون ہوئے والی مصر ہوئے
کہ عمر اونکی دو سو برس سے کم اور چھ سو برس سے زاید نہین تھے اور بدتر اون کا
سب کا فرعون موسے ہے کہ موسے علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے ہلاک
ہوا اور فرعون موسے کہ نام اوس کا ولید بن مصعب تھا بادشاہون کی اولاد سے
نہ تھا بلکہ عطار ملک اصبہان تھا جبکہ وہ مفلس ہوا اور قرض اوسپر غالب ہوا
بھاگ کر مصر مین آیا سنا کہ بادشاہ مصر بہو لعب مین ہے کسی ایک حیلہ سے
قربت بادشاہ مصر کی پیدا کیا بادشاہ کو اوس کی تدبیر پسند آکر اوسے اپنا وزیر
بنایا جبکہ وزیر ہوا عدالت اور سخاوت اختیار کیا کہ رعایا اوس سے راضی
رہی پھر جبکہ بادشاہ مصر وفات پایا فرعون قایمقام بادشاہ مصر ہوا اور اوسکی
بہت بڑی عمر ہوئی اخیر مین شیوۂ کبر اختیار کیا اور دعوے الوہیت کا
کیا رعایا اوس کے خوف سے اطاعت کئے جبکہ موسی علیہ السلام مبعوث ہوئے
منکر نبوت موسی ہوا اور واسطے رد معجزہ موسے کے دو لاکھ بیاسی ہزار ساحرین
کو طلب کیا بوقت مقابلہ عصا موسے نے تمام سحرا ون کا باطل کیا پھر واسطے

ذکر فضائل ملک مصر

ذکر تولد عیسیٰ علیہ السلام کا والی مصر مین

تعداد فرعونون کا جو مصر مین ہوئے

ذکر فرعون موسے کا

بہت احوال فرعون موسے کا

تعداد سال حکومت جو وزیر ہوئے فرعون کا بعد ایمان لانے موسے علیہ السلام کے

طلب موسے علیہ السلام کے با لشکر عظیم تعاقب موسے علیہ السلام کا کیا کہ محض
لشکر سے کہ ایک قطعہ اوس کا مقدمۃ الجیش کہتے ہین ستر ہ لاکھ تہا سوا ے
وسطے اور لشکر ہر دو جانب اور لشکر پسین کہ اوس کا حساب نہین اور اوس کے
لشکر مین محض اسپ سیاہ رنگ کے ستر ہزار رستے اور ایک روایت مین ایک
لاکھ اسپ تمام اقسام کے رنگ کے تھے اور عمر تمام لشکریون کی تیس برس سے
کم اور چالیس برس سے زیادہ نہین تھی اور موسی علیہ السلام کو حق تعالی رود
نیل سے نجات دیا اور فرعون کو مع لشکر غرق کیا اور شہر مصر ہمیشہ جائے
حکما اور علما کی رہی چنانچہ مسکن سکندر بھی مصر رہا اور اوسنے تین شہر تیار کیا
ایک اسکندریہ کہ قریب مصر مشہور ہے دوسرا اسکندریہ کہ بلاد جون مین
ہے تیسرا اسکندریہ کہ بلاد روم مین ہے اور شہر سمرقند اور ابرج کو بنا کیا
اور مصر سے حکما طب و ہندسہ و کیمیا و علم نجوم اور حساب اور مساحات کو بلایا
اون حکما رمین سے افلاطون اور بطلیموس اور سقراط اور جالینوس ہین پہر
بادشاہ مصر اور بادشاہ روم اور بادشاہ فارس نے جمیع بلاد پر غلبہ کیے یہانتک
کہ بادشاہ مصر نے بادشاہ فارس کو اور بادشاہ روم ہرقل کو کچہ ایک دنیا
ٹہیرا کر صلح کیا اور اسی طور پر نو سال معاملہ جاری رہا بعد اوس کے بادشاہ
روم بادشاہ فارس پر غلبہ کیے کیا ملک شام سے نکال دیا اور کل زر صلح
خود لیتا رہا اور یہہ واقعہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من حدیبیہ ماہ
ذی قعدہ ۶ سنہ ہجری مین واقع ہوا کہ اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قریش سے بیعت بمزید رخصت لے رہے تھے اور امیر مصر زمانہ حضرت مین

تعداد لشکر جو موسی علیہ السلام کے ہمراہ فرعون سے مقابلہ کیا تھا

کیفیت اس امر کا کہ حکما مصر مین افلاطون وغیرہ کب پیدا ہوئے

جانب ہرقل سے صاحب مقوقس تھا کہ حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ
مراسلہ حضرت کا بہ ہرقل اور عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ مراسلہ حضرت کا
بجانب مقوقس لے گئے مقوقس نے جواب نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع ہدایا قباطے مصر اور شہد اور خچر اور حمار اور مادیہ القبطہ رضی اللہ عنہ والدہ
حضرت سیدنا ابراہیم فرزند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت مبارکین
حضرت کے بھیجا پس ملک مصر تا مدت حیات حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اور مدت خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور شروع زمانہ خلافت سیدنا
عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مقوقس کے رہا پھر غرہ ماہ محرم سنہ ۲۰ بیس ہجریمن
عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ملک مصر فتح ہوا اور طرف سے
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمر ابن العاص نائب مصر اور اقالیم متعلقہ مصر
ہوئے اور خلافت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے معزول ہوئے پھر عبداللہ
ابن ابی السرح العامری رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور انہوں نے
فتح ملک افریقہ اور بلاد مغرب کیے بعد اوس کے قیس ابن السعد عہد خلافت
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے فرزند
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ جناب مرتضوے کے جانب سے والی مصر ہوئے
پھر عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ جانب معاویہ ابن ابی سفیان کے والی مصر ہوئے
بعد وفات اون کے عتبہ ابن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے بعد معزولی
اون کے مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور بعد دو سال جملت
معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کے پھر سعد بن یزید الازدی جانب یزید کے

ذکر تاریخ فتح مصر کی بزمانہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا ۲۰ھ

اسماء اون حکام کے جو بعہد خلافت راشدین میں مصر میں ہوئے

اسماء اون حکام کے جو بعہد خلافت جانب بنی امیہ کے ہوئے ۱۲

والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے عبدالرحمن بن عقبہ ابن حجدم
جانب سے عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے یہان تک کہ
مروان سنہ ۶۵ پینسٹ ہجری مین مصر مین داخل اور اون کو مال کثیر دے کر
ملک حجاز مین بھیجا اور اپنے فرزند عبدالعزیز ابن مروان کو والی مصر کیا بعد
اون کے عبداللہ ابن عبدالملک بن مروان جانب سے عبدالملک والد اپنے
کے والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے قرہ بن شریک والی مصر ہوئے
پھر ایوب بن شرحبیل جانب عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے والی مصر
ہوئے بعد معزولی اون کے بشیر ابن صفوان جانب سے یزید بن عبدالملک
کے والی مصر ہوئے پھر حنظلہ بن صفوان والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے
محمد بن عبدالملک بن مروان جانب سے اپنے بھائی یزید ابن عبدالملک کے والی
مصر ہوئے یہان تک کہ ہشام اون کو معزول کیا اور حر بن یوسف بن یحیی
بن الحکم ابن العاص کو اپنے جانب سے والی مصر کیا بعد استعفا اون کے
حفص بن الولید دماہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد معزولی اوسکے
عبدالملک ابن ابی زمعہ والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے ولید
بن رفاعہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے
عبدالرحمن ابن خالد بن مسافر بن ثابت جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے
پھر عیسی ابن عطاء والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے حسان بن عتاہیہ
والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے حفص ابن الولید سہ بارہ والی مصر ہوئے
پھر جوثرت بن سہیل العجلانی والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے

ابن عبد الملک والی مصر ہوئے پھر عبد الملک بن مروان بن موسے والی مصر ہوئے
اور یہ سنہ ۱۳۱ھ ایک سو اکتیس ہجری بنی امیہ تمام ہوئی اور نائبین
بنی امیہ مصر چھبیس ۲۶ رہے اور سنہ ۱۳۲ھ ایک سو بتیس ہجری میں دولت عباسیہ
شروع ہوئی پہلا والی مصر خلفاء عباسیہ کی طرف سے اباعون ہوا پھر عہد منصور
میں موسے بن کعب ہوا پھر اشعث الواعی پھر حمید بن قحطبہ والی مصر ہوا پھر
موسے بن علی بن رباح اللخمی والی مصر ہوا اور بعد وفات منصور کے ایک سال
تک رہا پھر معزول ہوا پھر جانب سے مہدی ابن منصور کے ابو ضمرۃ محمد بن سلیمان
والی مصر ہوا پھر موسے ابن علی دوبارہ والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر عیسی ابن لقمان
والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ابو قطیفہ اسماعیل والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ابراہیم
بن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم والی مصر ہو کر معزول ہوئے
پھر موسے بن مصعب والی مصر مقتول ہوئے پھر فضل ابن صالح عباسی والے
مصر ہو کر بوقت ہادی خلیفہ عباسی کے معزول ہوئے پھر علی بن سلیمان
عباسی ہادی کے طرف سے والی مصر ہو کر ہادی کے وقت میں معزول ہوئے
پھر سلمہ بن یحیی والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر محمد پھر داود بن یزید والی مصر ہوئے
پھر عود موسے بن عیسی کا پھر عود ابراہیم بن صالح کا ثانیاً ہوا اور بعہد
ہارون رشید کے معزول ہوا پھر عمر ابن مہران والی مصر ہوا پھر ابراہیم بن
بن صالح ثانیاً عود کیا پھر عبد اللہ بن زبیر پھر اسحاق بن سلیمان والی مصر
ہو کر ہر دو معزول ہوئے پھر ہرثمہ ابن اعین والی مصر ہو کر بعد عزل کے جانب
افریقیہ بھیجے گئے پھر عبد الملک بن صالح عباسی پھر عبید اللہ بن مہدی

ف
دوسرا سنہ
اول خلفاء عباسیہ
جو جانب سے
خلفاء عباسیہ
کے ہوئے

برادر ہارون رشید پھر عیسی بن عیسی پھر عبداللہ بن مہدی ثانیاً پھر اسماعیل
بن صالح عباسی پھر لیث بن الفضل بوقت ہارون رشید پھر احمد بن اسماعیل
پھر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الامام عباسیہ پھر حسین بن جمیل اردی پھر خصیب
بن عبدالحمید پھر حسین بن جمیل ثانیاً پھر مالک بن دلہم یہ بارہ شخص ہارون
رشید کے طرف اسی کے منصوب اور معزول ہوئے پھر حسن بن تختاج بوقت
ہارون رشید کے والی مصر ہو کر بوقت امین کے معزول ہوا پھر حاتم بن
ہرثمہ بن اعین کے بعد جابر بن الاشعث زمانہ امین معزول او منصوب
ہوئے پھر ثمہ ابن اعین والی مصر ہوئے اور امون کے جانب سے عباد بن
محمد نائب مصر ہوئے پھر مطلب ابن عبداللہ خزاعی والی مصر ہوا پھر عباس
بن موسے پھر مطلب ثانیاً یہ تینوں شخص مامون کے جانب سے والی مصر
اور معزول ہوئے پھر سری ابن حکم جانب مامون کے والی مصر ہوئے
پھر محمد ابن سری پھر عبیداللہ بن سری برادر اون کا والی مصر ہوا اور
اوس کو عبداللہ بن طاہر نے معزول کیا اس سے یہ بات پائی جاتی ہے
واللہ اعلم جانب مامون سے والی مستقل عبداللہ طاہر تھا اور عبداللہ
طاہر کے طرف سے سری بن حکم تھا پھر عباد بن ابراہیم جانب سے عبداللہ
طاہر کے پھر یزید بن یزید الجلودی کے طرف سے عبداللہ طاہر کے والی مصر
ہوا پھر مامون نے عبداللہ طاہر کو معزول کیا اور ابواسحاق المعتصم اپنے
برادر کو والی مصر یا شام کیا اور ابواسحاق نے کبیر ماہنی والکو نائب شام
اور مصر اپنا کیا جبکہ کبیر وفات پایا فرزند اوس کا شام والی مصر ہوا پھر

موسے بن ابی العباس شاشی پھر مالک ابن کمبد برادر مظفر یہ تینوں شخص
ابو اسحاق معتصم کے وقت میں والی مصر اور معزول ہوئے پھر وراق اشناس
مولی معتصم والی مصر ہوا اور وفات پایا پھر علی ابن یحیی ارمنی پھر عیسی بن
منصور واثق باللہ کے طرف سے والی مصر اور معزول ہوا پھر اتامخ جانب سے
متوکل کے پھر منصور بن متوکل جانب سے اپنے والد کے والی مصر ہوئے
اور اسکے وقت میں بلاد مشرق اور مغرب اور غیر ذالک سے ضم کئے گئے پھر
یزید ابن عبداللہ والی مصر ہوا پھر منتصر باللہ خلیفہ کے جانب سے یزید والی مصر
ہوا یہاں تک معتز باللہ نے اوس کو معزول کیا پھر مزاحم بن خاقان پھر
احمد بن مزاحم پھر احمد بن طولون جانب سے معتز باللہ کے والی مصر ہوا اور
اپنے تئیں سلطان مصر کہلایا اور دائرہ اطاعت خلفاء عباسیہ سے اپنے تئیں
خارج کیا اور جو مکان کہ دار نیابت خلفاء عباسیہ کا مصر میں تھا اوسکو چھوڑ کر
اپنے واسطے دوسرا مکان بنایا پھر اوس کا فرزند ابو الجیش خمارویہ والی مصر
ہوا اور مقتول ہوا پھر فرزند اوس کا ابو العساکر جیش والی مصر ہو کر مقتول ہوا
پھر ابو موسے ہارون برادر اوس کا ابو المغاری شیبان بن احمد طولون والی
مصر ہوا اور دولت استقلالیہ اونکی مصر سے جاتی رہی اور مدت دولت استقلالیہ اونکی
سینتیس سال تھی پھر نیابت عباسیہ عہد خلافت مکتفی باللہ مصر میں عود کی اور عیسی النوشری
نائب مصر ہوا پھر تکین المعتضدی عہد خلافت مقتدر باللہ میں والی مصر ہوا پھر الحسن بن
الاعور الرومی پھر تکین معتضدی عود کیا اور معزول ہوا پھر ہلال بن بدر والی مصر ہوا
اور معزول ہوا پھر احمد بن کیغلغ والی مصر ہوا پھر تکین المعتضدی ثانیاً عود کیا پھر اخشید

کہ اوس کا نام طغج الستہ کی فرمانی اور کنیت اوس کی ابو بکر تھی والی مصر ہوا پھر
احمد بن کیغلغ والی مصر ہوا پھر اخشید غالب ہوا اور احمد بن کیغلغ سے ولایت مصر چھین
لیا پھر راضی باللہ خلیفہ عباسی کے طرف سے نیابت مصر اوس کو پہونچی پھر ابو القاسم فرزند
اوس کا والی مصر ہوا پھر ابو الحسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر کافور کنیت اوس کی ابو
المسک اخشیدی تھی اور وہ عبد حبشی فرضی یعنے خوجہ تھا والی مصر ہوا پھر
ابو الفوارس احمد علی بن الاخشید والی مصر ہوا اور ۳۵۸ تین سو اٹھاون ہجری مین
دولت اخشیدیہ اور نیابت عباسیہ مصر سے زایل ہوئی اور دولت فاطمیہ عبدیہ مصر مین
آئی کہ وہ لوگ دعوے سلطنت استقلالیہ مصریہ کہے اور اس دولت کو عبدیہ اسواسطے
کہتے ہین کہ اول خلیفہ اون کا عبد اللہ مہدی ہوا اور دولت فاطمیہ اسواسطے کہتے ہین کہ
وہ لوگ اپنے تین منسوب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے طرف کرتے ہین
مگر اکثر مورخین لکھتے ہین کہ وہ لوگ اولاد سے حسین بن محمد بن احمد القداح سے تھا
کہ وہ یہودی یا مجوسی تھا اور وہ لوگ اپنے تین خلفا اور امیر المومنین نام رکھے تھے اور
دعوے اون کا باطل ہے اسواسطے کہ خلافت عباسیہ بغداد مین اوس وقت قایم
تھی اور بحسب شرع شریف کے ایک وقت مین دو خلیفہ جایز نہین بلکہ خلیفہ ثانی
باطل ہے اور اون کے زمانے مین خطبہ اسلامیہ دو قسم ہوئے بلاد مغرب مین اور
حرمین شریفین اور مصر مین خطبہ معز لدین کے نام سے پڑھا جاتا اور بغداد و عراق اور حلب
اور عمال فرات تک خطبہ مطیع اللہ خلیفہ عباسی کے پڑھے جاتا اور ابتدا دولت فاطمیہ کے
عبید اللہ مہدی سے ہے کہ بلاد مغرب مین پچیس سال اور تین ماہ خلافت کیا پھر
فرزند اوس کا قایم بامر اللہ بارہ سال سات ماہ تک خلافت کیا پھر منصور اسماعیل فرزند

ذکر ابتدا دولت فاطمیہ عبدیہ کا مصر مین سنہ ۳۵۸

ذکر جملہ خلفاء فاطمیہ عبدیہ جو مصر مین ہوئے ہین

اوس کا صاحب افریقیہ والی مقرر ہوا ارادہ مہدی باللہ اور اوس کے فرزند قایم بامر اللہ
کا تھا کہ مصر کو لیوے چنانچہ اسی ارادہ سے لشکر بھیجا مگر فتح حاصل نہیں ہوئی لیکن
قایم بامر اللہ چند قریہ والی مصر کے مثل اسکندریہ اور اکثر بلاد صعید کو لیا پھر نہیں پھیرے
پوتہ معز لدین اللہ ابو تمیم کہ وہ بھی رافضی تھا جوہر قائد کو بھیجا ہی ایک لاکھ لشکر کے
بھیجا اور بغیر جنگ مصر کو لیا اور ۳۵۸ تین سو اٹھاون ہجری میں بنا قاہرہ مصر اور جامع
ازہر کی اب تک مصر میں مشہور ہے اور بار دار الامارہ کے جانب مصر صرف ہوا اور
۳۶۱ تین سو ایکسٹ ہجری میں بنا جامع ازہر تمام ہوئی اور جوہر قائد کہ وہ بھی رافضی
مذہب تھا موذنین کو حکم دیا کہ اذان میں بجائے حی علی الصلوٰۃ کے حی علی
خیر العمل کہیں اور ۳۶۳ تین سو ستر ہجری میں شہر دمشق میں موذنین کو اعلان کیا کہ
حی علی خیر العمل بامر المعز کہیں اس وقت بلاد مصر اور شام اور حجاز اور یمن
اور مغرب اور صقلیہ بنی عباس کے دست تصرف سے گئے اور ۳۶۳ تین سو ترسٹ
ہجری میں معز لدین اللہ ایک ہزار تین سو شتر بار طلا کے ساتھ داخل مصر ہوا
بعد اوس کے عزیز ابو المنصور فرزند اوس کا والی مصر ہوا اوس کے وقت میں مصب
اور حرص فتح ہوا اور ارس کے نام سے موصل اور یمن میں خطبہ پڑھے گیا پھر حاکم بامر اللہ
ابو علی منصور بن عزیز باللہ برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ظاہر الاعز لدین اللہ
ابو الحسن والی مصر ہوا اور اوس کے عہد میں سلطنت فاطمیہ عبیدیہ ضعیف ہوئے اور اکثر
بلاد شام اون کے ہاتھ سے گئے پھر فرزند اوس کا مستنصر باللہ ابو تمیم والی مصر ہوا
کہ عمر اوس کی سات برس کی تھی اور ساٹھ سال تک خلافت کیا مگر وہ اپنی خلافت
میں سوائے ہو دسب کے کچھ شغل نہیں رکھا اس باعث سے وزیر اوس کے اوسپر

خالی تھے اور عہد میں اوس کے سنہ چار سو تیس ہجری میں تمام ملکوں سے حج
معطل رہا اور ملک مغرب میں اوس کے نام سے خطبہ ہوتا تھا نہ کوئی عباس کے
نام سے خطبہ جاری ہوا اور حرمین شریفین میں بھی ایسا ہی واقع ہوا اور دمشق میں
حی علی خیر العمل اذان سے موقوف ہوئے پھر مستعلی باللہ ابوالقاسم احمد والی مصر
ہوا اور اوس کے وقت میں ملک شام اور بیت المقدس اہل فرنگ کے ہاتھ میں
گیا پھر فرزند اوس کا آمر باحکام اللہ والی مصر ہوا اوس کے وقت میں ہر دو دل بادشاہ
فرنگ مصر لینے کا ارادہ کیا مگر اوس کے رفقاء اوسکو ہلاک کیئے پھر حافظ لدین اللہ
عبدالمجید بن محمد المستنصر ابن عم عام باحکام اللہ والی مصر ہوا پھر ظاہر باعداء اللہ علی
بن حافظ لدین اللہ والی مصر ہوا پھر فائز بنصر اللہ عیسی ابن ظاہر باعداء اللہ والی مصر ہوا
پھر عاضد لدین اللہ عبداللہ بن یوسف بن حافظ لدین اللہ والی مصر ہوا اس شخص پر دولت
فاطمیہ تمام ہوئی جمیع مدت سلطنت اون کی دو سو چھہتیس سال رہی اور تعداد خلفاء
فاطمیہ عبدیہ گیارہ نفر ہیں اور تاریخ موت عاضد لدین اللہ اور انقضاء دولت
فاطمیہ ایکسویں محرم ۵۶۷ھ یا نوستانوے ہجری ہے یا ۵۶۶ھ یا نوسینٹ
ہجری ہے باختلاف روایات اور یہہ تمام لوگ رافضی تھے بلکہ اسلام سے
بے بہرہ تھے کہ زنا اور قتل کو جائز مباح سمجھتے اور طریقہ زندیقہ اختیار کیئے تھے
پھر دولت گردیہ ایوبیہ مصر میں آئی کہ طریقہ اون کا نہایت درست تھا اور سبب
دولت ایوبیہ کا یہہ ہوا کہ جس وقت فاطمیہ ضعیف ہوئے مستضی باللہ خلیفہ عباسی نے
ملک ناصر الدین ابن ایوب کو عہد ولایت شام اور مصر کا لکھہ کر بھیجا کہ بجانب
ملک شام دیا اور لقب اوس کا ملک عادل رکھا پس ناصر مذکور نے ملک نور الدین

دولت فاطمیہ کا مصر سے انقضاء

دولت ایوبیہ کا مصر میں آنا

محمود بن زنگی کے سات بلاد مصر اور شام کے طرف جاکر بیت المقدس کو اور بلاد شام
کو اہل فرنگ کے ہاتھ سے لیا اور صلاح الدین مذکور نہایت صاحب صلاح اور اوصاف
جمیلہ تھا کہ اب تک اوس کی خیرات جاری ہے اور اذان مین حی علی خیر العمل کہ
بدعت پیدا کی ہوئی خلفاء فاطمیہ عبدیہ کی تھی اوسنے موقوف کیا اور بہت سے بدعات
اور امور خلاف شرع بیشمار کو قلع و قمع کیا کہ بیان اوس کا طویل ہے اور بنی عباس کے
نام سے بلاد مصر اور شام مین خطبہ تجدید کیا دولت ایوبیہ گروہ عادلیہ اوس کے سات
منسوب ہے پہر فرزند اوس کا ملک منصور والی مصر ہوا پہر ملک عادل سیف الدین
ابوبکر ابن ایوب والی مصر ہوا کہ لقب اوس کا کامل تھا اور اوس کے واسطے مع فرزند
اوس کے خطبہ مین دعا کہے جاتی تھی پہر فرزند اوس کا ناصر الدین کامل والی مصر ہوا
اوس نے امام شافعی کا قبہ بنا کیا پہر فرزند اوس کا عادل ابوبکر والی مصر ہوا پہر ملک
صالح نجم الدین ایوب بن کامل پہر فرزند اوس کا توران شاہ والی مصر ہوا پہر شجرۃ الدر
کنیز سریہ ملک صالح کی والدۂ خلیل والی مصر ہوئی اور دولت ایوبیہ یہان تک تمام
ہوئی پہر دولت ترکیہ مصر مین آئی اور ابتدا اس دولت کی ربیع الاول سنہ ۶۴۸
چھ سو اڑتالیس ہجری سے ہے اول دولت ترکیہ کا ملک معز عز الدین ایبک ترکمانی
ہوا ہے اوس کے وقف مین عدن اور مدینہ طیبہ مین آتش ظاہر ہوئی اور مسجد
نبوی مین آتشزدگی بسبب بجلے کے لاحق ہوئی پہر ملک منصور نور الدین علی فرزند
ملک المعز کا والی مصر ہوا اوس کے وقت مین قوم تتار بباعث فریب وزیر رافضی کے
بغداد کو لیا اور خلیفہ بغداد معتصم باللہ کو قوم تتار قتل کیے اور خلافت عباسیہ بغداد سے
جاتی رہی اور لوگ بلا خلیفہ رہے اور ہے تین سال ملک بیرس تک رہے پہر ملک

مظفر قطز المعزی والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر رکن الدین بیبرس بندقداری صالحی
والی مصر ہوا اور وہ بہت صاحب اوصاف حمیدہ تھا کہ جامع کبیر اور مدرسہ اور بہت سے
پل اور قلعے وغیرہ بنا کیا اور اوسکے وقت مین بہت فتوحات بلاد ہوے کہ قبل
اوس کے کسی سلاطین کے وقت مین نہین ہوئے اور اوس نے فتح روم کیا اور
تاج پہنا اور اوسکے نام سے دینار اور درہم سکہ ہوئے اور اوقاف کثیرہ جاری
ہوئے اور اوس کے وقت مین امام نووی تھے اوس نے پہلے اون کو اخراج کا
حکم دیا بعد حکم عہدہ کا دیا اور اوس کے وقت مین محمل اور کسوت کعبہ قاہرہ مصر مین
جاری ہوئے اور اوس کے وقت مین خلیفہ عباسی مستنصر باللہ تتار کے ہاتھ سے
گریزان ہوکر مصر مین آیا اور ملک رکن الدین نے خلیفہ کے ہاتھہ پر بیعت کیا اور خلیفہ کو
با ساز و سامان و لشکر کے بغداد کو بھیجا ہیر تتار نے خلیفہ مذکور کو قتل کیا مدت
خلافت اوس کی سترہ سال اور ڈھائی ماہ ہے وفات اوس کا ستائیسوین
محرم ۶۵۸ چھ سو پچاس کو ہوا پھر حاکم بامر اللہ ابن مسترشد باللہ خلیفہ عباسی مصر مین
آیا ملک ظاہر مذکور نے اوس سے ملاقات کیا خلیفہ مذکور نے لقب ملک ظاہر
رکن الدین قسیم امیر المومنین رکھا کہ یہ اعلے القاب ہے اور اوس کے وقت مین
قاضی چاروں مذہب کے مقرر ہوئے کہ یہ امر قبل اوس کے نہین ہوا بعد وفات
ایک شخص نے اوسکو خواب مین دیکھہ کر حال اوس کا پوچھا اوسنے کہا کہ مجھہ پر
کوئی امر سخت تر چار قاضی مقرر کرنے مین نہین ہے پھر ملک سعید ناصر الدین محمد بن ملک
ابن ملک [illegible] والی مصر ہوا پھر برادر اوس کا ملک العادل سلامش بدر الدین والی

مصر ہوا پہر ملک منصور ابو المعالی قلاون صالحی النجمی والی مصر ہوا اور اوس کو فتوحات
کثیرہ ساحل بحر روم سے مثل فتح طرابلس وغیرہ ہوئے کہ وہ بلاد اہل فرنگ کے
ہاتھہ مین تھے پہر ملک اشرف صلاح الدین فرزند اوس کا والی مصر ہوا اور اوس کے
عہد مین اکثر سواحل شام اور قلعے فتح ہوے کہ اون قلعون کے فتح ہونیسے
ملک منصور عاجز تہا اور اوس کے وقت سے ملک شام سے نصارے کا تعلق
بالکل قطع ہوا پہر ملک ناصر محمد والی مصر ہوا پہر کتبغا منصوری والی مصر ہوا پہر ملک
منصور حسام الدین لاجین منصوری والی مصر ہوا پہر ملک ناصر محمد قلاون ثانیاً عود کیا
اور اوسکے وقت مین خطبہ اور دعا بنی عباس کے نام سے موقوف ہوئے اور
لقب خلیفہ متروک ہو کر لقب اوس کا سلطان ہوا پہر ابو بکر بن منصور والی مصر ہوا
پہر ملک مظفر بیبرس شینکر والی مصر ہوا اور اوس نے بہت سے پل اور جامع مسجد
جدید مصر وغیرہ مین تیار کیا اور بہت امور خیرات جاری کیا پہر ملک اشرف علاء الدین
کجک والی مصر ہوا پہر ملک الناصر احمد برادر اوس کا والی مصر ہوا پہر ملک صالح
عماد الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پہر ملک ناصر حسن برادر اوسکا والی مصر ہوا پھر
ملک صالح صلاح الدین برادر اوسکا والی مصر ہوا پہر ملک منصور محمد بن حاجی بن ناصر
محمد قلاون والی مصر ہوا پہر منصور ابن شعبان والی مصر ہوا پہر ملک صالح حاجی ابن
اشرف شعبان والی مصر ہوا پہر دولت جرکسیہ مصر مین آئی وہ بہی ایک نوع ترک
مین اول اون کا ملک ظاہر شمائی برقوق تھا پہر ملک منصور عود کیا کہ وہ فرزند حاجی
ابن اشرف شعبان کا ولایت مین اول لقب اوس کا ملک صالح تھا بعد اوس کے
ملک ناصر ابو السعادات فرج والی مصر ہوا پہر ملک منصور عبد العزیز برادر اوس کا

والی مصر ہوا پھر ملک ناصر فرج بن برقوق عود کیا کہ تا نباً مدت خلافت اوس کی
چھ سال تھی اور دمشق مین گیارھوین ۸۱۵ آٹھ سو پندرہ ہجری مین قتل ہوا
اور اوس کے عہد مین بامر نجم الدین ابن طلب محتسب کے صلوٰۃ و سلام بوداذان
کے موذنین جاری کئے پھر ملک العادل امیر الدین ابو الفضل بن متوکل عباسی خلیفہ
ہوا اور چھ ماہ کے بعد خلع خلافت کیا گیا پھر ملک موید ابو النصر شیخ محمودی الظاہر
والی مصر ہوا اور خلیفہ موصوف اوس کے عہد مین حبس رہا پھر ملک مظفر ابو السعادات
والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو الفتح تتر والی مصر ہوا پھر ملک صالح والی مصر ہوا اور
خلع ہوا پھر ملک اشرف ابو النصر برسبائی والی مصر ہوا اور اوس کے وقت مین
ملک قبرص فتح ہوا اور اہل ملک سے جزیہ مقرر کر کے ملک اوس کے والی کو تفویض
کیا پھر ملک عزیز ابو المحاسن یوسف والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو سعید جقمق العلائی
علی ابن ایناں والی مصر ہوا پھر فرزند اوس کا ملک منصور عثمان والی مصر ہوا
پھر ملک اشرف ابو النصر اینال العلائی الظاہری الناصری والی مصر ہوا پھر فرزند
اوس کا ملک مؤید ابو الفتح احمد والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر خشقدم الناصری ثم المؤیدی
والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو سعید قائتای علائی ظاہری والی علی اختلاف النسخ
والی مصر ہوا پھر مولانا ملک اشرف ابو النصر قائتبای الظاہری السعودی والی مصر ہوا
اور ۸۸۰ آٹھ سو چوراسی ہجری مین سفر حج کیا اور قبل حج کے زیارت مدینہ طیبہ
کیا چھ ہزار درہم اہل مدینہ کو اور من بعد اوس کے مکہ معظمہ مین گیا پانچ ہزار درہم
اہل مکہ کو دیا اور مکہ معظمہ مین قریب باب السلام کے مدرسہ بنایا کیا اور بجانب
مدرسہ کے رباط فقرا کے واسطے بنایا اور تجدید حجرہ نبویہ اور تجدید ممبر شریف

مصطفوے کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ تا حال جا بجا یہ شہر بنا کی ہوئی اوس
کی ہے کہ نام اوس کا جا بجا یہ شہر پر کندہ ہے انتہی اور زا برین کے واسطے
مصارف بقدر کفاف مقرر کیا اور عمارت مسجد نبوی میں اور مسجد نمرہ عرفات میں کیا
اور ہر خلیص تعمیر کیا اور نہر وران کو جاری کیا اور تعمیر نہر عرفات کیا کہ وہ ایک سو
پچاس سال سے مسدود ہو گئی تھی اور سقا عباس کو تعمیر کیا اور زمزم اور مقام
ابراہیم کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے منبر عظیم بھیجا اور مصر وغیرہ میں بہت
مساجد اور آبدار خانے وغیرہ بہت سی خیرات جاری کیا اور اوس کے عہد میں ۸۸۶ھ
آٹھ سو چھیاسی میں صاعقہ منارہ حرم نبوی پر وارد ہو کر اوس سے سقف ہائے مسجد نبوی
اور منارۂ اذان اور خزانے اور کتب محروق ہوئے مدت سلطنت مصر اوس کی
اونتیس ۲۹ سال اور وفات اوس کا ۹۰۱ھ نو سو نو دے سے پھر فرزند اوس کا ملک
ناصر محمد والی مصر ہوا پھر ملک ناصر محمد قایتبائی عود کیا پھر ملک طاہر ابی سعید قارنوہ
نامو ناصر کا والی مصر ہوا پھر ملک اشرف جنبلاط والی مصر ہوا پھر ملک سیف الدین
طومان بائی والی مصر ہوا پھر ملک اشرف قال نوہ الغوری والی مصر ہو پھر ملک
اشرف طومان بائی ابن اخی الغوری والی مصر ہوا اس سے دولت جرکیہ تمام ہوئی
کہ وہ دولت عثمانیہ سے بعد اوس کے دولت عثمانیہ ترکیہ ائی کہ ابتک دولت
موصوف باقی ہے ادامہ اللہ الی یوم القیامۃ اصل اون کا ترک مان قوم تتار سے
ہے اور نسبت اوس سلطنت کی عثمان خان سے ہے کہ جد اعلی ان سلاطین کا ہے
اور عثمان خان ۶۹۶ھ چھ سو چھیانوے میں والی بلاد روم ہوا پس بسبب نسبت
عثمان خان جد اعلی اون کے سلطنت عثمانیہ کہتے ہیں اور بسبب ہونے اصل اون کے

ترک سے سلطنت ترکی کہتے ہین اور اسی باعث سے اس سلطنت کے دفاتر اور محاورہ مین زبان ترکی جاری ہے اور بسبب والی ہونے اون کے بلاد روم کے سلطنت رومی کہتے ہین اور عثمان خان جد اعلے اوس کافرزند ارطغل بن سلیمان شاہ کا ہے اور نسب اون کا بجانب سیدنا یافث ابن نوح علیہ السلام کے ہے پہنچتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اولاد سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہین چنانچہ شیخ محمد ایاس اپنی تاریخ مین ایسا ہی نقل کئے ہین دیگر مورخین لکھتے ہین کہ وہ نسل عبر حجاز سے ہین لیکن قبیلہ کی تعین نہین کئے اور سلیمان شاہ موصوف ملک شرق بلاد ہاماں مین کہ قریب بلخ کے واقع ہے بادشاہ تھے جبکہ چنگیز خان کا غلبہ ہوا اور بلاد بلخ کو اوسنے تباہ و ویران کیا سلطان علاؤالدین خوارزم شاہ سلجوقی بلاد بلخ سے نکلا اہالیان ملک متفرق ہوئے سلطان سلیمان شاہ نے پچاس ہزار ترکمانی سے ملک حلب کے طرف مرور کیا اور جسوقت کہ عبور دریائے شور کیا مع اسپ غرق دریائے فرات ہوا اور وفات کیا دفن اوس کا روبروئے قلعہ جورد کے ہوا ترکمان جو ہمراہ اوس کے تھے متفرق ہوئے فرزند اوس کا طغرل یا ارطغل باختلاف نسخ سلطان علاؤالدین سلجوقی کے پاس گیا سلطان علاؤالدین اوس وقت مین سلطان بلاد قرنان کہ وہ ارض روم سے تھا سلطان علاؤالدین ارطغل کا نہایت اکرام کیا اور ارطغل کو اذن جہاد دیا ہمراہ ارطغل کے جماعت ترکمانون کی ہوئی اور ارطغل جہاد کفار مین مصروف ہوا یہان تک کہ ارطغل ۶۸۰ چھ سو اوناسی ہجری مین وفات کیا فرزند اوس کا سلطان عثمان خان اوسی طور سے جہاد کفار مین مصروف ہوا اور فتح اطراف بلاد کیا جس وقت کہ سلطان علاؤالدین نے قابلیت

فائدہ

حاکم ہاماں کی ابتداء خلافت سلطنت سلجوقیہ سے ہے وفات ارطغل سنہ ۶۸۰ ہے پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان عثمان خان ثانی سلطنت قرمانیہ سے ابتداء سلطنت وقت مین حاکم ہاماں خلیفہ عباسی کے وقت مین ہوا۔

ذکر سلطان عثمان خان کا کہ جسکی تبع دولت قرمانیہ کی نسبت کہی جاتی ہے

اور لیاقت سلطان عثمان خان کی دیکھی کئی طرح کے عنایات اوس کے حال پر کیا
اور اوس کو بہت سی کمک دیا اور سلطان عثمان خان کے پاس نقارہ اور نشان
اور تمغائے سلطانی بھیجا اور لقب اون کا سلطان رکھا تاکہ اون کو تقویت اہل
طغیان پر حاصل ہووے جس وقت کہ وہ نقارہ سلطان عثمان خان کے پاس
مارا گیا سلطان موصوف نے نقارے کی تعظیم کے واسطے اوٹھے چنانچہ ابتک یہہ
عادت سلاطین عثمانیہ مین جاری ہے کہ وقت نقارہ مارنے کے سلطان تعظیماً اوٹھ
کھڑے ہوتے ہین دولت عثمانیہ انہین سلطان عثمان خان سے منسوب ہے وفات

سبب سلطنت عثمانیہ کا وقت نقارہ مارے جانے کے

اون کا ۶۸۷ھ چھ سو ستیاسی مین ہوا پھر سلطان اورخان فرزند سلطان عثمان خان
مسلط ہوئے اونھون نے فتح شہر یورسا کیے اور شہر مذکور کو اپنا دار سلطنت

سبب سلطان اورخان کا

قرار دیے یہان سے اون کو استقلال سلطنت ہوا اور سابق وہ تابع سلطان
علاو الدین سلجوقی کے تھے اونھون نے جہاد مین اپنے ابا سے زیادہ شہرت پیدا
کیے اور اپنے والد کے عہد مین شہر یورسا مین رہتے تھے تمام نصاری جمع ہوکر اونکے
قتل کا ارادہ کیے حق تعالے نے اون کو جمیع نصارے پر فتح دیا اور تمام نصارے

سبب سلطان مراد خان کا

اون کے مقابلہ مین قتل ہوئے وفات اون کا ۷۶۰ھ سات سو ساٹ ہجری مین ہوا
پھر سلطان مراد خان ابن سلطان اورخان مسلط ہوئے اونھون نے بہت سے قلعہ
فتح کیے اور بہت سے غلامون کا لشکر بنا کر بنام اوس کا عسکر جدید یعنے نیا لشکر رکھے
اور وہ اپنے کسب سے کھاتے بیت المال سے کچھہ نہین لیتے بالآخر وہ ایک کافر
نصارے کے ہاتھ سے شہید ہوئے کہ نام اوس کا مطرش قربیل تھا کہ اوس نے
بہ جاے مصافحہ خنجر سے قتل کیا شہادت اونکی ۷۹۱ھ سات سو اکیانوے مین ہوئی

پھر سلطان بایزید خان یلدرم ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونھون نے بہت
ملک فتح کئے اور جہاد و غزا میں مصروف رہتے اور تیمور لنگ سے مقابلہ کئے مگر سلطان
موصوف کا لشکر تیمور لنگ سے ساخت کیا پھر بہت سی اوالاد سلطان بایزید کی قتل ہوئے
سلطان تنہا باقی رہا اور زن تنہا تیمور کے پاس گیا مگر بسبب کمال شجاعت
اون کے لوگون کے دلون مین سطوت اور ہیبت اون کی تھی اس باعث سے
سلطان موصوف کو قتل نہین کئے او اون کو جب کئے سلطان براہ غصہ انتقال کئے
وفات اون کی سنہ ۸۰۲ آٹھ سو بیس یا ۸۱۲ آٹھ سو سترہ ہجری مین اون کے عہد مین ملا
قاضی ملا شمس الدین قنازی تھے سلطان بایزید نے ایک وقت کسی قصد مین قاضی
موصوف کے پاس شہادت ادا کئے قاضی نے سلطان کی شہادت قبول نہین کئے
سلطان نے سبب شہادت نہ قبول کرنے کا قاضی سے دریافت کئے قاضی نے
کہے کہ تم نماز باجماعت ادا نہین کرتے ہو اوس وقت سے سلطان اپنے محل مین
مسجد جامع تیار کئے اور اپنے واسطے اوس مین ایک موضع معین کئے جب سے وہ
نماز باجماعت ناغہ نہین کئے بعد وفات اون کے پانچ فرزند اون کے رہے ایک
سلطان موسے دوسرے سلطان عیسی تیسرے سلطان سلیمان چوتھے سلطان قاسم
پانچوین سلطان محمد بمقدمہ سلطنت مین فیما بین نزاع رہی بالآخر سلطان محمد بن سلطان
بایزید تخت سلطنت پر بیٹھے اونھون نے سب سلاطین عثمانیہ مین پہلے کیسہ زر
حرمین الشریفین کے واسطے مقرر کئے اور بہت قلعے اور ملک فتح کئے اور بعد اللہ
اور محمد قربان اون کے عہد مین خروج کئے تھے اوس کو بھی سلطان موصوف نے
مقہور کئے وفات اون کا سنہ ۸۲۴ آٹھ سو اٹھائیس ہجری مین ہوا پھر سلطان مراد

ذکر سلطان بایزید خان کا

ذکر قبول نہ کرنے شہادت سلطان کی بسبب عدم اقتدار باجماعت کی پھر اقتدار کرنے کی سلطان کا

ذکر سلطان محمد خان کا

ذکر سلطان مراد خان کا

ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اونھون نے اپنے روبرو سلطان محمد اپنے فرزند کو اپنا
جانشین کیئے اور اون کے عہد مین والی مصر کا ملک اشرف اینال تھا سلطان موصوف
نے بہت بلاد روم کو فتح کیئے اور حرمین شریفین مین ہر سال تیتیس ہزار تین سو دینار
سرخ بھیجے وفات اون کا ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن مین ہوا پھر سلطان محمد ابن سلطان مراد
مسلط ہوئے اون کے عہد مین ملک اشرف قایتبائی والی مصر تھا سلطان موصوف
سلاطین آل عثمان مین کثیر الجہاد اور قوی تھے اونھون نے قوانین خاصہ جاری کیئے
کہ اب تک وہ قوانین سلطنت مین جاری ہین اور لشکر بری اور بحری جانب قسطنطنیہ کے
بھیجے اور قسطنطنیہ کو روز چہار شنبہ ۸۵۷ھ آٹھ سو ستاون ہجری کو فتح کیئے نماز جمعہ آیا
صوفیا مین ادا کیئے کہ وہ بڑی عبادت گاہ نصاریٰ کی تھی اور قسطنطنیہ کو اپنا پایۂ تخت
کیا ابھی تک پایۂ تخت سلطنت روم شہر قسطنطنیہ ہے اور قسطنطنیہ مین بہت مدرسے
بنا کیئے اور بہت تالیف جاری کیئے اور اونھین سلطان کے عہد مین ۸۶۲ھ آٹھ سو باسٹھ
ہجری مین نئی دنیا ظاہر ہوئی کہ انگریز امریکہ کہتے ہین وفات اون کا ۸۸۶ھ آٹھ سو چھیاسی
مین ہوا پھر سلطان بایزید ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اون کے عہد مین بہت سے
بلاد روم فتح ہوئے اور بہت قلعہ اون کے قبضہ مین آئے اور اونھون نے بہت
پل اور قلعے اور مدرسے اور مساجد اور تکیہ اور زاویہ اور حمام اور دارالشفا مریضون کے
لیئے تیار کیئے اور مفتی اعظم اور جو لوگ کہ اون کے ہمرتبہ ہین اون کے واسطے
دس ہزار سکہ عثمانی مقرر کیئے اور حرمین شریفین کے واسطے چودہ ہزار سکہ مدینہ طیبہ
اور نصف مکہ معظمہ کے واسطے مقرر کیئے اور عہد مین والی مصر ملک اشرف قایتبائی
کے سفر حج کیئے والی مصر نے بوقت ملاقات سلطان موصوف کا بہت اعزاز کیا وفا

ذکر سلطان محمد ابن سلطان مراد مسلط ہوئے اون کے عہد مین ملک اشرف قایتبائی والی مصر تھا سلطان موصوف

ذکر فتح قسطنطنیہ

ذکر سلطان بایزید ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اون کے عہد مین ملک اشرف قایتبائی والی مصر تھا

اون کی ۹۱۸ھ یا ۹۱۷ھ نوسو سترہ یا نوسو اٹھارہ ہجری مین ہوئی پھر سلطان سلیم بن
سلطان بایزید مسلط ہوے اور یہہ سلطان ملک مصر اور شام اور تمام ملک عرب کو
اپنے قبضہ مین لائے اور ۹۲۶ھ نوسو چھبیس ہجری مین وفات کی صورت فتح مصر
یہہ ہے کہ سلطان موصوف کے عہد مین خروج اسماعیل شاہ ہوا کہ وہ مذہب رفض
بلکہ مذہب الحاد رکھتا تھا اور اوس کے ہی باعث سے مذہب رفض بلاد عجم مین
شایع ہوا اور اسماعیل شاہ مذکور تمام بلاد عجم اور خراسان اور آذربیجان اور تبریز
اور عراق مین مستولی ہوا فریق اسماعیلیہ جو اہل تشیع ہین اوسی کے طرف منسوب
ہین اہل تشیع اپنی تواریخ مین حضرت اسماعیل شاہ بکمال تعظیم لکھتے ہین لشکر
اوس کا ایک کروڑ سے زاید اوسکو سجدہ کرتا تھا اور اوس کو دعوے خدائی کا
تھا اوسنے بہت علما کو قتل کیا اور بہت کتابین اور قران جلا دیا اور بہت قبرین
اہل سنت کے کھود کے استخوان کو اون کے جلایا جسوقت کہ سلطان سلیم خانکو
یہہ خبر پہونچی اسمعیل شاہ کے مقابلہ کے واسطے نکلا پھر سلطان سلیم خان کو بوقت
مقابلہ اسماعیل اور اوس کے اموال پر غلبہ ہوا سلطان موصوف نے چاہا کہ چندے
ملک عجم مین اقامت کرے مگر باعث قحط کے نرہ سکا اسواسطے کہ ایک قرص نان
سو درہم کو ملتی تھی سلطان سلیم خان نے سبب قحط کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ قانصو
ہو والی مصر ہے اسماعیل شاہ سے کمال محبت رکھتا ہے اس باعث سے والی مصر نے
لشکر سلطانی مین غلہ جانے کی ممانعت کیا یہہ امر سلطان سلیم خان کی سماعت مین آیا
ارادہ قتال سلطان کا والی مصر سے ہوا اور ۹۲۲ھ نوسو بائیس ہجری مین سلطان سلیم خان
نے والی مصر پر حملہ کیا یہان تک کہ سلطان سلیم خان کو والی مصر پر غلبہ ہوا پھر جبکہ

سلطان سلیم خان

حال اسمعیل شاہ تشیع کا

اسمعیل شاہ سلطان کا

اسمعیل شاہ تشیع کا

سلطان سلیم خان ملک حلب مین گیا لاچار اہالیان حلب سلطان سے امان چاہی
سلطان سلیم خان نے اون کو امان دیا پھر وقت نماز جمعہ آیا سلطان نے نماز جمعہ
ادا کیا اور خطیب نے خطبہ مین سلطان کو بلقب خادمین حرمین شریفین کے دعا دیا
سلطان نے یہہ اپنا لقب سنکر شکر حق بجا لایا جب سے لقب خادمین حرمین شریفین
کا سلاطین روم کے واسطے مقرر پایا۔ سلطان پھر بجانب ملک شام سفر کیا اور
وہان کی امر مملکت درست کیا پھر داخل مصر ہوا اوس وقت والی مصر طومان بائی تھا
کہ بعد قانصوہ غوری کے والی مصر ہوا تھا اوس سے سلطان نے مقابلہ عظیم کیا آخر
طومان بائی والی مصر مغلوب ہوا سلطان سلیم نے اوس کا بالکل استیصال کیا اور
خیر وہ یک اپنے امیر کو والی مصر کیا اور دوسرے امیر کو اپنے کہ عرابی نام اوس کا تھا
ملک شام کا نائب کیا اور شہر مصر مین چار قاضی چار دون مذہب کے مقرر کیا اور بیت المین
جن لوگون کے واسطے اوقاف اور وظایف مقرر تھے وہ سب بحال رکھا اور حرمین شریفین
کے واسطے سات ہزار اردب غلہ مقرر کیا اردب چوبیس مدکا
اور ایک مد پانچ کیلہ ہوتا ہے اور ایک کیلہ دو اوقیہ پایا و کم اوقیہ بندی ہوتا ہے پھر
سلطان سلیم بجانب قسطنطنیہ کے عود کیا اور ارادہ سفر عجم کا رکھتا تھا کہ وفات اوسکا
بجراحت پشت ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر سلطان سلیمان ابن سلطان
سلیم والی سلطنت ہوا یہہ سلطان نہایت نیک بخت تھا کہ سلاطین آل عثمان مین مثل
اون کا نہین ہوا بلاد شرق اور غرب مین اون کا لشکر پہونچا اور وہ اپنی ذات سے تیرہ
جہاد کئے اور مدت العمر جہاد مین مصروف رہے اور ۹۴۹ھ نو سو اونچاس جہاد بلاد عجم مین
بذات خود کئے اور تبریز تک فتح کئے پھر بغداد شریف کے طرف جاکر اوسکو بھی

ذکر اول بلقب
پانا سلطان کا
خادمین حرمین شریفین
کے سات ۱۲

ذکر سلطان
سلیمان خان
کا سلطنت

لینا سلطان کا
بغداد شریف
تا ہمدان
عجم کے ۱۲

فتح کئے اور قبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پہ قبہ تیار کئے اور مدرسہ بنائے پھر
جانب عجم ارادہ کئے شاہ عجم فرار ہو کر صلح چاہا سلطان نے صلح قبول کئے
اور پندرہ روز تک مصر میں رہے سلطان موصوف سے بہت صدقات باقی
رہے از انجملہ صدقات جوانی ہے کہ علماء کے واسطے مقرر ہے اور بہت قلعے اور
حصار اسلام کے تیار کئے اور بہت سے نہریں جاری کئے از انجملہ نہر عیسیٰ ہے
کہ اب تک جاری ہے سلطان موصوف نے اوس کو بصرف ستر ہ لاک طلا کی تعمیر کیے
کہ اسوقت نہر زبیدہ منقطع اور مسدود ہو گئی تھی وفات اون کا ۹۲۶ھ نو سو چھبیس
میں ہوا پھر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان مسلط ہوئے اونہوں نے بہت سے ملک
نصاریٰ کے فتح کئے کہ بیان اوس کا طویل ہے اور اون کے عہد میں تجدید
عمارت مسجد الحرام ہوئی اونہوں نے سات ہزار ازیب گیہوں وغیرہ صدقات حرمین
شریفین میں زیادہ کئے اور اون کے عہد میں مصر میں چار وزیر ایک کے بعد ایک
ہوئے وفات اونکی رمضان ۹۶۲ھ نو سو بیاسی میں ہوئی پھر سلطان مراد ابن
سلطان سلیم ہوئے - اونہوں نے بڑے بڑے ملک فتح کئے اور وزرا
اون کے مصر میں بچہ رہے اور اپنے خزانہ سے چوالیس ہزار دینار سرخ حرمین شریفین
کے واسطے مقرر کئے وفات اونکی ۱۰۰۳ھ ایکہزار تین ہجری میں ہوئی پھر سلطان
محمد ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونہوں نے تجدید جامع ازہر مصر میں اور
طعام پختہ فقرا کے واسطے مقرر کئے اور مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ تیار کئے وفات
اون کا چھٹی رجب ۱۰۱۲ھ ایکہزار بارہ میں ہوا پھر سلطان احمد بن سلطان محمد مسلط
ہوئے اون کے عہد میں فارسیوں کا بہت غلبہ تھا سب کو اپنے ملک سے خارج

ذکر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان ۹۲۶ھ

ذکر سلطان مراد ابن سلطان سلیم ثالث ۹۸۲ھ

ذکر سلطان محمد ابن سلطان مراد ثالث ۱۰۰۳ھ

ذکر سلطان احمد خان ۱۰۱۲ھ

کردئے اور وہ حرمین شریفین سے کمال عقیدت رکھتے تھے کعبۃ اللہ کے واسطے
ایک کمربند نقروی باطلع طلائی واسطے حفاظت ہدم کے اور جالی نقروی حجرہ
شریف نبویہ کے واسطے بھیجے پھر ارادہ کئے کہ حرم مدینہ طیبہ کا مثل حرم مکہ معظمہ کے
وسیع کریں لیکن اجل نے اون کو مہلت نہین دی قسطنطنیہ مین ایک بڑی جامع
مسجد تیار کئے کہ دنیا مین اوس کا نظیر نہین کہ صرف اوس کا چوالیس ہزار مثقال طلا
کا ہوا اور زر اون کے مصرف مین چھ رہے ہے وفات اون کا ماہ ذی قعدہ ۱۰۲۶ھ
ایک ہزار چھ بیس مین ہوا پھر سلطان مصطفے برادر سلطان احمد مسلط ہوئے اور
تین ماہ کے بعد خلع سلطنت اون سے یہان سے قواعد سلطنت تین وجہ سے
شکست ہوئی ایک یہہ کہ یہان تک فرزند سلاطین ہوتے رہے اور یہان سے
برادر سلطان ہوئے دوسرا یہہ کہ یہان سے خلع سلطنت کی ابتدا ہوئی تیسرا یہہ کہ
یہان سے مدت سلطنت قصیر ہوئی بعد خلع اون کے سلطان احمد مسلط ہوئے
پھر سلطان عثمان خان ابن سلطان احمد مسلط ہوئے اور یہہ سلطان اپنی ذات سے
جہاد کئے اور سنہ ۱۰۳۰ھ ایک ہزار تیس ہجری مین کلہو کہا لشکر سے نصارے کے
سات جہاد کئے اور سات ماہ تک غائب رہے کہ خبر اون کی معلوم نہ تھی من بعد
خبر معلوم ہوئی کہ وہ نصارے سے جہاد کر کے ظفریاب ہوئے اور جبکہ یہہ خبر معلوم
ہوئی تمام ملک یہہ خبر سنکر آراستہ ہوا اور قبل اس کے یہہ ادت یعنے آراستگی
ملک خبر فتح وہ سے در نہ تھی وزر اون کے مصرف مین چھ شخص رہے وفات
اون کی سنہ ۱۰۳۱ھ ایک ہزار اکتیس مین ہوئی پھر سلطان مصطفے دوبارہ مسلط ہو کر
معزول ہوئے پھر سلطان مراد ابن سلطان احمد بعد خلع برادر اپنے سلطان ہوئے

بنیاد کرنا مسجد جامع بے نظیر کا قسطنطنیہ مین سنہ ۱۰۲۶ھ

جلوس سلطان مصطفے خان ثانی کا

جلوس سلطان عثمان خان ثانی کا ۱۰۲۷ھ

جلوس سلطان مراد خان رابع کا ۱۰۳۲ھ

ذکر سلطان ابراہیم بن سلطان احمد خان کا

اور محاصرہ بغداد یعنی کا کیے پھر ۱۰۴۹ھ ایک ہزار اونچاس مین اپنے کو قتل کیے
پھر سلطان ابراہیم بن سلطان احمد مسلط ہوئے اور ۱۰۵۸ھ یا ۱۰۵۹ھ ایکہزار اوانسٹ
ہجری مین مقتول ہوئے پھر سلطان محمد ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوکر بعد اڑتیس سال
کے معزول ہوئے وفات اون کا ۱۱۰۰ھ ایکہزار ایک سو چار ہجری مین ہوا پھر

ذکر سلطان سلیمان خان ثانی کا ۱۱۰۲ھ

سلطان سلیمان ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوے اور ۱۱۰۲ھ گیارہ سو چہ مین اونکا
وفات ہوا پھر سلطان احمد بن سلطان ابراہیم مسلط ہوے اور چار سال کے بعد

ذکر سلطان مصطفی خان ثانی کا ۱۱۱۵ھ

ترک سلطنت کیے اور وفات اونکا ۱۱۱۵ھ ایک ہزار ایک سو دس مین ہوا پھر
سلطان مصطفے خان ابن سلطان محمد مسلط ہوے اور چہ سال کے بعد خلع سلطنت
اونکا ہوا اور اسی سن مین یعنے ۱۱۶۷ھ گیارہ سو سولہ ہجری مین ہوا پھر سلطان عثمان خان

ذکر سلطان عثمان خان ثالث کا ۱۱۶۷ھ

ابن سلطان مصطفے خان مسلط ہوے وفات اون کا ۱۱۷۱ھ گیارہ سو بکہتر مین ہوا پھر

ذکر سلطان احمد خان ثالث کا ۱۱۷۱ھ

سلطان مصطفے ثالث ابن سلطان احمد مسلط ہوی وفات اونکا ۱۱۸۷ھ گیارہ سو
اتھیاسی ہجری مین ہوا پھر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان احمد خان مسلط ہوے

ذکر سلطان سلیم خان ثالث کا

اور اونھون نے قواعد فرانسا دیا اپنے لشکر کو تعلیم کیے اور جہاز جنگی طیار کیے
وفات اون کا ۱۲۰۳ھ بارہ سو دو ہجری مین ہوا پھر سلطان سلیم بن سلطان مصطفے

ذکر سلطان محمود خان ثانی کا ۱۲۲۳ھ

مسلط ہوے اون کے عہد مین فرنسیس مصر مین داخل ہوئے سلطان موصوف نے
قہرا اون کو ملک مصر سے نکالدیے اور ۱۲۲۳ھ بارہ سو تیئیس مین سلطان موصوف
مقتول ہوئے پھر سلطان مصطفے ابن سلطان عبدالحمید مسلط ہوکر اوسی سال قتل ہوئے

ذکر سلطان عبدالمجید خان ثانی بانی مسنجات ۱۲۵۵ھ

پھر سلطان محمود خان ابن سلطان عبدالحمید خان مسلط ہوکر بہت جہاد کیے
وفات اون کا ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن مین ہوا پھر سلطان عبدالمجید خان ابن سلطان

محمود خان ہوے اونہون نے ۱۲۷۶ھ بارہ سو ایکہتر مین کفار روس سے مقابلہ کیے
اور اون کی فتح و نصرت ہوئی باوجودیکہ کہ لشکر روس چھہ لاکھ ۶۹۹۰۰۰ تیانوی ہزار
اور ایک ہزار توپین تھین محرر اوراق اوس زمانہ مین ذی شعور تھا انگریزون نے
اظہار سرور فتح سلطانی کیا اپنے ممالک محروسہ مین حکم روشنی کا دیے تھے
چنانچہ چھاوئی انگریزی حیدرآباد دکن مین بہی روشنی ہوئی تھی اہل حرمین شریفین کے
زبانی معلوم ہوا کہ مثل سلطان عبدالمجید خان کے آج تک کوی سلطان ایسا صاحب
خیرات کثیرہ نہین ہوا بنا رحرم مدینہ طیبہ جو فی الحال ہے اونہین سے ہے سلطان
موصوف کو تمنا تھی کہ بعد اختتام بنا رحرم کے مدینہ منورہ مین حاضر ہوون لیکن زندگے
وفا نہین کی بلکہ کچھہ تیاری حرم باقی تہی کہ سلطان کا وفات ہوا سلطان موصوف
نہایت شجیع اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے پہر سلطان عبدالعزیز خان ابن سلطان
محمود خان مسلط ہوے ایام سفر حج اول اور ثانی محرر اوراق اونہین سلطان کا عہد
تھا حرمین شریفین مین اون کے ضبط و نسق اور عدالت کا چرچا بہت مسموع ہوا -
انہون نے لشکر بری اور بحری کو درست کیے اور قوت عسکری اونکے
عہد مین نہایت ترقی پاے اس باعث سے اور سلاطین کو کئی طرح کے خیالات
پیدا ہوے آخر وہ شہید ہوے مگر اشتہار اس امر کا دیا گیا کہ اول وہ معزول ہو کر
خودکش ہوے مگر اہل حرمین شریفین کے زبانی یہ امر مسموع ہوا کہ سلطان موصوف
بلا عزل شہید ہوے اور سلطان عبدالمجید خان سلطان حال کو اب تک تلاش
اون لوگون کی ہے کہ جو اون کی شہادت مین شریک تھے چنانچہ بعضے لوگ بعد
ثبوت سزایاب بہی ہوے پہر سلطان مراد خان ابن سلطان عبدالعزیز خان

ذکر جنگ روس کا

ذکر سلطان عبدالغفر خان کا

ذکر سلطان مراد خان کا

مسلط ہوئے اور اون کے وقت مین پہر روس کے سات جنگ ہوا اور چھہ ماہ کے بعد
معزول ہوئے پہر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید خان مسلط ہوئے
زمانہ تحریر عہد سلطان موصوف کا ہے ایدہ اللہ بنصرہ الی یوم القیام حال
اون کا روات ثقہ کے زبانی جو مسموع ہوا تحریر مین آتا ہے سلطان موصوف
بذات خود نہایت دیندار اور حیاکش مہذب الاوقات ہوشیار متواضع بیدار مغز
امورات سلطنت مین خداقت رکھتے ہین اور بذات خود متوجہ رہتے ہین مگر افسوس کہ
افسوس کہ ارکین اون کے مناسب مزاج نہ ہونے سے بہت امور سلطنت مین
بے انتظامی واقع ہے حال اون کے اوقات کا یہ ہے کہ ہفتہ کے سات روز کو
دو تقسیم کیے ہین چار روز ہفتہ مین یہ شغل رکھتے ہین کہ مغرب سے عشا تک تار برقیات
جو سلطان کو سب ملک سے آتے ہین اون کو بذات خود ملاحظہ فرما کر جواب اون کا
اپنے ہاتھ سے لکھتے ہین اور جاسوس ممالک محروسہ سے آتے ہین اون کو تخلیہ مین
باریاب فرما کر اخبارات ملک کے سماعت فرماتے ہین راوی کہتے ہین کہ ایکبار
مین اسیوقت باریاب تہا جاسوسون کی جماعتین باریاب ہونا شروع ہوئے کہ ہر ایک کا
وضع اور لباس اور زبان مختلف تہے اور سلطان ہر ہر کی کیفیت سنکر اون کے
موافق جواب اون کو دیتے مجھے اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور سلطان کی
زیرکی اور فطانت اس امر مین ظاہر ہوئی پہر سلطان جبکہ یہ دوام
ہین تب نماز عشا ادا کرتے ہین بعد نماز عشا کے اکثر کتب تواریخ
کتب حدیث مثل صحیح بخاری وغیرہ کے سماعت فرماتے ہین
شعبان تک یہ رہتا ہے بعد نصف شعبان کے حلقہ ذکر کا

ذکر سلطان عبدالحمید خان
سلطان حال کا

ذکر روزمرہ کا روزنامچہ
سلطان کا اون کے

بیان اوقات معمولہ
سلطان کے اون کے

ابو ثقیف
غبار
بیس

بیعت رکھتے ہین مصروف رتا نماز صبح رہتے ہین بعد نماز صبح کے اشراق تک وظایف
مین اشتغال رکھتے ہین بعد نماز اشراق کے کچھ تہوڑا آرام فرماتے ہین پہر بیدار ہوکر
تمام روز امور سلطنت مین مصروف رہتے ہین باقی تین دن مین ہفتہ کے بعد سماعت
کتب تواریخ یا حدیث کے نصف شب کو آرام فرماتے ہین اون دنون مین دن کو
آرام نہین فرماتے نماز جمعہ کے واسطے ہر جمعہ مین بلاناغہ مساجد بیرون بلدہ مین تشریف
لیجاتے کوی ایک مسجد نماز جمعہ کے واسطے مقرر نہین اور سواری سلطان کی بگہی
ہوتی ہے اوسکو وہان عربی کہتے ہین سابق مین سلاطین عثمانیہ کا یہہ دستور تھا
کہ جب سلطان سواری پر ہمراہ نکلے ہمراہ سلطان کے ایک شخص محض اس کام کیواسطے
رہتا کہ جب اہل دکاکین اور راہ گذر سلطان کو السلام علیکم کہتے تھے وہ شخص ہمراہی
جواب اون کا وعلیکم السلام کہتا اور اوس شخص کو سلام بگی کہتے تھے مگر اب وہ
عادت موقوف ہوگئی بلکہ اب ممانعت ہوگئی کہ کوی شخص سلام کو سلام نکرے
اور جو لوگ کہ حرمین شریفین سے سلطان کی ملاقات کو آتے ہین ہر چند کہ وہ خود بہ
ہو دین سلطان اون سے نہایت تعظیم اور توقیر سے ملاقات فرماتے ہین
دنون مین جو باعث جنگ روس کے خزانہ سلطنت مین خسارہ واقع ہوا سب
وسبب ارباب سلطنت نے تخفیف مصارف کیے اور ارادہ کیے کہ
بھی تخفیف کرین سلطان کا حکم ہوا کہ حرمین شریفین کے مصارف
بن بلکہ جتنا ہے بعینہ بحال رکھا جاوے اہل مملکت نے عرض کیے
سواسطے کہ جائداد خزانہ سلطنت مین نہین ہے سلطان بطور
جائداد نہین ہے تو میرے محل خاص کے اشیاء

بیان عقیدہ
اور
اون کے حرمین
شریفین سے

فرصت کے اوس کی بہرائی کرو تمکنت اور ترک مزاج کا یہ حال کہ بعضے اوقات
وکلاء سلاطین اولوالعزم سے بیس بیس روز تک ملاقات نہین فرماتے اور وہ لوگ
آکر پلٹ جاتے ہین چنانچہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ ایک وکیل بادشاہ
اولوالعزم ولایت کہ وہ نہایت تند مزاج تہا وقت تبدل اپنے ارادہ سفر ولایت کیا
اور حکم دیا کہ آگبوٹ سواری کا روشن کیا جاوے جب کہ آگ بوٹ سواری کا روشن
ہوگیا سلطان کی خدمت مین رخصت کی ملاقات کو حاضر ہوا جب سلطان کو اوس کے
حاضر ہونے کی اطلاع ہوئی سلطان نے جواب دیئے کہ مجھے فرصت نہین پہر وکیل
مذکور سلطان کو عرض کروایا کہ آگبوٹ میری سواری کا روشن ہوگیا ہے مجھے اب
دیری ممکن نہین پہر سلطان کے جانسے یہی جواب ملا کہ مجھے اب فرصت نہین پہر
وہ وکیل بناچاری پلٹ گیا اور آگبوٹ کو حکم دیا کہ خاموش کیا جاوے پہر وکیل
ایسا ہی اونیس روز خدمت سلطانی مین آیا اور بلا ملاقات کے واپس ہوا بیسوین
روز بہی جب یہی جواب پایا بہت تنگ ہوکر کہا کہ سلطان سے اطلاع کردو کہ آج
ملاقات نہین ہوتی ہے تو بلا ملاقات جاتے ہین اور سلطان کے ہمارے بادشاہ
کا کل قدر نہین جبکہ یہ سلطان کو یہ بات کی اطلاع ہوئی سلطان نے
کہا کہ کل آو ملاقات ہووے گی پہر سلطان نے حسب وعدہ وکیل
رخصت فرمائے سلاطین عثمانیہ مین پہلے یہہ عادت تہا
دربار کے تخت پر بیٹہا کرتے تہے مگر سلطان عبدالعزیز
کرسی پر بیٹہنے کی عادت مقرر پائی سلطان کے
سامنے سنگ مرمر کا ہے ایک میز ایک

فرصت نہ ہونے کے اوس کی بہرائی کرو تمکنت اور ترک مزاج کا یہ حال کہ بعضے اوقات وکلاء سلاطین اولوالعزم سے بیس بیس روز تک ملاقات نہین فرماتے اور وہ لوگ آکر پلٹ جاتے ہین چنانچہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ ایک وکیل بادشاہ اولوالعزم ولایت کہ وہ نہایت تند مزاج تہا وقت تبدل اپنے ارادہ سفر ولایت کیا اور حکم دیا کہ آگبوٹ سواری کا روشن کیا جاوے جب کہ آگ بوٹ سواری کا روشن ہوگیا سلطان کی خدمت مین رخصت کی ملاقات کو حاضر ہوا جب سلطان کو اوس کے حاضر ہونے کی اطلاع ہوئی سلطان نے جواب دیئے کہ مجھے فرصت نہین پہر وکیل مذکور سلطان کو عرض کروایا کہ آگبوٹ میری سواری کا روشن ہوگیا ہے مجھے اب دیری ممکن نہین پہر سلطان کے جانسے یہی جواب ملا کہ مجھے اب فرصت نہین پہر وہ وکیل بناچاری پلٹ گیا اور آگبوٹ کو حکم دیا کہ خاموش کیا جاوے پہر وکیل ایسا ہی اونیس روز خدمت سلطانی مین آیا اور بلا ملاقات کے واپس ہوا بیسوین روز بہی جب یہی جواب پایا بہت تنگ ہوکر کہا کہ سلطان سے اطلاع کردو کہ آج ملاقات نہین ہوتی ہے تو بلا ملاقات جاتے ہین اور سلطان کے ہمارے بادشاہ کا کل قدر نہین جبکہ یہ سلطان کو یہ بات کی اطلاع ہوئی سلطان نے کہا کہ کل آو ملاقات ہووے گی پہر سلطان نے حسب وعدہ وکیل رخصت فرمائے سلاطین عثمانیہ مین پہلے یہہ عادت تہا دربار کے تخت پر بیٹہا کرتے تہے مگر سلطان عبدالعزیز کرسی پر بیٹہنے کی عادت مقرر پائی سلطان کے سامنے سنگ مرمر کا ہے ایک میز ایک

اوس مین سلطان بروز عید وغیرہ بر آمد ہوتے ہین موافق شکل مصورہ

مکان دربار سلطانی

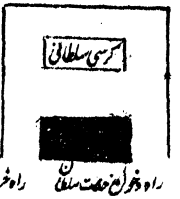

حاشیہ کے صورت مکان دربار سلطانی ہے کہ آدمی جبکہ ایک راہ سے داوس مین داخل ہوتے سلطان سے فیضیاب ہوکر دوسری راہ سے نکلتا ہے جاننا چاہیئے کہ سلطنت عثمانیہ مین علما کے کئی مراتب اور القاب مقرر ہین اون القاب مین ایک القاب پایہ مکی ہے مرتبہ پایہ مکی سے بھی زاید اور مراتب ہین مگر جس کو پایہ مکی علما رمین لقب حاصل نہین ہوا وہ شخص سلطان کے روبرو حاضر نہین ہوسکتا ویسا ہی فوج کے کپتان سے کم عہدے والا سلطان کی خدمت مین حاضر نہین ہوسکتا اور آداب سلطانی کا یہہ طریقہ جاری ہے کہ سلطان کے روبرو جو لوگ حاضر ہوتے ہین پہلے زمین کو اپنا ہاتھہ لگاکر اوسی ہاتھہ کو اول اپنے سینہ پر رکھکر اوسکو اپنی پیشانی پر رکھتے ہین پھر قریب اکر دامن کو سلطان کے بوسہ دیتے اور سلطان زینگہ سر پر ہاتھہ رکھے ہوئے بیٹھتے ہین الحاصل عید کے اول شیخ الاسلام خدمت سلطان کے حاضر ہوتے ہین اور شعر بن سلطان بجز داون کے شعر پہننے کے سروقت تعظیم کیواسطے تے ہین پھر چلے جاتے ہین دو امر خاص شیخ الاسلام کیواسطے ہین وزیر اعظم کو بھی نہین ہے پہلا یہہ کہ شیخ الاسلام کیواسطے اور کسیکو حاصل نہین دوسرا یہہ ہے کہ شیخ الاسلام اور کسیکو معاف نہین الغرض بعد شیخ الاسلام کے

قاضی اور مفتی اور علما رجہان تک اونکو پایہ کی عنایت ہے ایک کے بعد سلطان کی
خدمت مین حاضر ہوکر بعد اداب سلطانی کے دامن سلطانی کو بوسہ دیکر جاتے ہین
جماعت وزرا کو مرار مین پہلے وزیر اعظم حاضر ہوتے ہین اور اوسی طرح آداب
سلطانی ادا کئے بعد دامن سلطانی کو بوسہ دیتے ہین پہر چلے جاتے ہین اول زمانے مین
سلطان وزیر اعظم کے سر کو تعظیم دیتے تھے اب وہ عادت ترک ہوگئی اب کچھہ
تھوڑا زمین سے اوٹھتے ہین پہر وزیر فوج سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتے
ہین پہر وزرا اور امرا ایک کے بعد ایک خدمت سلطانی مین حاضر ہوتے جاتے
ہین حال تواضع اور اخلاق سلطان یہہ ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب اہل
ہند جو اس محرر اوراق کے استاد ہین وہ نہایت فقیر مزاج درویش صفت
ہین چند مدت سے مکہ معظمہ مین مہاجر ہین سلطان حال بہت اعزاز و اکرام سے
اون کو اپنے پاس بلائے اور اونکی نہایت تعظیم اور تکریم کئے کہ سب ارکین
اس حال سے تعجب ہوا چند مولوی صاحب موصوف سلطان کی کے پاس رہ
سلطان کو اصرار رہا کہ مولوی صاحب اپنے پاس دوامار ہین اہل وعیال رہین
اہل وعیال کے واسطے بہی بہش قرار معاش مقرر کرین اور خود کچہ کہتا
مولوی صاحب سے قرات کرین چونکہ یہ امر مولوی صاحب کو منظور
نہی بلطایف الحیل ٹالے اور کہے کہ ہم گرمے کے ملک کے
نہایت سرد ہے کس طور سے یہہ ملک ہم کو مناسب ہو
پاس آلات ناریہ ہین کہ اون سے عین موسم سردی مر
ہو جاتا ہے اور ہین آپ کو اپنے مکان خاص ہین

حال تواضع اور اخلاق سلطان کا

باطالیف الخیل طلے مولوی صاحب سے جب سلطان مخاطب ہوتے تو بلقب افندی
مخاطب ہوتے اور افندی لقب اعزاز واکرام کا ہے کہ جب ہمارے محاورہ مین لفظ خانصاحب
کہتے ہے اور مولوی صاحب بروز عید حسب عادت اہالیان سلطنت کے جبکہ دامن
سلطانی کا بوسہ لینے کا ارادہ کرتے سلطان نے دامن کو اپنے ہٹا کر براہ تعظیم اونکو
اس امر سے ممانعت کیئے اور لا افندے ارشاد فرمائے کہ تمام اہالیان
سلطنت کو اس امر سے تحیر ہوا کہ وزیر اعظم کو بھی اس قسم کی تعظیم نہین اور جسوقت
مولوی صاحب سلطان کے پاس جاتے سلطان بلا درنگ اون کو تخلیہ مین طلب
فرماتے اور جب کہ مولوی صاحب روبرو سلطان سے اٹھتے سلطان سولہ قدم
مولوی صاحب کی پیشوائی کر کے مولوی صاحب کو اپنے بازو سے بٹھاتے
ایک وقت ولیعہد اسٹریا کا کہ یہ شاہان یورپ مین بڑی بوٹے ہی سلطان
سے ملاقات کے واسطے آیا اوسوقت مولوی صاحب باریاب تھے اور سلطان کے
پاس بیٹھے تھے ولیعہد اسٹریا کے واسطے کہ سلطان کے روبرو کرسی
سلطان نے تین قدم مولوی صاحب کا فرمائے اور مولوی صاحب کو بعض
اوقات اپنے بازو سے بٹھاتے اور بعضے اوقات بکمال بے تکلفے اور ترحم
بٹھاتے اور آپ فرش پر بیٹھتے اس قدر تعظیم مولوی صاحب کی
تیر منشی اونکی تھی ایک روز مولوی صاحب سلطان کی ملاقات
سے برآمدی سلطان مین دیر ہوئی اوس کے مکافات مین
اپنا ظاہر فرمائے کہ بذات خود مولوی صاحب کے
مولوی صاحب کو فرمائے کہ ایسے پہول آپکے ہندمین

ہوتے ہین مولوی صاحب نے جواب دیے کہ ایسے پھول ہند مین دیکھنے مین نہین آئے
سلطان نے فرمایے کہ ہند ہی سے ہمارے پاس آئے ہین مولوی صاحب نے
جواب دیے کہ شاید کسی بڑے انگریزی باغ مین ہون گے مولوی صاحب کو دو تمغے
سلطان کے طرف سے عنایت ہوے اور ایک خلعت عنایت ہوے ایک جبہ بانا تی
کہ اوس کے اطلس اور بجانب پشت کارکا بتونی عمدہ ہے اور ایک کلاہ ترکی خود
سلطان کی خاص پہنی ہوئی اوسپر عمامہ سفید بندھا ہوا اور ایک فرمان سلطانی بھی
مولوی صاحب کے نام سے صادر ہوا کہ اوس مین مولوی صاحب نہایت اعزاز
واکرام تھا اور لقب پایہ مکی اون کا اوس مین مندرج تھا مہر اور اق سب کو بچشم
خود دیکھا مولوی صاحب کو سلطان کے طرف سے اس امر مین بھی اصرار ہوا
جو تم خلامت چاہو لو مولوی صاحب اس امر سے بھی انکار رہا ایک روز موا
صاحب نے سلطان سے کہے آپکے مزاج مین ایسا تواضع اور انکسار ہے
اور نے سپاہ کے مزاج مین ایسا انکسار نہوگا سلطان نے جواب دیا
کہ خود بینی اور خود پسندی کے دو سبب ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ خود
مین ہوتی ہے دوسرا یہہ ہے افسر اگر دنیا سے
ہو جاتی پھر جب اون کو دولت حاصل ہووے باعث
اون کی مزاج مین عجب پیدا ہوتا ہے حق تعالے نے

بیان کیفیت دستخط سلطانی

بیان دستخط سلطان کے فرمان وغیرہ

یہہ ہے کہ دستخط مین نام سلطان کا اور لقب
بصورت شاخ شجر کے رہتا ہے فا

سلطانی پر دست خاص سلطان سے دستخط تھی اوسکو بچشم خود محرر اوراق
نے دیکھا معلوم ہوا کہ سلطان کا خط نہایت عمدہ بطرز ثلث طغرے اور سکہ
سلطانی کی ایک جانب بھی دستخط سلطان کی رہتی ہے وہ بہ تسمیہ لفظ مظفر باد
سلطان کی دستخط رہنے کا یہ معلوم ہوئی کہ اجداد مین سلطان کے رہے سلطان کو
مولانا روم علیہ الرحمہ صاحب مثنوی نے بوقت تخت نشینی کے اپنے ہاتھ سے
خلعت پہنائے اور اوسوقت مظفر باد ارشاد فرمائے جب سے سلاطین عثمانیہ مین
لفظ مظفر باد اپنی دستخط مین تبرکا تیمنا شریک رکھتے ہین اور الی الان خلعت پوشی
سلطنت ہاتھ سے اولاد مولانا روم علیہ الرحمہ کے ہوتی ہے اور اون کے واسطے
دولت عثمانیہ سے معاش بیش قرار مقرر ہے پاشا جو شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا ہے حال
انکا باب دوم مین مذکور ہوا اب کچھ تہور اسا حال شیخ الحرم مکہ معظمہ کے بیان کیا
ہے باب بشیخ الحرم مکہ ہین نام اونکا عثمان پاشا ہے اور اونکو والی جدہ کہتے
لقب والی جدہ ہونے اونکا یہ ہے کہ بندوبست سلطنت عثمانیہ مین جدہ صدر گاہ
اردو یا گیا یعنے ملک یمن وغیرہ جو ماتحت حکومت سلطان ہین اور جہان
نائب ملک عرب مین ہین جدہ سے تعلق رکھتے ہین اور حرمین شریفین کی
متعلق ہے اہین باعث سے شیخ الحرم مکہ ہر چند کہ واسطے حصول سعادت کے
اونکو والی جدہ کہتے ہین پس عثمان پاشا جو حال والی جدہ ہین وہ نہایت
چند مدت سے جدہ وغیرہ مین بعضے لوگ کسی قسم کے
ب بھی غیبتاً کرتے تھے پاشا موصوف نے بہت
ت دیا اور حرمین شریفین وغیرہ مین اشتہار

جاری کیا جو لوگ قبل ازیں مشروع میں مبتلا ہوں گے اون کو سزا سے سخت دیجاویگی
یہہ پاشا سلطان کے مقرب مدمور دعنایت ہیں اون کے واسطے فی الحال
سلطان کے پاس سے تمغا اور فرمان آیا اور اوس کی خوشی میں مکہ معظمہ میں روشنی
کی گئی اور مسموع ہوا کہ یہہ پاشا سلطان سے عہد لیا کہ تادم زیست مکہ معظمہ میں
رہون لیسے پاشا کے عہد میں صفائی اور روشنی راستے ہائے مکہ معظمہ میں جاری
ہوئی اور مقام منے میں ایام حج میں باعث گرنے آلایش شکم اور سر ہائے قربانی
راہ میں نہایت بدبو رہا کرتی تھی اس پاشا کے عہد میں انتظام صفائی راستہ ہائے
منے کا ہوا فائدہ پاشا لفظ ترکی ہے معنے اس کے سردار یا حاکم ہوتے ہے
سلطان کے طرف سے یہہ لقب حکام صوبجات سلطانی کو ملتا ہے احوال ما
حال اور شیخ الحرم کا بتفصیل لکھے گیا تاکہ اس زمانے کے سلاطین اہل
اور مومنین کو اوس کے دیکھنے سے ہدایت اور توفیق ہو ہے وہ

الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ علی سید
واصحابہ وسلم خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم

بحمد اللہ والمنۃ اختتام اس کتاب کا چھٹی ذی قعدہ
ناظرین سے یہہ امید ہے کہ مولف کے واسطے

صحت نامہ افلاح المومنین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲	۸	باری	ہادی
〃	۱۳	ہوی	ہووے
۳	〃	کہ	تاکہ
۴	۱۶	نہی	رہی
۵	۱۷	رکھکر	رہکر
〃	۱۹	ولاوت	ولاۃ
۸	۱۵	النبان	طور لبنان
۹	۱۶	ہواکری	طواف ہواکری
۱۰	۰	تہا	نہ تھا
۱۱	۵	خرخ	خرچ
〃	۱۴	محمود خان	عبدالمجید خان
۱۲	۴	سی ہوا	سی یہہ ہوا
۱۳	۱۲	وہ	دو
۱۴	۴	چہت	جہت
〃	۱۷	ازرمی	خوارزمی
۱۵	۵	ندوی	ندوہ
۱۶	〃	شن	ثمن
۱۸	〃	خروزہ	خروزہ
۱۸	۷	فارسی	فاسی
〃	۱۷	یین	یین
۱۹	۵	حضرہ	حضرہ
۲۱	۱۱	گیا	گیا
۲۳	۱۴	الفقیر	الفقیر
۲۶	۶	مردہ	مردہ
۲۹	۱۲	〃	〃
۳۱	۱۴	پس الفقر	پس یین الفقر
۳۳	۱۸	ہررہ روز	ہر روز روشب
۳۷	۱۰	زوایت	روایت
۲۱	۱۲	ابن	ابن
۲۴	۱۸	نخالفت	مخالفت
۲۶	۱۰	سی صلی اللہ علیہ وسلم	سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
۳۰	〃	〃	〃
〃	۶	ابوزغالی الثقیف	ابوزغالی یا ابوثقیف
۳۲	〃	〃	〃
۳۳	۱۴	عبار	غبار
۳۸	۱	بدین	بیس

۴۹	۲	للحاج	للحاج	۵۵	۱۲	عرض	عرائض
〃	〃	للحاج	الحاج	۵۶	۱۳	طریق کہ تہا	طریق منا
〃	۵	اونکی	ادنکی	〃	۱۷	طہرہ	مطہرہ
〃	۶	علسام	غلام	۵۷	۵	علیہ السلام	علیہم السلام
〃	۷	اواوہ	ارادہ	۵۹	۱	روانی	روانگی
〃	۱۸	دادقطنی	دارقطنی	〃	۱۰	ملکر	مکہ
۴۰	〃	مں	مین	۶۱	۳	اصر	اور
۴۳	۱۸	〃	〃	۶۵	۶	یل	بل
۴۸	۱۵	سے	سے	۷۲	۵	اراضی اسد	رضی اللہ
〃	۱۸	ارادہ	زاید	۷۳	۱۸	تحقو	تحققوا
۴۹	۲	جو	جو	〃	〃	تیل	نیل
۵۱	۱۶	ملکہ	مکہ	۷۶	۹	دو	دور
〃	۱۷	〃	〃	۷۷	۱۲	ھن	عن
۵۲	۱۳	لنکر	کنکر	〃	〃	المقصار	للقضاء
۵۳	۱	سنہ	سنبہ	〃	۱۴	دالربا	دلربا
〃	۷	جار	چار	〃	۱۶	فی عوانیہ	فی عوانیہ
〃	۱۰	داخل کعبہ	داخلی	۷۸	۳	فرض	فوض
〃	۱۳	احود سام	اثر دحام	〃	۴	باسائبا	باسیابیا
〃	۱۶	اذر	اور	〃	۵	تدمعنی	مضی
۵۴	۸	محمی	مختبی	〃	۷	یسلی	ئیں
〃	۱۵	عالی	علی	〃	۱۰	بالترضا	بالرضا
۵۵	۷	بیض	بیضہ	۸۱	۱۳	بجابک مدنا	بجاہ سیدنا

۸۲	۹	فان	فانی	۱۱۳	۱	لیجادگی	لیجاوینگی
〃	۱۶	تذکرہ	تذکیر	۱۱۴	۵	جوہرالنظم	جوہرالمنظم
۸۳	۱۲	مدینہ طیبہ لکن	مدینہ طیبہ ہی لیکن	〃	۲	جوہرالمنتظم	جوہرالمنظم
۸۸	۹	متدرک	مستدرک	〃	۱۷	نفوسیے	نفوسیے
۹۱	۱۳	بۃ	یہہ	۱۱۷	۴	نفس	نفیس
〃	۱۹	رویہ	رویہ	۱۲۰	۴	متمات	متممات
۹۴	۲	مکہ مدینہ	مکہ اور مدینہ	۱۲۱	۱	کثیرالاختیاق	کثیرالاشتیاق
〃	۷	جل	جبل	〃	۲	ینہ	سینہ
〃	۱۲	یکھم	ایکھم	〃	۸	فالا	آلا
۹۸	۱۴	یہ	یہہ	۱۲۲	۹	اتام	آثام
۹۹	۱۳	ظاہر	بظاہر	〃	۱۴	ظاہرین	ظاہرمین
۱۰۱	۹	ایکروزہ	ایکروزہ	۱۲۳	۷	وادی	وادی
۱۰۴	۳	بڑی	بری	۱۲۴	۱۴	التقا	انقار
〃	۵	سوت	موت	۱۲۵	۵	تجویکم	نجویکم
۱۰۸	۷	اسحدیث	اس حدیث	۱۲۹	۱۶	اللمومنین	للمومنین
〃	۱۶	من العاب	من العذاب	۱۳۱	۳	اس عالمیان	اس حرمتِ عالمیان
〃	۱۷	الناق	النفاق	۱۳۲	۱۵	وتقوا	والتقوا
۱۰۹	۲	شخص	جوشخص	۱۳۳	۱۰	اورووزانو	اس لئے کہ دوزانو
۱۱۰	۴	مفط	مقط	۱۳۴	۱۱	وامب	واجب
۱۱۱	۵	بیی	بیتی	۱۳۵	۱۰	سرد عرض کرنا	پروردہ عرض کرنا
〃	۱۵	اذابیت	روایت	۱۳۹	۱	نتایج	نتایج
۱۱۲	۴	تت	بہ نسبت	۱۴۰	۱	برات	برارت

۱۴۰	۱۰	دعا در نجم	دعا رغم	۱۷۳	۶	کنی ابات	کتی اشک
۱۴۵	۹	کام	کلام	״	۱۲	المد نبین	للمد نبین
۱۵۳	۳	والحقه	ولحقه	״	۱۴	بشرا	بشیرا
״	۴	وعد	وعدته	״	۱۵	للعالمین	للعاصین
״	״	واجره	واجره	۱۷۴	״	لهما	لهم
״	״	״	״	۱۷۵	۹	یدا المولوی	یة لمولوی
״	۱۹	لخالدین	لخالدین	״	۱۵	حما	حجاج
۱۵۴	۱۳	سه جالی	سب جای	״	۱۷	طرف	طواف
״	۱۴	فاصل	فاضل	۱۷۶	۳	اور تو	اور تو قیر
۱۵۵	۱	اور سایل	اور سایل	״	۸	کبھی	کسی
״	۲	بعد تبیه	بعد نیت	״	۱۱	اوسے	اوسنے
۱۵۶	۱۶	نوشتکو	نوشه کو	״	۱۵	شفاعقی	شفاعتی
۱۶۱	۱۷	پورماپ	پوری ماب	۱۷۷	۴	ایکمال	ایکمال
۱۶۳	۴	افضلیتا	افضلیت کا	۱۷۸	۳	ائی	دئی
۱۶۶	۳	علی محمد	اعلط محمد	״	۴	سنه ۲۲۳	سنه ۶۲۳
״	۷	کما انت	کما امنت	۱۷۹	۷	ثما	ثم
۱۶۸	۱۱	البعثة	ابعثه	״	۱۹	نرکها	رکها
۱۶۹	۱۳	المرسیلة	الوسیلة	۱۸۲	۱۸	سرنگان	سرنگان
״	۱۵	والعثه	والبعثه	״	۱۹	ااارشاد	ارشاد
۱۷۰	۹	هوالداب	والدواب	۱۸۳	۶	کسه	کبر
״	۱۱	من خین	من حین	۱۸۴	۳	اسواتی	اسواتی
۱۷۱	۴	بهد	بها	״	۱۰	طا	بلد

۱۴۸	۱۹	بارش پر	بارش پر	۲۱۳	۳	امداد باحسان	امداد باحسان
۱۸۵	۱۱	سرمین	حرمین	״	۱۴	مین تو	مین گیا تو
״	۱۹	درمیالی	درمیان سے	۲۱۶	۱۶	نبار	نبار
۱۹۰	۳	لہو	کہو	۲۱۷	۷	تاثیر حمد	ماثر جمیلہ
״	۱۸	امیہ	امید	۲۱۸	۱	بنا اسلطان	بنا رسلطان
۱۹۱	۳	ال	اہل	״	۳	یکھوم	ایکقوم
۱۹۳	۱۱	حاقین	حافین	״	۱۱	دو ا مون	دو آدمیون
۱۹۴	۲	نافرمانبرداری	نافرمانبرداری مین	۱۹	۱۶	سنادقہ	زنادقہ
۱۹۵	۴	عمارت	عبارت	۲۰	۱۲	ستب	شب
״	״	الصہا	ابصہا	״	۱۷	رین	زرین
۲۰۲	۲	سہ	یہہ	۲۱	۵	مجبور	مجبور
״	۴	ایک قطعہ	ایک قصہ	״	۶	حسر	حشر
۲۰۳	۵	ال	مال	״	۱۴	مہوری	سمھودی
۲۰۴	۵	موااسی	ہواسی	۲۲۳	۴	حالی	جالی
۲۰۶	۹	موانا	ہونا	״	۵	فبضہ	قبضہ
״	״	رین	مین	״	۱۰	رد انی	رد اتی
۲۰۷	۱۹	ہمراہ	ہمراہ لیوی	״	۱۵	زیارت	زیارت
۲۱۰	۵	جاریع	جاری	״	۱۶	نقشہ	نقشہ
״	۶	اوس پر	اوپر	״	۱۹	سی	سی
۲۱۳	۱	عباس	عباسی	۲۲۴	۸	قدر	قدر
״	۳	لی	نی	״	״	حر	جر

۲۲۴	۱۲	رسی	آہنی	۲۲۴	۱۸	ن	اونکی
〃	۱۵	دوپائی	دوپائی	۲۴۶	۸	محراب	محراب مین
〃	۱۸	سنتھ	سنتھ	〃	۱۸	کمانون	کمانون پر
۲۲۵	۱	نامسدود	مسدود	۲۴۷	۱۹	مین	مین اختلاف ہی
۲۲۷	۱۹	بلعند	بلند	۲۴۸	۸	حبس د	حبس وقت
〃	〃	نقشدار	نقشدار	۲۴۹	〃	گیگی	کنکی
۲۲۹	۲	ملند	ہند	〃	۱۶	مصدر عمر سلطان	ہذا سنہ عمر
〃	〃	مد	قد			مراد	سنۃ ثمان
۲۳۰	۱۸	مالس	بالین				وسبون وتسعمائۃ
۲۳۲	۱	قبہ	صندوق	۲۵۰	۱۰	مربع بات	مربع اطمہ وسبعات
۲۳۵	۱۷	اورصاص	اورزصاص	۲۵۱	۱	لیشت	پشت
۲۳۶	۹	وحس بن	وحس بن حسین	〃	۳	عدہ	بمحمد
۲۳۸	۱۳	اسمل	اصل	۲۵۱	۱۹	قر	قریب واقع
〃	۱۶	سہان	جہان	۲۵۲	۱۴	مسجد سے	مسجد تک
۲۳۹	۸	سکا	اسکا	〃	۱۶	باب النسا	باب النساء
〃	۹	بار	باز	〃	۱۹	ترسب	رکیبہ
۲۴۱	۱۲	کمان نونگ	کمانونگ	۲۵۴	۱۲	مافین	حافین
۲۲۹	۱۳	قبہ	قبی	۲۵۶	۴	اذان	اذان
〃	۱۹	اویر	اوپر	۲۶۰	۱۹	اس کا	اون کا
۲۴۴	۶	سارہ	سادہ	〃	〃	نصب	نسب
〃	〃	محص	مخص	۲۶۱	۵	دوستون	دوستون

۲۶۱	۱۱	یہت	بہت	۲۷۱	۱۶	سنز سنبز
۲۶۳	۵	ادان	اذان	۲۷۲	۱۵	کہ نجبہای
۲۶۴	۱۸	ہیقا	بیقدر	۲۷۳	۴	مطالین
۲۶۶	۸	درہ ادر	درہ بہی	۲۷۴	۱۳	لوگ پر واسطے
۲۶۷	۱۴	نیویہ	نبویہ	״	۱۵	روخن
״	۱۸	رکہسکہ	رکیکہ	۲۷۵	۱۲	مجہیدی
۲۶۸	۴	شرد	بہرہ ور	״	۱۶	تنک اور اعوات
״	״	سوئے	ہوی	۲۷۶	۱۲	جو کچہہ
״	۱۱	رہے لی	رہیگی	۲۷۹	۱۵	لاوالا
״	۱۶	دربارگا	دربارکا	״	۱۶	لبا
۲۶۹	۳	مکہ	کمر	״	۱۹	لایمان
״	״	فریاد جامہ وار	فرد یا جامہ وار	۲۸۰	۱	د توقنا
״	۱۰	اسوقت کے مین	اسوقت مین	״	۱۲	لااخوانتا
״	۱۴	داخلہ	داخلے	״	۱۹	من انفسکم
״	۱۹	اوسس	اوس کو	״	۷	اجلہ اللہ
״	״	لیس	اوس	۲۸۲	۳	د اللہ
۲۷۰	۱۰	توقیرات	توقیراون	״	۱۰	وخالقتا
۲۷۱	۳	انوث	انوثت	״	۱۳	ولوالدیم
״	۹	اس کی	اوس کو	״	״	آستی
״	״	تعویض	تفویض	۲۸۲	۱۵	ولعانمتا
״	۱۴	سلطان خوج	سلطانی خوجی	״	״	د المجیع

سبز						
کونجبہائی						
بہ بطالین						
لوگ واسطے						
روغن						
مجہیدی						
تنک اغوات						
جو کوئی						
لاوتی						
الالباب						
للایمان						
وتوفنا						
لااخوانتا						
لانفسکم						
اجلسہ اللہ						
والیہ						
وخالقتا						
والدیہم						
آسی						
ولعانمتا						
والجمیع						

٢٨٣	٣	تقيره	نقره	٢٨٦	١٥	اصله	احبّه
〃	١٤	والابواب	ولابوّاب	٢٨٧	٢	سراه	سواه
〃	١٧	نكشف	تكشف	〃	١٠	ادل	ادل
〃	١٩	اعصر	اغضر	٢٨٨	٤	هارم	هادم
٢٨٤	٢	المضلل	المظلل	〃	٥	الفناح	الفتاح
٢٨٥	١	الازوار	الاوزاد	〃	١٦	فى صدورهم	انفسكم
〃	٢	كما	مجارا	١٥٠	٦	لاصنيعكم	لاصُيعكم
〃	٤	والتذكار	والتذكار	〃	١١	لعالكم	هنالكم
〃	〃	يحق	يخلق	〃	١٢	لعصل	التفضل
٢٨٥	٧	وامرهاده	وَاحدهاذ	〃	١٣	امواب	ابواب
〃	٨	وسلام	وسلم	٢٩٠	١٣	وسطن	وشيطان
〃	١٠	لمن لانا	لمولانا	〃	١٩	الر	العشرات
〃	١١	نعى	تفنى	〃	١١	تسك	تسكب
〃	١٣	بلقا	يلقا	٢٩٣	٢	ايس	رئس
〃	〃	وت	وقا	٢٩١	٣	علمو	عظمو
〃	١٢	والله	لا اله	〃	٩	لعانا	لقاء
〃	١٦	بحكم	محكم	〃	١٦	ساض	الارض
〃	〃	امانا	اياته	〃	١٨	مس	خير
٢٨٦	٢	دابر العالمين	دابّر العالمين	٢٩٢	٣	والنهية	والنعيمة
〃	٢	اسى فى لااله	فى لا اله	٢٩٤	١٠	وسطى	واسطى
〃	٣	المستعان	المستعان	٣٣٠	١٥	مجوزه	بجوز

۳۳۰	۱۹	پر	پہر	۳۵۴	۷	نفر	کفر
۳۳۱	۲	سمرک	تبرک	״	۹	حلقہ ہو	حلقہ پر
۳۳۲	۲	امکا	مانگان	״	۱۲	جیسے	جیسے
۳۳۳	۱۷	بانس	باسن	״	۱۴	مسوم	سوسوم
۳۳۷	۱۰	اوسی	آوی	״	۱۹	لوں	لون
۳۴۲	۶	سا	سام	۳۵۵	۵	اشاد	ارشاد
۲۴۴	۳	ہر	پر	۳۵۶	۱۹	رادیہ	زادیہ
״	۱۱	غروب	غرب	۳۵۹	۱	اکو	ادکو
۳۴۵	۱۰	حرش	حوش	۳۶۵	۴	ہوا گئی	ہوگئی
״	۱۱	حوس	حوش	״	۱۰	ئی	بھی
״	״	״	״	״	۱۵	بخارہ	برخارہ
״	۱۴	خوش	حَوْش	״	۱۶	اوس	روکس
״	۱۳	دورقیہ	دورخہ	۳۶۸	۱	قطع رعایت	قطع نظر رعایت
״	۱۵	سوار وپیہ	سوادورپیہ	״	۱۲	شکر	شکر
۳۴۸	۷	شکر	سکر	۳۷۷	۴	نعل	نل
۳۴۹	۳	مناخہ	مناخ	״	۱۸	ہوی	ہوا
״	۸	بالس	غسالین	״	۱۹	سح	سرخ
״	۱۷	حوس بامروت	حوش اخلاق بامروت	۳۷۸	۱۲	دونو جلد جلد	دونو جو جلد جلد
۳۵۱	۱۸	تیر بہدف	تیر بہدف	۳۸۲	۱۴	مدرسون منگل	مدرسون میں منگل
۲۵۳	۱۱	ہر روز	ہر روز	۳۸۰	۱۲	ان کے	بعد ان کے
״	۱۲	ہونے	ہوتے	״	۱	تین	تین

۳۸۴	۱۶	اور آو	اور او	۳۹۴	۱۱	مزاج ابا	مزاج فقیرزادہ ابا
۳۸۵	۴	تقسیم ہوتے	تقسیم نہین ہوتے	۳۹۳	۲	اون سے	اوسی
〃	〃	سیک	ایک	〃	۴	خواجگان	خوجگان
〃	۹	بسیر	بسیری	۳۹۵	۷	فقیر کو	فقیر کے
〃	۱۰	بھی کم	سی کم ہین	۳۹۶	۱۴	درخواست	برخواست
〃	۱۸	خدمت کرازی	خدمت گذاری کرنے	۳۹۷	۱۷	یواب	بواب
〃	〃	مگر او ہان	مگر وہان	〃	۱۹	پیرا ہے	پڑا ہے
۳۸۶	۲	ہدایت لامت رسول	ہدایۃ لامۃ الرسول	۳۹۸	۶	اگر	انکر
〃	۳	خاک	خاک	〃	۱۴	باز ربا	باز نرہا
〃	۵	سنہ ۱۲۸۵	سنہ ۱۲۸۰	۳۹۹	۶	ورمہر	ورسہ
〃	〃	اقدام برکت	اقدام مبارک	۴۰۱	۸	آثار	آنا
〃	۸	تعلم	بعلم	〃	۱۴	وی	ذی
〃	۹	یہ اسوقت	یہہ کر اوسوقت	۴۰۲	〃	علہ	غلہ
〃	۱۹	بہی	تہی	۴۰۳	۱۴	ہین ہین	ہین
۳۸۸	۵	کے طلب	کے طرف طلب	۴۰۴	۵	مصرود کا	اونکا
۳۸۸	۱۶	لوہم	توہم	〃	۶	صورت	بلدہ
〃	۱۸	بندی	ہونیکی	〃	۸	محودہ	خود بخود
۳۸۹	۸	سی	یہہ ہی	〃	۱۳	لیے	لیٹے رہنے
۳۹۰	۳	کنا	لنا	〃	۱۵	اوان	اون
۳۹۱	۱۲	لیں	لس	۴۰۵	۷	حالت سی سیہے	حالت کیسی ہیری
〃	۱۲	کہ حضرت	کہ بغیر حضرت	〃	۱۵	عارص	عارض

۴۰۶	۳	عسل	عسل	۴۱۶	۱۴	رباط	رباط
۴۰۷	۵	گاڑی	کاڑی	۴۱۷	۵	برادر	برادار
〃	۱۸	سنور	شور	〃	۱۴	اولحق	اورلحق
۴۰۹	۷	زیارت	زیارت	〃	۱۵	صریح	ضریح
〃	۱۶	کہتے تین	کہتے ہین کہ تین	۴۱۸	۹	موزنین	موذنین
۴۱۰	〃	بوین تو	ہین تو	〃	۱۴	قراعت	قراءت
۴۱۱	۶	بلور ہین	ظہور ہین	〃	۱۷	موزن	موذن
〃	۱۲	سخت	سخت	۴۱۹	۵	کرکے	کرنے کی
〃	۱۳	دلق	دق	۴۱۹	۷	اقضائی	قضاء
۴۱۳	۱۴	پاس	پاہیں	〃	〃	حاجت کا	حاجت کو
۴۱۳	۱۷	سنہ ۱۹۴	سنہ ۱۴۹	〃	۵	پہر	پیر
۴۱۴	۱	کرلی	کرئی	۴۲۰	۱	فام	مقام
〃	۴	بامراللہ	مقتفی بامراللہ	〃	۲	اپ نے	اپنے
〃	۱۱	امراللہ ابوعبداللہ	مقتفی لامراللہ	۲۱	۳	نہین ہو	نہین ہے
〃	〃	〃	ابوعبیداللہ	۴۲۲	۱۹	سید مسلمان	سید مسلمان
〃	۱۴	اردہ	ارادہ	۴۲۳	۱	پیر عبدالرحمن	پیر عبدالرحمن
〃	۱۵	راد	داد	〃	〃	سید میر علیصاحب	پیر سید علیصاحب
۴۱۴	〃	داد فریادرس	دادرس فریادرس	〃	۴	مسلمان	سلمان
〃	۱۸	شہر بدات	شہر شیر بدات	〃	〃	میر سید علی	پیر سید علی
۴۱۵	۱۱	اشباط	استنباط	〃	۷	میر عبدالرحمن	میر عبدالرحمن
۴۱۶	〃	نروشس	روشن	〃	۱۰	〃	〃

۴۲۴	۴	ادس	ادس مین	۴۳۴	۱۶	ملازم	طعام
۴۲۵	۱	وقت دجلہ	وقت طغیانی دجلہ	״	۱۸	بہ تقیب	پیر نقیب
״	۱۰	تھوڑی اور	تھوڑی اور دوسری قوم	۴۳۵	۸	بودہ انشکار	بودہ است انشکار
״	۱۵	کلہ	کلمہ	״	۱۰	جلوہ صمد	جلوۂ صمد
״	۱۷	یوم	بوم	״	۱۱	ونہ	وبر
۴۲۶	۵	سلالہ ولین	سلالۂ یسین	״	״	بران	مران
۴۲۷	۸	قسر	قمبر	״	۴	یشاشت	نباشت
۴۲۸	۴	پاین	پائین	۴۳۸	۱	تمود	ثمود
״	۳	یہود	یہود	״	۳	الغرق	الغریق
۴۳۱	״	خام	خادم	״	۱۶	یک	ایک
۴۳۱	״	برہان دسکین	برہان مسکین	۴۴۰	۵	قدا وشریف حاضر	قدا وشریف حاضر
״	۴	ترکی بخوبی	ترکی مین بخوبی	۴۴۱	۴	روضہ اطراف روضہ	اطراف روضہ
״	۸	لاتے ایک	لاتے ہین ایک	״	۱۷	جواب سلام	جواب سلام
״	۱۷	اون کی تقریب	اونکی تقریر	۴۴۲	۲	جانب سی سی حاوین	جانب سی حاوین
״	۱۹	حق تعالی لے	حق تعالی نے	״	۱۹	دور	دور دیہ
۴۳۲	۱	اشیاد	اشیاء	۴۴۳	۲	دیوانی یا مصری	استنبولی یا مصری
״	۱۷	امورات امورات	امورات	״	۳	اور	اور
۴۳۳	۱	سکتے	سکتے ہین	״	۵	فرات	فرات
״	۵	فہم ہین	فہم ہین	۴۴۴	۳	فرات	فرات
۴۳۴	۴	طشت سے	طشت سین	״	۱۱	کربلا	کربلا
״	״	چوہین اور	چوہین ہیر کسی ہین	״	۱۹	الوسی	سنیوسی

۴۴۵	۱۹	بکی نب	ایکی نب	۴۶۱	۶	نقہ عبداللہ بن	نقہ باللہ وبہ
〃	۶	اطراف امین	اطراف مین	۴۶۱	۱۵	ابن اوریہ	اور بعضے یہہ
〃	۷	لمبان	بیان	〃	۱	ابن اور	ابن جوزی اور
〃	۸	سانتہ	سانتہہ	〃	۲	امام مالک ین	امام مالک نے
۴۴۶	۳	جوہین	چوہین	〃	۳	فقیہ	نقہ
〃	۱۰	طلرف	طرف	〃	۱۱	شفیان	سفیان
۴۴۷	〃	دوسمی	دوسری	〃	۱۳	ین	نہیں
۴۴۸	۱۲	چوہین	چوہین	〃	۱۹	تفنیت	تصنیف
۴۴۹	۳	بسبب دھور	سبب ہرورد ہوا	۴۶۳	۱	طریق ین	طریق مکہ مین
۴۵۱	۵	کارزار لیتے ہین	کارزار مین لیتی ہین	۴۶۴	۱۹	کسر	کبر
۴۵۴	۷	لکھی	لیکی	۴۶۵	۱	اماءہ	انا ئہ
〃	۱۰	لوی	لوی	〃	〃	لا یقطع	لا ینقطع
〃	۱۳	چوانس	چوالیس	۴۶۶	۲	پررا	پیدا
۴۵۶	۱۲	جمادی ولاول	جمادی الاول	〃	۳	مجبطی	ممبطی
۴۵۷	۱	بعد یزید بن معاویہ	بعد یزید مین معاویہ	〃	〃	قاصل	قابل
〃	〃	ابن یزید	ابن یز	〃	〃	تکلیف	تکلیف
۴۵۹	۳	کئی کئی	کئی	〃	۶	مومس پر	مومنون کو
〃	۱۰	کفیت	کنیت	〃	۱۵	سیدنا	سیدنا
۴۶۰	۱۸	وجہ ار باسہ	وجہ یہ ہو کہ رہا	۴۶۷	۶	خشر	خسر
۴۶۱	۵	دالج	ذالج	〃	۱۷	شقت	مشقت
〃	۶	ہس	نقش	۴۶۸	۶	اسماء	اسماء

۴۶۸	۸	سدمن رای	سرمن رای	〃	۱۹	باعوت
〃	۹	کہ	کذا	〃	〃	عرب حاجی ہی ہوجند
〃	۱۲	خلفار	خلفاء	۴۷۵	۱	مناسب
〃	۱۹	سنت	سنت	〃	۲	ماردت ماروت
〃	〃	قران پرمین	قرآن پر	〃	۶	عقیدۂ خلق
۴۶۹	۴	انا وث	اناوث	〃	۱۰	کئی جاوین
〃	〃	صابر زیادہ نہین	صابر اوس سے نہین ہوا	〃	۱۲	پیرندہ
〃	۱۰	سرپر	سریر	〃	۱۴	صاحب مذہب
〃	۱۹	سعجب	متعجب	〃	۷	صاحب خبر
۴۷۱	۹	روعن ہی	روغن ایسا ہی	۴۷۶	۸	اون سی
۴۷۲	۳	ہین	تہی	۴۷۷	۱	عکم
〃	۴	اسراف اسراف	اسراف	〃	۳	عبداللہ
〃	۱۷	شل	مثل	〃	〃	نبی عبد
〃	۱۹	ہں	ہین	〃	۵	شال
۴۷۳	۱۵	نشانی	ہین نے	〃	۹	طلحۃ المتوکل
۴۷۴	۳	اونہون	اونہون نے	〃	۱۲	مہدی ساجد
〃	〃	پوطی	پوچہی	۴۷۷	۱۲	خلفار
〃	۹	جب جب	جب	〃	۱۴	دارالہندوہ
〃	۱۵	اون سے	اون سے کہا	۴۷۸	۳	والیس
〃	۱۷	مکرد	نکرد	〃	۴	امیون
〃	〃	ونہ	ورنہ	〃	۱۵	زیادہ

باعث		
قرب قیامت ہر چند		
مناسبت		
ہارت و ماروت		
عقیدۂ خلق		
کئی جادے		
پرندہ		
صاحب مذہب		
صاحب خیر		
اون سے		
حکم		
عبیداللہ		
نبی عبید		
سال		
طلحۃ بن المتوکل		
مہدی جد		
خلفار عبیدیہ		
دارالہندوہ		
والیس		
آدمیون		
زیادہ ہوی		

۴۷۹	۳	احام	احجام	۴۸۴	۹	لدین اللہ	لدین اللہ
〃	۱۸	سے سے	سے	〃	۱۰	عضد الدولہ	عضد الدولہ
〃	〃	لیگیا	کیا	〃	〃	طایع	طایع
〃	۱۹	تو بردبار	تو کیا بردبار	۴۸۴	۱۱	عضد الدولہ	عضد الدولہ
۴۸۰	۱۸	کہ	کہ	〃	۱۲	〃	〃
۴۸۱	۱	بین	نے	〃	〃	طایع	طایع
〃	۷	اور اور	اور	〃	〃	ہوا ہوا	ہوا
〃	۱۰	الدموی	الاموی	〃	〃	طایع	طایع
〃	۱۴	سیوطی	سیوطی	〃	۱۶	〃	〃
〃	۱۶	کہ مقولہ	کہ اوسکا مقولہ	〃	۱۷	حسن بہتر	حسن بہتر ہیں
〃	۱۸	خافت	خلافت	〃	〃	طایع	طایع
۴۸۲	۲	مدت خلافت	ضلع خلافت	〃	۱۹	〃	〃
〃	۷	رخشید	اخشید	〃	۱۵	سات	ساٹھ
〃	۱۳	انی	اپنے	۴۸۶	۱۶	عبدیہ	عبیدیہ
〃	۱۵	جڑہ	جڑنا	〃	۱۹	لطام	نظام الملک
۴۸۳	۲	سنہ ۳۱۵	سنہ ۳۵۱	〃	۱۱	عبدیہ	عبیدیہ
〃	۸	رندہ	زندہ	۴۸۷	۳	دامعانی	دامغانی
۴۸۴	۲	جوہر قاہر	جوہر قاید	〃	〃	بزودی	بزودی
〃	۴	اخیر العمل	خیر العمل	〃	۸	عبدی	عبیدی
〃	۵	طالع اللہ	طایع باللہ	〃	۱۱	خطیب	خطیب
〃	۸	〃	〃	۴۸۸	۵	مقتضی	مقتفی

۴۸۸	۹	اقتضا	اقتفا	۴۹۱	۱۶	زارتے	زاری
〃	〃	پای پایا	پایا	〃	۱۹	کرکو	اگر کوئی
〃	۱۲	مقتضی	مقتفی	〃	〃		کہی
〃	۱۴	〃	〃	۴۹۳	۱۶	اسد مخلیہ	اسد الغابۃ
〃	۱۸	عیاض	عیاض	〃	۱۹	سقیم	مستعصم
〃	〃	کحل	نحل	۴۹۴	۱	بالسبتہ	باسنۃ
〃	۱۹	مقتضی	مقتفی	〃	۹	اوس کے	اوس سے
۴۸۹	۹	نبی عبد	نبی عبید	〃	۱۷	صلع	صلاح
〃	۱۱	شید کوہ	صعید کوہ	۴۹۵	۳	موافق	موفق
〃	۱۵	ضح	فتح	〃	۴	اورون کے	اونکی
〃	۱۷	ہجری	ہجر یمین	〃	۹	ظرف	طرف
〃	۱۸	صاف مصری	صاف مصری	〃	۱۱	حال پوچی	حال اونکا پوچی
۴۹۰	۵	تیام	قیام	〃	〃	پہونچتی ہی	پہونچتے تھے
〃	۷	ابو النجب	ابو النجیب	〃	۱۳	اون کے گوشت	اون کے جو گوشت
〃	۹	علو مین	علوین مین	〃	۱۴	استنا	استثنا
〃	۱۰	انارت	انارت	〃	۱۷	بہت	بہت
〃	۱۷	امر	امر	۴۹۵	۲	پہہ	یہہ
〃	〃	پہہ	پہر	〃	۴	لینے	یعنے
〃	۱۷	ناصر الدین اللہ	ناصر الدین اللہ	〃	۱۱	اور انکی پاس	اور لوگ اونکی پاس
〃	۱۹	مح	فتح	〃	۱۲	بڑا مقابلہ	بڑا مقابلہ
〃	۱۵	مرغیانے	مرغینانی	〃	۱۵	قایم بمقام	قایم مقام

۴۹۵	۱۶	ہتنا	تنہا	۵۰۰	۱۱	علبہ	غلبہ
۴۹۷	۴	کراسی ۱ مین ہمدان	کہ ہمدان	״	״	اون مقابلہ	ادنکا مقابلہ
״	۵	اسیر	اشیر	״	۱۲	قطں	قطن
״	۶	حام	عام	״	۱۸	اورستار مقابلہ	اورتتاری مقابلہ
״	۷	قاضی	خاص	۵۰۱	۸	ظاہر باامراللہ	ظاہر بامراللہ
״	۱۱	فتل	قتل	״	۱۰	ملک طاہر	ملک ظاہر
״	۱۳	قصد	قصد	״	۱۸	یقفرر	مقرر
״	״	روزسحاں	اذر بیجاں	״	19	تیرار	قرار
״	19	نواجی	نواحی	۵۰۲	۱۰	آتنار	اثناء
״	״	اور اور	اور	״	۱۱	بالد	بالله
۴۹۸	۱	کی	کئی	۵۰۳	۳	کثیر	کبیر
״	״	کائی گھوڑی گای	کائی گھوڑی	۵۰۴	۱۲	اہنا ملک	اپنے
״	۱۷	دمہ	ذمہ	۵۰۵	۱	ہی شبہبہ ہین	نبی شبہبہ ہے
״	19	ابی بجر	ابی بکر	״	۱۱	بدرونگی	بدرویگی
۵۰۰	۱	حسوقت	جس وقت	״	۱۸	سرما	شرعا
״	۴	کری	کردئی	۵۰۶	۳	لقب اولوسکی	لقب اوسکی
״	۵	پا	پاس	۵۰۷	۱۳	امیر سلطانی	امر سلطانی
״	״	مراسلہ بہیجاواسطے	واسطی	״	۱۷	یعنی	یعنی
״	۸	اور ایک امیر	اور امیر	۵۰۸	۹	جسرک	جرکس
״	״	المغری	المعزی	״	۱۸	دحلہ	دحلہ
״	۹	مغربی	معزی	۵۰۹	۵	پدر از کشی	بدرالدین ناکشی

۵۰۹	۸	ستصم	مستصم	۵۱۸	۱۷	شانیا	ثانیا
۵۱۰	۱۰	بوصبری	بوصیری	۵۱۹	۷	زمانہ اومین	زمانہ امین
۵۱۱	۵	القاسم	القایم	״	۱۷	موکول	معزول
۵۱۲	״	ایسے	اوسی	۵۲۱	۸	کھی	کیی
״	۱۷	بانی	باقی	״	״	عبدیہ	عبیدیہ
۵۱۳	۱	مستعلہ	مسلمک	״	۹	عبداللہ	عبیداللہ
״	״	عبدالرخلیفہ	عبدالعزیز ابن خلیفہ	״	۱۷	عل فرات	اعمال فرات
״	۳	المتوکل امر	المتوکل علی اللہ	״	۱۹	مطبع اللہ	مطیع اللہ
״	״	بعد وفات	قبل وفات	۵۲۲	۳	مارسال	مارا سال
״	۶	سنہ ۹۰۱	سنہ ۹۲۲	״	۶	والے مصرکے	حوالی مصر
״	״	بیاسی	بائسی	۵۲۲	۱۹	سہولت	لہولعب
۵۱۴	۷	چودہ فرعون ہری	چودہ فرعون والے	۵۲۳	۸	طاہر	ظاہر
		والی مصر ہوی	مصر ہوی	״	۹	فایز مصر	فایز بنصر اللہ
	״	اصبہان	اصفہان	״	۱۰	طائر	ظاہر
۵۱۵	۴	روادت	روایت	״	۱۵	مہاج	مباح
״	۱۵	بادشاہ	ماوشا	״	۱۷	تقتضی	مقتضی باشد
״	۱۷	رمن	زمن	״	۱۸	کمہ دیا	لکھدیا
۵۱۶	۴	ماریہ القبطیہ	ماریۃ القبطیہ	۵۲۴	۱۴	ابیک	اتابک
״	۸	ہاتہ مقوقس	ہاتہ مین مقوقس	״	۱۸	حلسہ	خلیفہ
۵۱۷	۲	مرہ	مرۃ	״	۱۹	״	״
״	۱۵	رفاعہ	رفاعہ	״	״	ر	رے

〃	〃	سر	پہر	〃	۱۴	قاکلبائی	قاتیبائی
۵۲۵	۱	طاہر	ظاہر	〃	۱۵	〃	〃
〃	۲	ذہ	وہ	۵۲۸	۳	تنیا	تنیار
〃	۷	عمد	عود	〃	۴	ہرکہ	برکہ
〃	۱۰	پہر	پہر	۵۳۰	۴	نہروران	نہروہان
〃	۱۱	از ہالی	اڑہائی	〃	۵	ستقار	ستغانہ
〃	۱۳	مذکورسے	مذکورنی	〃	۱۴	ہرکہ	جرکیہ
〃	۱۷	لوحا	پوچھا	〃	۱۵	ولاد دولت عثمانیہ سے	وہ شاخ دولت عثمانیہ سے
〃	۱۹	سفر	مصر	۵۲۹	۱۶	قرمان	قزمان
〃	〃	راودر	برادر ہوا	۵۳۰	۸	۶۸۸۶ سنہ	۶۸۶ سنہ
〃	〃	ملک العادلی	ملک العادل	〃	۱۶	نیام	نام
〃	〃	رالی	والی	〃	۱۹	بہجار	بہ حیلہ
۵۳۶	۱	النجی	اللحنی	۵۳۱	۲	نصاری مصروف	نصاری میں مصروف
〃	۳	ملک الشرف	ملک اشرف	〃	۳	اولاد	اولاد
〃	۵	نصور	منصور	〃	۷	بین	بین موی
〃	۷	لاسین	لاچین	〃	۸	لمازی	قفاری
〃	۱۱	ملک الشرف	ملک اشرف	〃	〃	تصبہ	تقصیہ
〃	۱۷	برقوق	برقوق	۵۳۲	۱۹ ۶	باپیر قوانین	باپیر یہ قوانین
۵۲۷	۵	موید	مؤید	〃	۹	ادکی	ادا کی
〃	۱۰	ابوسعید	ابوسعید	〃	〃	پای تخت	پای تخت خاص
〃	۱۳	الناصر	الناصری	〃	۱۷	سقفہ	نصف

۵۳۲	۱	چارہ	چاہا	״	۱۳	جاتے ہین	جانتا ہون
״	۳	خادمین	خادم	״	״	سلطان کی ساری	سلطانکی پاس ہمارے
۵۳۵	۴	جوانی	جوالی	״	۱۹	امکہ مین	اوس مین
״	۸	سلطہ	سلط	۵۴۲	۱۶	وہ چلے جاتے ہین	وہ چلے جاتے ہین
״	۹	سلک	ملک	״	۱۷	سہہ	یہہ
۵۳۶	۷	اہ	ماہ	۵۴۳	۳	وزرا کو	وزرا اور
״	۸	سی	سی ہوا	״	۴	زتانی	زمانے مین
״	۱۵	سری	ہوی	״	۲	چند	چندی
״	۱۶	ادت	عادت	״	۱۲	رہے	رہے تک
״	۱۴	عبدالحسید	عبدالمجید	״	۱۳	دوا ماہین	دوا ماہ مع
״	۱۸	سنے	اونہونے	״	۱۶	ملطالف المسل	ملطایف الحیل
״	۱۳	سے	سنے	״	۱۸	سو	موسم
״	۱۵	جیویدا	پیدا	״	״	سردی گرما	گرما
״	۱۷	عبدالمجید خان	عبدالحمید خان	۵۴۴	۲	جب	جیا
۵۳۹	۷	افسوس افسوس	افسوس	״	۸	سولہ	سولہ
״	۱۷	تنب	تب	״	۱۰	اسیریا	استریا
۵۴۰	۱۱	سلام کو	سلطان کو	״	״	یوسپے	ٹوپی
״	۱۴	اندار اسطرمن	دونمین جو باعث	״	۱۴	کیرسی	کرسی
״	״	الفاظ موجودمن	خبگ اوس کے	״	۱۳	مولو لصب کا	استقبال دسکا
۵۴۱	۹	پہر	پہر	״	۱۴	اوقات اوقات	اوقات
״	۱۲	اہت	ہت	״	۱۸	کے	کے لئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴۴	۱۸	کے	کے لئے
۵۴۵	۷	مولوی صاحب	مولوی صاحب کے
〃	۹	خدامت چاہو	جو خدمت چاہو
〃	۱۲	جو اس کا	اسکا
〃	۱۷	ہوتے رہے	ہوتی ہے
۵۴۶	۲	بطرز ثبت	بطرز ثلث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴۶	۷	مسطر	مظفر
〃	۹	جال	حال
〃	۱۱	باب	اب
〃	۱۷	ضابطادر	ضابطہ اور
〃	۱۸	ہین	تھی
۵۴۷	۵	ایسے	اونہین

صحت نامہ اغلاط ہندسیات کتاب فلاح الکونین

ہندسہ صحیح	ہندسہ غلط	بعد کس صفحہ کے یہہ ہندسہ غلط واقع ہوا
۱۲۲	۲۲۲	۱۲۱
۱۹۷	۲۹۲	۱۹۶
۶۹۱	۲۸۹	۲۸۸
۶۹۲	۲۹۱	۲۹۰
۳۳۱	۳۲۱	۳۳۰
۳۹۲	۳۹۶	۳۹۱
۵۲۶	۷۲۶	۳۲۵

فہرست کتب معہ قیمت

حدیقۃ الاحباب	للہ	شرح تصویہ	۴ ر
غنازی صادقہ	۶ ر	شرح لمعات	۱۲ ر
تفرقہ بین اسلام و زندیقہ	۸ ر	گلبن تاریخ	ے ر
حقیقت روح انسانے	۶ ر	محبوب السلاطین	ے ر
مجموعہ رسالہ سلوک نقشبندی	۴ ر	علمائے سلف معہ خمیہ مصنفہ اسلام و فضیلت علم	۱۴ ر
مجموعہ فتاوی عزیزیہ اردو	عاں	تحفہ سجاجیہ ترجمہ فتح ربانی ارشادات حضرت غوث الثقلین	ے ر
بشارت التائبین	عاں	چہرو عباسہ	۴ ر
دیوان میر غلام علی آزاد سہ جلد	۱۲ ر	قصہ عورت ڈاکہ	۴ ر
شرح لواح	۴ ر	خوان یغما	۸ ر

اعلان

فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً

کتاب منفعت انتساب مفید مستفاض طواف بیت اللہ و زیارت مدینہ طیبہ مولفہ و مصنفہ سیادت

حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت مولوی محمد برہان الدین صاحب مرید و خلیفہ قبلہ و کعبہ مولانا

جناب حضرت سید شاہ عبد القادر قادری قدس سرہٗ الباری عرف حضرت زر ولیشاہ صاحب

مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا سچا فوٹو ہے۔ قیمت فی کتاب عاں سکہ حالے

جس تالیف مولوی ملامراد خان صاحب پشاوری کو کلاں دفتر دیا گیا ہے کوئی صاحب

بلا اجازت خانصاحب موصوف کے قصد طبع نفرمائیں ورنہ بموجب قانون تصرف

ب - ف

۲۹۷۹

297

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

25 NOV 1987